

TSS SOLES



حصر المدارس معلى وتحقيق ناوى كامنتف مجموعه وديكر مفتيان خير المدارس معلى وتحقيق ناوى كامنتف مجموعه

منزة مولا نا محمر حنيف جالندهري منظلهٔ مخامعًا مُخَارِّخَةَ وَلِلاَدَالْ الْأَوْلِيْنِ الْمَالِينِ

حضرت مولانا فنى محمر عبدالله مظله

الله الثر الله

مكتبه امراحيه مُلتان، پاكستان

#### جمله حقوق تجق اداره محفوظ بين

نام كتاب : خَالِفَتْ الْحَيْلُ الْمُعْتَافِيْ (جلد شم)

با هتمام : حضرت مولانا قارى محمد حنيف جالندهرى معلاً

مرتب : مولا نامفتی محمد عبرالله صاحب ملا

كل صفحات : ٢٦٧ صفحات

ناشر فكتبَهُ إِمْكَ احِيهِ مُستَان (Phone No. 061-4544965)

#### لا ہور میں ملنے کا پیت

كتبه رحمانيه مكتبه رحمانيه

#### كرا چي ميں ملنے کا پية

ضروری گزارش:

اس کتاب کی تھیج کی حتی الوسع کوشش کی گئے ہے۔ اگراس کے باوجود کہیں کتابتی اغلاط نظر آئیں تو نشاند ہی فرمائیں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اُن کی تھیجے کی جاسکے۔ فجز اکم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدارین ..... (ادارہ)

# اجمالی فهرست مضامینِ ''خیرالفتاویٰ' (جلد۲)

	7, 0	
صفحةبر	عنوانات	نمبرشار
۵۱	باب الايلاء	1
۵۷	باب الظهار باب الظهار	٢
72	باب فسخ النكاح	٣
49	مايتعلق بالتعنّت	٣
91	مايتعلق بالجنون	۵
92	مايتعلق بالمفقود	4
1.5	مايتعلق بالعنين	4
1+1	باب الحضانة	٨
114	كتا ب النفقة والسكني	9
11	مايتعلق بنفقة الزوجة	1 •
120	مايتعلق بالسكني	11
12	مايتعلق بنفقة المعتدة	11
۱۳۳	مايتعلق بنفقة الاولاد	1 1
104	مايتعلق بنفقةذوى الارحام مايتعلق بنفقةذوى	۱۳
120	مسائل شتی	10
141	كتاب الايمان والنذور	14
11	باب النذور	14
774	باب الايمان	1 1
11	ماينعقد به اليمين وما لاينعقد به	19
100	مايتعلق بالحنث	۲.
740	مايتعلق بالكفارة	۲۱

صفحة نمبر	عنوانات	نمبرثار
r_9	كتابُ اللّقطة	77
rar	كتاب الوقف كتاب الوقف	۲۳
<b>M41</b>	مايتعلق بتولية الوقف مايتعلق بتولية الوقف	۲۳
MAT	احكام المساجد	ra
11	مايتعلق ببناء المسجد وتعميره وتوسيعه	۲۲
۳۳۲	مايتعلق بصرف مال الكافروالمال الحرام في المسجد	72
MMA	مايتعلق ببيع ارض المسجد واستبداله واخراجه من المسجد	۲۸
44.	مايتعلق بالتقال المسجد وامتعته	r 9
127	مايتعلق باموال المسجد	۳.
0.9	مايتعلق بتزيين المساجد والكتابة عليها	۳۱
۵۱۳	مايتعلق بالتدريس في المساجد واقامة المدرسة فيها	٣٢
011	مايتعلق بآداب المساجد	٣٣
مده	مسائل شتی	٣٣
١٢۵	احكام مصليّ العيد و الجنازة	۳۵
029	احكام المقابر	٣٧
294	احكام المدارس	٣٧
11	مايتعلق بتعمير المدرسة وتوسيعها	٣٨
717	مايتعلق بوظائف المدرسين	٣9
400	مايتعلق باوقاف المدارس	۴.
4.1	مسائل شتیٰی	۱٦

فهرست مضامین "خیرالفتاوی" (جلد۲) هباب الایلاء ﴾

صفحةبر	عنوانات	نمبرشار
۵۱	ایلاء کے انعقاد کیلئے شم کا ہونا ضروری ہے۔	1
۵٢	بغیرقتم کے دس سال بھی بیوی کے قریب نہ جائے تو بھی بیوی حرام نہیں ہوتی۔	۲
	فتم کے بجائے اگر خاوندا بلاء کالفظ ہولے تواس سے ایلا متحقق ہوگایانہیں؟	٣
٥٣	قرآن پر ہاتھ رکھ کرکہا کہ میں بیوی کے قریب بیں باؤں گالیکن زبان سے قتم کے	~
	الفاظ نہیں کے تو ایلاء نہیں بے گا۔	11
۵٣	"الله كي فتم مين تنهار بسر حقريب نهين آول گا" كهنه كا حكم	۵
۵۵	وقتی طور پر جماع ہے رکنے کی قتم کھائی تو ایلاء نہیں ہے گا۔	۲
0.4	"اگر بیوی کے ساتھ لیٹاتو مجھے قرآن کی بار پڑے 'نہ بیصلف ہے اور نہ ہی ایلاء ہے۔	4

هاب الظهار

04	"انت ای" پڑا کے محقیقی فتویٰ جس میں احسن الفتاویٰ کی شفین پرمحققاندرد ہے۔	٨
71	"اگر تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے جماع کروں" کینے کا حکم۔	9
77	" تخفیے اپنی بہن کے برابر مجھوں گا'' کہنے سے ظہار واقع نہ ہوگا۔	1+
41	"خالدہ کواپنے گھر رکھوں نؤ اپنی مال 'ہن کو رکھر ایں' نہ طلاق ہے نہ ظہار۔	11
41	'' تو میری خاله اور مال کی طرح حرام ہے'' بینے کا حکم ۔	11
40	"مبرى بيوى مجھ پرميرى مال كراطررج حيام ين كنبي كاختم-	194
40	کفارۂ ظہاری ادائیگی کئے بغیر بیوی ہے وہ کر تا مائز بین خواہ طلاق دینے کے	10
	بعد دوباره نکاح کیا ہو۔	
YO	کفارہ ظہار اداکرنے سے پہلے ہمستزن کرلی تو مزیدکوئی کفارہ لازم نہیں۔	۱۵

صفحةبر	عنوانات	نمبرشار
77	کفارۂ ظہار کی ادائیگی میں تریب قرآنی واجدب ہے تخیر ثابت نہیں۔	17

﴿باب فسخ النكاح

42	بدول کسی شرعی وجه کے عدالتی تنتیخ شرعاً معتبرنہیں۔	14
۸۲	اسبابِ فننخ میں سے کوئی سبب بھی نہ پایا جائے تو عدالتی تنسیخ شرعاً معترنہیں۔	
۷٠	ضرر قولی اور مطلق شقاق موجبِ فنخ نہیں۔	

همايتعلق بالتعنّت

۷9	خاوند بیوی کونه آباد کرے اور نه طلاق دے تو عورت کیا کرے؟	<b>r</b> •
11	جوعورت خود ناشزه ہوائے شرعاً حق فنخ حاصل نہیں ۔	۲۱
11	نکاح فنخ کرنے کیلئے ولایت شرعیہ کا ہونا ضروری ہے۔	77
ΔΙ	خاوند کا تعنت ثابت نہ ہو تو عدالت نکاح فنخ کرنے کی شرعاً مجاز	۲۳
11	نہیں،اورعدالت کا اس طرح کا فیصلہ شرعاً کالعدم ہوگا۔	11
۸۳	اگرخاوند جوابد ہی کیلئے حاضر نہ ہوتو کیااس کےخلاف عدالت کا فیصلہ درست ہے؟	**
	متعنت اگر جوابد ہی کیلئے عدالت میں حاضر نہ ہوتو اس کے خلاف عدالت کا	9
11	فیصله درست ہے بشرطیکه فنخ خلع کی بنیاد پر نه ہو۔	11

همايتعلق بالجنون

92	زوجه مجنون کوشرعاً تفریق کاحق حاصل ہے جبکہ اس کا جنون خطرناک ہو۔	۲۲
11	کی شرا نظ اور طریق کار کیا ہے؟	11
90	اگردیندارڈاکٹر کی رائے میں مجنون خاوند کا تندرست ہوناممکن نہ ہوتو عدالت بلا	11
11	مہلت بھی نکاح فننخ کر سکتی ہے۔	11

### همايتعلق بالمفقود

.9	
مفقود کی بیوی اگر گناه میں مبتلاء ہو جائے تو عدالت بلامہلت اس کا نکاح فسخ	19
ا کرسکتی ہے؟	11
جو خص ہندؤوں پاسکھوں کامکمل شعارا ختیار کرلے اور ہجرت کرکے پاکستان نہ	۳.
آئے اس کی بیوی کیلئے کیا حکم ہے؟	
مفقود کی بیوی نے عدالتی تنتیخ کے بعد دوسری جگہ نکاح کرلیا بعدازاں مفقو دہمی	۳۱
مفقود کا مال اس کے ہم عمر لوگوں کے ختم ہونے تک محفوظ رکھا جائے گا،البتہ اسکی	٣٢
	کرسکتی ہے؟کمکن شعاراختیار کرلے اور ہجرت کرکے پاکستان نہ

### مايتعلق بالعنين

1+1	اگرخاوند كاعضومخصوص برائے نام موتو دہ شرعاً كالعدم شار موگا اور عدالت كافنخ	٣٣
	درست ہوگا۔	11

# هباب الحضانة

1+1	اگرخاوند كاعضومخصوص برائے نام موتو وہ شرعاً كالعدم شار موگا اور عدالت كافتخ	٣٣
1+1	درست ہوگا۔	
1+0	دادی اور نانی میں سے احق بالحصافة كون ہے؟	44
11	خالہ اور پھوپھی میں ہے احق بالحصانة كون ہے؟	20
1+4	خالہ اور دادی میں سے احق بالحضائة كون ہے؟	٣
1.4	والده یااس کے 'اقرباء' بچوں کے والد کوملا قات سے رو کئے بے شرعاً مجاز نہیں۔	2
11	ولدالزناء کی پرورش بھی جائز بلکہ باعث اجرہے بالخصوص جبکہ اسکی والدہ فوت ہوگئی ہو۔	٣٨

صفحه	عنوانات	نمبرشار
1+/	والده كاديهاتي ماحول مين رهناحق حضانة كوساقط نبين كرتا ـ	<b>m</b> 9
11	کیا گذشته مدتِ حضانة کا''نفقه'نانی وصول کرسکتی ہے؟	6.
1+9	اگروالدہ بچے کاتسلی بخش علاج نہ کراسکے تو علاج کی مدت تک بچہوالد کے پاس	۳۱
11	ر ہے گا۔	11
11+	"مرتده''شرعاً پرورش کاحق نہیں رکھتی۔	٣٢
111	غیرمنکوجہاورغیرمعتدہ عورت بچے کی پرورش کا معاوضہ بھی لے سکتی ہے۔	۳۳
111	بلوغ کے بعد بچہ، بچی والدہ یا والد کے پاس رہنے کے سلسلہ میں شرعاً	مام
//	خودمختار ہیں ہے۔	11
111	مدتِ حضانة تك طي شده خرچه واجب الاداء ٢	2
11	خرچه طے کرنے میں والد کی حیثیت کا لحاظ رکھا جائے گا۔	٣٦
110	ایک عیسائی ممیز ہ نابالغہ مسلمان ہوگئی،اس کے دالدین عیسائی ہیں اوراسکی ایک	72
11	شادی شدہ بہن مسلمان ہے، پرورش کاحق کس کوحاصل ہے؟	11

# ﴿ كتا ب النفقة والسكني

#### مايتعلق بنفقة الزوجة

114	بیوی جب تک خاوند کے گھر میں ہے نفقہ کی مستحق ہے خواہ نافر مان ہی کیوں نہ ہو۔	۳۸
IIA	3	
11	کسی شرعی عذر کی وجہ سے خاوند کے علاقہ میں نہ رہنے والی ،شرعاً ناشز ہٰہیں ،	
	للهذا نفقه كي حقد ار ب	
119	بیوی کاعلاج معالجه کرانا صرف تبر ع ہے خاوند کے ذمہ شرعاً لازم نہیں۔	۵۱
119	بیوی اگرخاوند کی اجازت سے میکے جائے تو ان دنوں کاخر چہ خاوند کے ذمتہ ہے۔	

صفحتبر	عنوانات	نمبرشار
114	تراضی یا قضائے قاضی کے بغیر سابقہ مدت کا نفقہ عورت وصول نہیں کر سکتی۔	٥٣
171	اگر خاوند نفقه نه دے تو عورت کیا کرے؟	۵۳
122	بیوی اگرسفر میں ساتھ جانے سے انکار کردے تو بھی نفقہ کی مستحق ہے۔	۵۵
//	اگر فاحشه عورت کوطلاق نہیں دیتا تو اسے نان ونفقہ دینا لازم ہے۔	24
Irr.	بیوی کے کن کن اخراجات کو پورا کرنا لازم ہے؟	04
Ira	مہنگائی کے لحاظ سے نفقہ کی مقدار میں اضافہ کرنا ضروری ہے۔	۵۸
124	كيااميرزادى اورغريب زادى كے نفقه ميں تفاوت كى شرعاً گنجائش ہے؟	۵٩
11/2	نکاح کے بعد رحصتی میں اگر غاوند بلاوجہ تا خیر کرے تو بیوی تان ونفقہ کی شرعاً	٧٠
	حقدار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔	
IM	سال میں بیوی کتنے جوڑوں کی شرعاً حقدار ہے؟	71
119	زوجِ غائب كى زمين كونفقه كيلئ بيچنا جائز نهيں	75
111	اگرعورت میکے سے جانور لائے تو اس کے اخراجات س کے ذمتہ ہول گے؟	41
122	حامله من الزناء كا نفقه بي كى پيدائش تك اس كے خاوند كے ذمه لازم نہيں۔	40
.11	جب عورت محرم یا خاوند کے ساتھ سفر مج پرجائے توان ایام کے نفقہ کی حقدار ہے یانہیں؟	ar

# همايتعلق بالسكنى

١٣٣	ہر بیوی کوعلیحدہ علیحدہ رہائش دینالازم ہے۔	77
//	ہر بیوی کوعلیحدہ علیحدہ رہائش دینالازم ہے۔ خاوند کے ذمتہ سکنی کے طور پرالگ کمرہ مہیّا کردینا کافی ہے جسمیں مرد کے متعلقین موجود نہ ہوں۔ اگر بیوی کی والدین سے نہ ہے اورالگ مکان دینے کی ہمت نہ ہوتو کیا کرے؟	42
11	متعلقین موجود نه هون	11
١٣٦	اگر بیوی کی والدین سے نہ بے اور الگ مکان دینے کی ہمت نہ ہوتو کیا کرے؟	۸۲

### همايتعلق بنفقة المعتدة

	,	
12	طلاق کی صورت میں عدت کا نفقہ شرعاً واجب ہے۔	49
11	برچلنی کی وجہ سے اگر طلاق وے تب بھی عدت کا نفقہ واجب ہے۔	4.
124	معتدہ اگر غاوند کی اجازت کے بغیر والدین کے ہاں عدت گذارے تو نان و	۷۱
	نفقه کی حقدار نہیں۔	
1179	نکاحِ فاسد کی عدت کا نفقہ خاوند کے ذمتہ واجب نہیں۔	4
100	متوفی عنھاز وجھا کا نان ونفقہ نہ ورثاء کے ذمتہ ہے اور نہ ہی تر کہ سے لے سکتی ہے۔	۷٣
11	عدت وفات کے اخراجات کا میت کے ورثاء سے مطالبہ خلاف شریعت ہے۔	20
اما	مطلقہ بیوی شرعاً صرف ایام عدت کے نفقہ کی حقدار ہے۔	40
۱۳۲	کیا'' معتدہ'' بچے کو دود ہے پلانے کی اجرت لے بھتی ہے؟	

# مايتعلق بنفقة الاولاد

١٣٣	كيا بيچ كى ولا دت كے اخراجات خاوند كے ذمتہ ہيں؟	44
11	اگرنابالغ بچ كاذاتى مال موتو نفقهاس كے مال ميں سے موگا والد پرشرعاً لازمنہيں۔	۷۸
الدلد	بچیوں کا نفقہ نکاح تک والد پرلازم ہے البتہ بالغ لڑکوں کا نفقہ شرعاً لازم نہیں۔	49
11	جو بالغ لڑ کا ہنر سکھنے کے مراحل میں ہواس کا خرچہ والد کے ذمتہ ہے۔	۸٠
Ira	دین مدرسہ کے طالب علم کاخر چہ بعدا لبلوغ بھی والد کے ذمتہ ہے۔	٨١
ורץ	جوبالغ بچكسب عاجز مواس كاخر چدوعلاج معالجة حسب حيثيت والدك ذمته ب	٨٢
102	کیا بچوں کی شادی کے اخراجات والد کے ذمتہ واجب ہیں؟	۸۳
IM	والد کے فوت ہوجانے کے بعد بچوں کاخر چہشرعاً دادا پرلازم ہے۔	۸۳
1179	اگروالد تنگدست مواور دا دامالدار موتو دا دا پرخر چه لا زم ہے۔	۸۵
10+	اگر والد تنگدست ہو ماں اور دادا دونوں مالدار ہوں تو شرعاً نفقہ کس پر لازم ہے؟	YA

صخيبر	عنوانات	نمبرثار
101	والد، دادااور بھائی کی عدم موجودگی میں نابالغ بچوں کاخرچہ چھاکے ذمتہ ہے۔	٨٧
100	زناہے جو بچہ پیدا ہواس کا نفقہ کس کے ذمتہ ہے؟	۸۸
۱۵۳	زوجه زنااورغیرزوج سے حمل کا اقرار کرلے تب بھی بچے کا نسب خاوند ہے ہی	19
	ہوگا اور نفقہ خاوند کے ذمتہ ہوگا	9+
۱۵۳	مفلس باپ بچوں کی مملو کہ اشیاءان کے اخراجات کے لئے فروخت کرسکتا ہے؟	
۱۵۵	طے کئے بغیر گذشتہ مدت کا نفقہ اولا دیلنے کی حقد ارنہیں ۔	91

# همايتعلق بنفقةذوى الارحام

102	اگروالدین تنگدست ہول توان کے ضروری اخراجات بالغ اولا د کے ذمتہ واجب ہیں۔	91
101	مالدار والدین کا بیٹے سے نان ونفقہ کا مطالبہ شرعاً درست نہیں۔	92
109	اگروالدین تنگدست موں تو لڑکوں کی طرح مالدار بالغار کیوں پر بھی والدین کاخر چدواجب ہے	90
14+	تنگدست والد کاخر چهتمام لژکول پرلازم ہے البتہ جولز کا جس قدر زیادہ مالدار ہو	90
11	نفقه کا زیاده ترحصه ای کے ذمتہ ہے۔	//
11	والدین بھی گزشته زمانے کاخرچه وصول نہیں کر سکتے۔	94
141	تنگدست والدین اگر چه کاروبار کے قابل ہوں انکوخر چہ دینالازم ہے۔	94
ואר	تنگدست هخص پر والدین کا خرچه لا زمنهیں۔	91
IYA	والد کے نکاح ٹانی کے اخراجات بیٹے کے ذمتہ ہیں جبکہ باپ تنگدست ہو۔	99
11	سوتیلی والدہ کے خرچہ کا حکم ۔	1++
rri	شیعه والدین کاخرچه واجب ہے جبکہ وہ تنگدست ہول۔	1+1
142	بیوی اور والدہ کا آپس میں اتفاق نہ ہواور دونوں کوالگ الگ خرچ نہ دے سکے	1+1
1111	تو کس کا خرچ لازم ہے؟	//
AFI	والدين ميں سے احق بالنفقہ كون ہے؟ جبكہ بيٹا صرف ايك كاخر چه برداشت	1.1
30	والدین میں سے احق بالنفقہ کون ہے؟ جبکہ بیٹا صرف ایک کاخر چہ برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔	11

صفحنبر	عنوانات	نمبرشار
149	والديا دوسرا كوئى رشته دار گذشته مدت كاخرچه لينے كا شرعاً مجازنہيں	۱۰۳۰
14	تنگدست باپ بیٹے کے مال سے بلااجازت کب خرچ کرسکتا ہے؟	1-0
11	عورت کے اعر ہ پر نفقہ علی قدر المیر اث ہوگا۔	1+4

الله شتى

124	کیاروٹی پکانا، کپڑے دھونا وغیرہ عورت کی ذمتہ داری میں داخل ہے؟	1+4
120	بیوی کھانا پکانے یا دوسرے گھریلو کاموں پر اجرت نہیں لے سکتی۔	1•٨
120	منکوحہ عورت بچے کو دوزھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے یانہیں؟	1+9
124	تنگی پیدا کرنے والے شوہر کے مال سے بلا اجازت لینے کا حکم۔	11+
11	شوہر کے کیڑے سینے کی اجرت لینا۔	
11	شوہر کے دیئے ہوئے خرج سے چھرتم مشکل وقت کے لئے بچا کررکھنا۔	, III
11	اگروالدین بیار ہول توعورت ان کی خدمت کے لئے روز انہ جاسکتی ہے۔	111

هِباب النذور الله المال

۱۷۸	نذر کے انعقاد کے لئے تلفظ ضروری ہے صرف ارادہ کافی نہیں۔	IIM
149	کیا نذر پوری کرنے پر اجر بھی ملتاہے؟	110
14+	ایفائے نذر موجب اجر ہے۔	117
IAI	اولیاءکرام کے نام کی منت ماننا کیساہے؟	114
IAT	کیاکسی بزرگ کے نام کی نذر ماننا جائز ہے؟	IIA
١٨٣	پیران پیرشنخ عبدالقادر جیلائی کے تقرب والا کھانا کھانے کا حکم۔	119
۱۸۴	غیرالله کی نذر و نیاز کا'' کھانا''شرعاً حرام ہے۔	114

صخنبر	عنوانات	نمبرشار
IAO	تبلیغی جماعت میں نکلنے کی نذر ماننا۔	171
PAI	مسجد پررقم خرچ کرنے کی نذر ماننے کا حکم۔	ITT
114	تعمیرِ مسجد کی نذرشرعا صحیح ہے یا نہیں؟	122
IAA	''اگراللّٰہ پاک نے بیٹا دیا تو حضرت تھانویؓ کا فلاں وعظ چھپواؤں گا'' نذر	Irr
11	ہے یانہیں؟	11
1/19	دوسرے کی مملوکہ چیز صدقہ کرنے کی نذر ماننے کا حکم۔	100
19+	ماتم كرف كي منت ماننے كا حكم -	177
191	دس محرم کو دربار پر جا کرمنت ماننا اور نذر و نیاز پکانا۔	11/2
195	حضرت امام حسین کے نام کی سبیل لگانا اور اس سبیل سے پانی وغیرہ پینا کیسا ہے؟	IFA
191	بسوں میں پانی بلانے کی نذر مانے کا تعلم	119
191	قرآن کریم لکھنے کی منت مانی تو شرعاً بینذر بنے گی یانہیں؟	11-
190	جلسه کرانے کی نذر مانی تواس کو پورا کرنا لازم ہے یا نہیں؟	11-1
197	ختم قرآن کی رات حاول تقسیم کرنے کی نذر مانی تو کیا کسی دوسرے موقع پر تقسیم کرسکتا ہے؟	122
194	اولا دکو قرآن کریم کیلئے وقف کرنے کی نذر ماننے کا حکم۔	122
191	بیٹے کومجاہد بنانے کی نذر ما نناشر عاً نذر ہے یا نہیں۔	المالما
199	بچے کو حافظ قرآن بنانے کی منت ماننے کا حکم۔	100
11	نذر معلق بالشرط میں وجود شرط ہے پہلے نذر کی ادائیگی معتبر نہیں۔	124
11	نذر کی ادائیگی ناذر پر ہی لازم ہے غیر ناذر کے اداکرنے سے ادائیگی نہ ہوگی۔	12
1+1	اگرصدقه کی نیت کوکسی گناه کے کام سے معلق کیا تو کیا پینذر بن جائے گی؟	ITA

صغخبر	عنوانات	نمبرثنار
r•r	مقررہ تاریخ سے پہلے نذر کی ادائیگی کا تھم۔	11-9
r.m	نذرمعلق بالشرط بدون تحققِ شرط شرعاً لا زمنهيں	10%
11	نذر معلق بالشرط میں وجود شرط سے پہلے نذر ادا کرنے سے ذمتہ فارغ نہ ہوگا۔	IM
4.14	معین جانور کےصدقہ کوشرط کے ساتھ معلق کیا، وجود شرط سے پہلے اس جانور	IM
11	کے گوشت کے خراب ہونے کا خطرہ ہوتو الی صورت میں کیا کیا جائے؟	11
r-0	معین بکرے کی نذر مانی تو کیا اس کو بیچا جا سکتا ہے؟	١٣٣
1.4	اگر کسی معین دن روزه رکھنے کی نذر مانی تو کیااسی دن کاروزه رکھنالازم ہے؟	luh.
11	روزے رکھنے کی نذر مانی تو کیا روزوں کے بجائے فدیددے سکتا ہے؟	١٣٥
r+2	زندگی بھرروزہ رکھنے کی نذر مانی تواسے کیسے پورا کیا جائے؟	الدلم
r+9	نذ ر کامصرف صرف فقراء ہیں۔	Irz
11	نذر کو یکبارگی پور ا کرنا ضروری نہیں۔	IM
11	نذر کا کھانا جس قدر فقراء نے کھایا وہی صدقہ شار ہوگا۔	1179
110	وكيل اگرمستحق موتو نذركي رقم خود بھي استعال كرسكتا ہے؟	10+
rII	منذ وراشیاء کی جگهان کی قیمت دینا کیسا ہے؟	101
11	شی منذ ورفقیر کودینے کے بعد دوبارہ خرید نامکروہ ہے۔	101
rir	"دیگ بکانے کی نذر' اتن مقدار نقدرو پی خرچ کرنے سے ادا ہوجائے گی۔	100
rır	ایک معین رقم ہے کئی فقیروں کو کھانا کھلانے کی نذر مانی پھروہ رقم ایک ہی فقیر کو	100
11	دیدی تواس کا کیاتھم ہے؟	//
11	دس فقیروں میں سے ہرایک کو''سوروپیئ وینے کی نذر مانی پھر ہزارروپیایک	100
//	ہی فقیر کو دیدیا تو کیا تھم ہے؟	11

صخيبر	عنوانات	نمبرثار
rim	ایک معین مدرسہ کورقم دینے کی نذر مانی تو کیا دوسرے مدرسہ کودی جاسکتی ہے؟	۲۵۱
ria	خدامِ روضهٔ اقدس کورقم تجیجے کی نذر مانی کیا بیرقم ادار ؤ دینیہ میں خرچ	104
11	کی جا سکتی ہے؟	11
riy	مسجد میں دیگ تقسیم کرنے کی نذر مانی تو گھر پر بھی تقسیم کرسکتا ہے۔	۱۵۸
11	مسجد نبوی میں دو(۲) رکعت اداکرنے کی نذر مانی تو کیاکسی اور مسجد میں اداکرنے	109
"	ہے ذمتہ فارغ ہوجائے گا؟	11
rız	جهادفند میں رقم خرج کرنے کی نذر مانی تو کیا کسی غریب کودے سکتا ہے؟	14+
MA	نذر کے مال سے مسجد کی چٹائیاں خرید نے کا تھم۔	171
119	مدرسہ میں بکرا دینے کی نذر مانی تو کسی دوسر مستحق کو دے سکتا ہے یانہیں؟	ואר
"	کیا پانچ یاسات بحریاں ذرج کرنے کی نذر میں ایک گائے کفایت کر جائے گی؟	140
14.	نذراور قربانی میں تداخل نہیں بلکہ دونوں کا وجوب مستقل ہے۔	100
rrı	· 'جب بھی کوئی ترش چیز کھاؤں یا پیئوں تو ایک روز ہ رکھوں گا'' کہنے کا حکم:	170
rrr	آمدنی کا ایک حصداللہ کے نام پرخرچ کرنے کی منت مانی تھی،مشکلات کی وجه	A 1
11	سے آیا اس میں شخفیف ہوسکتی ہے؟	11
rrr	نذركی ایک مخصوص صورت اور اس كا حكم	100
rrr	نذر مانی تھی لیکن ادائیگی سے پہلے فوت ہو گئے تو اولا د کا کیا فرض بنتا ہے؟	
11	انذرکی ادائیگی زندگی میں نہ کر سکے تو وصیت کرنالازم ہے۔	149

# هباب الايمان

#### ماينعقد به اليمين وما لاينعقد به

777	قرآن کریم کی شم بھی شرعاقتم ہے۔	14+
772	نابالغ بچے کے قرآن کریم پرقتم دینے سے شرعاقتم نہ بنے گی۔	121
TTA	قرآن كريم رصرف باته ركف ع جبكة م كالفاظ نه مول شرعاً فتم نبيل بنق -	121
11	"قرآن سامنے رکھا ہے" کہنے سے یا قرآن کی طرف اشارہ کرنے سے قتم	120
11	نېيىن بنتى _ ا	11
779	قرآن کریم پرلکھ دیئے ہے شرعافتہ نہیں بنتی۔	120
rr.	'' مجھے قر آن پاک کی مار پڑئے' کہنے کا حکم۔	140
11	قرآن کریم پررقم رکھ کر فیصلہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	124
111	رسول الله صلى الله عليه وسلم كى فتم كھانے كا حكم	122
rrr	" تخفي خدا كي شم" كهني سي منه بن كي ، البنة الرمخاطب تسليم كرلي توسم بن	
11	جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	
rrir	"خدااوررسول الله صلى الله عليه وسلم سے بيزار ہوں" كہنے كا حكم	149
11	کسی حلال چیز کواپنے اوپر حرام کرنا بھی قتم ہے۔	1/4
2	فتم سے رجوع نہیں ہوسکتا۔	IAI
777	قتم اللهاتے وقت متصلاً انشاء الله كهد ميا تو يمين منعقد نه موگى ـ	IAT
11	''ایمان ہے ایبانہیں کروں گا'' کہنے کا حکم۔	١٨٣
11	" بحق ایمان" کہنے سے قتم نہیں بنتی۔	IAM

صفحذبر	عنوانات	نمبه شار
12	"الله كزويك بدبات ال طرح ب كنه كاحكم	IND
rm	"اگر میں فلاں کام کروں تو شفاعت سے محروم رہوں" کہنے کا حکم ۔	IAY
129	"اگر میں فلاں کام کروں تو نبی کا امتی نہیں" کہنے کا تھم۔	١٨٧
11	"اگرمیں فلاں گھر کی چیز کھاؤں توایسے ہے جیسے سور کھاؤں" کہنے کا حکم۔	IAA
10.	''اگر میں فلاں کام نہ کرسکا تواپنے آپ کو کا فرشمجھوں گا'' کہنے کا حکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	1/19
rmi	صرف خیالی پلاؤے تیم نہیں بنتی جب تک کہ زبان ہے تکلم نہ کرے۔	19+
rrr	''فلال چیز ہے میری تو بہ' کہنے سے شرعاً قشم نہیں بنتی ۔	191
11	کلمہ پڑھ کرکوئی بات کہنے سے شرعاقتم بنے گی یانہیں؟	197
trr	'' بخدا میں فلاں کام نہیں کروں گا'' کہنے سے قسم بن جائے گی۔	192
rrr	کیا قبلہ کی طرف منہ کر کے کوئی بات کہنے سے شرعافشم منعقد ہوجائے گی؟	190
11	بچوں کی قشم کھانا شرعاً قشم ہے یا نہیں؟	190
rra	'' تنههارے گھر جاؤں تو خنز پر کھاؤں'' کہنے کا حکم ۔	197
rry	کسی کے دبا ؤیا جبر کی وجہ سے جوشم کھائی وہ بھی شرعافشم ہے۔	192
rr2	"اگرز نا کروں تو کا فرہوجاؤں'' کہنے کا حکم۔	191
11	"اگرمیں نے فلال کام کیا تو دین واسلام سے خارج" کہنے کا حکم۔	199
TOA	جذباتی آ دمی کی قسموں کا حکم۔	144
109	دوگھروں سے نہ کھانے کی شم کھائی توبیدوشمیں ہوں گی یا مجموعہ ایک شم سے گی؟	1+1
10.	پنچایت یا عدالت میں جھوٹی قشم اٹھانے کا حکم۔	r+r
rar	حجوثی شهادت کی ایک خاص صورت کا حکم ۔	r+m
rom	بن دیکھے شم اٹھانا گناہ کبیرہ ہے خواہ واقعہ کا یقین ہی کیوں نہ ہو۔	4.0
11	جان بچانے کیلئے جھوٹی قتم اٹھانے کی گنجائش ہے۔	r+0

# همايتعلق بالحنث

raa	بدوں کسی شرعی وجہ کے قتم توڑنا جائز نہیں۔	r+4
11	والدین کے کہنے پرقشم توڑنا کیا ہے؟	r+2
104	قطع رحمی کی قتم کھائی تو اس کوتوڑنا شرعاً ضروری ہے۔	<b>۲</b> +A
102	شادی پرنہ جانے کی شم کھائی اور بیٹا شریک ہو گیا تو جانث ہوگایانہیں؟	r+9
11	مخصوص گائے کا دودھ نہ پینے کی قشم کھائی تو لسی ، مکھن، دہی اور تھی وغیرہ	110
11	استعال کرنے سے حانث ہو گایا نہیں؟	11
ran	جعہ کے دن کوئی چیز واپس کرنے کی قتم کھائی لیکن جعہ سے پہلے واپس کر دی تو	711
11	حانث ہو گا یا نہیں؟	11
109	فلم نه دیکھنے کی قتم کھائی تو مفاجاتی نظر پڑجانے سے حانث نہ ہوگا۔	rir
140	کلما کی شم سے سابقہ نکاح پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔	111
11	مظلومین کے لئے کلما کی قتم سے بیخے کا ایک عمدہ طریقد۔	rim
וציו	کلما کی قتم سے بیخے کی ایک اور تدبیر۔	ria
744	قتم میں حالف کی نیت کا بھی اعتبار ہوتا ہے۔	riy
11	· · کلما کی شم میں شرابی اور زانی نہیں ہول' کہنے کا حکم ۔	112

# همايتعلق بالكفارة

740	یمینِ منعقدہ کی خلاف ورزی پر کفارہ واجب ہے۔	MA
777	اگرفتم کی خلاف ورزی جبرسے ہوتب بھی کفارہ واجب ہے۔	719

صفخيبر	عنوانات	نبرثار
244	ماضی کے متعلق جھوٹی قشم اٹھانا گناہ کبیرہ ہے، تاہم کفارہ لازم نہیں۔	***
147	جتنی قسمیں توڑی ہیں اتنے کفارے لازم ہونگے ایک کفارہ کافی نہ ہوگا۔	771
rya	مجبور ہو کرفتم توڑنا بھی موجب کفارہ ہے۔	rrr
//	ایک ہی نوع کی متعدد قسمیں کھانے سے ایک کفارہ کافی نہ ہوگا۔	rrr
749	ایک یا متعدد قسمیں بننے کے بارے میں ایک ضابطہ۔	rrr
12.	فتم توڑنے پر کیا کفارہ لازم ہوتا ہے؟	770
11	فتم توڑ نے سے پہلے کفارہ اداکرنے سے کفارہ ادانہ ہوگا۔	774
121	صاحب استطاعت کے نین روزے رکھنے سے کفارہ ادانہ ہوگا۔	
121	کفارہ بالصوم کی ادائیگی کب درست ہے؟	TTA
121	کفارۂ کمین کے تین روز ں میں تابع شرط ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	779
121	كفارة يمين ميس كها نا كھلانے اور كيڑے دينے ميں اگر جمع كيا تو" كفاره" ادا	14.
11	هوگایانهیں؟	11
120	اگرایک ہی وفت میں ہیں (۲۰)مسکینوں کو کھانا کھلا دے تو کیا "کفارہ	221
11	''ادابوجائے گا؟	1.0
124	پانچ مسكينوں كوچاروفت كھانا كھلانے سے كفارہ ادا ہوگا يانہيں؟	222
11	اگردوسرے وقت کھانا کھلانے کیلئے وہی فقراء نہلیں تو کیا کیا جائے ؟	
122	پانچ صاع گندم کواگردس مساكين لوث ليس تو كيا كفاره ادا موجائے گا؟	
۲۷۸	فقیرکوقرض سے بری کر دینے سے قتم کا کفارہ ادا نہ ہوگا۔	100

# ﴿ كتابُ اللّقطة ﴾

صفح	عنوانات	نمبرشار
149	تبلیغی جماعت والوں کا سلنڈر دوسرے سلنڈر سے تبدیل ہو گیا تو اس کا کیا	224
11	کیاجائے؟	11
1/4	كتنى ماليت كى چيزفقير كيلئ بلاتشهيراستعال كرنے كى اجازت ہے؟	r=2
MI	اگر بڑی رقم ملے تواخبارات ورسائل کے ذریعہ کم از کم سال بھروقفہ وقفہ سے	227
11	تشهيري عام المسالين	11
11	اگرا پیکراورریڈیو میں اعلانات کے باوجود مالک نہ آئے تو ملنے والی رقم کا کیا	229
11	کیا جائے؟	11
M	گاڑی سے ملنے والا سامان بلاتشہیرخود استعال کرنا۔	۲۳٠
M	چوری کے قرآن مجید برآ مدہوئے اور چور بھاگ جائے توان کا سیح مصرف کیاہے؟	201
MA	اگر چورکو ما لک کاعلم نه ہویا مالک دور ہوتو ادائیگی کیسے کر ہے؟	rrr
MY	گھڑی ساز کے پاس جو گھڑیاں سالوں سے پڑی ہیں اور مالک معلوم نہیں ان	222
11	کا کیا کیا جائے؟	11
MZ	مالک معلوم نہ ہونے کی صورت میں لقطہ کا ایک مصرف مدرسہ بھی ہے۔	rrr
MAA	لقطه والى انگوشى ميں مزيد سونا شامل كرليا تو اس زيوركواستعمال كرنا كيسا ہے؟	۲۳۵
1119	لقطه كى ايك عجيب صورت كاحكم	rry
190	لا وارث ملنے والی بچی کی پرورش کا توحق ہے کیکن نابالغی کی حالت میں اس کا	rr2
11	نکاح کرنے کاحق نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	11

# . ﴿ كتاب الوقف ﴾

191	صرف اراد و وقف شرعاً وقف نہیں ہے۔	rea
ram	زمین کے کنارے کھڑے ہوکرکہا''یہاں ہے مجدکودونگا'' کیاز مین وقف ہوگئ؟	444
rar	دوکان مسجد کے نام کرنے کا حکم دیا ابھی عملدر آمذہبیں ہوا تھا کہ انتقال ہو گیا، کیا	10.
11	يه دوكان وقف هو گئى؟	11
190	" بير مكان مسجد كو ديتي مول " كہنے سے وہ مكان وقف نہيں موا۔	101
194	"آئندہ میری ملکیت میں جوز مین بھی آئے وہ وقف ہوگی" کہنے کا حکم	rar
11	"اگرفلان زمین میرے نام پرآ گئی تو مسجد کو وقف کردونگی" کہنے کا حکم	ror
194	وقف كيلئة تحرير ضروري نهين	ror
191	انقال کے بغیرصرف زبانی وقف کرنے ہے بھی شرعاً زمین وقف ہوجاتی ہے۔	raa
۳	بدوں قبضهٔ متولی بھی شرعاً وقف صحیح ہے۔	ray
P+1	معلق بالشرط وقف صحيح نهين _	102
r+r	ا پنی مملوکہ دوکا نیں ایک خاص شرط کے ساتھ وقف کرنے کا تھم۔	ran
m.m	وفات تک خود کرایہ وصول کرنے کی شرط کے ساتھ دوکان وقف کرنے کا حکم۔	109
r.0	اگرواقف مشتركه بلاث میں سے اپنا حصد الگ كر كے متولى كے حوالے كردے	14.
11	تو اس صورت میں بالا تفاق بیروقف درست ہے۔	11
r+4	مشاع زمین میں سے اپنے حصے کا وقف شرعاً جائز ہے۔	141
r.∠	وقف میں رجوع یا واپسی جائز نہیں۔	747
r-A	واقف کے ورثاء وقف زمین واپس لینے کے شرعاً مجاز نہیں۔	744

صفخير	عنوانات	نبرثار
۳۱۰	خود واقف بھی رجوع کرنے کا شرعاً مجاز نہیں۔	244
rii	وقف زمین کسی قیمت پر واپس نہیں ہوسکتی۔	240
rir	تغير مسجد كيلئ وقف كرده رقم والين نهين موسكتي -	777
mm	مملوکہ جگہ میں گلی بنانے کے بعد اُسے بند کرنا۔	247
210	کسی زمین کے وقف کرنے سے اس میں موجود تغمیر اور درخت بھی وقف ہو	247
11	جائيں گے۔	
10	منقولی اشیاء وقف کرنے کا حکم ۔	249
11	وقف کوموت کے ساتھ معلق کرنے کا حکم۔	1/2+
11	مرض الموت اور تندر تی میں وقف کرنے میں فرق۔	121
MIZ	خانقاہ کے سامان کو دوسری جگہ منتقل کرنا کیسا ہے؟	121
11	منقولی اشیاء کا وقف بھی صحیح ہے۔	121
mr.	كتنامال وقف كرنا جإ ہيے؟	121
11	کیاساری جائیدادوقف کرنا سیح ہے؟	120
271	کیا شاملات وہ کا وقف شرعاً در سے ہے؟	124
mrr	کیامنقولی اشیاءاورا یسے ہی رو پیدیپید کا وقف صحیح ہے۔	144
mrm	وقف کی ہیچ یا استبدال جائز نہیں۔	۲۷۸
rrr	وقف زمین کو کب بیچا جا سکتا ہے؟	129
٣٢٩	وقف میں تبدیلی کی اجازت نہیں۔	۲۸۰
11	مدرسه کی وقف دوکانوں کو دوسری دوکانوں سے بدلنے کا حکم۔	MI
<b>M1</b> Z	موقو فہ زمین کے بدلے اگر دگنی زمین ملتی ہوتب بھی اس کو بیچنایا تبادلہ کرنا جائز نہیں۔	MAT

صخيبر	عنوانات	نبرثار
TTA	وقف کے بعد خود واقف بھی ردوبدل کا شرعاً مجاز نہیں۔	M
rrq	وقف کے وقت زبان سے استبدال کی شرط لگائی لیکن وقف نامہ میں لکھنا بھول	MAM
11	گيا ٿو کيا ڪم ہے؟	11
rr.	مدرسه کی زمین اور عمارت کو بلیغی مرکز کیلئے مختص کرنا اور مدرسه بند کرنے کا حکم۔	MA
2	مدرسه کی وقف زمین تبلیغی مرکز کودینا۔	MY
rrr	ایک مدرسہ کے نام زمین وقف کرنے کے بعد اقر اُوالوں کودینا جائز نہیں۔	MA
٣٣٣	ایک مسجد کے لئے پلاٹ وقف کرنے کے بعد دوسری مسجد کو دینا درست نہیں۔	MA
11	وقف کے مصرف میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔	1/19
2	مصارف وقف پراگر بینہ نہ ہوں تو استصحاب حال سے بھی فیصلہ درست ہے۔	19+
200	مطلق دین مصالح کے لئے وقف کردہ زمین کامصرف مساجدومدارس وغیرہ ہیں۔	191
rry	وقف جائداد کی آمدنی کو واقف کی منشاء کے مطابق خرچ کرنا ضروری ہے۔	191
mm2	حکومت وقف زمین کسی کوالاٹ کرنے کی شرعاً مجاز نہیں۔	191
11	حکومت کسی زمین کی وقف والی حیثیت ختم نہیں کرسکتی۔	190
mm9	غاصب سے مسجد کی وقف زمین کی قیمت وصول کرنا۔	190
11	وقف زمین کے بدلے پیے لے کر سلح کرنے کا تھم۔	194
ml	محکمہ ہاؤسنگ والوں سے وقف زمین چھڑانا ناممکن ہوجائے تو اس کے بدلے	192
11	میں زمین لینے کی گنجائش ہے۔	11
441	وقف زمین فروخت کر کے شہر میں مدرسہ کھولنا۔	191
	وقف شدہ مکان پر ندغا صبانہ قبضہ جائز ہے اور نہ ہی فروخت کرنے کی اجازت ہے۔	199

صفحةبر	عنوانات	نمبرشار
man	مغصو بہزمین کے بدلے میں غاصب کوزمین دے کرمغصو بہزمین میں مدرسہ	۳++
11	بنانے کا حکم۔	11
rra	مسجد یا مدرسہ کے لئے خریدی ہوئی زمین وقف کرنے سے پہلے	۳+۱
11	فروخت ہوسکتی ہے۔	11
11	مسجد کے لئے زمین وقف کرتے وقت اس میں اپنے لئے دروازہ کھولنے کی	m•r
!!	نیت کرنا۔	11
mmy	واقف کی شرا نط نص شارع کی طرح واجب العمل ہیں۔	m.m
mrz.	مسجد کی وقف زمین میں سرکاری سکول بنانا اور ایک مفتی صاحب کا غلط فتو گی۔	4.4
11.	وقف مال بطور قرض دینے کا تھم۔	r+0
MA	مسجد یا مدرسه کا چنده گم هو جائے تو وجوب ضان میں تفصیل ۔	m+4
mrq	مشتر کہ طور پر بنایا گیامہمان خانہ وقف کی تصریح کے بغیر وقف شار نہ ہوگا۔	m.Z
rai	مدرسہ کے لئے وقف لاؤڈ اسپیکر کومسجد کیلئے بلامعاوضہ استعمال کرنا۔	٣٠٨
7.*	محكمه اوقاف ميں ملازمت كالحكم	r+9
ror	ر سے کے بعد وقف کرنے کی نیت سے خریدی گئی کتب وقف نہیں جب تک	۳1۰
11	زبان سے وقف نہ کرے۔	1
ror	مدرسه کی زائداز ضرورت کتب کا دوسرے مدرسه کے ہاتھے فروخت کرنایا مفت	711
11	هبه کرنا ـ 	11
ror	مسجد کے لئے وقف کتبِ حدیث کوصندوق میں بند کر کے رکھنا اور کسی کومطالعہ	mir
11	کیلئے نہ دینا کیسا ہے؟	(2) U

صخيبر	عنوانات	نبرثار
ror	اقوام متحدہ کے تیار کردہ تالا بوں سے نفع اٹھانا کیسا ہے؟	. ۳۱۳
roy	کیا وقف زمین کی پیداوار ہے عشر نکالنا ضروری ہے؟	۳۱۳
202	وقف و وصیت کی ایک عجیب صورت	110
209	مسجد کیلئے زمین وقف کر دینے کے بعداس سے خود منتفع ہونا جائز نہیں خواہ ابھی	۳۱۲
11	تک مسجد نه بنائی گئی ہو۔	11
11	اگر وقف پرشهادت شرعیه موجود موتواسے وقف شار کریں گے اگر چہ کوئی تحریر	MZ
11	موجودنه بو_	11

# همايتعلق بتولية الوقف

الاس	مسجد کا متولی اورخزانجی کیسا ہونا حیا ہے؟	MIA
//	خائن اور فاسق کومتولی نه بنایا جائے۔	٣19
//	سمیٹی والے متولی اورخزانچی سے حساب کتاب کا جائزہ لیتے رہیں تا کہوہ	mr.
11	خيانت كا مرتكب نه هو ـ	211
٣٧٢	جو واقف یا متولی خائن ہوا ہے تولیت ہے معزول کر دیا جائے۔	۳۲۱
۳۲۳	اس دور میں متولی کا تقر رحکومت سے نہ کروایا جائے۔	rrr
11	احق بالتولية واقف كى اولا د ہے بشرطيكه البيت موجود ہو۔	٣٢٣
۵۲۳	تولیت کیلئے واقف کی اولا دکوتر جیج دی جائے گی بشرطیکہ اہل ہوں۔	٣٢٣
<b>m</b> 42	واقف کے اقارب احق بالتولیۃ ہیں۔	rro
<b>71</b>	اگر واقف بوقت وقف کسی کومتولی مقرر نه کرے تو وہ خود ہی متولی شار ہوگا۔	rry

صغخبر	عنوانات	نمبرثار
<b>749</b>	متولی کا بیٹا قاضی یا انتظامیہ کمیٹی کے انتخاب کے بغیرخود بخو دمتولی نہ ہے گا۔	٣٢٧
۳۷.	جب تك متولى اورنتظم كى خيانت ثابت نه موجائے اسے معزول كرنا جائز نہيں۔	<b>PTA</b>
121	بدول کسی شرعی وجه واقف کے مقرر کردہ متولی کوئیس ہٹایا جاسکتا۔	<b>mr</b> 9
r2r	متولی تولیت سے دستبردار ہوسکتا ہے البتہ بدوں عق تفویض دوسرے کومتولی	rr.
11	نهیں بناسکتا۔	رار
<b>7</b> 27	سودخور کومسجد تمینی کاممبریا صدر بنانا کیسا ہے؟	
<b>7</b> 27	متولی یا نگران تغییر مسجد میں بطور مزدور (اجرت کے ساتھ) کام نہیں کرسکتا۔	
720	مسجد کی تولیت اورانتظامی امور کے متعلق ایک تفصیلی فتویٰ۔	~~~

# ﴿ احكام المساجد ﴾

## مايتعلق ببناء المسجد وتعميره وتوسيعه

TAT	ضرورت کے موقع پرمسجد بنانا مسلمانوں کا شرعی حق ہے، محلے داریا حکومت کو	٣٣٣
11	رکاوٹ بننے کاحق نہیں ۔	
۳۸۳		ı
710	نئ مسجد کی تغمیر ہے اس لئے روکنا کہ اس کی وجہ سے دوسرے محلّم کی مسجد بے	
11	رونق ہو جائے گی۔	
۳۸۲	کیااس وقت مسجد ضرار کا وجود ہے؟	42

صخيبر	عنوانات	نبرثار
<b>TA</b> 2	دوسری معجد کتنے فاصلے پر بنائی جائے؟	TTA
11	مغصوبەز مىن مىں بنائى گئىمىجدكوگرانا درست ہے۔	229
MAA	جعل سازی سے مدرسہ کا پلاٹ مسجد کے نام منتقل کرنے سے مدرسہ کا استحقاق ختم	mr.
11	نه هو گار	11
<b>7</b> 19	سرکاری کاغذات میں جگہ اگر چہ کسی کے نام ہوجب اس کی اجازت سے مسجد	ا۳۳
"	بن گئی تو وہ مسجد شرعی ہے۔	
<b>m91</b>	سی تالا ب کے نز دیک تغمیر شدہ مسجد کا حکم ۔	202
11	ا گر قبلہ کی طرف قبرستان ہوتو وہاں مسجد بنانے کا تھم۔	٣٣٣
<b>197</b>	عارضی مسجد شرعی مسجد نہیں اسے ختم کرنا شرعاً درست ہے۔	ساماسا
mam	افغان مہاجرین کی بناء کردہ مسجد کو گرانے کا حکم۔	۳۳۵
۳۹۳	سرکاری زمین میں تغییر شدہ مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔	mmy
<b>190</b>	سرکاری زمین پرمسجد کے شمل خانے تغییر کرنے کا تھم۔	mr2
<b>797</b>	مجد کوفراخ کرنے کیلئے شارع عام کوتگ کرنا۔	mm
<b>m</b> 92	کس مسجد کیلئے جرأز بین لینادرست ہے؟	779
<b>79</b> 1	مسجد کی دوکانوں میں پچھ سرکاری جگہ شامل کرنے کا حکم۔	ro.
<b>1</b> 99	ہندؤوں کی زمین میں بلااجازت حکومت مسجد کی تغمیر درست نہیں۔	201
140	غیرمسلموں کی عباد تگاہوں کومسار کر کے مسجد بنانے کا تھم۔	ror
r*1	غیرمسلم کی متروکه زمین پرمسجد و مدرسه تغییر کرنا۔	
11	وقف قبرستان میں مسجد بنانا جبکہ قبروں کیلئے جگہ کی تنگی بھی ہو۔	

صغينبر	عنوانات	نمبرشار
r+r	مجبوری کے وقت قبرستان کی زمین مسجد میں شامل کرنا باذن قاضی درست ہے۔	roo
M.M.	مسجد یا مدرسه کی وقف زمین میں متولی وغیرہ کی قبر بنانا کیسا ہے؟	ray
W.W	واقف، متولی یا امام صاحب کی قبر مسجد میں بنانا جائز نہیں۔	<b>r</b> 02
r.a	قبروں کے اوپر حصت ڈال کرمسجد کی توسیع جائز ہے۔	ran
11	سوال مثل بالا	
P+4	مسجد کے صحن میں موجود قبر کومسمار کر کے مسجد کی توسیع کرنا۔	۳4٠
14-7	سوال مثل بالا	إلاس
P+A	نیچ مارکیٹ اور او پرمسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟	242
P+9	ينچ مدرسه اوراو پرمسجد بنانے کا تھم۔	۳۲۳
M+	تغمیر جدید میں مسجد کے نیچے دو کا نیں وغیرہ بنا ناشر عاممنوع ہے۔	۳۲۳
MII	مسجد کے پنچ بنی ہوئی دوکا نیں بھی مسجد پر وقف کر دی جائیں تو وہ مسجد	240
11	شرعی بن جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	11
MIT	تغمير جديد ميں سابقه مسجد کی جگه ميں وضوء خانه يا بيت الخلاء بنانے کا حکم	244
MIM	مسجد کے سابقہ محن میں بیت الخلاء بنانا اگر چہ جگہ کی تنگی ہو جائز نہیں۔	247
מוח	تغمير جديد ميں نيچے مدرسه اور اوپر مسجد تغمير كرنا۔	244
MD	وضوءخانداور استنجاءخاندوغيره كے اوپر قرآن كريم كى درسگاه بنانا كيسا ہے؟	<b>749</b>
רוא	مسجد کی حبیت پرڈا کخانہ اور اس کے دفاتر بنانا کیسا ہے؟	۳۷.
MZ	مسجد کی جگه میں درسگاہ، وضوء خانہ یا امام صاحب کیلئے حجرہ یا مکان بنانا۔	121
۴۱۸	مدرسه کی زمین میں طلبه کی ضرورت کیلئے مسجد بنانا۔	<b>72</b> r

صخنبر	عنوانات	نبرشار
MA	مسجد کی دوکانوں کو کشادہ کرنے کیلئے مسجد شرعی کے کسی حصہ کوشامل کرنا جائز نہیں۔	<b>72 7</b>
MIA	مسجد کے ہال میں مسجد کی ضروریات کیلئے کمرہ بنوانا کیسا ہے؟	<b>72</b> °
mr.	مسجد کی وقف زمین میں طلباء کیلئے رہائشی کمرے تغییر کرنے کا حکم۔	720
۳۲۱	مسجد کی دیوار پردرسگاه کاشهتر رکھنا۔	724
rrr	مسجد کی جگہ میں لوگوں کے عام استعمال کیلئے ٹینکی یا جانوروں کو پانی پلانے کیلئے	722
11	تالاب بنانا-	11
٣٢٣	مسجد کے وقف مکان کامسجد کی طرف دروازہ کھولنا۔	<b>FZA</b>
٣٢٣	نزاع كوفتم كرنے كے لئے مجد كوتقيم كرنے كا حكم	r29
rro	تعمیر مسجد کے لئے جو قرضہ حاصل کیا گیا اس کے ذمتہ دار قرض لینے والے ہیں۔	
MTY	غیرمسلم مستری ہے مسجد بنوانا کیسا ہے؟	MAI
217	مسجد شرعی کواگر کوئی گراد ہے تو اس پر دوبارہ تغییر کرنا شرعاً لازم ہے۔	TAT
MIN		<b>7</b> /
74	مسجد کی پرانی اینٹوں کومسجد کے عسل خانوں میں استعمال کرنا۔	MAM
11	قبرستان کے درختوں کی قیمت بعض صورتوں میں مسجد پرخرچ ہوسکتی ہے۔	۳۸۵
rr.	چندہ کے شرط پرائیش سے دستبردارہونا	PAY
ا۳۳	سوال مثل بالا	

# مايتعلق بصرف مال الكافر والمال الحرام في المسجد

۳۸۸ غیرسلم کی تعمیر کرده مجد مجد شرعی نہیں، شیعہ سے مجد کیلئے چنده لینامنع ہے۔ ۳۸۸

صخيبر	عنوانات	نبرثار
٣٣٣	قادیانیوں کی تغییر کردہ مسجد کوا گرخرید کروقف کردیا جائے تو وہ مسجد شرعی بن	<b>7</b> 19
11	جائے گی۔	"//
ماساسا	تغمیر مسجد میں غیر مسلم سے چندہ لینا۔	۳9٠
"	غیرمسلم کا چندہ مسجد میں کن شرا نط کے ساتھ قبول کیا جا سکتا ہے؟	
rra	مسلم، غیرمسلم، شیعہ کے مشتر کہ چندہ کومسجد کی ضروریات کیلئے استعمال کرنا۔	
mmy	مبحد کا امام کسی غیرمسلم سے تنخواہ لے سکتا ہے یانہیں؟	
11	ہندومسجد کا فرش لگانا جاہے تو اس کی کیا صورت ہے؟	
mr_	سى ائمه كرام كامرزائي مل مالك سے تنخواہ وصول كرنا كيسا ہے؟	<b>790</b>
۳۳۸	امام کا مرزائی شخص یا انجمن سے تنخواہ لینے کا حکم۔	<b>794</b>
٣٣٩	كياسودي كاروباركرنے والا امام وخطيب كوتنخواه دےسكتاہے؟	
444	ہپتال، پُل یا دیگر رفاہی کاموں میں غیر سلم سے تعاون لینا جائز ہے جبکہ	
11	مسلمانوں کیلئے اہتلاء کا باعث نہ ہو۔	
11	متولی حرام مال کومسجد کیلئے قبول کرنے سے انکار کرسکتا ہے۔	<b>799</b>
"	مشتبه مال کومنجد پرخرچ کرنے کیلئے ایک حیلہ۔	r
rrr	ہیرون کا کاروبار کرنے والوں کا چندہ مساجد و مدارس کیلئے قبول نہ کیا جائے۔	14.1
mm	اگرمسجد کی انتظامیہ نے مسجد کیلئے سود پر قرضہ لیا تو سود کی ذمہ دار تمیٹی ہے مسجد	r.r
"	ك فند سے ادائيگي جائز نہيں۔	
11	حرام کمائی والے شخص کے عطا کردہ عجمے معبد میں ہرگز ندلگائے جائیں۔	M. F
unn	جس مسجد میں مندریا ہندو کے مکان کی اینٹیں استعال کی گئی ہوں اس میں	W. M
11.	نماز پڑھنے کا تھم۔	11
11	ہندؤوں کے پرانے کنوئیں کی اینٹیں مسجد میں استعمال کرنے کا تھم۔	r.0

# مايتعلق ببيع ارض المسجد واستبدالها واخراجها من المسجد

صخيبر	عنوانات	نبرثار
ri, A	مسجد کے وقف راستہ کی ہیچ کرنا۔	۲ <b>٠</b> ٩
rrz	مسجد کی جوز مین آبادی سے دور ہواس کو بھی فروخت کرنا جائز نہیں۔	r+2
ሰባለ	مسجد کے عنسل خانوں کی بیع جائز نہیں۔	r.A
11	مسجد کیلئے وقف زمین کی قیمت کے برابررقم مسجد پرخرچ کر کے زمین کواپنی	r+9
11	ملكيت مين داخل نهيل كيا جاسكاك	
ra.	مسجد کی وقف جگہ سے گلی وسینے کا حکم۔	110
rai	نماز والے حصہ کومسجد سے خارج کرنا کسی صورت میں بھی درست نہیں۔	۱۱۱
ror	مجدے ایک حصہ کوگرا کرراستہ بنانے کے جواز پراستدلال اوراس کامحققانہ جواب۔	MIT
rar	مسجد کی زمین کا دوسری زمین سے تبادله کرنا۔	MIT
ror	مسجد کی جگه پرمرغی فارم بنادیا گیاہے، کیااس کی متبادل جگه پرمسجد بناسکتے ہیں؟	مام
11	حکومت نے مسجد کی زمین کا جومعاوضہ دیا ہے اس سے مسجد کیلئے زمین خریدنا	MO
11	ضروری ہے۔	11
raa	مسجد کے قطعہ کاکلیم اپنے نام پر حاصل کرنا۔	MIA
ray	مسجد کیلئے مخصوص زمین میں کمی کرنا غلط اور خلاف شریعت ہے۔	حام
raz	مسجد کی جگه سابقه امام صاحب کو بحق الخدمت دینا جائز نہیں۔	MIA
۲۵۸	امام مسجد ، مسجد کی وقف زمین کواینے نام نہیں کراسکتا۔	M19
11	منجد کا پانی ، بجلی ذاتی مکان میں استعمال کرنے کا حکم۔	74.

# همايتعلق بانتقال المسجد وامتعته

صفحتبر	عنوانات	نمبرشار
۲4.	وریان مسجد کا ملبه دوسری قریبی مسجد میں استعال کرنا کیسا ہے؟	ا۲۳
ודיח	جنات کی وجہ سے جومسجد ویران ہوجائے اس کے سامان کا حکم۔	rrr
747	مسجد کا سامان اگر ضائع ہور ہا ہوتو اسے قریبی ضرورت مندمسجد کی طرف منتقل	۳۲۳
11	كرنے كى گنجائش ہے۔	11
11	وریان مسجد کی جگه کااحتر ام باقی ہے اس میں زراعت جائز نہیں۔	۳۲۳
۳۲۳	مسجد کی زائداز ضرورت مٹی کوفروخت کرنایا فقراء کو ہبہ کرنا درست ہے۔	
מאה	مسجد کی مٹی اور پرانی اینٹیں فروخت کرنے کی اجازت ہے۔	MYY
11	مسجد کا کوڑا کرکٹ کہاں پھینکا جائے؟	
۵۲۳	مبحد کا پرانا اسپیکر نیچ کر نیا اسپیکر خرید نے کی اجازت ہے۔	۳۲۸
ראץ	مسجد میں رکھے گئے ضرورت سے زائد قر آن کریم کوفروخت کرنا۔	449
M42	مسجد کی پرانی دریاں اپنے استعال میں لا سکتے ہیں یانہیں؟	44.
MYA	مسجد کی نا قابل انتفاع و نا قابل فروخت اشیاء پھینکنے کی اجازت ہے۔	اسم
11	ایک مسجد کی اشیاء دوسری مسجد میں استعمال کرنا۔	rrr
٩٢٩	مسجد کی چٹائیاں قوالی کی محفل کیلئے لے جانا۔	٣٣٣

# همايتعلق باموال المسجد

M21	مسجد کے چندہ میں تبدیلی کرنایا اپی ضرورت میں خرچ کر کے لوٹادینا کیساہے؟	ماس
12r		

صفحتبر	عنوانات	نمبرشار
12m	متولی مسجد کی رقم بطور قرض نہیں دے سکتا۔	٢٣٩
11	مسجد کے چندہ سے امام وخطیب کو تنخواہ دینا جائز ہے۔	mr_
r2r	اگرمتولی نے مسجد کا مال قرض پر دیا تو اس کی ضان متولی پر ہے۔	٣٣٨
11	انتظامیه مسجد کا قرض معاف کرنے کی شرعاً مجاز نہیں۔	٩٣٩
11	متولی مسجد کا فنڈ بطور قرض نہ خودخرچ کرسکتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کو قرض	W.
11	دینے کا مجاز ہے۔	11
r20	اگرمتولی اپنی ذاتی رقم مسجد کی ضروریات میں رجوع کی نیت سے خرچ کرے تو	الما
11	مىجد كے فنڈ ہے لينے كاشرعاً مجاز ہے۔	11
r27	مسجد یا مدرسه کا قرض عمومی چنده سے اتار نا۔	۳۳۲
722	جس مقصد کیلئے چندہ کیا گیا ہے اس مقصد پرخرچ کیا جائے۔	2
۳۷۸	کسی خاص مقصد کیلئے جمع شدہ چندہ کو دوسرے مصرف میں خرچ کرنے کیلئے	ماما
11	چنده و مندگان کی اجازت ضروری ہے۔	11
r29	مسجد کورنگ وروغن کرنے کیلئے لیا گیا چندہ متولیوں نے بیت الخلاء پرلگادیا توان	rra
11	پر ضان واجب ہے۔	11
۳۸٠	مسجد کے فنڈ سے جلسہ کروانا کیسا ہے؟	LLA
MAI	مسجد کے فنڈ سے جلسہ کروایا گیا تو منتظمین پراس کی ضمان لازم ہے۔	mm2
11	مسجد کے فنڈ سے مسجد کے عسل خانے بنانے کا تھم۔	MM
MAT	مسجد کے عمومی چندہ سے بیت الخلاء بنانے کی اجازت ہے۔	4سام
MM	مسجد کے فنڈ سے گندے پانی کو کھپانے کیلئے کنوال بنانا۔	ra-
MAG	مسجد کی ضروریات سے زائد فنڈ کو مدرسہ کے اخراجات میں استعمال کرنا۔	rai

صفحتمبر	عنوانات	نمبرشار
۳۸۵	مبحد میں قائم مستقل مدرسه پر مسجد کے فنڈ سے خرچ نه کیا جائے۔	rar
ran	جومدرسه مسجد کے تابع ہوحساب کتاب الگ نہ ہواس پر مسجد کے فنڈ سے خرچ کر	ror
11	ا سکتے ہیں۔	11
MAZ	ذیلی مدرسه پرمسجد کے فنڈ سے خرچ کرنا کیسا ہے؟	rar
MAA	مسجد کے درختوں سے مدرسہ کے اخراجات پورے کرنا۔	raa
11	مسجد کے فنڈ سے مدرسہ کیلئے اور مدرسہ کے فنڈ سے مسجد کیلئے قرض لینا کیسا ہے؟	
PA9	خطیب یاامام اگر چهخودمتولی هوتنخواه لےسکتا ہے۔	raz
140	مسجد کے عمومی چندہ سے امام وخطیب کو تنخواہ دینا جائز ہے۔	MON
191	مسجد كيلية وقف زمين كى آمدنى سے امام كوتنخواه دينا جائز ہے۔	ma9
11	امام ومؤ ذن کی تنخواه کامعیار مقرر کرنے میں کن چیزوں کو محوظ رکھا جائے؟	444
rgr	امام کی بیٹی اور داماد جو پانی، گیس اور بجلی استعال کریں اس کا بل جمع کروائیں۔	ודיח
٣٩٣	مسجد کے تیل کی آمدنی سے امام مسجد کیلئے مکان تغیر کرنا۔	1
11	مسجد کے فنڈ سے امام مسجد کے مکان کا بجلی بل اداکرنا۔	۳۲۳
790	تبلیغ میں جانے والے امام مسجد کو تنخواہ دی جائے یا نہ؟	מאה
۲۹۳	مسجد کی آمدنی سے امام مسجد کا مکان مرمت کروانا جائز ہے۔	arn
~9Z	مسجد کے فنڈ سے امام مسجد کا مکان مرمت کروانا اور بیت الخلاء تعمیر کرانا جائز	רץץ
11	ہے، تا ہم علیحدہ چندہ کرنا بہتر ہے۔	1
791	مسجد کے فنڈ سے امام صاحب کو حج کیلئے رقم بطور امداد دینا جائز نہیں۔	442
11	سابقدامام کی خدمات کی وجہ سے اسکی بیوہ یا بنتیم بچہ کیلئے مسجد کے مال سے وظیفہ	
11	مقرر کرنا کیما ہے؟	11

صغخبر	عنوانات	نمبرشار
۵۰۰	سابقدامام صاحب کی بیوه کومسجد کے فنڈ سے بطور امداد کچھر قم دینا کیساہے؟ اس	٩٢٩
11	کے جواز کی کوئی صورت ہے؟	//
۵۰۱	مسجد کے بیت الخلاء کی فیس مسجد کے فنڈ میں جمع کروانا اور اس سے امام مسجد کو	rz•
11	تنخواه دینا کیسا ہے؟	11
۵٠٢	مسجد کی لائٹ کب تک جلتی رہنی چاہیے؟	121
۵۰۳	مسجد میں پوری رات زیرو کا بلب جلانا اسراف نہیں، بالخصوص جہاں اس کا	r2r
11	معمول ہو۔	11
۵۰۳	مسجد کی حدود میں جو پھل دار درخت ہوں ان کے پھلوں کامصرف کیا ہے؟	12m
۵۰۵	كياتعميرِ مسجد كيلئے چندہ كرنے والا اپنی خدمت كامعاوضہ وصول كرسكتا ہے؟	22
11	مسجد کا پانی ملحقہ مدرسہ میں استعال کرنے کا حکم۔	r20
P+0	شادی وغمی کے موقع پر مسجد کا پانی اور دیگر اشیاء استعال کرنا۔	r27
۵٠۷	غیرنمازیوں کیلئے مسجد کے شل خانوں میں نہانا اور بیشاب کرنا کیسا ہے؟	r22
11	ہر نمازی کا الگ الگ پنگھا چلانا کیسا ہے؟	۳۷۸

# مايتعلق بتزيين المساجد والكتابة عليها

۵۰۹	مسجد کی تغیر پرسونے چاندی کا پانی پھرانا کیسا ہے؟	r29
	مسجد پر لکھی ہوئی قرآنی آیات میں اگر غلطی واقع ہوجائے تواس کی تیجے لازی ہے۔	۳۸٠
11	مسجد کے فنڈ سے مسجد کی تزمین کرنے والے متولی پرخرچ کردہ رقم کی ضان	MI
11	واجب ہے۔	

صغخبر	عنوانات	نمبرشار
۵۱۱	مىجدى ديواروں پراشعارلكھنا۔	M
۵۱۲	مسجد ہے'' یارسول الله''و'' یاعلی مدو''مثانا نہ تو مینِ رسالت ہے اور نہ ہی تو مینِ	
11	صحابی ہے، لکھنے والا مجرم ہے۔	

## مايتعلق بالتدريس في المساجد و اقامة المدرسة فيها

ماه	ضرورت کے وقت تنخواہ دارمعلم بھی مسجد میں تعلیم دے سکتا ہے۔	የለሶ
۲۱۵	متبادل جگه کی موجودگی میں شخواه دار معلم مسجد میں تعلیم نہیں دے سکتا۔	ma
//	مسجد کی حدود میں انگریزی مدرسہ قائم کرنے کا حکم۔	MAY
۵۱۷	سکول کی مسجد میں کلاس لگانا کیسا ہے؟	MAZ
۵۱۸	مسجد کی حصیت پر بنات کا مدرسه بنانا۔	۳۸۸
۵۱۹	مسجد کی گیلری میں مدرسة البنات قائم کرنا۔	۹۸۹
۵۲۰	مسجد کو درسگاہ بنانے کا تھم۔	r9+

## همايتعلق بآداب المساجد

arı	مسجد میں آتے اور جاتے ہوئے سلام کہنے کا تھم۔	191
orr		
orm		
11	مسجد کے کسی حصہ کوا مام مسجد کا رہائش کیلئے استعمال کرنا۔	۳۹۳

صخيبر	عنوانات	نمبرثار
arr	چودہ سال کے بچے کومسجد سے روکنا جائز نہیں۔	ر۹۵
ara	مسجد کے وضوء خانے میں کپڑے دھونے کا حکم۔	۳۹۲
۵۲۲	مسجد کے نماز والے حصے میں جوتے سمیت جانا جائز نہیں۔	m92
۵۲۷	مسجد کے اندر جوتے لے جانے کا حکم۔	791
DIA	مسجد میں تعویذ فروثی کا کیا حکم ہے؟	r99
"	نسوار استعال کر کے مسجد میں جانا۔	۵۰۰
arg	مسجد میں پھول اور حجنٹہ یاں لگانا۔	۵۰۱
۵۳۰	ختم قرآن کی رات مسجد میں جھنڈیاں لگانے کا تھم۔	۵٠٢
ما	معتلف کا حالت اعتکاف میں ڈاکفانے سے متعلق کام کرنا کیسا ہے؟	۵٠٣
orr	مسجد کی حبیت بھی مسجد کا ہی حکم رکھتی ہے۔	
٥٣٣	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔	۵۰۵
محم	مسجد کی دیوار پرپڑوی کاههتر رکھنا جائز نہیں۔	۲٠۵
"	كيامسجد ميں سوال كرنے والے كو خيرات دينا گناه ہے؟	۵۰۷
ara	هم شده چیز کا اعلان مسجد میں جائز نہیں۔	
٥٣٤	اجرت لے کرمسجد کے اسپیکر سے دنیاوی اعلانات کرنا۔	۵٠٩
۵۳۷	گم شدہ چیز کے اعلان کیلئے ایک حیلہ۔	۵۱۰
11	دینی امور کا اعلان مسجد میں جائز ہے۔	۵۱۱
۵۳۸	مساجد، مدارس، جہادی یا فرجی نظیموں کیلئے مسجد میں اعلان کرنے کا حکم	oir
۵۳۹	بلاضرورت شدیده طلباء کومسجد میں نامخبرایا جائے۔	۵۱۳
11	مىجدىيں مدرسەكىلئے چندہ كرنا جائز ہے۔	ماه

صفحتمبر	عنوانات	نمبرشار
٥٣٩	مدرسه کا چنده مسجد کے چنده میں شامل نه کیا جائے۔	۵۱۵
۵۳۱	مساجد میں سحری کے وقت وقفے وقفے سے اعلانات کرنا۔	
مهم	مىجد میں محفل مشاعرہ کا انعقاد کیسا ہے؟	۵۱۷

## ﴿مسائل شتى

ara	متولی کسی محلّه دار کومسجد میں نماز پڑھنے سے نہیں روک سکتا، جبکہ باعث فتنہ نہ ہو۔	۵۱۸
۲۳۵	جو خص باعث شروفساد ہوا ہے مسجد سے روکنا۔	۵۱۹
۵۳۷	ایک مسجد میں بیک وقت دو جماعتوں کا حکم۔	۵۲۰
۵۳۸	محلے داریا دوکان دارمسجد کا پانی استعال نہ کریں۔	۵۲۱
۵۳۹	اگرمسجد کامحراب درمیان میں نہ ہوتو امام کامحراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔	۵۲۲
۵۵۰	معجد میں گیس کے ہیٹر دائیں بائیں لگائے جائیں پاانسانی قدے اوپرلگائے	٥٢٣
11	جائيں۔	11
11	محلّه کی مسجد میں نماز پڑھنا جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔	arr
۵۵۱	بدوں کسی وجہ ترجیح کے دور والی مسجد میں نماز کیلئے جانا پسندیدہ نہیں۔	ara
aar	کیا مسجد کا حجره کرایه پر دینا جائز ہے؟	۵۲۲
٥٥٣	مىجد كامكان كرابيه پردينا جائز ہے۔	۵۲۷
۵۵۳	غیر مسلم اگر کرایه کافی زیاده و بے تومسلم کرایه دار سے مسجد کی دوکان لے کرغیر مسلم کو دینے کا تھم۔	۵۲۸
11	مسلم کو دینے کا تھم۔	11
۵۵۵	سردی یا گرمی کی وجہ سے کسی ایک مسجد سے نماز با جماعت کا سلسلہ منقطع کرنا جائز نہیں ۔	۵۲۹
11	جائزنېيں ـ	11

صفختمبر	عنوانات	نمبرشار
۲۵۵	بڑی مسجد میں دوصفوں کی مقدار چھوڑ کرنمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔	٥٣٠
۵۵۷	برای یا چھوٹی مسجد میں کوئی شرعی تحدید نہیں۔	ما
//	بر ی مسجد میں بھی فصل مانع اقتداء نہیں۔	
۵۵۸	اگرمسجد کارخ قبلہ ہے کافی ہٹا ہوا ہوتو جہت قبلہ پرنماز پڑھی جائے۔	٥٣٣
۵۵۹	جائے نماز پر بنی ہوئی'' بیت اللہ اور مسجد نبوی کی تصویر'' کا حکم۔	مهر

# احكام مصلى العيد والجنازة

IFG	قبرستان کی وقف زمین میں عیدگاہ بنانا۔	ara
٦٢٢	مغصوبه زمین کوعیدگاه میں شامل کرنے کا حکم۔	۵۳۲
٦٢٥	شاملات میں عیرگاہ یا مدرسہ بنانا کن شرائط کے ساتھ درست ہے؟	022
"	بلاضرورت عیدگاہ کے احاطہ میں مدرسہ قائم کرنے کا حکم۔	۵۳۸
חדם	عیدگاه کی زائداز ضرورت زمین میں مدرسه بنانا۔	٥٣٩
۲۲۵	عيدگاه كى حفاظت كيلئے عيدگاه ميں مدرسة قائم كرنا۔	۵۳۰
240	آبادی سے دور وبران عیرگاہ میں مدرسہ قائم کرنا۔	am
AFG	عيدگاه كيلئے وقف بلاث ميں سكول بنانا جائز نہيں ۔	orr
٩٢٥	عیدگاه میں نماز جنازه پڑھنے کا حکم ۔	۵۳۳
11	وقف عيدگاه مين فك بال كھيلنے كا حكم	۵۳۳
۵۷۰	عیدگاه کی وقف جگه پردوکانیس بنانا تا که آمدنی حاصل مو۔	ara
021	قبرستان كيليّ وقف خالى زمين مين عيرگاه بنانا-	דיום

صخيبر	عنوانات	نمبرثار
02r	آبادی سے دورمسجد کوعیدگاہ کیلئے مقرر کرنے کا تھم۔	٥٣٤
020	عیدگاہ کیلئے وقف زمین کا دوسری زمین سے تبادلہ جائز نہیں۔	۵۳۸
۵۲۳	قبرستان میں جنازگاہ تغمیر کرنا۔	٥٣٩
۵۷۵	جنازگاه کیلئے وقف جگه پر بلاضرورت مسجد تغمیر کرنا۔	۵۵۰
022	مبحد کے فنڈ سے جنازگاہ تغمیر کرنا کیسا ہے؟	۱۵۵
11	وقف جنازگاه کوشادی وغیره کیلئے استعال کرنا۔	oor
۵۷۸	عندالضرورت جنازگاہ میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔	٥٥٣

﴿ احكام المقابر ﴾

049	قبر کی زمین کاذاتی مِلک ہونا ضروری نہیں۔	۵۵۳
۵۸۰	وقف قبرستان میں قبر سے زیادہ جگہ کومشغول کرنا۔	۵۵۵
11	موقو فہ قبرستان میں صرف اپنے خاندان کے افراد کی تدفین کیلئے جگہ مخصوص کرنا	207
"	صیح نہیں۔	11
۵۸۱	اپنی مخصوص قبور کے اردگرد چار دیواری کرنے کا تھم۔	۵۵۷
٥٨٢	مسجد کی وقف زمین میں قبرستان بنانے کا حکم۔	۵۵۸
11	قبرستان میں اگر چہتد فین بند ہوجائے تب بھی وہ قبرستان ہی رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔	۵۵۹
۵۸۳	قبرستان کی زمین پر قبضه کر کے رہائشی مکانات بنانے کا تھم۔	۰۲۵
۵۸۳	قبرستان کی وقف زمین پرگھریامسجد تغمیر کرنا۔	IFG
۵۸۵	قبرستان كيلئ وقف زمين مين مسجد بنانا درست نهين	ארם

صغنبر	عنوانات	نمبرثار
PAG	قبرستان كيليئ وقف زمين مين مسجد و مدرسه بنانے كا حكم	۳۲۵
11	مسجد و مدرسه کی جگه میں واقف کی قبر بنانا۔	חדם
۵۸۷	قبرستان کے درختوں کی قیمت مسجد پر خرچ کرنے کی بعض صورتوں میں	۵۲۵
11	الله الله الله الله الله الله الله الله	11
۵۸۸	قبرستان کی زائداز ضرورت آمدنی مسجد میں صرف ہوسکتی ہے۔	۲۲۵
۵۸۹	قبرستان کے درختوں کو چے کر کنواں بنوانا کیساہے؟	۵۲۷
۵9٠	قبرستان ہے گھاس وجھاڑیاں وغیرہ کو کا ٹنا کیسا ہے؟	AFG
۱۹۵	قبرستان كيليّ وقف زمين ميس كهيلنا شرعاً جائز نهيس ـ	٩٢٥
agr	عورتوں کا قبرستان میں جانا کیہا ہے؟	۵۷۰
۵۹۳	مسلمانوں کے قبرستان میں غیرمسلم کو دن کرنے کی اجازت نہیں۔	
۵۹۳	قبرستان میں قرآن کریم کی تلاوت جائز ہے۔	021
11	عشره محرم میں قبروں کی لیائی کا تھم۔	۵۲۳

# ﴿ احكام المدارس

## مايتعلق بتعمير المدرسة وتوسيعها

۲۹۵		220
۵9۷	اہل اسلام کی مقبوضہ جگہ میں مدرسہ اوراسکے لئے دوکا نیس بنانا کیسا ہے؟	۵۷۵
11-		11

صغختبر	عنوانات	نبرثار
۵۹۹	سودی رقم سے معجد یا مدرسہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟	٥٤٦
400	مجدى توسيع كيليخ يدكرده زمين پرمدرستغيركرنا كيها ہے؟	٥٧٧
4+1-	مسجد کے ججرہ کو مدرسہ کیلئے استعال کرنا۔	۵۷۸
4.5	مدرسة البنات كيلي وقف زمين يرمدرسة البنين بنانا	029
400	مدرسه کی وقف زمین میں طلباء کیلئے مسجد تغمیر کرنا۔	۵۸۰
4.4	سوال مثل بالا	
4.0	مدرسه كيلي وقف كرده كوارثر كوفروخت كرنا	DAY
4+4	اگر کوئی مدرس اپنی ذاتی ملکت سے مدرسہ کی جگہ پررہائش مکان تعمیر کرائے تو	۵۸۳
"	آیا مدرسهاس تغیر اور ملبه کواس سے خرید سکتا ہے؟	"
Y•Z	مدرسہ کودوسری جگہ نتقل کرنے کے بعد پہلی جگہ کوکرایہ پردینا کیساہے؟	۵۸۳
4.V	مدرسه كي آمدني كيلية ماركيث بنانا جائز بيكن است فحاشى كااذ الدبني دياجائ ـ	۵۸۵
41+	ذاتی رقم سے مدرسہ کیلئے خرید کردہ پلاٹ وقف سے بعد نا قابل فروخت ہے۔	PAG
411	مهتم اگر مدرسه كوآبادنه كري توكيا واقف زمين واپس كے سكتا ہے؟	۵۸۷
YIF	غیرآ باد مدرسه کی زمین فروخت کر کے کسی دوسرے مدرسه کووه رقم دینا۔	۵۸۸
411	مدرسه کی زمین میں مدرس کا اپنے لئے سبزی کاشت کرنا۔	٩٨٥
"	مدرسہ کے درختوں سے شاخیں کاٹ کرجلانا کیسا ہے؟	۵9٠
11	مدرس كيلي مدرسه كا كمره استعال كرنے كا حكم	091
YIP"	مدرسه کی آمدنی کیلئے مدرسه میں ویکن اسٹینڈ بنانا۔	agr

# همايتعلق بوظائف المدرسين

صخيبر	عنوانات	نبرثار
rir	عمره یا حج کیلئے جانے والا مدرس ان ایام کی تنخواہ کامستحق ہوگا یانہیں؟	۵۹۳
YIZ	جومدرس رمضان میں جج کیلئے چلا جائے وہ سات شوال تک تنخواہ کامستحق ہوگا یانہیں؟	۵۹۳
AIF	تبلیغ کے چلہ پر جانے والا مدرس تنخواہ کامستحق ہے یانہیں؟	۵۹۵
719	جومعلّمہ بغیراطلاع کے حج یاعمرہ پر چلی گئی وہ تنخواہ کی مستحق نہ ہوگی۔	۲۹۵
41.	مدرسین کوشعبان ورمضان کی تنخواہ دینا جبکہ انہوں نے ان دومہینوں میں کام	۵۹۷
"	نېيں كيا	"
"	مسلسل بیار مدرس یا ملازم شخواه کا استحقاق رکھتا ہے یانہیں؟	۵۹۸
477	جمعہ اور رمضان کی تغطیلات کی تنخواہ کا مدر ستحق ہے۔	۵۹۹
"	اگرجعرات اور ہفتہ کی غیر حاضری کی ہوتو جمعہ کے دن کی تنخواہ کا کیا حکم ہے؟	4++
422	استحقاقی چھٹیاں دینے میں مہمین حضرات بخل نہ کریں۔	4+1
ALL	مدرس کی تقرری ۲ شوال کو جوئی حاضری دس شوال کودی اور تدریس ۲۹ شوال کو	404
"	شروع ہوئی تو تنخواہ کس تاریخ سے دی جائے؟	11
Yro OTF	مہتم اگرشعبان ورمضان میں مدرسہ کے کاموں میں مشغول رہے تو کیا دیگر	4.4
"	مهینوں میں رخصت لینے کامستحق ہے؟	11
777	حج پرجانے والے مدرس کو ذوالحبہ کی چھٹیوں کی تنخواہ ملے گی یانہیں؟	4.4
412	تعطیلات میں کسی دوسری جگہ درس قرآن شروع کرنے سے چھٹیوں کی تنخواہ کا	4.0
"	استحقاق ختم نہیں ہوتا۔	11
ANA	مدرس کی علیحد گی کی صورت میں شعبان ورمضان کی تنخواه کا حکم	4+4

صخيبر	عنوانات	نبرثار
479	مدرس کے مستعفی ہونے یا مدرسہ کی طرف سے فارغ کرنے پر رمضان کی تنخواہ کا	Y•Z
"	استحقاق ہے یانہیں؟	"
44.	اگرمدرس خودمستعفی موتو شعبان اور رمضان کی تنخواه کامستحق نہیں۔	A+Y
"	ئے مدرسہ میں حاضری سے قبل تنخواہ لینا۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	4.9
"	ماہ شوال میں مدرس کا جواب دینا کیسا ہے؟	۲۱۰
777	مدرس کوشعبان و رمضان کی پیشگی تنخواہ دینے کے بارے میں حضرت اقدس	711
"	مولا ناجمیل احمرصاحب کے ایک ارسال کردہ استفتاء کامحققانہ جواب۔	11
456	ا گرمہتم کسی مدرس کوشعبان کے آخر میں معزول کر دیتو وہ رمضان کی تنخواہ کا	711
"	مستحق ہے یانہیں؟ جامعہ قاسم العلوم ملتان اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے متضاد	11
"	فتؤول میں محاکمہ۔	11
424	استعفیٰ دینے کے وقت سے استعفیٰ منظور ہونے تک مدرس تنخواہ کا حقدار ہے جبکہ	411
"	کام کرنا بند نه کیا ہو۔	11
"	بیار یا معذور مدرس کو مدرسه کے فنڈ سے وظیفہ یا پنشن دینا	41m
YFA	مدرسہ کے معذور ملازم کو پنشن دینے کا حکم۔	MID
"	مدارس کے عمومی چندہ کو بیت المال پر قیاس کرنامحل نظر ہے۔	YIY
"	مدرسہ کے فنڈ سے مدرسہ کے سابق مہتم کی بیوہ کو پچھ دینا جائز ہے یانہیں؟	414
"	علم طب پڑھنے والا طالب علم جبکہ اسے دین کتب بھی پڑھائی جاتی ہوں مدرسہ	AIF
11	ہے امداد لے سکتا ہے یا نہیں؟	11
414	کیامهتم صاحب گذشته کارکردگی کی بناپرسفارت وامتمام کاالا وُنس وصول کر	419
11	سَلَتَا ہے؟	11

صخيبر	عنوانات	نبرثار
400	مدرسه کی مجلسِ شوری اہل علم پر مشتمل ہونی جا ہیے۔	41.
401	تنخواہ کے رسیدی مکٹ کی قیمت کس کے ذمتہ ہے، مدرسہ کے یا مدرس کے؟	471
400	تنخواه میں مقدار کاعدم تعین عقد کیلئے مفسد بنے گا۔	477
400	مدرس کی تنخواہ روکنا شرعاً ظلم ہے، ایامِ خدمت کی کل تنخواہ کا استحقاق ہے۔	
ALL.	مدرس پرتحریری حاضری کی شرط لگائی مدرس مدرسه میں حاضررہ کر کام کرتار ہالیکن	450
11	تحریراً حاضری نہیں لگوائی اس وجہ سے تنخواہ کا ٹنا۔	11
מחד	اگرمدرس مستقل ایک وقت ناغه کرے تواس کی تنخواه منها کرنے کی اجازت ہے۔	410
404	اسا تذہ کی تنخواہوں میں تفاوت کی شرعی حیثیت۔	424
702	مدرس ياسفيركو چنده كايانچوال حصد ديناكيسا ہے؟	772
11	حسن کارکردگی پر مدرس کوانعام دینا۔	ALV
11	التحقاقي چھٹياں نه كرنے پر مدرس كوا نكااضافي معاوضه دينا۔	479
40.4	اگرمہتم تبدیل ہوجائے تو تنخواہ وغیرہ کا مطالبہ نے مہتم سے ہوگا۔	44.
11	بدوں کسی شرعی وجہ یا خیانت کے ناظم کومعزول کرنا خلاف شرع ہے۔	42:
101	مدرسہ کے باور جی کے متعلق مختلف سوالوں کے جوابات۔	727

## همايتعلق باوقاف المدرسة

700	ایک مدرسہ کے فنڈ سے دوسرے مدرسہ کا تعاون کرنا۔	444
700	ایک مدرسه کاچنده دوسر بردرسه پرخرچ کرناباجازت چنده د مهندگان درست ہے۔	444
	مختلف ناموں سے بننے والے مدارس کی جمع شدہ رقم اسی جگہ پر بننے والے نئے	
11	مدرسه میں دی جاسکتی ہے۔	11

صغخبر	عنوانات	نبرثار
102	جومدرسه کمل طور پرختم ہوجائے اور آئندہ بھی چلنے کی امید نہ ہواس کے جمع شدہ	424
"	چنده کا تنکم	"
"	اگر مدرسه اوراس کی شاخ کا انتظام الگ الگ کردیا جائے تو مدرسه کی اشیاءان	42
11	میں کیسے تقشیم ہوں گی؟	11
YON	مدرسه کا پیسه بینک میں رکھناکیا ہے؟	
709	مدرسہ کی رقم میں سے کچھ رقم کسی غریب کودینا کیسا ہے؟	429
44+	مدرسے کیلئے وقف زمین کی آمدنی سے مدرسہ کی مسجد بھی تعمیر نہیں ہو سکتی۔	4h.
ודד	كياصدقه كا كوشت مهتم يا ناظم ليسكتا بي جبكه ومستحق بهي مول-	אמו
11	كياشهرى بي مدرسه مين آنے والاصدقه كا كوشت كھا سكتے ہيں؟	704
775	مدرسین اور ملازمین کو قیمتاً گوشت فروخت کرنا۔	
775	مدرسه كے مطبخ ہے قیمتاً كھانالینا جبكه مقررہ قیمت كم ہو۔	
11	مدرسه میں آنے والا کھل اساتذہ کرام کو کھلانا۔	
"	مدرسہ کے فنڈ سے طلباء یا اساتذہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنا۔	
"	مدرسه کیلئے وقف کی گئی اشیاء ذاتی ضرورت کیلئے استعال کرنا۔	70Z
11	مدرسه كا گوشت كم قيمت پراسا تذه كوفروخت كرنا ـ	- 1
arr	كيا مدرسه كى گاڑى مهتم ذاتى ضروريات ميں استعال كرسكتا ہے؟	
דדד	مدرسہ کے مطبخ سے اساتذہ کا روٹیاں پکوانا۔	10.
11	طلباء سے بھینس وغیرہ کی خدمت لینا۔	101
11	مرسہ کے فنڈ سے اخبار جاری کرانا۔	701

مغنبر	عنوانات	نبوثار
772	اگرشہری بچوں کو مدرسہ سے امداد نہیں دی جاتی تومہتم صاحب کے جو بچے	400
11	مدرسه میں پڑھتے ہیں انکو بھی امداد نہ دی جائے۔	11
AFF	مہتم کے بچے جو باضابطہ طالبعلم ہوں مدرسہ سے کھانا لے سکتے ہیں۔	400
"	مہمان نوازی عطیات کی رقم سے ہونی چاہیے۔	400
11	مدرسه کے عمومی چندہ سے عوام الناس کی دعوت کرنا۔	rar
779	مدرسہ کے مال سے اساتذ و کرام کی دعوت کرنا۔	40Z
72.	عموی چندہ سے مہمان نوازی کرنا اور مہتم کا مہمانوں کے ساتھ کھانے میں	NOF
"	شریک ہونا۔	11
"	سفیرکیلئے اجرت کے طور پر چندہ کا حصہ مقرر کرنا۔	409°
721	مدرس كا مدرسه مين آنے والى تمام چيزوں سے اپناحصه نكالنا-	44+
11	مدرس کااپنے مہمانوں کے کھانے وغیرہ کاخر چہمدرسہ سے لینا۔	ודד
424	مدرسہ کی تعمیر، اساتذہ کی تخواہیں اور بجلی کے بل، زکوۃ وعشر کی رقم سے ادا	775
11	كرناجا تزىج؟	11
420	تملیک کی شرعی حیثیت۔	441
11	تملیک شرعی کی ایک عمده صورت ـ	770
"	بائی پاس رقم اور اس کے استعمال کا تھم۔	
"	مدرس کو اضافی خدمت پر معاوضه دینا:	
422	كياحيك تمليك ك ذريع معطين كى زكوة ادا موجائ گى ؟	442
42A	مدرسه كيليئے علماء كى مختصر كمينى ضرورى ہے۔	AFF

صغخبر	عنوانات	نمبرنثار
444	صدقہ وغیرہ کے گوشت سے کچھ حصہ گھر میں استعال کرنے کا حکم۔	779
449	مهتم صاحب ،مقروض اورمستحق ز کو ة موں تو کیا وہ خود کوتملیک کرسکتے ہیں؟	42.
4A+	اگرمہتم،صاحب نصاب نہ ہوتواس کی وصولی تملیک بن جائے گی یانہیں؟	421
"	مدرسہ کے سفیر کی وصولی سے تملیک متحقق ہوتی ہے یانہیں؟	421
"	ز كوة ميں ملنے والے نوٹوں كى تبديلى كا حكم	424
IAF	غريب شخص كے قريب المبلوغ لڑ كے كى تمليك سے ذكوۃ ادا ہوجائے گى۔	424
11	مالِ زکوۃ سے مدرسہ کا قرض بھی بدوں تملیکِ فقیرادا کرنا جائز نہیں۔	420
445	بغیرحیلهٔ تملیک خرچ کی گئی ز کو ۃ کی رقم شرعاً ز کو ۃ ہے یانہیں؟	424
11	تملیک شرعی کے بعدز کو ۃ والی رقم سے تنخواہ لینا جائز ہے۔	422
"	چرم قربانی اورصد قات واجبہ کا ایک ہی تھم ہے۔	744
YAF	نذر کا جانور معطی کی اجازت سے فروخت کرنے کی اجازت ہے جبکہ وہ رقم طلباء	429
11	کے کھانے پر خرچ ہو۔	11
MAG	مدرسه کی گندم ادهار فروخت نه کی جائے۔	
PAF	مدرسه کی جمع شده گندم فلور ملز والول کوبطور قرض دینا۔	IAF
"	حاشیہ کی وجہ سے مدرسہ کی کتاب کواپنی کتاب سے تبدیل کرنا۔	71
YAZ	مدرس کا جمع شده روٹیاں بکری کو ڈالنا۔	41
AAF	مدرسه کی خورد بورد کی موئی رقم کا شرعی حل	YAP
PAF	مسجد یا مدرسہ کی رقم بغیر تعدی کے اگر ضائع ہو جائے تو ناظم وغیرہ پر ضان نہیں۔	MAG
791	مدرسه کی کتب برطلباء کا لکھنا خلاف ادب ہے۔	
"	مدرسه کی کتب پر لکھنے والے طلباء سے صان وصول کرنا۔	
797	جس مدرسه میں مسافر طلباء یا طالبات نه موں اس مدرسه والوں کا زکو ة ،عشر	
	اور چرم قربانی جمع کرنا کیما ہے؟	

صغخبر	عنوانات	نمبرثا
491	جن مدارس میں مسافر بچے موجود نہیں ان کوز کو ہ وعشر دینا جائز ہے۔	PAF
490	مدرسہ کے سفیر کیلئے چندہ میں حصہ مقرر کرنا۔	49.
490	لاؤۋاسپىكرىر مدرسەكىلئے چندە كرنا۔	791
11	پیمانده علاقه میں چنده کیلئے اسپیکر پرمسلسل اعلانات کرنا کیسا ہے؟	497
797	اگر کوئی شاملات دہ پر ناجائز قبضہ کر کے اس کی قیمت مدرسہ میں جمع کروائے تو	490
11	اس کا کیا تھم ہے؟ ۔	11
494	اگرمہتم کا خائن ہونامحقق ہوجائے تو اُسے چندہ نہ دیا جائے ۔	790
191	شرمسار کر کے چندہ وصول کرنا۔	490
11	مشتر کہ کاروبار میں بیتیم اور بالغوں کا بھی حصہ ہوتو مدارس کی خدمت کرنے کا حکم۔	797
۷.۰	مدرسہ کا حساب مکمل ہوجائے کے بعد جورقم نے جائے اس کا کیا کریں؟	492
11	مدرسہ کے پیسوں کواپنے پیسوں کے ساتھ مخلوط کرنا کیسا ہے؟	APF
۷٠٢	دین تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات سے فیس وصول کرنا کیسا ہے؟	499
۷٠٣	حدود شرعیه میں رہتے ہوئے استاد تأ دیب كاشر عامجان ہے۔	۷.۰
۷٠٣	ہفتہ وارچھٹی جمعہ کو ہونی چاہیے یا اتورکو؟	۷٠١
۷•۵	مدارس میں نو اور دس محرم کی چھٹی کا تھم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	4.5

همسائل شتی

۷٠٢	تعلیم کے اوقات میں مدرس کا مطالعہ کرنا۔	4.4
11	A COLOR	
11	بچوں سے ذاتی خدمت لینے کے بارے میں حکم شرعی ۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	4.0
11	بچوں کی درسگاہ میں بیوی کو بٹھانا مناسب نہیں۔	4.4
۷٠٨	خارجی اوقات میں دوسرے ادارہ میں تدریس کرنا۔	4.4

صفحتبر	عنوانات	نبرثار
۷٠٩	مہتم کی وفات کے بعدان کی اہلیہ کومہتمہ بنانا۔	۷•۸
410	خائن مهتم کوعلیحده کرنا شرعاً واجب ہے۔	۷٠٩
۷۱۱	مدرسه کی زمین حکومت یا او قاف کے قبضہ کے خوف ہے کسی معتمد محض کے نام کروانا	۷۱۰
11	مدرسة البنات میں مردسزا دے سکتا ہے یانہیں؟	۷11
۷۱۲	جامعات للبنات مين طالبات كي آمدورفت ـ	211
412	اڑ کیوں کو دینی تعلیم سے آ راستہ کرنا۔	211
210	لڑ کیوں کوسکول و کالج کی تعلیم دلوانا کیسا ہے؟	218
210	قرآن كريم كى تعليم غلط دلوانے سے نه دلوانا بہتر ہے۔	۷۱۵
214	مدرسه کی دوکانوں کا ایڈوانس (سکیورٹی) لینے کا تھم۔	214
11	گذشته مدت کے کرایہ میں اضافہ درست نہیں۔	212
11	عدالتی اخراجات مدعیٰ علیہ سے وصول کرنا۔	
211	مدرسه کی طرف سے طلباء کے مہمانوں کی تین دن میز بانی میں شرعی ،انتظامی اور تعلیمی قباحتیں۔	<b>∠19</b>
	زبانی مسکه بتانے کی اجرت لینا شرعاً جائز نہیں، البتہ جوفتوی تحریری دیا جائے	۷۲۰
	اس کی فیس لینے کی اجازت ہے۔	11
211	مدرسہ کے طلباء کامسجد کی بجائے مدرسہ میں باجماعت نماز اوا کرنا۔	<b>4</b> 11
∠rr	درسگاموں میں بچوں کا قرآن پاک کی طرف پشت کرنا۔	∠rr
11	مدارس کے بارے میں مختلف سوالات کا حکم شرعی ۔	2rm
∠ <b>r</b> 4	بلا میٹرمسجد و مدرسه میں بجلی استعمال کرنا۔	200
274	طے شدہ شرط کے برخلاف مدرس کومعزول کرنا درست نہیں۔	200
212	ٹیلی فون اور بجلی کے حکموں کی ملی بھگت سے میٹر بند کرانا یا محکمہ ٹیلی فون کا وقت کم	274
	لكهناكيها ٢٠ جبكه بيمعامله مدرسه كامو-	12

# هباب الايلاء

ایلاء کے انعقاد کیلئے تتم کا ہونا ضروری ہے:

ایک شخص کی اپنے برادر سبتی کے ساتھ کاروبار میں شراکت تھی، چندوجوہ کی بناء پرشراکت کو ختم کرنا پڑا، کین اس شخص کی کچھر قم برادر سبتی کے پاس رہ گئی، بار ہامطالبہ کرنے پر بھی اس برادر سبتی نے رقم واپس نہ کی ، چنا نچھاس شخص نے اپنی بیوی سے کہا'' اپنے بھائی سے پسیے لے کردوور نہ میں تبہار نے قریب جبیں آؤں گا' اور اس بات کوساڑھے پانچ ماہ ہو گئے اور ابھی تک رقم کی واپسی نہیں ہوئی اور اس دور ان شوہر بیوی کے پاس نہیں گیا۔ کیا اس طرح ایلاء ہوجاتا ہے یا اس طرح طلاق ہو جاتی ہے؟

سائل ..... محداحد، دَبلي كيث

(لجو (ب

صورت مسبَولہ میں نہ طلاق واقع ہوئی اور نہ ہی ایلاء ہوا ہے۔ اس لئے کہ شرعاً ایلاء بنے کیلئے شم کا ہونا ضروری ہے۔

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خبرالمدارس،مکتان ۱۸/۵/۱۰

> > adokadokadok

## بغیرفتم کے دس سال بھی بیوی کے قریب نہ جائے تو بیوی حرام نہیں ہوتی:

خاونداور بیوی کا باہم جھگڑا ہوا، جھگڑے کے بعد خاوند نے غصے کی وجہ سے بیوی سے چھ ماہ تک تعلقات ختم رکھے بیوی کے قریب نہیں گیا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ غصے میں چار ماہ تک بیوی کے قریب نہ جانے کی وجہ سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہاں کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... محداعظم،ملتان

#### (لجو (ب

دس سال تک بھی بیوی کے قریب نہ جائے تو نہ طلاق ہوگی اور نہ ایلاء۔ کیونکہ ایلاء بنے کیلئے قتم وغیرہ کے الفاظ ضروری ہیں۔

#### adokadokadok

قتم كى بجائے اگر خاوندا يلاء كالفظ بولے تواس سے ايلاء متحقق ہوگا يانہيں؟

اگرخاوندفتم کےالفاظ تونہیں بولتا البتہ بیے کہتا ہے کہ میں ایلاء کرتا ہوں۔ان الفاظ سے ایلاء ہوگایانہیں؟

سائل ..... محمداویس،شاه رکن عالم ،ملتان

#### العوارب

ایلاء کامعنی چونکہ شم کھانے کا ہے اس لئے ان الفاظ سے بھی ایلاء منعقد ہوجائیگا۔ علامہ ابن نجیمٌ (صاحب بحرالرائق) ایلاء حقیقی کی تفصیل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: هو ما اشتمل على القسم كقوله اليت ان الااقربكِ ..... او مايؤل اليه كقوله انا منكِ مول قاصداً به الايجاب (النفر) (البحرالرائق، جلد من من الله من فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتى خير المدارس، ملتان مفتى خير المدارس، ملتان

DIMTA/M/T+

ایک شخص کی دو بیویاں ہیں،ایک بیوی نے خاوند سے قرآن پر ہاتھ رکھوا کر بیلفظ دوسری
بیوی کے حق میں کہلوائے"میں اس نو نہ رکھناتے نہای نیڑے جانا" ( یعنی نہاس کور کھونگا اور نہ ہی
اس کے قریب جاؤں گا)۔ آیا جس بیوی کے حق میں بیلفظ کیے گئے ہیں، وہ ہمیشہ کیلئے اس پرحرام
ہوگئی یانہیں یامؤ قت طور پر ایلاء ہے یا پچھا ورشکل۔اب خاوند کہتا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہی اور نہ ہی ایلاء کی۔

سأنگ .... محدر فيق، جامع مسجد مياني، سرگودها (لجو (رب

اگرات الفاظ زبان سے قرآن پر ہاتھ رکھ کر کہے ہیں اور زبان سے سم نہیں اٹھائی توقسم نہیں بن نہ بی ایلاء ہوا، اور نہ ہی طلاق واقع ہوئی ہے۔ اگر قسم کھاتا تو ایلاء بن جاتا۔ گذا فی کتاب الایمان من الدرالمختار وشرحہ (۱) لہذا دوسری بیوی کے قریب جاسکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبداللہ عفا اللہ عنہ بندہ عبداللہ عفا اللہ عنہ

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۳۰ھ

التخريج: (۱)....في الشامية: لو حلف بالمصحف أو وضع يده عليه وقال وحق هذا فهو يمين والاسيما في هذا التخريج: (۱)....في الشامية: لو حلف بالمصحف أو وضع يده عليه وقال وحق هذا فهو يمين والاسيما في هذا الزمان الذي كثرت فيه الايمان الفاجرة ورغبة العوام في الحلف بالمصحف (شاميه بالده مفتى محمود الله عفا الله عنه) (مرتب مفتى محمود الله عفا الله عنه)

### "الله كالشم مين تمهار بسر حقريب بين آول كا" كهني كالحكم:

بندہ نے اپنی بیوی کو جھگڑا ہونے پر بیدالفاظ کہد دیے''اللہ کی قتم میں اب تمہارے بستر کے قریب نہیں آؤں گا'' بندہ اس وقت وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور بندہ کی بیوی بھی ایک دن بعد اپنے میکے چلی گئی۔ اب تین چار دن بعد فلطی کا احساس ہونے پر بندہ اپنی بیوی کو واپس لا نا چاہتا ہے۔ سوال بیہ ہے کہ مذکورہ الفاظ کہنے کی وجہ سے طلاق یا ایلاء واقع ہوایا نہیں؟ اگر واقع ہوگیا تو بندہ پرکسی قتم کا کفارہ ہے یانہیں؟ برائے مہر بانی را ہنمائی فرما کرعنداللہ ما جورہوں۔ سائل سست حامد محمود، بل برارال، ملتان سائل سست حامد محمود، بل برارال، ملتان

### (لجو (رب اگرشو ہرنے مذکورہ الفاظ سے ایلاء کی نیت کی تھی تو شرعاً ایلاء واقع ہوجائے گا۔

## وقتی طور پر جماع ہے رکنے کی شم کھائی تو ایلا نہیں ہے گا:

میں اس وقت ایک تربیت کیلئے سر گودھا میں مقیم ہوں جبکہ میری بیوی اپنے میکے بہاولپور میں ہے میں سر گودھا سے چند چھٹیوں پراپنی بیوی کے پاس گیا، میر ااور میری بیوی دونوں کامشتر کہ خیال تھا کہ جماع نہ کیا جائے کیونکہ میری بیوی بچے کی پیدائش پر بیار ہوجاتی ہے اور بچہ بھی مرجا تا ہے خیال تھا کہ پہلے علاج کرائیں پھرمباشرت کریں گے۔

ایک رات میں نے اپنی ہوی کو صرف پیار اور محبت کیلئے قریب بلایا، وہ قریب آکراس فررسے جلدی واپس جانا چاہتی تھی کہ شاید خاوند جماع کا ارادہ رکھتا ہو، میں نے اس کے ڈرکو دور کرنے کیلئے اس سے کہا'' قسم نال میں او کم نمیں کراں گا'' (قسم سے میں وہ کا منہیں کروں گا) میہ الفاظ بالکل وہی ہیں جو میں نے منہ سے نکالے تم کے ساتھ خدایا کسی اور کا نام نہیں لیا اور مدت یا وقت منہ سے بول کرمقر رنہیں گیا، البنة نیت صرف اسی وقت کی تھی جس وقت میں بلار ہاتھا۔ اس کے بعد ہم ایک بستر پر لیٹے رہے تمام رات، گر جماع نہیں کیا، دو دن بعد میں جماع کئے بغیر سرگودھا چلا گیا۔ اب تھے ماہ بعد جانے کا ارادہ ہے، کیا بیا یا عہوگایا نہیں؟

سأنل .... احمعلی،شاه پورسر گودها

#### (الجو (آب

صورت مسئولہ میں برتقد برصحت واقعہ ایلاء منعقد نہیں ہوا بلکہ بیتم '' یمین فور' کے قبیل سے ہے۔ جس سے زوج اسی وقت کیلئے عورت کواطمینان دلانا چاہتا تھا، اس کا یہ مطلب لینا ہر گز درست نہیں کہ خاوند آئندہ کیلئے بھی اپنے آپ کواس فعل سے روکنا چاہتا ہے اور وقتی طور پر خاوند کا اینے آپ کو اس فعل سے روکنا چاہتا ہے اور وقتی طور پر خاوند کا اینے آپ کو محامعت سے روکنا ایلا نہیں کہلاتا۔

كما يفهم من الشامية: في الشرع هو اليمين على ترك قربان الزوجة اربعة الشهر فصاعداً بالله تعالى ..... لان مجرد الحلف يتحقق في نحو ان

وطئتكِ فللله على ان اصلى المساس الايكون بذالك مولياً الانه ليس مما يشق في نفسه (شاميه ، جلده ، صفحه ۱۲ ، ط: رشيد بيجديد) المساس فقط والله اعلم الجواب صحح الجواب صحح بنده محمد اسحاق غفر الله له خير محمد عفا الله عنه خير المدارس ، ملتان مهم من من المدارس ، ملتان ملتان ، ملتان من المدارس ، ملتان ملتان ، ملتان ملتان ، ملتان ملتان ، ملتان ، ملتان ملتان ، ملتان ملتان ، ملتان

#### adokadokadok

''اگر بیوی کے ساتھ لیٹاتو مجھے قرآن کی مار پڑے' نہ بیر حلف ہے اور نہ ہی ایلاء ہے: زید نے اپنی زوجہ کو کہا کہ''اگر میں تمہارے ساتھ چار پائی میں لیٹاتو اللہ تعالیٰ کا قرآن مجھے مارے''اس میں مندرجہ ذیل امور مطلوب ہیں!

(۱) ..... ند كوره بالإكلمات شرعاً يمين بين يانهيس؟

(۲) ..... با دی النظر میں مذکور ہ کلمات فقدان ا دا ۃ الیمین کی وجہ سے بمین نہیں ہو سکتے لیکن کیا یہ عرفا بمین ہے؟

(٣) ..... نيز اگر چار مهينے زوجہ كے ساتھ نه ليڻا چار پائى پرتو پھر بيا بلاء ہے يانہيں؟

سائل .... بنده عبدالله، دُيره غازيخان

#### الجوال

فی المخانیة: ولو قال علیه لعنه الله ان فعل کذا او قال علیه عذاب الله او قال امانة الله ان فعل کذا لایکون یمیناً ((لغ) (خانیا کی هامش الهندیه جلد ۲ مسفی می اورنه روایت بالا معلوم مواکه صورت مسئوله مین شخص مذکور کے بیکلمات نه یمین بین اورنه می ایلاء، بلکه لغویی می ایلاء، بلکه لغویی می ایلاء، بلکه لغویی می المواب می

# هجاب الظهار اللهار

"انت ای" پرایک تحقیقی فتوی جس میں احسن الفتاوی کی تحقیق پر محققاندرد ہے:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسکلہ کے بارے کہ:ایک مخص نے اپنی ہیوی کودوران بحث ومباحثہ بدول کی نیت کہا کہ'' تو میری مال ہے' سوال ہے ہے کہ اگروہ یول کہتا کہ'' تو میرے کے میری مال کی طرح ہے'' پھرتو یہ ظہارتھا ،لیکن کیا صورت ِمسئولہ میں ذکر کیے گئے جملہ ہے بھی ظہارواقع ہوجائے گا؟

واضح رہے کہ مسئلہ کی تحقیق کیلئے اردوفراوی کی طرف رجوع کیا گیا،لیکن دومتضا درائے سامنے آئی ہیں مثلاً المدادالفتاوی میں ہے کہ ' پیغو ہاس سے پچھنہیں ہوتا'' جبکہ احسن الفتاوی میں ہے کہ ' فیا نہو اقع ہوجائے گی بلکہ اگر ذوج کوئی دوسری میں ہے کہ ' قائل کی اگر چہکوئی نیت نہ ہوطلاق بائنہ واقع ہوجائے گی بلکہ اگر ذوج کوئی دوسری نیت بتائے تو بھی طلاق کا تھم لگایا جائے گا' الغرض قرآن وسنت کی روشنی میں بتایا جائے کہ سے کے دائے کون سے بیظہار ہے یا طلاق ہے یا لغو؟

سائل ..... حبيب الرحمٰن

### العوال

ظهارے متعلقہ الفاظ تین قتم پر ہیں۔ صریح، کنایات، لغو۔

صور يعنى بيوى ياس كى جن مين ظهار كالفظ استعال كيا گيا مو، يعنى بيوى ياس كى كى جزوشائع كومحر مات ابديد مين سے كى كى ظهر يا ايسے جزوك ساتھ تشيد دى گئى موجد كاد يكهنا حرام ہے۔اس كا حكم يہ ہے كہ عدم نيت لغوموگى اور ظهارواقع موجائيگا خواہ مشاجرت نہ مو كما فى صرت الطااق، جيسے انت على كظهر المى۔ كنايات: وه الفاظ بين جن مين حرف تشبيه تو موليكن ظهر، ظهاريا ايها جزو فدكورنه موجس كود يكهنا حرام ب- اس كاحكم بير بكرنيت وقرينه كااعتبار موگا، جيسے انت على كامى۔

لغو: وه الفاظ بین جن مین ندتو ظهر اورظهار کالفظ بواورنه بی حرف تثبیه ندکور بو بصرف محرمات ابدیکا ذکر بو ۔ اس کا حکم بیہ ہے کہ بلانیت و مع نیت ظهار نہیں ہوگا۔ چنانچ اگر کسی نے اپنی بیوی کو''انت اختی" یا''انت امی" کہا تو ظهار نه ہوگا، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: عن ابی تمیمة الهجیمیّ ان رجلا قال لامراته یا اُخیّة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحتک هی فکره ذالک و نهی عنه (ابوداؤد، جلدا، صفی ۱۳۹ ط: رجمانیه، لا بور)

علامہ شائ مذکورہ بالا حدیث ذکر کرنے کے بعدفرماتے ہیں: افاد کونه لیس

ظهاراً حيث لم يبين فيه حكماً سوى الكراهة والنهى، فعلم انه لابد في كونه ظهاراً من التصريح باداة التشبيه شرعاً (ثاميه، جلده، صفح ١٣٣)

فقد حنفید کی معتبر کتاب در مختار میں ہے: وان لا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا و تعین الادنی: ای البر، (جلد۵، صفح ۱۳۲۶)

علامه ابن حامٌ فرماتے ہیں: ففی انت امی لایکون مظاهراً وینبغی ان یکون مکروها ..... فعلم انه لابد فی کونه ((لخ ) ( فتح القدیر، جلام، صفحه ۹)

علامه ابن تجيمٌ قرمات بين: وقيد بالتشبيه لانه لو خلاعنه بان قال انت امى لايكون مظاهراً لكنه مكروه لقربه من التشبيه وقياساً على قوله ياأخية ..... فعلم انه لابد فى كونه ظهاراً من التصريح باداة التشبيه شرعاً (الجرالرائق، جلرم، صفي ١٦٥) منديين ب: لو قال لها انت امى لايكون مظاهراً (جلدا، صفي ٥٠٥)

عافیۃ طحطاوی میں ہے: لانہ لو خلا عنہ بان قال انت امی لایکون مظاہراً (النخ) (جلد مفہر ۱۳۲ مفہ

حضرت تھانوی فرماتے ہیں کہ 'نیکہنا کہ 'نومیری مال ہے' محض لغوہے،اس سے کھے نہیں ہوتا' (امدادالفتاوی ، جلدا ، صفحہ ۴۸۹) دوسری جگہ تحریر فرمایا: ''اس روایت سے معلوم ہوا کہ تفصیل نیت کی اس صورت ہیں ہے کہ جب حرف تثبیہ بھی مصرحاً نہ کورہو، ورند لغوہ وگا اور مسئول عنہا میں تصریح حرف تثبیہ کی اس صورت ہیں ہے کہ جب حرف تثبیہ بھی مصرحاً نہ کورہو، ورند لغوہ وگا اور مسئول عنہا میں تصریح حرف تثبیہ کی نہیں ہے اس لئے باوجود نیت کے لغوہ وگا' (امدادالفتاوی ، جلدا ، صفحہ ۱۸۸) مولا نا ظفر احمد تھا نوگی صاحب فرماتے ہیں: قلت وقوله: ''ان د حلت بین کے مولا نا ظفر احمد تھا نوگی صاحب فرماتے ہیں: قلت وقوله: ''ان د حلت بین کے اس کے باد جود نیت کے اس کے باد جود نیت کے اس کے باد کو ساحب فرماتے ہیں: قلت وقوله: ''ان د حلت بین کے اس کے باد جود نیت کے اس کے باد جود نیت کے اس کے باد خود نیت کے بین خود نیت کی بیت کے بین خود نیت کی کے بین خود نیت کی کے بین خود نیت کی کے بین خود نیت کی کے بین خود نیت کے بین خود نیت کے بین خود نیت کے بین خود نیت کے بین خود کی کے بین کی کے بین خود کی کے بین کی کے بین کی کے بین کی کے بین کی کے بیت کے بیت کے بین کی کے بیت کے بین کی کے بیت کے بین کی کے بی کے بیت کے بیت کے بین کی کے بیت کے ب

دخلت بيت امى" اهون من قوله "انت امى" فلما لغا هذا لعدم اداة التشبيه فالغاء ذالك اولى والسِّرُفيه ان بحذف اداة التشبيه لايفيد اللفظ معنى التحريم شرعاً وهو المدار لصحة الظهار و الطلاق (امادالاحكام، جلد ٢، صفح ١٩٨٩)

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عصد کی حالت میں ماں کہنے کا جواب تحریر فرماتے ہیں:
"اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ ہی ظہار ہوا، گرآ کندہ ایسانہ کہنا چاہیے کہ کروہ ہے۔
(فآوی وارالعلوم ویو بند، جلد ۱۰ مفی ۱۲ ) اسی طرح فآوی وار العلوم جلد ۱۰ مفی ۲۰ ۳۰ ،

10 ۲۰ ۲۰ ۲۰ اور ۲۰ ۹ یر بھی ہے۔

جبکہ احسن الفتاوی جلدہ ، صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے: طلاق واقع ہوجائے گی ..... بلکہ زوج کوئی دوسری نیت بتائے تو بھی طلاق ہی کا تھم دیا جائے گا ( (النج ) ..... یددست نہیں ہے۔

ان کی ایک دلیل ہے کہ اب عرف ہوگیا ہے .....جس کے بارے میں عرض ہیہ کہ اول تو عرف عام طلاق کا تشلیم نہیں ہے، اگر بالفرض مان بھی لیا جائے تب بھی عرف کا اعتبار الفاظ لغو میں نہیں بلکہ الفاظ کنایات میں ہوگا۔

اوراحس الفتاوی میں جوحدیث کا جواب دیا گیا ہے، وہ درست نہیں ہے، اس لئے کہ سب حضرات فقہاء نے اس کو اپنے اطلاق اور ظاہر پردکھا ہے۔ لہذا اس حدیث کونیت نہ ہونے پر محمول کرنا حضرات فقہاء کی مخالفت ہے اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ ہمیں آج تک کسی فقیہ کا بیقول

معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابی کے ارادے پر مطلع ہونے کے بعد بیفر مارہے ہیں اور ہمیں کوئی ایس حدیث بھی معلوم نہیں جس میں تصریح ہوکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کواس کی نیت نہ ہونے کاعلم تھا۔ جب حضرات فقہاء کو تیرہ صدیوں تک اس کاعلم نہیں ہوسکا تو چوھویں صدی میں اچا تک بیہ بات کیے منکشف ہوگئ؟

معلوم ہوا کہ بیرصدیث بدستورا پنے اطلاق پر ہے جس سے واضح طوپر ٹابت ہوا کہا ہے الفاظ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

احسن الفتاوی کے شہری بنیا و تور الابصاری بیعبارت ہے: '' وان نوی بانت علی مثل امی براً او ظهاراً او طلاقاً صحت نیته والا لغا'' اس سے حفرت مفتی صاحب زیدمجدهم سمجھے کہ علامہ شائ گی بیان کردہ فتح القدر کی عبارت میں لغاسے پہلے ذکر کردہ تمام الفاظ کے بارے میں ہے، حالانکہ یہ درست نہیں بلکہ اس عبارت کا تعلق صرف کنایا سے ظہار کے ساتھ ہے، کونکہ علامہ شائ نے بیعبارت فتح القدر سے فقل فر مائی ہے اور انہوں نے اس کو کنایات میں ذکر کیا ہے۔ (جلد می صفحہ ۱۹) نیز علامہ شائ اور صاحب فتح القدر یے خرف تشبید نہ ہونے کی وجہ سے''انت ہے۔ (جلد می مفحہ ۱۹) نیز علامہ شائ اور صاحب فتح القدر یے خرف تشبید نہ ہونے کی وجہ سے''انت ایک' کے ظہار نہ ہونے کی قصر سی فر مائی ہے۔ (شامیہ جلد ۵، صفحہ ۱۳) (فتح القدریہ جلد می مفحہ ۱۹) استدلال میں العرف الشذی اور عمدۃ القاری کی عبارت پیش کی گئی ہے ان کا جواب یہ استدلال میں العرف الشذی اور عمدۃ القاری کی عبارت پیش کی گئی ہے ان کا جواب یہ

استدلال میں انعرف انفذی اور عمدۃ القاری ی عبارت چیں ی کی ہے ان کا جواب یہ ہے کہ بید دونوں فتوی کی کتابیں نہیں ہیں ، نیز العرف الشذی میں حضرت کشمیریؓ نے خود فرمایا ہے '' قال العلماء'' جس سے فقہاء حنفیہ مراد ہیں یعنی فقہاء حنفیہ کا مسلک بیان کرنے کے بعدا پی ذاتی رائے کو رائے نقل فرمائی ہے۔ ظاہر ہے کہ جمہور فقہاء کے مقابلے میں حضرت کشمیریؓ کی ذاتی رائے کو فرہب حنی نہیں قرار دیا جاسکتا'

دوسری طرف عمدة القاری کی پہلی عبارت میں علامہ مینیؓ نے اپنا مسلک بیان نہیں کیا بلکہ امام خطابی شافعیؓ کا قول نقل فرمایا ہے، نیز امام ابو یوسف ؓ اور امام محد کا اختلاف الفاظ کنائی میں ہے،

اگر لغو کے بارہ میں اختلاف ہوتا تو فقہ خفی کی سی کتاب میں ضرور موجود ہوتا۔

اس کے علاوہ علامہ ابن کثیر ، علامہ ابن حجر ، علامہ باجی اور علامہ ابن بطال کی عبارات سے استدلال کیا گیا ہے۔ ان حضرات میں سے کوئی بھی حنفی نہیں ہے، اور نہ بی بیفتوی کی کتابیں ہیں۔ لہذا الیمی کوئی ضرورت شدیدہ نہیں ہے کہ اپنا نہ ہب معلوم کرنے کیلئے فقہ حنفی کی معتبر کتب کی بجائے ان کی طرف مراجعت کی جائے۔

احسن الفتاویٰ کامؤ قف درست نہ ہونے کی ایک وجہ رہ بھی ہے کہ لغوہو نیکا مطلب ہی رہے ہے کہاس میں قرینہ ونیت کا اعتبار نہیں ہوگا۔

جيها كه صاحب ورمخار نے دوسرى جگه لكما ب: وظهار ها سه لغو فلاحومة

عليها والاكفارة ، ال يرعلامه شائ لكي ين بيان لكونه لغوا اى: فلاحومة عليها اذا

مكنته من نفسها و لاكفارة ظهار و لايمين (شاميه جلده ،صفح ١٢٨ ،١٢٩)

يهال مركز بيمطلب نهيس لياجاسكتا كقرينه ونيت موتوطلاق واقع موجا يكى فقظ والثداعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۲۵ھ الجواب سيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فمآء خيرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

"اگر تھے ہے جماع کروں توایق ماں بہن سے جماع کروں" کہنے کا حکم:

محمود کی شادی اس کے والد نے ایسی جگہ کی جہاں وہ راضی نہ تھالڑ کی محمود کو پہندنہیں تھی کچھ ہی عرصہ بعد میاں بیوی میں جھکڑا ہوا تو شوہر نے بیوی سے کہا'' اگر میں جھے سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن کے ساتھ جماع کروں''آیا ایسا کہنے سے ان کا ٹکاح تو ختم نہیں ہوا برائے مہر ہانی تھم شرعی سے مطلع فرما ئیں۔

سائل .... فقير محد جلاليوري

#### الجوال

صورت مسئوله مين شوبر نے جوالفاظ استعال كے بين ان سے نه بى نكاح پركوئى اثر پڑا
ہوارنه بى ان الفاظ سے ظہار منعقد ہوا ہے۔ لما فى الهندية: لو قال ان و طنت كو و طنت المى فلا شى عليه كذا فى غاية السروجى (جلدا، صفحه ١٥٠٥) دفظ والله اعلم بنده محم عبدالله عفا الله عنه الله مفتى خير المدارس، ملتان مفتى خير المدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

## " مجتے اپنی بہن کے برابر مجھوں گا" کہنے سے ظہاروا قع نہ ہوگا:

ایک مخص (زبیر) کی شادی ہوئی پہلی رات جب اپنی بیوی (کلثوم) کے پاس میا تواس کو مانوس کرنے کیلئے اس سے محبت کی باتیں کرنے لگا اسی دوران اس نے اپنی بیوی سے یوں کہا کہ'' میں مجھے اپنی بہن کے برابر مجھوں گا''لیکن شوہر کہتا ہے کہ میری طلاق وظہار کسی کی نیت نہیں تھی۔اس صورت کا شریعت اسلامی میں کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمداحمه، گوجرانواله

#### العوال

صورت مسئوله میں زبیر کی زوجہ پر ضطلاق واقع ہوئی ہے اور نہ ہی ظہار ہوا ہے البذا کلاؤم
برستورز بیر کے نکاح میں ہے اور اس کیلئے حلال ہے۔ چنا نچہ در مختار میں ہے: ویکرہ قولہ انت
امی ویا ابنتی ویا اختی و نحو ہ (جلد ۵، صفح ۱۳۳۵) ...... فقط واللہ اعلم
بندہ محمر عبد اللہ عفا اللہ عنہ
مفتی خیر المدارس، ملتان
مفتی خیر المدارس، ملتان

### "خالده كواييخ كمرر كهول توايني مال بهن كور كهول" نه طلاق ب نه ظهار:

خالدہ کا نکاح اللہ بخش کے ساتھ چارسال پہلے ہوا دونوں کی زندگی خوشی سے گزررہی تھی پھراس کے بعد کچھامور کی وجہ سے دونوں میں ناچاتی ہوئی اور خالدہ اپنے والد کے گھر چلی گئی خاندان والوں نے سلح کرانے کی کوشش کی اسی دوران اللہ بخش نے کہا کہ''اگر میں خالدہ کواپنے گھر رکھوں تو اپنی ماں بہن کورکھوں''آیاان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یانہیں؟

سائل ..... شنراداحد، حافظ آباد

#### العوال

الله بخش كاكمناكة "اگرمين خالده كواپئے گھردكھوں تواپئى مال بهن كوركھوں" حرف تشبيه كند ہونے كى وجہ سے لغو ہے۔ چنانچ در مختار میں ہے: وان لا ينو شيئاً او حذف الكاف لغا و تعين الادنى اى البر يعنى الكوامة (جلد ۵، صفح ۱۳۲)

حضرت اقدس تقانوی کی تحقیق بھی یہی ہے۔ (ملاحظہ ہوا مداد الفتاوی ،جلد ۲ مسفحہ ۲۸۱) .........فقط واللہ اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/۵/۱۰ه

#### addisaddisaddis

"توميرى خالداور مال كى طرح حرام بے" كہنے كا تكم:

ایک فخص (خالد) نے اپنی بیوی (زینب) سے جھڑے کے دوران طلاق کی نیت سے بیالفاظ کے ''تو میری خالہ اور مال کی طرح ہے''۔ آیاان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی یا ظہار ہوگا؟ اگر طلاق ہوگی تو کونی طلاق واقع ہوگی؟

سائل ..... محمداختر، وبازى

#### العوال

صورت مسئولہ میں مسمّا ۃ زینب پرشرعاً ایک طلاق بائندوا قع ہوچکی ہے۔

چنانچ در مختار مل ہے: وان نوی بانت علی مثل امِّی او کامِّی .... براً او ظهاراً او طلاقاً صحت نیته ووقع مانواه لانه کنایة (جلد۵، صفح ۱۳۲۱) ۔ فظ والداعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۰/۵/۱۰ه

#### addisaddisaddis

"میری بوی جھ پرمیری مال کی طرح حرام ہے" کہنے کا تھم:

ایک محض سعیداحد کااپنے سالے محدنوازے جھٹرا ہواسعیداحد غصہ میں محدنواز کو برا بھلا کہدرہا تھا کہ فططی سے اس کی زبان سے بیالفاظ نکل محیے "میری بیوی مجھ پرمیری مال کی طرح حرام ہے" آیاان الفاظ سے بیوی پرطلاق ہوگی یا ظہار ہوگا؟

سائل ..... سعيداحد،ملتان

#### العواب

الفاظ مذكوره طلاق اورظهار دونو لكا اختال ركعة بين ـ شو بركى اگرطلاق كى نيت تحى تو طلاق با كذواقع بوگى اورا گرظهار كى نيت كافى في اورا گرفى نيت بحى نبيل كافى جيسا كه سوال معلوم بوتا به تو بحى ظهار متعین به حینانچد در مخار می ب و بانت علی حوام كامی صح مانواه من ظهار او طلاق و تمنع ارادة الكرامة لزيادة لفظ التحريم، وان لم ينو قبت الادنى و هو الظهار فى الاصح (جلده، صفح ۱۳۳۸) ...... فقط والله عنه بنده محمد عبرالله عفاالله عنه مفتى فيرالدارس، ملكان

## کفار و ظہار کی اوائیگی کئے بغیر بیوی سے وطی کرنا جائز نہیں،خواہ طلاق وینے کے بعد دوبارہ نکاح کرے:

ایک مخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھراس کوایک طلاق بائند دیدی، اس عورت نے دوسری جگہ شادی کر لی لیکن دوسرے شوہر سے نبھا نہ ہوسکا، اس نے تین طلاقیں دیدیں۔ اب عدت کے بعد اسی عورت نے پہلے شوہر سے شادی کرلی، لیکن شوہر نے ابھی تک ظہار کا کفارہ ادا نہیں کیا۔ آیااس کیلئے اس عورت سے بدوں ادائے کفارہ وطی کرنا جائز ہے؟

سائل ..... صوفی محدمد ثرقاسم، ملتان

#### الجوال

صورت مسئوله میں بھی بدوں ادائے کفارۂ ظہار پہلے خاوند کیلئے وطی کرنا شرعاً جائز نہیں۔

چنانچ ورمختار میں ہے: فیحرم وطؤها علیه و دواعیه ..... حتی یکفر وان عادت الیه بملک یمین او بعد زوج آخر لبقاء حکم الظهار (جلد۵،صفیه۱۳) فقط والداعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۹/۹/۵

#### adbeadbeadbe

كفارة ظهاراداكرنے سے يہلے مبسترى كرلى تومزيدكوئى كفاره لازم نہيں:

ایک مخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ابھی تک کفارہ ظہار ادانہیں کیا تھا کہ شوہرنے بیوی سے ہمبستری کرلی۔ شرعاً اس کی کیاسزاہے؟

سائل ..... محمد ساجد علی بوری

العوال

صورت مسئولہ میں کفارۂ ظہار کے علاوہ شخص مذکور پر مزید کوئی کفارہ لازم نہیں، تاہم

ایخ فعلِ بد پرتو به واستغفار کرے اور کفار و ظہار اوا کرے۔ لما فی الدر المختار: فان وطئ قبله تاب و استغفر و کفر للظهار فقط (جلد ۵، صفحهٔ ۱۳۰۰)۔ فقط واللہ اعلم بنده محمد عبداللہ عفااللہ عنه مفتی خیر اللہ ارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

كفارة ظهارى ادائيكى مين ترتيب قرآنى واجب بي تخيير ثابت نهين:

ظہار کا کفارہ ادا کرنے کیلئے ترتیب قرآنی واجب ہے یاتخیر ہے یعنی روزوں کی طاقت کے ہوتے ہوئے اطعام تین مسکینا کی اجازت ہے یانہیں؟

سائل ..... حبيب الرحمٰن رحيمي

#### العوال

کفارۂ ظہاراداءکرنے کیلئے ترتیب قرآنی واجب ہے اس میں تخیر نہیں ہے۔

لما في البدائع الصنائع: اما تفسير ها: فما ذكره الله عز وجل في كتابه العزيز من احد الانواع الثلاثة لكن على الترتيب. الاعتاق ،ثم الصيام ،ثم الاطعام (جلد من مقطوالله على الترتيب. فقطوالله على الاطعام (جلد من مقطوالله على المسلم الاطعام (جلد من من مقطوالله على المسلم الاطعام (جلد من من من من من من المسلم المسلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، مکتان ۱۸۲۹/۲۸۱۵

#### adbeadbeadbe

# ﴿ باب فسخ النكاح

## بدول كسى شرى وجه كے عدالتى تنتيخ شرعاً معترنہيں:

مسلمان بچ جو خلع کے تحت نکاح فنخ کردیتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کے فرائف زوجیت ادائبیں کرتا،اس صورت کو مدنظر رکھتے ہوئے نکاح فنخ کرتے ہیں اور بعض عور تیں اپنے زوج کے گھر ہونے کاح فنخ کرتے ہیں اور بعض عور تیں اپنے زوج کے گھر ہونے کے باوجوداور خاد ند کے طلب کئے بغیر دعوی فنخ نکاح کردیتی ہیں اور ان کو اور جگہ شادی کرنے کا اختیار مل جاتا ہے۔ شرعاً اسکی کیا حیثیت ہے؟

زیدنای ایک محض نے اپنی زوجہ کے مقابلے میں اپنی ہمشیرہ کا نکا آپی زوجہ کے حقیقی پچپا

ے کر کے تبدیل پارچہ جات کر دیئے۔ اور وہ اس وقت آپاوہ ہے، اور پھر زید نے کئی دفعہ اپنی زوجہ کے پارچہ جات تبدیل کرنے کے واسطے زوجہ کے والدین کو کہا لیکن وہ ہر بارا نکار کرتے رہے، پھر
زید کی طلب کے باوجود پھر بھی تنتیخ نکاح کرا کر دوسری جگہ شادی کرلی ہے کیا شری طور پر اسطرح
نکاح فنخ ہوجا تا ہے یا کہ بیس؟ اور جس مخص نے اس تنتیخ شدہ نکاح والی عورت سے نکاح کیا ہے اس مخص سے برتا وَجا کرنے ہے باہیں؟ اور اس کے ناکے اور گوا ہوں کی شرعاً کیا سزا ہے؟

سائل ..... غلام اكبرخان، ميانوالي

#### الجوال

خاوند جب تک اپی زوجہ کے حقوقِ زوجیت پوری طرح اداءکرنے پر قادر ہواور نان و نفقہ کا بھی انتظام کرتا ہواس وفت تک اس کی زوجہ کا نکاح شرعاً قابل فنخ نہیں ہوتا، اگر بچے اپنے کسی قانون کے تحت فنخ بھی کردیے تو بھی شریعت میں وہ فنخ معتبر نہیں ہوتا بلکہ شریعت میں وہ قائم رہتا ہے، اور شرعاً عورت کا دوسری جگہ ذکاح درست نہیں ہوتا، لہذا صورت مسئولہ میں اگر واقعی زید نامی فخض اپنی زوجہ کے ہر طرح کے حقوق ادا کرنے پر آ مادہ تھا اور بغیر کسی وجہ شرعی اس کے سسرال نے اس کی عورت کا نکاح فنح کراکر دوسری جگہ نکاح کرادیا ہے تو انہوں نے یہ بالکل غلط کیا ہے؛

کیونکہ اس صورت میں زید کی عورت کا نکاح فنح نہیں ہوا اور نہ بی دوسری جگہ اس کا نکاح درست کیونکہ اس صورت میں زید کی عورت کا نکاح فنح نہیں ہوا اور نہ بی دوسری جگہ اس کا نکاح درست ہوا ہے بلکہ یہ بدستور زید کے نکاح میں ہے۔ اور جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے وہ شریعت کے سخت مجرم ہیں ان کوتو بہ کرنی چا ہے۔

مجم میں ان کوتو بہ کرنی چا ہے۔

بندہ عبداللہ عفا اللہ عنہ اللہ عفا اللہ عنہ بندہ عبداللہ عنہ بندہ عبداللہ عنہ بندہ عبدالہ عنہ بندہ عبداللہ ع

#### addisaddisaddis

اسبابِ فنخ میں ہے کوئی سبب بھی نہ پایا جائے توعدالتی تنتیخ شرعاً معتبر نہیں:

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

صوفی محمد رشید ہوشیار پوری کی بڑی لڑکی کا نگائی تین سال پہلے ان کے اعز ہیں ایک لڑکے سے ہوا جوراقم نے ہی پڑھایا، اب چنددن کے بعد رضتی کی تیار کی ہونے والی تھی، درمیان میں آپس میں تعلقات خراب ہو گئے، اور زخفتی کرنے سے انکار کر دیا۔ اب صوفی موصوف بچہری کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اب سوال بیہ ہے کہ اس نکاح کے فنے وتنیخ کی کیاصورت ہوگی، اور شرعاً لڑکی کے دعویٰ فنح و تعنیخ کیلئے کیا مؤیدات اور قانونی سہارے مل سکتے ہیں مزید یہ کہ پاکتان میں چونکہ غیر اسلامی حکومت قائم ہے البتہ یہ ہرنوع کے مقدمات کے فیطے کرتے ہیں، اگر کوئی مسلم بچونکہ غیر اسلامی حکومت قائم ہے البتہ یہ ہرنوع کے مقدمات کے فیطے کرتے ہیں، اگر کوئی مسلم بچونکہ غیر اسلامی حکومت قائم ہے البتہ یہ ہرنوع کے مقدمات کے فیطے کرتے ہیں، اگر کوئی مسلم بھی تا میں کی حیثیت نہیں رکھا) اگر کئی کا نکاح فنح کردے تو کیا از روئے فقہ حفی اسے ھیئة فنح تسلیم کرلیا جائے گایا نہیں؟

سائل .....سيدا بومعاويها بوذرغفاري،ملتان

DITLA/P/TI

#### الجوال

اصل تو یہی ہے کہ صل خصومات کیلئے قاضی شرعی کی ضرورت ہے کیکن برقشمتی سے بیا نظام
اکثر مما لک میں عموماً اور ہندو پاک میں خصوصاً مفقود ہے، اندریں حالات بدرجہ مجوری علمائے
محققین نے موجودہ مسلم ججوں کے فیصلوں کو بھی معتبر مانا ہے۔ چنانچے حیلہ کا جزہ میں ہے:
"اور گوزمنٹی علاقوں میں جہاں قاضی شرعی نہیں ان میں وہ حکام ، نتج ، مجسٹریٹ وغیرہ جو
گورنمنٹ کی طرف سے اس قتم کے معاملات میں فیصلہ کا اختیار رکھتے ہیں اگر وہ مسلمان
ہوں اور شرعی قاعدہ کے موافق فیصلہ کریں تو ان کا تھم بھی قضائے قاضی کے قائم مقام ، و
جاتا ہے۔ لما فی الدر المحتار: ویجوز تقلد القضاء من السلطان العادل
و البحائر ولو کافراً ، ذکرہ مسکین وغیرہ لیکن اگر فیصلہ کنندہ حاکم غیر مسلم ہوتو
اس کا فیصلہ غیر معتبر ہوگا'' (حیلہ ناجرہ مسکین وغیرہ آ

یے غیر منقسم ہندوستان کے بارے میں ہے پاکستان کے حکام کی حیثیت اس سے کم قرار نہیں دی جاستی، الغرض موجودہ مسلم عدالتوں کا فنخ قابل عمل ہے لیکن جبکہ شری قاعدہ کے تحت فنخ کیا گیا ہو مثلاً فنخ کے جواسباب شرعاً متعین ہیں انہی اسباب کی بناء پردیگر ضروری شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے فنخ کیا گیا ہوورنہ یہ فنخ معتبر نہ ہوگا، اسباب فنخ یہ ہیں! خیار بلوغ، خیار کفائت، جنونِ زوج، زوج کا عنین ہونا، یا مجبوب ہونا یا مفقو دالخبر ہونا یا محتقت ہونا وغیرہ، پھر ہرسبب کیلئے خاص شرائط ہیں لیس اصل سبب وشرائط دونوں میں شری قواعد کا لحاظ ضروری ہے، اگر بغیر سبب شری کے فنخ کردیا گیا تو ایسا فنخ شرعاً کا لعدم متصور ہوگا، اورا گرسبب شری تو موجود ہے لیکن دوران مقدمہ شرائط بڑمل نہیں ہوا تو بھی فنخ کا لعدم متصور ہوگا، اورا گرسبب شری تو موجود ہے لیکن دوران مقدمہ شرائط بڑمل نہیں ہوا تو بھی فنخ کا لعدم (غیرمعتبر) ہونا جا ہے۔

تفصیل بالا کے بعدصورت مسئولہ میں شرعی اسبابِ فنخ میں سے کوئی سبب فنخ موجود نہیں ، الہذاعدالت کی طرف رجوع کرنے کی بجائے باہمی مصالحت ضروری ہے۔ اگر بین نہوسکے تو

طلاق کے بی جائے یاخلع کی صورت کی جائے۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم الجواب شجیح بندہ عبداللہ عفااللہ عنہ بندہ عبداللہ عفااللہ عنہ صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان

#### adbradbradbr

## ضررِقولى اورمطلق شقاق موجب فنخ نهين:

ہم ایک ایسے مُلک میں رہائش پذیر ہیں جہاں ہم شریعت کے قوانین کو لا گونہیں کر سکتے۔ای بنیاد پرصاف ظاہر ہے کہ ہمیں بہت ی مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شوہر کو اپنی ہوی کے ساتھ زیادتی کرنے اور تشدد سے رو کئے کیلئے فقہاء نے چند اُصول بنائے ہیں، جن کے مطابق وہ (شوہر) قابل تعزیر ہوتا ہے۔ جب ان اصولوں پڑمل نہ کیا جائے تو ہمیں بہت سے گھریلومسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مثلاً ہوی اپنے شوہر کے قل کا منصوبہ بنارہی ہے، یا نعوذ باللہ کفریہ کلمات کہ رہی ہے، یا زنا کی مرتکب ہورہی ہے یا خودکشی کررہی ہے۔ بنارہی ہے، یا نعوذ باللہ کفریہ کلمات کہ رہی ہے، یا زنا کی مرتکب ہورہی ہے یا خودکشی کررہی ہے۔ انہی وجوہات کے پیش نظر مشہور کتاب "الحیلة الناجزة" ترتیب دی گئی ہے۔

ہم نے جعیت میں کام کرتے ہوئے کی ایسے کیسوں کا سامنا کیا ہے جہاں ہوی ناموزوں حالات، آپس میں عدم مطابقت، پیارومجت نہ ہونے کی وجہ سے شادی کوعلی الاعلان ختم کرنا چاہتی ہے، کیاصلح کا پہلوختم ہوجا تا ہے جبکہ شو ہر طلاق نہ دینے پر بھند ہے اور نہ ہی وہ خلع کے بارے فیصلہ کرتا ہے۔ ایسے صورت حال سے خمٹنے کیلئے درج ذیل امور قابل دریافت ہیں!

(۱) ۔۔۔۔کیا عدالتی کمیٹی' ضرر تو لی یاشقات' کی بنیاد پر شادی کے غیر مؤثر ہونے کا اعلان کر سکتی ہے؟

(۲) ۔۔۔۔کیا ہم ایسی شادی کے مسئلہ کے حل کیلئے دوسرے ندا ہب کا سہارا لے سکتے ہیں؟

(۳) ۔۔۔۔۔اگر دوسرے ندا ہب میں ضرر تو لی یاشقات جیسی کوئی چیز ہوتو کیا ہم اسے استعال کر سکتے ہیں؟ اگر کر سکتے ہیں تو تفصیل سے اس کی وضاحت کریں۔

(٣)....."الفقه الاسلامى وأدلته"اور "الاحوال الشخصية" كى درج ذيل عبارات كس حدتك درست بين؟

(الف) ....عبارة الاحوال الشخصية، تحت قوله "التفريق للضرر"

وخلاصة ماجاء بذلك القانون خاصاً بالتفريق للاذى بالقول او الفعل بما لايليق بامثالهما، انها اذا ادعت الزوجة اضرار الزوج بما لايستطاع معه دوام العشرة بين امثالهما ومن هما فى طبقتهما يجوز لها ان تطلب من القاضى التفريق بينها وبينه، فان اثبتت دعواها وعجز القاضى عن الاصلاح بينهما طلقها عليه طلقة بائنة وان عجزت عن اثبات دعواها رفضها، فاذا تكررت الشكوى والعجز عن الاثبات بعث القاضى حكمين رجلين عدلين من العلهما ان امكن (الني) (صفح الاسمالط عن الثالث)

(ب) .....عبارة الفقه الاسلامي وادلّته، تحت قوله "التفريق للشقاق او للضرر اوسوء العشرةِ"

رأى الفقهاء في التفريق للشقاق: لم يجز الحنفية والشافعية والحنابلة التفريق للشقاق او للضرر مهما كان شديداً لانه دفع الضرر عن الزوجة يمكن بغير الطلاق عن طريق رفع الامر الى القاضى، والحكم على الرجل بالتأديب حتى يرجع عن الاضرار بها، واجاز المالكية التفريق للشقاق او للضرر منعاً للنزاع حتى لاتصبح الحياة الزوجية جحيماً وبلاء، لقوله عليه السلام "لاضرر ولاضرار" وبناءً عليه ترفع المرأة امرها للقاضى فان أثبتت الضرر أو صحة دعواها طلقها منه، وان

عجزت عن اثبات الضرر رفضت دعواها، فان كررت الادعاد بعث القاضى حكمين (الغ ) (الفقه الاسلامى وادلّة صفحه ٢٠١٠) (ح) .....وايضاً تحت قوله "نوع الفرقة للشقاق"

"الطلاق الذى يوقعه القاضى للشقاق طلاق بائن لان الضرر الايزول الابه (الفقه الاسلامى وادلّة، صفح ٢٠١٣)

(۵) .....ا گر حکمین کے مقرر کرنے کی کوئی گنجائش ہوتو کیا بجز کمیٹی کس مخص کومقرر کرسکتی ہے اور کس سلسلے میں ؟ سلسلے میں ؟

نوط: ایک کیس کی چیده چیده تفصیل ساتھ لف ہے۔جلد جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ والسلام

جعیت العلماء (کے . زیٹر . این) فتو کی ڈیپارٹمنٹ

زیداور منده کے معاملہ کا خلاصہ:

(۱).....زید جمعیت کے پاس مدد کیلئے پہنچتا ہے تا کہ جمعیت اس کی بیوی کو قانونی کاروائی سے روک سکے، جو کہ وہ طلاق کیلئے شروع کررہی ہے۔

(۲) ..... ہندہ کو ایک عرصہ تک صلح کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے لیکن حقیقت ہیہے کہ وہ شروع ہی سے صلح کے خلاف ہے۔ وہ بید عویٰ کرتے ہوئے بتاتی ہے کہ اس کا دل مردہ ہو چکا ہے اسے اپنے شوہر سے کوئی محبت نہیں۔

(m).....دوسری شادی کا مسئلہ بھی ہے۔

منده في مندرجه ذيل يكات كى بنياد پرشادى كوتو رف كامطالبه كيا:

(الف)حقوق كى عدم ادائيكى

(ب)...عدم توجه (نان ونفقه کی عدم فراهمی)

(ج).....گاليال دينا

- (و).....وقت جوصرف كياجاتاب
  - (ء)....اس کاسخت روبیہ
- (ه) ....شو هر کابیوی پر مالی انحصار بیوی کوادا میگی پر مجبور کرنا
- (ی) .....جذبات کاختم ہونا، کیونکہ بات چیت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ نیز اس کے ساتھ صبح کے بالکل آغاز میں آنا، اُس کی (بیوی کی) نیند میں خلل پیدا کرنا اور از دواجی تعلقات کا مطالبہ کرنا۔ جوئے میں رقم لگانا اور خواہ مخواہ (غصے سے) کوئی مسئلہ کھڑا کرنا، تا کہوہ اس کا مالی طور پر خیال رکھے۔ اُسے (بیوی کو) بچوں کا بھی خیال رکھنا پڑتا تھا۔
- (۷)...... ہم نے زید کی طرف سے کھمل تعاون پایا۔اس نے پرسکون انداز میں تمام مسکلہ ہمیں بتایا۔تا ہم جب اس سے خاندان کو مالی سپورٹ کرنے کا وعدہ کرنے کیلئے کہا گیا تو وہ بات کا رخ پھیر گیا۔

نوٹ: اس موقع پر ہندہ نے نا چاہتے ہوئے بھی ممل تعاون کا وعدہ کیا، جبکہ وہ ابھی دعویٰ کررہی تھی کہ از دواجی زندگی کمل نا کام ہو چکی ہے۔

گھرکوچلانے کیلئے مردکی جانب سے کیا کیا ضروریات پوری ہونی چاہمیں مثلاً خوراک،
پانی ، بحل، ٹیلی فون اور کرایہ وغیرہ ، اور پچھاس کی بیوی کی بنیادی ضروریات (جبکہ مردا قرار نامہ یا
معاہدہ کے مطابق گھرچاہتا تھا)۔ مفتی صاحب سے مشورہ کے ساتھ یہ چیزیں زیر بحث تھیں۔
دونوں میاں بیوی کے طرز زندگی کے مطابق ان کو کم وبیش 3000 روپے ماہانہ کی

ضرورت ہے۔ تا ہم اس موقع پرزید کا جمعیت کی طرف رویہ یخت ہوگیا۔

نوٹ: اس موقع پر ہندہ کے علم میں لائے بغیر زید کی مالی مدد کرنے کیلئے جمعیت نے اسے ایک نوٹ: اس موقع پر ہندہ کے علم میں لائے بغیر زید کی مالی مدد کرنے کیلئے جمعیت نے اسے ایک نوکری کی پیشکش کی جو کہ کمیونٹی کے ایک معزز رکن کی طرف سے تھی۔وہ ایک سینئر اور ایما ندار مرد کی تلاش میں تھاوغیرہ۔زیدنے بغیر کسی تحقیق اور دلچیسی کے انکار کردیا۔

مفتی صاحب نے اس کے بعد معاطے کوحل کرنے کیلئے ٹیلی فون کالزاور ملا قاتوں کے ساتھ بھی مزید کوشش کی۔

جمعیت صلح کے ہرممکن راستے ہے اُ کتا چکی تھی، تاہم زید کا ہرموقع پراور ذاتی سطح پراپی یوی کے ساتھ خوشگوار تعلقات کی کوشش نہ کر تاصلح کے ممل کو نقصان پہنچارہا تھا۔ مزید برآں اس نے اپنی بیوی کے جذبات کو بھی تھیں پہنچانے میں ہی پچاہٹ محسوس نہ کی۔ نیز وہ بہت سے لوگوں سے مشورہ کے ذریعے اس صلح کے ممل کوختم کر تاہوا دکھائی دیتا تھا تا کہ وہ اپنے آپ کو تکنیکی طور پرضچ طابت کر سکے، جبکہ وہ بنیا دی حقائق اور از دوائی زندگی کی ضروریات کی طرف توجہ نہیں دے رہا تھا۔ طابت کر سکے، جبکہ وہ بنیا دی حقائق اور از دوائی زندگی کی ضروریات کی طرف توجہ نہیں دے رہا تھا۔ کہ شادی تاکام ہوچکی ہے۔ مندرجہ ذیل نکات نوٹ کے گئے!

سیوالیہ بات نہیں بلکہ ہندہ کے جذبات کی سالوں سے مرتب ہیں۔ ہندہ نے شکایت کی سالوں سے مرتب ہیں۔ ہندہ نے شکایت کی کہ شادی کے آغاز سے ہی مسائل تھے۔ اس نے برے رویتے کا مظاہرہ کیا اور اس میں جذباتی کھیرا کو نہ تھا۔ دوبا کی صورت تھی۔ اس نے شکایت کی کہ شوہر کی جانب کوئی گفتگونہ ہوتی تھی بلکہ اس کے صرف مطالبات اور ہرا روتیہ تھا۔ وہ با کیس سال تک سمپری کی زندگی گذارتی ربی تاہم زید نے بھی بھی اس کے ساتھ اور خاندان کے ساتھ وقت نہیں گذارا۔ وہ ہمیشہ گھر سے باہر رہا، بقول ہندہ کے وہ عیش وعثرت کرتا رہا، وہ رات کو دیر سے گھر آتا اور از دوائی حقوق کا مطالبہ کرتا جبہ وہ گہری نیندسوئی ہوتی، بیاس کامعول تھا۔ زید نے جمعیت اور علاء کے ایماء پر ویجھلے سال اپنارویہ تبدیل کرنے اور اس کا بیار جیننے کی کوئی کوشش نہ کی۔ اس کے باوجود زید جو بھی کرتا ہندہ اس کے خوال کرتی۔ حالا تکہ ہندہ کے دل میں اس کیلئے کوئی جگر نہیں۔ اس نے زور دیا کہ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ اس نے (ہندہ نے ) استخارہ کیا اور اس کا جواب شغی میں آیا۔ اس نے زور دیا کہ اس کے دراشت نہیں کر سکتی۔ اس نے زور دیا کوئی دور دیا کہ اس کے دراشت نہیں کر سکتی۔ اس نے دور دیا کہ استخارہ کیا اور اس کا جواب شغی میں آیا۔ اس نے زور دیا کہ اس کے دل میں اس کیلئے کوئی وقع نہیں۔

کیونکہ وہ صورتِ حال کو کنٹرول نہیں کر سکتی تھی۔اس نے کمرے علیحدہ کر لئے،ایک ہی گھر میں گیارہ سال تک علیحدہ علیحدہ کمروں میں رہے تاہم بقول اس کے (ہندہ کے) جب اس نے (شوہر نے) بلایا، یا از دواجی ضرورت کیلئے اس کے کمرے میں آیا تو اس نے اپنے دل کے ناچا ہے ہوئے بھی اپنے جذبات اور اپنے آپ کواس کے سپردکیا۔ حتیٰ کہ اس نے دومر تبہ گھر بھی چھوڑا۔وہ کہتی ہے کہ ایک مولانا صاحب نے پچھلے بارہ سالوں میں ان کے گھر کو بنانے کی کوشش میں ایک اہم ذریعے کا کام کیا۔

(۲)....اس کی اپنے شوہر سے ناراضگی شادی کے چارسال بعد ہوئی۔ چونکہ شوہر اپناوقت جوئے اور دوسری عورتوں کے ساتھ صرف کرتا تھا، جبکہ وہ گھر پراپنے بچوں کے ساتھ اکیلی ہوتی تھی۔

اس سلید میں دیگر علماء نے بھی مداخلت کی۔ اس نے حال ہی میں ہمیشہ کیلئے گھر چھوڑ دیا۔ کیونکہ اب وہ اُسے مزید برداشت نہیں کرسکتی۔ اس گھر میں وہ بہت ٹینشن میں تھی ، نفرت بردھتی جارہی تھی ، اس وجہ سے اس کی عبادات پر بھی اثر پڑر ہاتھا۔ غصہ ، نفرت اور مایوی کی وجہ سے وہ اس پر چلا یا کرتی ، وہ اکثر پر بیٹانی اور مایوی کی وجہ سے چلا تے ہوئے جمعیت کے پاس آتی ۔ کیونکہ اب وہ مزید اپنے شو ہر کو اور اس کے سر دمہر انہ رویڈ ں اور اس کے گند سے مطالبات کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ جب اس نے گھر چھوڑا ، تو اس کی صحت بحال ہوگئی ، اس کی چھاتی کے درد میں کمی ہوئی۔ اس نے زندگی میں پہلی مرتبہ امن اور قناعت کا سامنا کیا اور اپنی زندگی اللہ کے راستے میں وقف کر دی اور جماعت کے کاموں میں مصروف ہوگئی وغیرہ۔ اب وہ شادی کی بحالی کا کوئی خیال نہیں کرتی وہ صورت حال کو کنٹرول نہیں کرسکتی ، بیکمل ناکامی ہے۔

نوٹ: یکیس ایک سال سے زیادہ عرصے سے چل رہا ہے اور بہت سے علاء اس مسئلہ کوحل کرنے کیلئے شامل ہوئے مگر اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔

# ججز کمیٹی کی سماعت کا نتیجه

ہندہ علیحدگی پر بصند ہے، جبکہ زیدمحسوس کرتا ہے کہلے کی گنجائش باقی ہے۔

### یہاں ایک خطالف ہے جوزید کی طرف سے ججز کمیٹی کوساعت کے دن پیش کیا گیا۔ زید کا خط

معززعلاءكرام .....السلام عليكم

درخواست برائے علم مسئلہ شادی:

آپ کے خط کا حوالہ جو 11/2/2002 کولکھا گیا۔

اس خط کومڈ نظر رکھتے ہوئے جو کہ میرے لئے ایک غمناک خبرتھا میں اپنی ہوی سے علیحدگی کے سلسلہ میں جمعیت سے کوئی خیال نہیں رکھتا۔ بیصرف مفتی صاحب کی گفتگو کے ذریعے معلوم ہوسکا کہ میری ہوی مالی سطح پر سپورٹ نہ کرنے کی وجہ سے علیحدگی کا مطالبہ کررہی ہے۔ اس سلسلہ میں میں اپنے دفاع میں پچھنصیل جمع کراتا ہوں!

# بيوى كوسپورث كرنا:

میں نے شریعت کے قوانین کے مطابق 96-1975ء تک 21 سال کے عرصہ میں اپنی بیوی اور بچوں کو کمل سپورٹ کیا۔ اب 2001-1996ء کے دوران میں اس کوسپورٹ نہیں کر سکا، کیونکہ میں نے کاروبار میں کچھرقم کھودی ہے، (اس کی تفصیل بھی بیان کی جاسکتی ہے)

اب میں اللہ تعالیٰ کی مہر ہانی سے اپنے وسائل کے مطابق اپنی بیوی اور اپنی بیٹی کوسپورٹ کرنے کے قابل ہو گیا ہوں ، جبکہ اس کمے موضوع ہیہے!

### اس کا (بیوی کا) کام:

میں نے تین مواقع پراس کے گھر سے جانے اور مرد ڈاکٹروں کے ساتھ کام کرنے پر اعتراض کیا،لیکن اس نے میری درخواست ردکردی اورغرور کے انداز میں کام پر چلی گئی۔ میں چاہتا ہوں کہوہ'' وائے بینک سرجری'' میں کام بند کرد ہے اور اس کے متبادل میں وہ گھر پرصرف خواتین مریضوں کی خدمت کرے۔

میں مزید وضاحت کرتا ہوں کہ اس نے (بیوی نے) کل ہی کسی اور سے شادی کا انکار کیا ہے۔اس لئے میراخیال ہے کہ جمعیت کومیر سے از دواجی جھکڑ ہے کا جو کہ مارچ 2001ء میں ہوا، میں خل دینے کا مقصد ہمار سے از دواجی تعلقات کی بہتری اور دین اور آخرت کی بھلائی ہوتا جا ہے۔

میرے خیال کے مطابق ہماری پیند کے خود مختار علماء کرام کے ایک گروہ کو ہم دونوں سے ملاقاتیں کرنی چاہیں اور ہم آ ہنگی پیدا کرنے کے خاص مقصد کے تحت اس مسئلہ پر ہمیں مشورہ دیں اور اس میں موجود ' دَلدَل' (پریشان صورتِ حال) سے باہر نکالنے کیائے کوئی راستہ نکالیں۔ دیں اور اس میں موجود ' دَلدَل' (پریشان صورتِ حال) سے باہر نکالنے کیائے کوئی راستہ نکالیں۔ والسلام

الجوال

جب فقد حفی میں کسی مسئلہ کا کوئی قابل عمل طل موجود نہ ہوتو الی صورت میں دوسرے مسئلہ کا کوئی قابل عمل طل موجود نہ ہوتو الی صورت میں دوسرے مسئلک پرعمل کرنے کی گنجائش ہے۔ شرح عقود رسم المفتی میں ہے: وبد علم ان المضطر له العمل بذالک لنفسه ..... وان المفتی له الافتاء به للمضطر (صص ۵)

لیکن ایسے فتوی کیلئے محقق علماء اہلِ فتوی سے مشاورت ضروری ہے۔ نیز دوسرے مسلک کے علماء سے اس مسلک کے علماء سے اس مسلک کے علماء سے اس مسلکہ کے بارے میں متعلقہ شرا نظ کامعلوم کرنا اور اس کی روشنی میں فیصلہ کرنا لازم ہے۔

"الفقه الاسلامي"، "الاحوال الشخصية" كتب فأوى من سينيس بين للذا

صرف ان کود مکھ کرفتوی یا فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں ہے اور ان کے مصنف کا ہمیں علم نہیں ہے۔

ارسال کردہ کیس کی جوتفصیلات سوال نامہ میں درج ہیں اس کی روشنی میں کوئی تھوں وجہہ فنخ موجود نہیں، کیونکہ خاوند کا تعنت بھی تحقق نہیں اور نان ونفقہ میں جوکوتا ہی سرز دہوئی ہے اس کے تدارک کیلئے وہ تیار ہے۔ جس ضرر کی بناء پر حضرات مالکیہ نے فنخ کی اجازت دی ہے وہ ضرر تولی نہیں۔ بلکہ اس سے مرادالی پٹائی ہے جس سے جسم پرنشانات پڑجا کیں۔

چنانچ فقه مالکی کی کتاب شرح الخطاب میں ہے:ولھا التطلیق بالضور، ش، قال ابن فرحون

فى شرح ابن الحاجب من الضرر قطع كلامه عنها وضربها ضرباً مولماً (١٤/١) وفى مواهب الجليل ولها التطليق بالضرر اورضرركي تفصيل بيان كرتے موك فرمایا: وضربها ضرباً مولماً (١٤/١)

معمولى پنائى كوضرر شارئيس كيا گيار وفى شرح الصغير: وليس من الضرر منعها من الحمام والنزهة وضربها غير مبرح (۵۱۲/۲)

ندکورہ بالاحوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ضررِ قولی اور مطلق شقاق موجب فنخ نہیں بلکہ ہر پٹائی بھی موجب فنخ نہیں۔ضربِ شدید کے تفق پر مالکیہ کے ہاں فنخ کاحق ہے۔ عورت نے استنے لمبے عرصے کی جوشکایات کی ہیں ان کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔اس لئے ہرا یسے مقدمہ میں فراغت کیلئے درج ذیل صورت اختیار کی جائے۔

زوجین بین اختلاف کے وقت سب نیاده اور سیح کے کہ مین یا کمیٹی مقدمہ کی ساعت سے قبل خاوند سے طلاق اور بیوی سے خلع کا حق حاصل کریں۔ اگر مصالحت کی کوئی صورت ممکن نہ ہوتو الی صورت میں کمین یا کمیٹی ایقاع طلاق یا فیصلہ خلع کی شرعا مجاز ہوگی اور اس بین کی کوئی اختلاف نہیں۔ لا یجوز ایقاع الطلاق من جھتھما من غیر رضی الزوج و تو کیله و لا اخراج المهر عن ملکھا من غیر رضاها فلذلک قال اصحابنا انهما لا یجوز خلعهما الا برضا الزوجین فقال اصحابنا لیس للحکمین ان یقوقا الا برضی الزوجین لان الحاکم لایملک ذلک فکیف یملکه الحکمین آرادکام القرآن لیصاص، جلد ۲، صفحاوالله المحکمین ان حکمان (ادکام القرآن لیصاص، جلد ۲، صفحاوالله الله المحکمان (ادکام القرآن لیصاص، جلد ۲، صفحاوالله المحکمان الحکمان الوجین التحکمان الوجین الی سامحوالله الحکمان الوجین التحکمان الوجین التحکمان الوجین التحکمان التحکمان

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۹/۵/۱۹

ا جواب ص بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،مکتان

නුවරායනුවරායනුවරාය

# همايتعلق بالتعنت

خاوند بیوی کوند آ بادکرے اور نه طلاق دے تو عورت کیا کرے؟

غلام رسول ولد حافظ حسن بخش نے مسمّاۃ غلام صدیقہ بنت حاجی جان محمد سے چندشرا لط برعقد تکاح کیا!

اب غلام رسول ان تمام شرائط کا انکاری ہے نان ونفقہ نہیں دیتا، اور آ وارہ عورتوں سے تعلقات رکھتا ہے منشیات کا عادی ہے، نماز روزہ کا بھی پابند نہیں، حقوق زوجیت ایک عرصہ سے ادا نہیں کررہا۔ الغرض نہ طلاق دیتا ہے اور نہ ہی الجھے طریقے سے آ بادکرتا ہے۔ لہذا الی صورت میں فسح نکاح بذریعہ عدالت ہوسکتا ہے؟

سائل ..... مولاناعبدالعزيز مهتم مدرسة زيز العلوم، شجاع آباد (الجو (ار

اگر غلام رسول شرعی احکام کے مطابق اپنی بیوی کوآبادگرنے سے انکاری ہے تو اس کی بیوی کو آبادگرنے سے انکاری ہے تو اس کی بیوی کو بناء بر تعصیب خاوندمسلم عدالت میں دعویٰ دائر کر کے شریعت کے مطابق تنہیج نکاح کاحق حاصل ہے۔ ورنہ ہاہمی رضامندی سے خلع کرلیا جائے۔ ..... فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان

@18.2/8/rm

adbisadbisadbis

(١) جوعورت خود ناشزه مواسي شرعاً حق فنخ حاصل نبين:

(٢) نكاح فنخ كرنے كيلي ولايت شرعيه كا بونا ضرورى ہے:

زوجین میں اس قدر باہمی کشیدگی ہوگئ کہ بیوی شوہر کے ہاں آباد ہونے کیلئے کسی طرح

بھی تیارنہیں۔ای طرح شوہرنہ طلاق دیتا ہے اور نہ ظلع کرتا ہے اور نہ بی اسے بسانے پر کسی طرح رضا مند ہے۔عرصہ گزر گیاہر چند مؤثر تد ابیر کے ذریعے سلح کی کوشش کی گئی لیکن ناکا می مقدر رہی۔ مقدمہ بازی ہوئی عدالت نے غیر شرعی طور پر (حق بلوغ بولا یت اب وغیرہ) نکاح فنخ بھی کردیا۔کیاالی مظلومہ شرعا کسی حیلہ سے اپنی جان اس شوہر سے چھڑ اسکتی ہے؟

سائل ..... نورمحمه،خطیب مسجد شیخ لا موری، جھنگ

# العوال

عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱/۹/۱۱ه

(فدكوره بالاصورت كے متعلق سائل كامزيد سوال اوراسكاجواب)

استفتاء نبراا/۱۲۳ فد کوره بالاصورت کا تکم جومولوی نور محد نے لکھا تھا وہ درج ذیل ہے!
الجواب ''اول شو ہر کوطلاق کے متعلق کہا گیا، لیکن شو ہر نے انکار کر دیا، اوراس
کے بعد خلع کیلئے کہا گیا، لیکن اس پر بھی آ مادہ نہیں ہوا، اس کے بعد ایک مجمع
کے سامنے ہم نے اس کا نکاح فنح کر دیا ہے۔ عورت کوئی ہے کہ جس جگہ
جا ہے نکاح ٹانی کرلے''۔ فقط نور محمد

اب دریا فت طلب امریہ ہے کہ مولوی نو رمحمہ کا مندرجہ بالاصورت میں فنخ جائز ہے یانہیں؟

## العوال

عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲۵/۱/۲۵ه

#### adbeadbeadbe

خاوند کا تعنت ثابت نه ہوتو عدالت نکاح فنخ کرنے کی شرعاً مجاز نہیں۔اورعدالت کااس طرح کا فیصلہ شرعاً کا بعدم ہوگا:

مستماق سلمی نے محمد بشیر خان سول جج وہاڑی کی عدالت میں اپنے خاوند محمد حنیف کے خلاف دعویٰ تکسیخ نکاح کیا ہوا تھا اور خاوند نے بھی اعادہ حقوق زنِ شوئی کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ جج صاحب نے دونوں مقدمات کوملا کرمندرجہ ذیل سات تنسیخات مرتب کیں!

- (۱) ..... مدعى عليه كاسلوك مدعيه كے ساتھ مسلسل ظالمانه ہے۔
- (٢) ..... مرعى عليه بدنام عو الون سے ناجائز تعلقات ركھتا ہے۔
- (٣) ..... مدعی علیه مدعیه کوغیراخلاقی زندگی بسرکرنے پرمجبور کرتا ہے۔

- (۴)..... مدعیٰ علیه مدعیه پربدچلنی کا جھوٹا الزام لگا تار ہاہے۔
- (۵)..... مدعیٰ علیہ نے مدعیہ کو دوسال سے زیادہ عرصہ تک کوئی خرچ وغیرہ نہیں دیا۔
  - (٢) ..... كيااب فريقين حدودالله مين ره كرميان بيوى كى زندگى بسر كرسكتے بين؟
    - (2) ..... کیامرعی علیه اعاده حقوق زن شوئی کا حقدار ہے؟

فاضل نج مجسٹریٹ نے ان تنسیخات پر علیحدہ علیحدہ بحث کر کے آخر تنتیخ نکاح کی ڈگری دیدی ہے۔ جس پر خاوند نے اپیل کر کے اس ڈگری کو کا لعدم قرار دینے کا دعویٰ کیا تو اپیل کا فیصلہ اس کے حق میں ہوا، اور تنتیخ نکاح کے فیصلے کو کا لعدم قرار دیدیا۔ اس صورت کا کیا تھم ہے؟ سائل ..... محمد حنیف ولدم ہر دین جو یہ کوٹ مظفر میلسی ، ملتان

الجوال

عاکم کے اختیارات شرعاً غیر محدود نہیں کہ اس کا ہر فیصلہ بہر حال نافذ اور واجب التسلیم ہی ہوگا، بلکہ قاضی و جج کے اختیارات محدود ہوتے ہیں اور وہی فیصلہ نافذ ہوگا۔ جو التیارات کے اندر رہتے ہوئے کیا گیا ہوگا۔ مقود رسم المفتی میں ہے: والقاضی المحقق فی فتح المحقلہ اذا قضیٰ علی خلاف مذھبہ لاینفذ انتھی وبد جزم المحقق فی فتح القدیر وتلمیذہ العلامة قاسم (صفحہ ۵)

نیزشرعاً فریقین کواپیل کاح بھی دیا گیا ہے اور مخصوص صورتوں میں ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کو ردبھی کیا جاسکتا ہے۔ درمخار میں ہے: واذا رفع الیه حکم قاض ..... آخو ...... نفذہ الا ما عری عن دلیل مجمع او خالف کتاباً لم یختلف فی تاویله السلف کمتروک تسمیة او سنة مشهورة کتحلیل بلا وطی لمخالفته حدیث العسیلة المشهورة او اجماعاً کحل المتعة (جلد ۸، صفح ۱۹ ۸۷)

اورصورت مسئولہ میں چونکہ خاوند کا تعنت ٹابت نہیں، جیسا کتفصیلِ سوال سے ظاہر ہے اور خاونداعا د وُحقوقِ زنِ شو کی کا خواہاں ہے۔ پس الیم صورت میں جج کوشر عافش خ نکاح کا اختیار نہیں۔ عورت خاوندِ اول کے نکاح میں ہے۔ بذریعہ خلع شرعی یا طلاق علیحدگی کی کوشش کی جائے،
اگرعورت آ بادنہ ہونا جا ہتی ہو۔
الجواب سیح
الجواب سیح
خیرمحمد عفااللہ عنہ
خیرمحمد عفااللہ عنہ
مہتم خیرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

اگرخاوند جوابد ہی کیلئے حاضر نہ ہوتو کیا اس کے خلاف عدالت کا فیصلہ درست ہے؟ زید کی منکوحہ نے اپنے خاوند کے خلاف موجودہ ملکی عدالت میں تنتیج نکاح کا دعویٰ دائر کیا جس کے حق میں عدالت نے مندرجہ ذیل فیصلہ صادر کیا ہے!

نقل يك طرف و گرى تيخ نكاح مقدم نمبر ٢٠٥ : ٢٠٥٠

بعدالت جناب ملک سہراب خان صاحب ہی ہی ،ایس ایڈیشنل سول جج درجہ دوتم ملتان ،
یہ مقدمہ آج واسطے آفیسر کے روبرہ ہمارے بذریعہ چوہدی محمد لیمین وکیل منجا نب معید ساعت ہوا اور حب اطمینانِ عدالت بی فابت ہوگیا ہے کہ مدی علیہ پرسمن کی تقیل حسب فابطہ ہوگئی ،لیکن وہ دعویٰ کی جوابد ہی کیلئے حاضر نہیں ہوا۔ پس بی تھم کی طرفہ صادر کیا جاتا ہے در گرگ تیس فران کی جوابد ہی کیلئے حاضر نہیں ہوا۔ پس بی تھم کی طرفہ صادر کیا جاتا ہے در گرگ تیس فران ہوتی کے مدیل علیہ رقم مبلغ در گرگ تیس فران ہوتی کے مدیل علیہ رقم مبلغ دول کی علیہ قراد اکر ہے۔ سونقل تھم جوت کی طرفہ پیش کردہ مدعیہ سے دعویٰ مدعیہ کی تائید و تقد ایق ہوتی ہے اور فابت ہوتا ہے کہ مدی علیہ آوارہ تھو ہے اور اس نے عرصہ ساڑھے تین یا چار سال سے مدعیہ کوکوئی گزارہ خرج نہیں دیا ہے اور بلا وجہ بقول مدعیہ کے حقوق ن دوجیت ادائیس کئے ہیں۔ ان حالات میں مدعیہ سے ڈگری تیس فرک ہوتات ہے ،فیس و کیل مبلغ مرف کے البذاؤگری تیس فرک ہاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ مرف کے دور کی ہاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ مرک کے دور کی ہاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ مرک کے دور کی ہاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ اس کے مقر در کی جاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ اس کے مقر در کی جاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ اس کے دور کیل ہوتا ہے ۔ مقدمہ صادر کی جاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ اس کے دور مقدمہ صادر کی جاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ اس کے دور کیل مبلغ اس کے ۔ سیست و شوخ کیل مبلغ اس کے دور کیل مبلغ اس کے مقر در کی جاتی ہے ،فیس و کیل مبلغ اس کیا ہوتا ہے ۔ سیست و شوخ کیل مبلغ اس کیل مبلغ کیل مبلغ کیل مبلغ کیل مبلغ کیل مبلغ کیل مبلغ کیلے میں و کیل مبلغ کے دور کو کوئی کوئیل مبلغ کیل مبلغ کیلئغ کیل مبلغ کیل مبلغ کیل مبلغ کیل مبلغ کیلئغ کیلئغ کیلئغ کیلئغ کیلئغ

اب دريافت طلب امورمندرجه ذيل بي!

(الف).....مندرجه بالا فیصله کی روشنی میں زید کی منکوحه کا نکاح فنخ ہوا کنہیں،اوراب وہ اپنا نکاح سمی اور مخص ہے کر لے توبید نکاح صحیح ہوگایانہیں؟

(ب) .....اگرمسمّا ۃ مذکورہ عدت گزرنے ہے قبل ہی بمرسے اپنا نکاح کرلے اوراس فسادِ نکاح کی وجہ ہے بمرسے اپنا نکاح کر اس فسادِ نکاح کی وجہ ہے بمرسے اس کا دوبارہ نکاح کرائیں تو کیا اب بھی پہلے عدت گزار نی پڑے گی در آنحالیکہ وہ بمرکی تحویل میں 84ء ہے ہے؟

سائل ..... عزیز دانش، حیدرآ باد

# الجوال

فى الشامية: وعليه يحمل ما فى فتاوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة، فاجاب اذا قامت بينة على ذالك وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب، وفى نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا، فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفى ان يزوجها من الغير بعدالعدة، واذا حضر الزوج الاول و برهن على خلاف ما ادّعت من تركها بلانفقة لاتقبل بيّنته لان البينة الاولى ترجّحت بالقضاء، فلاتبطل بالثانية اه، واجاب عن نظيره فى موضع آخر بانه اذا فسخ النكاح حاكم يرى ذالك ونفذ فسخه قاض آخر وتزوجت غيره صح الفسخ والتنفيذ والتزوج بالغير، ولايرتفع بحضور الزوج وادعائه انه ترك عندها نفقة فى مدة غيبته (الزغ) فقوله من قاض يراه "لايصح ان يراد به الشافعى فضلاً عن الحنفى، بل يراد به الحنبلى فافهم (شاميه بهلده ، صورات عندها نفقة فى مدة غيبته الرائع) المونيلية الحنبلى فافهم (شاميه بهلده ، طرائع ، المنافعى فضلاً عن الحنفى، بل يراد به الحنبلى فافهم (شاميه بهلده ، صورات المنابع ، شيد يوبيديه)

عبارت مذكوره بالاسي معلوم مواكه مسئله مختلف فيه باور قضاء على الغائب مين اختلاف

ہے۔ گرحضرات علماء کرام نے اس کی گنجائش دی ہے اور فقہاء فرماتے ہیں کہ'' کسی مسئلہ مختلف فیہ میں اگر قاضی فیصله کردے تواس کا فیصله نا فذہوجا تاہے'۔ لہذابہ فیصله نا فذہو گیا اور شرعاً نکاح فنخ ہوگیااورمسمّا ۃ مذکورہ کو بعدعدت گزارنے کے دوسرا نکاح کرنا جائز ہےاوروہ نکاح سیح ہوگا۔ (٢)....عدت كاكزارنا بعد فنخ كے لازم ہاورعدت ميں نكاح كرنا فاسد ہاورا يے نكاح كے بعد وطی کرنا زنا ہے۔وہ عورت اس کی مزنیہ ہوگی۔اگر پہلی عدت گزرچکی ہےتو زانی کااس اپنی مزنیہ سے تکاح کرنا جائز ہے،اب جدیدعدت کی ضرورت نہیں،اوردوبارہ نکاح کے بعداس مزنیمنکوحہےاسی وفت سے وطی کرنا بھی جائز ہے۔اوراگر مزنیہ زانی کے علاوہ دوسرے سے نکاح کرے تب بھی نکاح جائزے مگر مزنیہ حاملہ سے قبل از وضع حمل وطی کرنا جائز نہیں ،اور نہ تقبیل وغیرہ۔اورا گرغیر حاملہ ہے تب بهى ايك حيض كا كزارنا اولى موكا قال ابو حنيفة ومحمد يجوز ان يتزوج امرأة حاملاً من الزنا ولايطاها حتى تضع وقال ابويوسف لا يصح والفتوى على قولهما وكما لايباح وطؤها لاتباح دواعيه كذا في فتح القدير، وفي مجموع النوازل اذا تزوج امرأة قد زنيٰ هو بهاوظهر بها حبل فالنكاح جائز عندالكل وله ان يطاها عندالكل وتستحق النفقة عندالكل كذا في الذخيرة (مدير،جلدا،صفح، ٢٨)

بنده محمد وجيد، مدرس مدرسه اسلاميه

مُندُ والايار، حيدرآ باد (سنده)

(نوٹ) اس دوسری عدت کا نہ ہونا جب ہی ہے جبکہ واطی ٹانی سے بینی نکاح فاسد کرنے والے ہی سے دوبارہ نکاح کیا جائے، اور اگر دوسرے سے نکاح کرنا ہوتو دوسرے واطی کے انقطاع وطی سے دوسری عدت گزارتا ہوگی۔لما فی الدرالمختار: واذا وطنت المعتدة بشبهة وجبت علیها عدة اخری (جلد۵،صفح۲۰۲)

وفى الشامية: وتقدم فى باب المهر ان الدخول فى النكاح الفاسد موجب للعدة. (شاميه جلده صفحه ۱۹).......فقط والله المهم المهر العدة. والجواب صحح والجواب صحح عبد الله عفا الله عنه عبد الله عفا الله عنه صدر مفتى خير المدارس ، ملتان صدر مفتى خير المدارس ، ملتان الم ١٣٧٩ هـ الم ١٣٤٩ هـ الم ١٩٤٩ هـ الم ١٣٤٩ هـ الم ١٩٤٩ هـ الم

#### addisaddisaddis

"معتعت" اگر جوابد بی کیلئے عدالت میں حاضر نہ ہوتو اس کے خلاف عدالت کا فیصلہ درست ہے، بشرطیکہ فنخ خلع کی بنیاد پر نہ ہو:

مستاۃ زینب کواس کے فاوند ( فالد ) نے چار پانی سال تک غیر آبادر کھا۔ اس عرصہ میں نخبر گیری کی اور نیخر چددیا اور نہ معاف کرایا۔ زینب کے باپ نے کئی دفعہ رجٹری بھی روانہ کی کہ ''میری لڑکی کو آباد کر وور نہ ہم خرچہ کا دعویٰ کر دیں گے' لیکن پھر بھی پر واہ نہ گی آخر زینب کی طرف سے اس کے باپ نے یونین کونسل میں خرچہ کا دعویٰ وائر کر دیا ، تاریخ مقررہ پر فالد اور اس کا باپ محمود حاضر ہوئے۔ فالد نے چیئر مین صاحب کو کہا کہ جمجھے دو ماہ کی مہلت دی جائے ، تو چیئر مین نے کہا کہ دو ماہ کے اندرا ندرا نیر اپنی بیوی اور بچول کو لے جاؤ ور نہ تم پرڈگری صاور کی جائے گی ، اس صورت پر فاوند نے دشخط کر دینے اور یہ بھی لکھ دیا کہ میں نے اپنے باپ سے مشورہ کیا ہے ، لیکن و ماہ کی بجائے تین ماہ گزر گئے لیکن فالد نے عہد پورانہ کیا زینب کی اجازت سے اس کے باپ عمرو دو ماہ کی بجائے تین ماہ گزر گئے لیکن فالد نے عہد پورانہ کیا نہ جن کی روانہ کی انہوں نے وعدہ پورانہیں کیا تو چیئر مین نے رجٹری روانہ کی ، نہوں نے وعدہ پورانہیں کیا تو چیئر مین نے رجٹری روانہ کی ، نہوں نے وعدہ پورانہیں کیا تو چیئر مین نے رجٹری روانہ کی ، نہوں نے وعدہ پورانہیں کیا تو چیئر مین نے رجٹری روانہ کی ، نہوں نے وعدہ پورانہیں کیا تو خواست دی کہ فالد نے عہد پورانہیں کیا تو چیئر مین نے رجٹری روانہ کی ، نہوں نے وعدہ پورانہیں کیا

تمن دفعة مم محے لیکن دونوں میں ہے کوئی بھی حاضر نہیں ہوا، تو چیئر مین صاحب نے/360 روپ کی ڈگری کا تھم صادر کیا، جوادا نہ ہوا آخر زیب کی طرف سے اس کے باپ عمر و نے عدالت سول بج (جو مسلمان اہلسنت والجماعت تھے) میں دعوی تنیخ نکاح کر دیا سول بج صاحب نے تقریباً چھ سات مرتبہ تھم بھیج، مگر خالد حاضر نہ ہوا، چنا نچہ اخبار میں نوٹس جاری کیا کہ فلاں تاریخ کو اگر تم صاصر نہ ہو نہ کی جائے گی تو عمر و (زیب کا باپ) نے خود ایک رجشری بنام محمود ماضر نہ ہو نہ کہ آپ یا آپ کا لڑکا عدالت میں حاضر ہو کرمقد مہ کی پیروی کریں وگر نہ کی طلاق دیدیا۔ جائے گا، مگر دونوں میں سے کوئی بھی حاضر عدالت نہ ہوا، تو سول نج صاحب نے مکم طلاق دیدیا۔ عمر و نے فیصلہ کنقل کر کے ایک نقل بنام مفتی محمد شفیع صاحب، کرا چی بھیجی اور دوسری نقل دار العلوم عمر و نے فیصلہ کنقل کر کے ایک نقل بنام مفتی محمد شفیع صاحب، کرا چی بھیجی اور دوسری نقل دار العلوم عدت دوسری جگہ نکاح کر سکت سے مفتوں نے لکھا کہ طلاق ثابت ہے بعد از عدت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ چنا نچہ دوسال گزرنے کے بعد اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے کوئکہ آپ خفی المذ ہب ہیں لہذا عدالت کا شخصے خہیں ہے، اور میزنکاح حرام ہے۔ اب دریا فت طلب امور درج ذیل ہیں!

(١) .....آيايرام إنبين؟

(۲) .....اگرشرعاً طلاق ثابت ہے اور نکاح ثانی جائز ہے تو اس نکاح ثانی کوحرام کہنے والے کیلئے شرعاً کیا تھم ہے؟ اور اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے یانہ؟ جوتھم ہوتح ریفر مائیں۔ سائل ..... شفیق احمد، چک نمبر ۱۴۳ کسووال، ساہیوال

(لجولب(١)

(از دارالا فناء دارالعلوم، كراچى)

(۱)....صورت مسئولہ میں مسلم جے نے شوہر کے (بادجوداطلاع یابی کے) تاریخ مقررہ کو پیثی پر

جواب دہی کیلئے حاضر نہ ہونیکی وجہ سے اور عورت کا دعویٰ ٹابت ہونے کی بناء پر نکاح فنخ کیا ہے تو شرعاً فنخ سیجے ہے اور تکم طلاق ہے اور تاریخ فنخ سے عدت گز ارکر عورت نے جود وسری جگہ نکاح کیا ہے وہ بھی سیجے اور بلاشبہ جائز ہے۔

(۲) ..... صورت ذکورہ میں جو محض اس نکاح ٹانی کوحرام کہتا ہے سخت گنہگار اور مجرم ہے،اس کو تو بہ واستغفار کر کے ناکح اور منکوحہ سے معافی مانگنی چاہیے ورنہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریی ہے، کیونکہ مستماۃ زینب زوجہ معتقت ہے اور علماء حنفیہ نے اس کی تفریق کیلئے مذہب مالکیہ پر فتوی دیا ہے۔..... فقط واللہ اعلم

احقر محمد صابر عفی عنه ۱۳۸۸/۵/۲۲ ه الجواب سيح مفتى محمد شفيع ، كراجى

# (ازدارالافتاءلائل يور) (ازدارالافتاءلائل يور)

(۱) ..... جوتفصیل آپ نے سوال میں درج کی ہے کہ ایک مسلمان بچے نے فیصلہ دیا ہے اور زوج کو معتب اور ظالم قرار دیدیا ہے اور نکاح فنخ کر دیا ہے تو شرعاً بھی اس سے نکاح فنخ ہو گیا ہے ، اور عورت مرد کے نکاح سے آزاد ہوگئ ہے اور جب شرعی طور پر با قاعدہ عدت گزارتے ہوئے اس نے دوسری جگہ نکاح کر دیا ہے اور اس نکاح ٹانی میں کوئی اور شرعی خرابی کی قتم کی نہیں ہے تو یہ نکاح شرعاً جائز اور درست ہے اور دونوں پر گناہ نہیں ہے۔

(٢)....اب اليي صورت مين كوئي فخض اگراس نكاح ثاني كوحرام كهتا بهاوراس تعلق كونا جائز بتلاتا

ہوتو وہ ظلم اور زیادتی کر رہا ہے اور بلا وجہ ایک مسلمان مرداور عورت کی عزت و آبر وکو داغدار کرتا ہے اور ان کو بدنام کرتا ہے، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: الا ان دماٹکم و امو الکم واعو الکم واعو اصلکم واعو اصلکم حوام علیکم ((لاحمریت)) اس حدیث کی رو سے اس ناجائز امر کا اس نے ارتکاب کیا ہے تو وہ اپنی اس غلط بات سے رجوع کر کے اعلان کر دے اور دونوں سے معاف کرائے اور جن جن حلقوں میں اس نے یہ بات کی ہے اب انہی حلقوں میں بیاعلان بھی کردے کر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میں نے غلط بات کی ہے اب انہی حلقوں میں بیاعلان بھی کردے کہ مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میں نے غلط بات کہی تھی اب مجھے مسئلہ معلوم ہوگیا ہے اس لئے میں اپنی غلطی سے رجوع کرتا ہوں' تا کہ اس سابقہ غلطی کا تد ارک ہوجائے اور ان کی بدنا می کا ذاکہ ہوجائے اور ان کی بدنا می کا ذاکہ ہوجائے اور ان کی بدنا می کا فتوی کی رو سے حلال کو حرام قرار دیتا ہے تو تنہیا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے اور تنبیہا ایسے فتوی کی رو سے حلال کو حرام قرار دیتا ہے تو تنبیہا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے اور تنبیہا ایسے ضدی اور محانہ کو امام مقرر نہ کیا جائے۔................................. فقط واللہ اعلم

احقرسیدمصباح الدین کا کاخیل مدرس مدرسداشاعت العلوم لاکل پور ۱۹۲۹/۲/۲

(تقىدىق، از مدرسة قاسم العلوم فقيروالي، بهاوكنگر)

ندکورالصدر دونوں جواب درست ہیں نصوص قطعیہ کے مطابق ہیں کسی کا بیہ کہنا حنفیوں کے نزدیک بیر سخ درست نہیں محض ہث دھرمی اور ضد پر بنی ہے اور فقہاء حنفیہ کی تصریحات سے غفلت یا جہالت کا ثمرہ ہے۔صورت مسئولہ میں بیدوہ قضاء علی الغائب نہیں جس کو فقہاء نے منع کیا ہے جس غائب کے خلاف قضاء ممنوع ہے وہ وہ ہوتا ہے جوشہر میں بھی نہ ہواوراس کواطلاع بھی نہ

کی گئی ہو (ونحوذالک) کیونکہ اس صورت میں معلوم نہیں کہ وہ مدی کے حق کا اقر ارکرتا ہے یا انکار اس لئے قاضی کا فیصلہ گوائی من کربھی نہیں ہوسکتا کیونکہ شہادت انکار کی صورت میں ہوتی ہے اور یہ معلوم نہیں کہ وہ انکار کرتا ہے یا اقر ار، جبکہ موجودہ صورت میں مدی علیہ نے جان ہو جھ کر رو پوش ہو کر جان بچانے کی کوشش کی ہے اس کو خا تب نہیں کہتے ۔ لہذا یہ صححت ہونے کی کوشش کی ہے اس کو خا تب نہیں کہتے ۔ لہذا یہ صححت ہونے کی سب فقہاء تقریح کرتے ہیں۔ چنا نچہ شامیہ میں ہے: لا یہ جوز القضاء علی الغائب الا اذا رأی القاضی مصلحة فی الحکم له و علیه، فحکم، فانه ینفذ لانه محتهد فیه اہ قلت: وظاهرہ ولو کان القاضی حنفیاً ولو فی زماننا و لاینافی مامر لان تجویز هذا للمصلحة والضرورة (شامیہ جلد ۸، صفح ۱۲)

یعی ضرورت کے موقعہ پر فنی قاضی غائب مرکی علیہ کے خلاف فیصلہ ساسکتا ہے۔
ای طرح علامہ شیخ ابن الہمام'' فتح القدر'' میں فرماتے ہیں: لاینبغی للقاضی ان یقضی علی الغائب، الا ان مع هذا لو و کل و کیلاً وانفذ الخصومة بینهم فهو جائز وعلیه الفتوی (فتح القدری، جلد ۲، صفح ۲۰۰۱)

لیعنی فقہاءِ حنفیہ کا فتو کی اس پر ہے کہ'' ضرورت کے وقت قضاء علی الغیب درست ہے'' اور تمنیخ نکاح بھی ضرورت پرمبنی ہے۔

نیز قضاء علی الغائب کوخفی ند ب کے خلاف کہنا بھی غلط ہے امام ابو یوسف کا آخری قول یہی ہے کہ قاضی عند الضرورت قضاء علی الغائب کرسکتا ہے۔ چنانچہ فتح القدیر میں ہے: و کان ابو یوسف یقول اوّ لا یقضی بالبینة والاقرار علیٰ الغائب جمیعاً ثم رجع لما ابتلی بالقضاء وقال یقضی فیھما جمیعاً (فتح القدیر، جلد لا، صفح ۲۰۰۳)

علامه شائ فرماتے ہیں کہ: اما اذا حکم الحنفی بمذهب ابی یوسف او محمد او

نحوهما من اصحاب الامام فليس حكماً بخلاف رأيه (شاميه بلد ٨، صفي ١٠)

اك بنا پرعلام شاك قرمات بيل كه فاوند بيوى كاخر چاداء شركاور رو پوش بوجائة وامام احد كذب بحمطابق عورت كواجازت به كه قاضى كى عدالت بيل دعوى كرك تكال فنخ كرائة;

اذا قامت بينة على ذالك وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب، وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا، فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفى ان يزوجها من الغير بعد العدة (شاميه بجلد ٤، صفى الامراك ورايتان عندنا، فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفى ان يزوجها من الغير بعد العدة (شاميه بجلد ٤، صفى الامراك ام صاحب كاقول بفاذه العالم بوگيا كه قاضى مجمئريك كي قضاء خلاف ند به بنيل اوراگرام صاحب كاقول بحد كي اوراجتها ديات على قضاء معتبر به وجاتي بحد ورمن ارس به ينفذ القضاء بشهادة الزور (ظاهراً و باطناً حيث كان المحل به و القاضى غير عالم بزور هم) في العقود كبيع و نكاح و الفسوخ كاقالة قابلاً و القاضى غير عالم بزور هم) في العقود كبيع و نكاح و الفسوخ كاقالة و الدر الخار ، جلد ٨ المحل قابلاً و القاضى غير عالم بزور هم)

قاضی کی قضاء کے بعد حل وحرمت کا تھم تالع قضاء ہوجاتا ہے خواہ نکاح کا تھم کیا گیا ہویا طلاق یا نیخ نکاح کا بشرطیکی قابلِ تھم ہواور موجودہ صورت بین کی قابلِ تھم ہے، کیونکہ معصت کی بیوی نفقہ کی ضرورت کیلئے تی نکاح کا دعویٰ کرسکتی ہے اور قاضی کے فیصلے کے بعد نکاح فنخ ہوجاتا ہے اور دوسرے نکاح کی اجازت مل جاتی ہے۔ اب پہلے کیلئے حرام اور دوسرے کیلئے طلال ہو جائے گی، اس حل وحرمت کو ظاہراً و باطنا کہنا چاہیے، کی کو اختیار نہیں کہ قضائے صحیح کے بعداسے جائے گی، اس حل وحرمت کو فاہراً و باطنا کہنا چاہیے، کی کو اختیار نہیں کہ قضائے صحیح کے بعداسے اوّل کیلئے حلال اور ٹانی کیلئے حرام کے۔ اس طرح کہنے واللا تھم شرقی سے منہ پھیر نے والا ہے۔ اسلامی قواعد کے مطابق مستحق تعزیر ہے۔ یقدیاً فاسق ہے جیسا کہ او پر کے جواب میں لکھا جاچکا ہے، ایسٹونی کے بیچھے نماز کروہ ہوگی۔ اس پرواجب ہے کہ کھلے طور پر تو بہ کرے اور آ کندہ جاچکا ہے، ایسٹونی بایا گیا، اس لئے زوجین اس شرسے باز آ جائے اور اس کے اس فعل میں حقوق العباد کا تلف کرنا بھی پایا گیا، اس لئے زوجین اس شرسے باز آ جائے اور اس کے اس فعل میں حقوق العباد کا تلف کرنا بھی پایا گیا، اس لئے زوجین

(تقىدىق از دارالافتاء خيرالمدارس، ملتان)

دونول جواب درست بين \_ ..... بنده محمد اسحاق غفر الله له

نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان

مردوجواب درست بيل \_ ..... خيرمحم عفاالله عنه

مهتم خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۸/۱۱/۲۴

श्रवेद्यक्ष श्रवेद्य श्रवेद्य

# همايتعلق بالجنون

زوجه مجنون کوشرعاً تفریق کاحق حاصل ہے جبکہ اسکا جنون خطرناک ہو: کیا زوجه مجنون کوشرعاً بیرحق حاصل ہے کہ تفریق کا مطالبہ کرے اور مجنون کی زوجیت سے نکل جائے؟

سائله .... مسمّاة مزل بی بی بخصیل کھاریاں ضلع تجرات العجو الرب

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خبر المدارس، ملتان ناسم ۱۳۸۸/۲/۲۲ الجواب سيح خير محمد عفاالله عنه مهتم خير المدارس، ملتان

# شادی کے بعد خاوند پاگل ہو جائے تو عورت کوخن فنخ کب حاصل ہوگا ، اور اس کی شرا لکا اور طریقہ کیا ہے؟

ایک فخص جو کہ شادی شدہ ہے، گر د ماغی طور پر مخبوط الحواس ہے، عرصہ چھسال گزر چکا
ہے ڈاکٹروں و حکیموں سے بہت علاج کرایا، گرآج تک ذرہ برابر فائدہ نہیں ہوا پاگل پن کی یہ
صدہے کہ کس سے کوئی بات نہیں کرتا، گرمی سردی کا احساس تک نہیں، بھوک سے بھی نا آشنا ہے، اس
کا نام لے کر پکارا جائے تو دیکھا تک نہیں، ہروفت لغوبا تیں کرتا ہے، گالیاں بکتا ہے، اس کی بیوی
جوان ہے اس کی پرواہ نہیں، گھریلو اخراجات کا کوئی بندو بست نہیں، بیوی کا والد ضعیف العمر ہے،
آئموں کی بینائی سے محروم ہے، وہ بھی بٹی کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتا۔ لہذا شریعت کی رو
سے بتا کیں کہ وہ بیوی الیے پاگل خاوند سے خلع کے ذریعے طلاق حاصل کرسکتی ہے پانہیں؟
سے بتا کیں کہ وہ بیوی الیے پاگل خاوند سے خلع کے ذریعے طلاق حاصل کرسکتی ہے پانہیں؟

# جواب تنقيح

- (۱) ....جنون کی کیفیت عرصه سات سال سے ہاور بیشادی کے تین سال بعد ہوئی۔
  - (٢) ..... يكفيت برموسم مين اوراكا تارب-
- (۳)..... نکاح کے وقت درست تھااورلڑ کی کی خصتی بھی ہوئی اور تین سال تک آباد رہی۔
  - (۴)....الرکی قولاً ،فعلاً اورعملاً فخص مذکور کے ساتھ رہنے پر رضا مندنہیں۔
    - (۵) ....الرکی نہایت شریف ہے اور مذکور آ دمی لڑکی کو مار تا ہے۔

سائل ..... احمد ين سيطلا ئث ٹاؤن راولپنڈي

# العوال

برتفذیر صحت واقعہ صورت مسئولہ میں اگر زینب نے زید کے کمل پاگل ہونے کے بعد زبان سے یا اپنے عمل سے اس کے ساتھ رہنے پر رضا مندی کا اظہار نہ کیا ہوتو شرعاً زینب کیلئے نسخ نکاح کاحق حاصل ہے۔ عملی رضامندی ہے ہے کہ پاگل ہوجانے کے بعد جمہستری یااس کے توالع (بوس و کنار) پر بخوشی قدرت دے ، قولی یا عملی رضامندی کے بعد حق فنخ باتی نہیں رہتا۔ فنخ کا طریقہ ہے کہ زینب عدالت میں درخواست دے۔ عدالت مجنون کی حالت پرخور کرے اگراس کے ساتھ رہنا دشوار ہوتو علاج کیلئے ایک سال کی مہلت دیدے سال کے بعد بھی اگر ٹھیک نہ ہوتو پھر دوبارہ درخواست دے اس کے بعد عدالت عورت کو علیحدگی یا ساتھ رہنے پرافتیاردے گی۔ اگر علیحدگی واس مجلس میں اختیار کر ہے گا مان میں تفریق کردے پھر عدت گزار کردوسری جگہ تکاح کر سکے گی۔ (کذافی الحیلة الناجزة مسفی الاحمد)

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۲۳۰ ۲/۵/۲۳

#### वर्वे कि वर्वे कि वर्वे कि

اگردیندارڈاکٹر کی رائے میں مجنون خاوند کا تندرست ہوناممکن نہ ہوتو عدالت بلامہلت بھی نکاح فنخ کرسکتی ہے:

ایک لڑی کا نکاح اس کے والدصاحب نے بعالم شیرخوارگی ہمر پانچ ماہ ایک لڑکے سے
اپنی برادری میں کردیا تھا، اب وہ لڑی 20 سال کی ہوگئی ہے، اوروہ لڑکا بھی بتدری بڑا ہوکر بالغ ہو
چکا ہے اوروہ لڑکا شروع سے بی عقل سے بالکل پاگل لاعقل ہے، بلکہ اس سے بھی ڈرہے کہ مار نے
بھی لگ جاتا ہے، سارا سال اس پاگل حالت میں رہتا ہے اور اپنے ہوش وحواس سے برگا نہ ہے،
لڑکی اس سے شادی کرنے اور آباد ہونے سے انکاری ہے اور لڑکا نہ کسی سے بول کر مطلب اداکر
سکتا ہے اور نہ بی کسی کی بات من کر سمجھ سکتا ہے نہ جواب دے سکتا ہے، اس لڑکے کو اپنے کپڑے

یہنے کا بھی ہوش نہیں ہے بلکہ اس کے والدین اس کو کپڑے پہناتے ہیں، بیسب گاؤں والوں کو معلوم ہے۔اب اس حالت میں شریعت کے فیصلہ سے مطلع فرما نیں۔
سائل ..... سید بہاول شاہ، کو ثفلام قادر، وہاڑی (البحو (رب

بنده عبداللهعفااللدعنه

صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۱/۵/۸۷۳۱ه

#### addisaddisaddis

# همايتعلق بالمفقود

مفقود کی بیوی اگر گناہ میں بہتلا ہوجائے توعدالت بلامہلت اسکا نکاح فنخ کرسکتی ہے:

میں ایک لمباعرصہ یعنی گیارہ بارہ سال سے بغیر خاوند کے گزراوقات کرتی رہی ہوں، میرا خاوند لا پتہ ہے، اب چھ ماہ ہوئے ہیں کہ اس کا پتہ چلا ہے کہ وہ زندہ ہے، مگر بینیں معلوم کہ کہاں رہتا ہے یا کہاں نہیں شنیدہ با تیں ہیں، میں علائے کرام سے اس مسئلہ کوحل کرانا چاہتی ہوں کہ جھے شریعت محمدی کیا تھم و ہتی ہے، کیونکہ میرا گزارہ ابنہیں ہوسکتا ہے۔ نیز اایک لڑکا اورا یک لڑکی اس کے نطفہ سے وہ بھی اس کے ساتھ لا پتہ ہیں اور ایک لڑکا میرے پاس ہے گویا یہ تین نبچ ہوئے، اب ناجا مزصورت کے دولا کے میرے اور ہیں اب میں بینہیں چاہتی کہ میں برائی کرا کر پیٹ پالوں میرے لئے جو تھم شریعت صادر فرمائے میں اس پرکار بند ہوجاؤں گی۔

ایکسائلہ

## الجوارب

صورت مسئولہ میں جبکہ بیر ورت عرصہ گیارہ بارہ سال سے بغیر خاوند کے بسر اوقات کررہی ہے، تو چا ہے کہ بیر ورت مسلم عدالت میں دعویٰ کرے کہ میر افلال مخض سے نکاح ہوا تھا، اور وہ عرصہ گیارہ بارہ سال سے غائب ہے اور اس نے میرے لئے نہ کوئی تان ونفقہ کا انتظام کیا ہے اور نہ ہی کسی کووکیل بنایا ہے، اس نکاح پر اپنے گواہ پیش کرے اور صلف بھی اٹھائے اس کے بعد حاکم معاملہ کی تحقیق کرے جب حاکم کویفین ہوجائے کہ واقعی اس کے خاوند نے اس عورت کیلئے تان ونفقہ کا کوئی انتظام نہیں کیا اور غائب ہوگیا تو اس خاص صورت میں 'جبکہ بیر عورت گناہ میں مبتلا ہو چکی ہے' بوجہ انتظام نہیں کیا اور غائب ہوگیا تو اس خاص صورت میں ' جبکہ بیر عورت گناہ میں مبتلا ہو چکی ہے' بوجہ

عدم نفقہ کے فوراً نکاح کوشنخ کردے۔( کمافی الحیلۃ الناجزۃ)....... فقط واللہ اعلم بندہ عبداللہ عفا اللہ عنہ مدرمفتی خیرالمدارس، ملتان سرمفتی خیرالمدارس، ملتان

addisaddisaddis

جو محض مندؤں یا سکھوں کا ممل شعارا ختیار کرلے اور ہجرت کرکے یا کتان نہ آئے اسکی بوی کیلئے کیا تھم ہے:

گزشتہ فسادات میں ایک لڑکی کا خاوند ہندوستان میں سکھوں کے ساتھ برضا ورغبت مل گیا ہے، اوراس نے سکھوں والاشعار بھی اختیار کرلیا ہے اور صراحة کلمہ ارتداد کا ثبوت نہیں۔ تو اب اس کی بیوی کے متعلق کیا تھم ہے؟ جبکہ وہ ابھی جوان ہے اور بیچاری نان ونفقہ سے تنگ ہے۔ آیا اس کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... مسترىءزيزالدين، منتكمرى

العوال

صورت مسئولہ میں کی طرح سے اس محض کا حال معلوم کیا جائے اور محقیق کی جائے کہ اگر اس محض نے جبکہ تمام لوگ وہاں سے بجرت کر کے آ رہے تھے اور وہ محض باوجود قدرت کے نہیں آیا اور یہ کہا کہ ' میں ان کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں' اور ان کے شعار وغیرہ اختیار کر لئے تب تو میخض مرتد ہوگیا اس کی بیوی کا نکاح فنخ ہوگیا ہے۔ وہ عورت دوسری جگہ نکاح کرنے میں مختار ہے، اور قضائے قاضی اور حکم حاکم کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ (کذائی حیلۃ الناجز ق، صفحہ ۲۰ انقلاعن الشامیہ) اور اگروہ محض کی دباؤکی بناء پر نہ آسکا اور دباؤکی وجہ سے ہی شعار بدل لیا تو اس صورت میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محض کی دباؤکی بناء پر نہ آسکا اور دباؤکی وجہ سے ہی شعار بدل لیا تو اس صورت میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محض کا بیٹ مفقود ہے جس کی عورت کی ربائی کی جدا صورت ہے اس کے میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محض کا بیٹ مفقود ہے جس کی عورت کی ربائی کی جدا صورت ہے اس کے میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محض کا بیٹ مفقود ہے جس کی عورت کی ربائی کی جدا صورت ہے اس کے میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محض کا بیٹ مفقود ہے جس کی عورت کی ربائی کی جدا صورت ہے اس کے میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محض کا بیٹ مفقود ہے جس کی عورت کی ربائی کی جدا صورت ہے اس کے میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محض کا بیٹ مفقود ہے جس کی عورت کی ربائی کی جدا صورت ہے اس کے میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محض کا بیٹ مفقود ہے جس کی عورت کی ربائی کی جدا صورت ہے اس کے میں وہ کا فرنہیں ہوا، پھروہ محسل کی میں وہ کا فرنہیں ہوا کی بیا وہ کی بیا مقتود ہے جس کی عورت کی ربائی کی جدا صورت ہے اس کے دور کیا کہ کی دور سے بھر کیا کی دور سے بھر کیا کی دور سے کی دور کی کیا کی دیا کی دور سے بی کی دور سے کی معرب کی کیا کو دیا کی دور سے کی دور سے کی دور کی کی دور سے کی دور کی دور سے کی دور کی دور کی دور سے کی دور کی کی دور کی دور سے کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دیا کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دیا کی دور ک

متعلق مزيد خقيق كراك دوباره استفتاء كياجائي ..... فقط والله اعلم

بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱/۲/۱۹۳۱ه الجواب سجح خبرمحمد عفاالله عنه مهتم خبرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

مفقود کی بیوی نے عدالت تنتیخ کے بعد دوسری جگہ نکاح کرلیا بعدازاں مفقود بھی واپس آگیا توبیعورت کے ملے گی؟

مسٹی شیرمحمہ ولد صدرالدین کی شادی مستاۃ خاتون دختر رحیم بخش سے فروری ۱۹۹۰ میں ہوئی تھی۔اس کے دوسال کے بعد سٹی شیرمحمہ گھر سے کہیں چلا گیا،اوراس پرکوئی ایس آفت آپڑی کہ وہ کی والدین نے ۱۹۲۳ ویعنی چارسال کے بعد عدالت میں تعییج نکاح کا دعوی کر دیا، اور ۱۹۲۷ء میں عدالت سے نکاح فنح کر دیا گیا، اور مستاۃ خاتون کی شادی شفیع محمہ سے کردی گئی، حالانکہ جس فتوئی کے تحت تیج نکاح کرائی گئی ہے اس میں صراحة ورج شادی شفیع محمہ سے کردی گئی، حالانکہ جس فتوئی کے تحت تیج نکاح کرائی گئی ہے اس میں صراحة ورج سے کہ اس کے بعد بھی ایک سال چار ماہ دس دن مستاۃ خاتون انتظار کرے، مراثری کے والدین نے دوماہ بعد بی خاتون کا نکاح شفیع محمہ سے کردیا۔

- (۱)....کیاازروئے شرع عدالتی کاروائی ہے تیج نکاح کرانا درست ہے؟ اور شرعاً مسلک خفی کے مطابق خاتون کا نکاح فنج ہوگیا؟
- (۲) .....اور پھر کیاال کے فرابعد بی بلاکسی انظار کے کسی دومر مے خص سے نکاح کردینا جائز ہے انہیں؟
  (۳) .....دریں صورت کیا از روئے شرع مٹی شیر محمد کا نکاح فٹخ ہو گیا تھا؟ اب عرصہ ایک ماہ سے بعنی دسمبر ۱۹۲۵ء خود مٹی شیر محمد ولد صدر الدین واپس گھر آ گیا ہے اور اب وہ بھی مسماۃ خاتون کا وعید ارہے۔ ان حالات میں کیا کیا جائے؟ از روئے شرع تفصیلاً جواب عنایت فرمایا جائے۔ مائل سیس محمد سعید، بہا ولئگر

## العوال

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۲/۱۰/۲۱ ه الجواب صحيح خير محمد عفاالله عنه مهتم خيرالمدارس، ملتان

#### वर्गेक्षक्रवर्गेक्षक्रवर्गिक

مفقود کا مال اس کے ہم عمر لوگوں کے ختم ہونے تک محفوط رکھا جائے گا البتہ اسکی بیوی حسب ضابطہ فنخ کے بعدد وسرا نکاح کرسکتی ہے:

ایک ہوہ مستاۃ گزارال مائی جوتقریباً پانچ سال سے لاپتہ ہے اس کے نام پرانقال اور رجشری پلاٹ تقریباً ۸ مرلہ موجود ہے جواس وقت محلّہ داران کے مشورہ پر میرے قبضہ میں امائیا ہے ہوہ گزارال کا آج تک کوئی پتہ معلوم نہیں ہوسکا، محلّہ داران چاہتے ہیں کہ فدکورہ پلاٹ مسجد کے امام کی رہائش کیلئے وقف کردیا جائے۔دریا فت طلب امریہ ہے کہ میں امام مسجد کیلئے اس پلاٹ پر مکان بنا کردے سکتا ہوں یا نہیں؟ یا محلّہ داروں کے حوالہ کرسکتا ہوں؟

سائل ..... عاجى نذر حسين، كلى نمبر كى تمجه آباد چوك دين پوره، ملتان (الجو (ارب

عورت مذکورہ مفقو دالخمر ہے اورمفقو دالخمر کو باتفاق جمہورائمہ اپنے مال کے بارہ

میں اس وقت تک زندہ تناہم کیا گیا ہے جب تک اس کے ہم عمر لوگ زندہ پائے جا کیں ، جس وقت اس کی بہتی میں اس کے ہم عمر لوگ ختم ہو جا کیں اس وقت اس کی موت کا تھم دیا جائے گا<sup>(1)</sup>۔ لہذا عورت مذکورہ کے مال کو نہ تقسیم کیا جائے ، اور نہ ہی اس کو رفاہ عامہ کے کا موں (مثلاً امام مسجد کیلئے مکان وغیرہ تغمیر کرنا) میں صرف کیا جائے ، بلکہ اسے آمانت رکھا جائے۔کذافی الحیلیة الناجز قر (صفحہ 8)...... فقط واللہ اعلم

بنده محمداسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۸/۲

الجواب سيح بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس، ملتان نائب مفتی خبرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

التخريج: (۱).....ولا يقسم ماله حتى يعلم موته او يأتى عليه من الزمان مالا يحى الى مثله فى قول اصحابنا كلهم (حيله تاجره صفح ۲۳، كواله مدولة جلام، صفح ۱۵۵) المفقود حى فى ماله حتى لايوث منه احد ..... ويوقف ماله حتى يصح موته او تمضى عليه مدة واختلف الروايات فى تلك المدة، ففى ظاهر الرواية انه اذا لم يبق احد من اقرانه حُكِم بموته (السراجي في الميراث في الميراث في تلك العدة، ففى ظاهر الرواية انه اذا لم

# ايتعلق بالعنين

# ا كرخاوند كاعضو مخصوص برائے نام موتووہ شرعاً كالعدم شار موكا اور عدالت كافنخ درست موكا:

رجیم بخش ولد کھسیٹا پیدائش خسرہ ہے،جس سے مستاۃ سرور مائی کی والدہ نے سروری کا تکاح بے خبری ہیں کر دیا تھا، اورلئ کی عمراس وقت سات سال تھی، اب لئری کی عمر ہیں سال ہے اورلئری نے تنہیج نکاح کا دعویٰ بھکر ضلع میا نوالی کے بچ صاحب کے سامنے کیا تھا، جس ہیں بچ صاحب نے سامنے کیا تھا، جس ہیں بچ صاحب نے لئری آزاد کردی ہے اورلئری کو ڈگری مور فتہ ۱۹۵۸/۳/۲۲ مول چی ہے اور ڈاکٹر وں صاحب نے لئری آزاد کردی ہے اورلئری کو ڈگری مور فتہ ۱۹۵۸/۳/۲۲ مول چی ہے اور ڈاکٹر وں کو بھی دکھایا تو اس کو انہوں نے بھی کو بھی دکھایا تو اس کو انہوں نے بھی پیدائشی خسرہ بتلایا ہے اور خسروں کو بھی پیدائشی خسرہ بتلایا ہے، اور ان کی بیدائشی خسرہ بتلایا ہے، اور ان کو بھی پیدائشی خسرہ بتلایا ہے، اور ان کا دوسری جگہ ہوسکتا ہے بیانہیں؟

سائل ..... ولی محمدزر گردر بیاخان ، بھکر

# تنقيح:

- (۱) ..... پیدائشی خسرہ کا کیا مطلب ہے، کیا اس کا بیمطلب ہے کہ اس فخص کے مردمی اعضاء ہی نہیں ہیں یا ہیں مگر بالکل چھوٹے ہیں یا اس کا مطلب بیہ ہے کہ پیدائشی نامرد ہے وضاحت کریں پھر جواب دیا جائے گا۔
- (٢) ..... نيز وه تي فكاح جو ورت كون من ج صاحب في كردى بكياوه معتردارالافقاءك

فویٰ کے مطابق کر چکے ہیں یا فتویٰ حاصل کئے بغیرانہوں نے تنتیخ کردی ہے۔فقط بندہ محمداسحاق غفراللہ لہ

از دارالا فتاء خيرالمدارس، ملتان

# جواب تنقيح:

(۱) ..... پیدائشی خسرہ کا مطلب ہے بعنی مخنث ہے جس کاعضو تناسل بالکل معمولی پیشاب کی جگہ ہے اور مال کیطن سے ای طرح پیدا ہوا ہے ،اور خصیہ بالکل معمولی عضو تناسل کے اوپر کی طرف چنے کے برابر ہے جیسے کہ خسر وں کے ہوتے ہیں عضو تناسل انداز انگلی کا چوتھائی حصہ ہے بعنی بالکل نشانی ہے۔ (۲) ..... جے صاحب نے خسرہ ہونے کی وجہ سے لڑکی کو آزاد کر دیا ہے اور فتوی وغیرہ نہیں لیا۔

# العوال

اگر فض مذكور كاعضوتناسل خلقة بالكل چيونا بنهونے كامثل بوتو پرماكم يعنى جج كا نكاح فنح كرنا سي باور عورت مذكوره اس تمنيخ كے بعددوسرى جگدنكاح كرسكتى ب (1) كار كذا فى الحيلة الناجزة مسفحہ 10)......فقط واللہ اعلم

بنده اصغرعلی غفرله نائب مفتی فخیر المدارس، ملتان ۱۱/۳/۸ ۱۳۵۱ه

الجواب سيح بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

التخريج: (١)....لما في العالمگيرية: ويلحق بالمجبوب من كان ذكره صغيراً جداكالزر (بتديه جلدا مخد٥٢٥) (مرتب مفتي محرعبدالله عفاالله عنه)

# ﴿باب الحضانة

# دادی اور تانی میں سے احق بالحصانة كون ہے؟

مستاۃ جنت بی بی گذشتہ ماہ بقضاء الہی فوت ہو پھی ہیں اور ایک اڑھائی سالہ بچی چھوڑگئی ہیں۔
ہیں ،اس بچی کا والداور اس کی دادی زندہ ہے۔لیکن اس بچی کی نانی بچی کو اپنے ساتھ لے گئی ہیں۔
ہار ہاوالد نے مطالبہ کیا کہ بچی کو ہمارے ساتھ بھیج دولیکن وہ کہتی ہے کہ میری نواسی ہے اور میری بچی ہار ہاوالد نے مطالبہ کیا کہ بھی کو ہمارے ساتھ بھیج دولیکن وہ کہتی ہے کہ میری نواسی ہے اور میری بچی ہولیکن وہ ہمیں دکھے بھال کروں گی اور سے میراحق ہے۔ کیا بچی کی نانی کا میفعل درست ہے؟ جبکہ والدزندہ ہے اور مطالبہ کررہا ہے اور دکھے بھال کیلئے بچی کی دادی بھی موجود ہے۔

سائل ..... عبدالمجيد،ساهيوال

# الجوال

# خالداور پھوچھی میں سے احق بالحصالة كون ہے؟

ایک نابالغہ بچی کے والدین کسی حادثے میں جال بخق ہو گئے اور بچی کے والد کی طرف سے رشتہ داروں بعنی پچیا و بچو پھی وغیرہ کا مطالبہ ہے کہ بچی کی پرورش ہم کریں گے۔جبکہ بچی کی والدہ کی طرف سے رشتہ داروں بعنی بچی کی خالہ و ماموں وغیرہ کا مطالبہ ہے کہ پرورش ہم کریں گے۔شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ بچی کی پرورش کا حقدارکون ہے؟

سائل ..... محمة عمران، پیثاور

# الجوال

صورت مسئوله ميں پرورش كاحق خاله كو بے كيونكه حضرات فقهاء نے ترتيب ميں پھوپھى كو خاله سے مؤخر كيا ہے۔ ہنديد ميں ہے والترتيب في العمات على نحو ما قلنا في الخالات ..... ثم يدفع الى خالة الام لاب وام، ثم لام، ثم لاب، ثم الى عماتها على هذا الترتيب (بنديه، جلدا، صفح الله) ..... فظ والله المام

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱/۲/۱۸هم

#### addisaddisaddis

## خالداوردادی میں سے احق بالحصانة كون ہے؟

متماۃ آسیہ بی بی کسی حادثے میں فوت ہوگئیں۔جس کی دونابالغ بچیاں، رخسانہ اور میں میں نہ موجود ہیں اور بچیوں کے ورثاء میں اُن کا باپ، دادااوردادی موجود ہے اوراُدھر بچیوں کی خالہ کی خواہش ہے ہے کہ بچیوں کی پرورش میں کروں جبکہ بچیوں کے والداوردادی کی خواہش ہے ہے کہ بچیوں کی پرورش میں کروں جبکہ بچیوں کے والداوردادی کی خواہش ہے کہ پرورش ہم کریں۔شریعت کی روشنی میں بتا کیں کہ برورش کا زیادہ حقد ارکون ہے؟

سائل ..... ملك محمدا قبال، بهاول بور

# العوال

صورت مسئولہ میں شرعاً خالہ کی بہنبت دادی زیادہ حقد ارہے۔ ہندیہ میں ہے: فان لم یکن للام ام فام الاب اولیٰ ممن سواها وان علت (عالمگیریہ، جلدا، صفحہ اسمام) خالہ کا درجہ کافی بعد ہے۔ لہذا نہ کورہ دونوں بچیاں دادی کے حوالے کی جائیں گی۔ فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۹/۸/۱۵

#### නවර්ය නවර්ය නවර්ය

والده یاس کے "اقرباء" بچوں کے والدکوملاقات سے روکنے کے شرعاً مجاز نہیں:

زیداور مبندہ باہم مزاح کے اختلاف اور ناچاتی کی وجہ سے نباہ نہ کر سکے اور زید نے ہندہ کو طلاق دے دی۔ زید کی ہندہ سے ایک بچی اور ایک بچید ہیں۔ قانون شرع کے مطابق یہ بچہ اور بچی نابالغ ہونے کی وجہ سے مال کی پرورش میں ہیں۔ لیکن زید کے سرال زید کو اپ ان بچوں سے طنے کی اجازت نہیں دیتے۔ بار ہا بچی کے ناناوغیرہ سے اجازت ما تھی گئی ایکن وہ قطعاً طنے نہیں دیتے۔ شرعاً اس کا کیا تھم ہے؟ کیازید کو اپ بچوں سے طنے کی اجازت ہے؟ نیز زیدا گرایک دو دفول کیلئے اپنے ساتھ لے جانا چا ہے تو کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟

مائل ..... محمدعامرعمران،منڈی یزمان

# العوال

والدكوبچوں سے لمنے نہ دیناظم ہے۔ وقا فو قا بچوں سے ملاقات كرنا والدكا قانونى، شرى اور اخلاقى حق ہے۔ لما فى العالمگيريه: الولد متىٰ كان عند احد الابوين لايمنع الآخر عن النظر اليه وعن تعاهده كذا فى التتار خانيه (جلدا، صفح ١٩٥٥)

(وكذا في الشامية ،جلد ٥، صفحة ٢٨١، ط: رشيد بيجديد)......فقط والثداعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس ملتان ۱۳۲۹/۲/۵

#### वर्वेक्षक्षवर्वेक्षक्षवर्वेक्ष

ولدالزناكى يرورش بهى جائز بلكه باعث اجرب بالخضوص جبكاس كى والده فوت موكئ مو:

ایک مطلقہ عورت کے کی سے ناجائز تعلقات ہو گئے۔اور زنا سے ایک بچہ پیدا ہوگیا۔
بعدازاں فدکورہ عورت فوت ہوگئی اب اس بچے کے نخیال اس کی پرورش کرتے ہیں۔لیکن لوگ
اس پراعتراض کرتے ہیں کہ ذنا سے پیدا شدہ بچے کی پرورش کررہے ہیں۔شرعاً ایسے بچے کی
پرورش کا کیا تھم ہے؟

# العوالب

ایسے بیچے کی پرورش بھی باعث اجر ہے لوگوں کے طعن وشنیع کی وجہ سے حضا نت ختم نہیں کرنی چاہئے۔(کذافی فناوی دارالعلوم دیو بند،جلداا،صفحہ۵۸)

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱/۵/۱/عهدار

## والده كاديهاتي ماحول مين رمناحق حضائة كوسا قطنيين كرتا:

میری ہوی کوعرصہ ایک سال ہوا ہے فوت ہوگئ ہے۔ جس سے میرا ایک لڑکا بھی تھا۔
اب وہ لڑکا اپنے نانا ، نانی کے ہاں رہائش پذیر ہے، جبکہ دہاں کا ماحول بالکل دیہاتی ہے ساتھ رہنے والے بچوں کی اخلاقی حالت اور ماحول ٹھیک نہیں اس لئے خطرہ ہے کہ وہاں بچے کی تربیت ٹھیک نہ ہوگی اور بری عا دات اور برے اخلاق سیکھے گا۔ اس لئے میں نے بار ہا مطالبہ کیا کہ بچے کو میری پرورش میں دیا جائے تا کہ اس کی تعلیم وتربیت ٹھیک طور پر ہو سکے۔ لیکن وہ اس کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ شریعت کی روشن میں بتایا جائے کہ میرا مطالبہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

سائل ..... محمدعامر على يور

العوال

صورت مؤلہ میں پرورش کا حق تانی کو ہے۔ بچہ سات سال کی عمر تک اس کے پاس رہے گا۔ اسکے بعد بچہ والد کے حوالے ہوگا۔ ہندیہ میں ہے: وان لم یکن له ام تستحق الحضانة بان کانت غیر اهل للحضانة او متز وّجة بغیر محرم او ماتت فام الام اولیٰ من کل واحدة (عالمگیریہ جلدا، صفحہ ۱۳۵)

دیباتی ماحول میں لوگوں کے بچے پرورش پاتے رہتے ہیں اس لئے بری تربیت کاعذر مسلم نہیں اور اگر کسی درجہ میں اسے تسلیم بھی کرلیا جائے ، تو سات سال کی عمر کے بعد کا اچھا ماحول ان اثرات کوختم کردے گا۔لہذا اس عذر کی بناء پر تانی سے بچہ لینے کا سائل مجاز نہیں۔فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان

DIPTO/A/I.

अवेकिक अवेकिक अवेकिक

كيا كذشته مت حضائة كا" نفقه "ناني وصول كرسكتى ب؟

مسٹی احدسن کی بیوی چندسال قبل فوت ہوگئی جس سے احدسن کی ایک اڑ کی تھی۔جس کو

لڑکی کی نانی (خالدہ) نے اپنی پرورش میں لےلیا۔اوراس خیال سے کہ احمد حسن لڑکی کا خرچہ وغیرہ خود و ہے گا مطالبہ نہ کیا۔ اب چند سال کے بعد نانی نے احمد حسن سے گذشتہ کیے ہوئے خرچ کا مطالبہ کیا ہے۔لیکن احمد حسن زمانہ گذشتہ کا خرچہ دینے سے انکاری ہے اور کہتا ہے کہ' مجھ سے لینا تھا تو مجھے پہلے سے بتاتے اب میں نہیں دے سکتا''البتہ مستقبل میں حسب تو فیق خرچہ دینے پر آمادہ ہے۔سوال یہ ہے کہنانی نے جواشے سال خرچ کیا اس کی ادائیگی احمد حسن پر لازم ہے یا نہیں؟ سوال یہ ہے کہنانی نے جواشے سال خرچ کیا اس کی ادائیگی احمد حسن پر لازم ہے یا نہیں؟ سائل ..... محمد خالد، کہیر والا

# الجوال

صورت مسئولہ میں مسماۃ خالدہ گذشتہ مدت کا نفقہ لینے کی شرعاً حقد ارنہیں۔ کیونکہ گذشتہ مدت کا خوتہ اینے کی شرعاً حقد ارنہیں۔ کیونکہ گذشتہ مدت کا خرچ صرف دوصورتوں میں لیاجا سکتا ہے۔(۱): قاضی (عدالت) نے نفقہ طے کیا ہو۔
(۲): ہا جمی رضا مندی سے فریقین نے کسی مقدار کا تعین کرلیا ہو۔

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۵/۱۲۳۱ھ

#### addisaddisaddis

اگروالدہ بچکاتسلی بخش علاج نہ کرا سکے قوعلاج کی مدت تک بچہوالد کے پاس دہ گا۔

زید نے اپنی بیوی کوطلاق دے دی۔ اور اس کا ایک پانچ سالہ بچہ اکثر بیار رہتا ہے۔ اور

بچکی والدہ کی مالی حیثیت اس قدر نہیں کہوہ بچکا علاج کرا سکے، اس لئے ڈرہے کہ اگر بچہ اس

کے حوالے کردیا گیا تو بچکی جان کوخطرہ لاحق ہوجائے گا۔ کیا ایسے حالات میں والدکوحق ہے کہ

بيچكووالده كے سپرد، نەكرے اورخودائے ياس ركھے۔

سائل ..... عمرفاروق ما چیوال

# العوال

عجم (الآیه) اگروالده کے پاس رکھتے ہوئے علاج ممکن ہوتو پچہ کو والده ہے جدانہ کیا جائے معتم (الآیه) اگروالده کے پاس رکھتے ہوئے علاج ممکن ہوتو پچہ کو والده ہے جدانہ کیا جائے کی کونکہ شرعاح ت حضائہ اسے حاصل ہے اور اگروالدہ کے ہاں علاج معالجہ کی سہولتیں مہیا نہیں اور پچ کی جان کا خطرہ ہے تو الکی صورت بیل علاج کی مدت تک پچروالد کے پاس رہے گا۔ ورفخارش ہے: الحضانة تثبت للام ... الا ان تکون مرتدة ..... او فاجرة .... او غیر مامونة ذکرہ فی المحتبی بان تخرج کل وقت وتترک الولد ضائعاً وقال العکلامه ابن عابدین: المواد کثرة الخروج لان المدار علی ترک الولد ضائعاً والولد فی حکم الامانة عندها و مضیّع الامانة لا یستامن (شامیہ جلدہ صفیہ ۲۵۹)

اس جز سیمعلوم ہوا مداریکم ضیاع ولد ہے۔ ............................... فقط واللہ المخمل موامد ایکم ضیاع ولد ہے۔ ...................... فقط واللہ اللہ عندها میں ماری کر سیم کو مراد اللہ عنداللہ عندها و مضیّع الامانة کو بیستامن (شامیہ جلدہ سفیہ کر کے الولد ضائعاً اللہ عندها موامد ایکم ضیاع ولد ہے۔ ............................. فقط واللہ اللہ عنداللہ عندالہ عندالہ عندالہ عندالہ عندالہ عندالہ عنداللہ عندالہ عن

#### නවර්ය නවර්ය නවර්ය

"مرتده" شرعا پرورش کاحق نبیس رکھتی:

سائل نے اپنی بیوی کوروزانہ کے جھڑوں سے تنگ آ کرطلاق دے دی۔ جس سے سائل کا ایک بچیجی ہے جو کہ ابھی شیرخوارگی کی عمر میں ہونے کی وجہ سے اپنی مال کے پاس ہے لیکن اس کورت نے قادیانی عورتوں کے لیکچرز سے متاثر ہوکرقادیانی ند مہب اختیار کرلیا۔ اس لئے خطرہ ہے کہ بچہاس کی پرورش میں رہا تو یہ بھی قادیانی ند مہب اختیار کر لے گا۔ کیا سائل کوخت ہے کہ بچہکو

ائي پرورش ميں لےآئے۔

سائل ..... عمرفاروق،ملتان

العوال

قادیانی جمهورعلاء کے متفقہ فتو کی اور آئین پاکتان کی روشی میں دائرہ اسلام سے خارج

ہیں ۔ لہذا صورت مسئولہ میں پر نقد برصحت واقعہ عورت ندکورہ مرتد ہو چکی ہے لہذا اسے حق پرورش
عاصل نہیں ۔ لما فی الدر المختار: الحصانة تثبت للام النسبية ولو بعد الفوقة الا
ان تکون مرتدة فحتی تسلم (درمی)ر، جلد ۵، صفحه ۲۵) ...... فقط والله اعلم
بندہ محموع بداللہ عفا اللہ عنہ
مفتی خیر الدارس، ملتان
مفتی خیر الدارس، ملتان

अविक्रिक्ष अविक्रिक्ष अविक्रिक्ष

غیرمنکوحداور غیرمعنده عورت، بے کی پرورش کامعاوضہ بھی لے ستی ہے؟

شادی کے بعد زوجین کے ہاں دو بچے (ایک اڑکی اور ایک اڑکا) پیدا ہوئے بعد میں ذوجین کے درمیان بصورت طلاق ٹلا شعلیحدگی ہو پچی ہاں کے پاس ہیں جبکہ جبیز کا سامان بچوں کے باپ سے پاس میں جبکہ جبیز کا سامان بچوں کے باپ کے پاس ہیں جبکہ جبیز کا سامان بچوں کی حراث ہا ہے کہ پاس ہے۔ اب صورت حال بیہ کہ کورت سامان کا مطالبہ کرتی ہے اور مرد بچوں کی حوالی کا مطالبہ کرتا ہے۔ فہ کورہ بالاصورت میں طرفین کیلئے شریعت کا کیا تھم ہے؟

(نوٹ) بچی کی عمرتقر یا ساڑھے تین سال ہاور بچے کی عمرتقر یا اڑھائی سال ہے، اور طلاق کی عدت ختم ہو پچی ہے۔

سائل ..... محدنواز بشوركوث

الجوال

صورت مؤله مي الركاسات سال اورائر كي نوسال كاعمر مونے تك بچول كى پرورش كاحق

والده كوت بشرطيكه بجول ك غيرمح مس شادى نه كرے غيرمح مس شادى كرنے كى صورت ميں والده كائل حضائة (پرورش) ختم ہوجائے گا۔ ہنديي ميں ہے: الام والجدة احق بالغلام حتى مستغنى وقدر بسبع سنين (الغ) (جلدا، صفح ۵۳۲) وفيه ايضاً: انما يبطل حق الحضانة لهؤلاء النسوة بالتزوّج اذا تزوّجن باجنبى الغ (عالمگيريه، جلدا، صفح ۱۵۳۱)

مركوره بالامت كے بعد بے والدكوليس ك\_مندييس ب: وبعد ما استغنى الغلام

وبلغت الجارية فالعصبة اولى يقدم الاقرب فالاقرب (جلدا، صفي ٥٣٢)

اس مدت كاخر چەوالد كے ذمتہ ہے۔ بلكه والده بھى حق الحذمت لے سكتى ہے۔

لما في الهندية: ذكر في السراجية ان الام تستحق اجرة على الحضانة اذالم تكن منكوحة ولا معتدة لابيه (منديه، جلداصفي ۵۳۳)

> بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۱/۲/۳/۳ ه

الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فمآء خيرالمدارس، ملتان

#### श्रवेक्षश्रवेक्षश्रवेक्ष

بلوغ کے بعد بچہ، بچی والدہ یا والد کے پاس رہنے کے سلسلہ میں شرعاً خود مختار ہیں:
مسٹی کلیم اللہ نے اپنی بیوی کو الی حالت میں طلاق دی کہ اس وقت اس کی دو بچیاں
بجو دختیں ۔طلاق کے بعد مختص مذکور نے بیوی بچوں کی کوئی خبر نہ لی اور بچیوں کوکوئی خرچہ نہ دیا۔
ا قارشیداں مائی محنت مزدوری اور گھروں میں اجرت پر کام کر کے بچیوں کا پیٹ پالتی رہی ،حتی

کہ پچیاں جوان ہوگئیں، اوران کی ماں نے ان بچیوں کے دشتے بھی کر دیئے رضی قریب ہاور بچیوں کا والد مطالبہ کر رہا ہے کہ بچیوں کو میرے والے کر دیں میں خودان کی شادی جہاں چا ہوں گا کراؤں گا۔ اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں بچیوں کو زبر دئی اغواء کر کے نہ لے جائے۔ جبکہ پچیاں اس کے ساتھ جانے کیلئے ہرگز تیار نہیں کیونکہ اس نے آج تک ان کی خبر نہ کی اور اب خیال آیا۔ اس لئے بنچائیتی فیطے کیلئے قتوی درکار ہے۔ کہ آیا اب والد بچیوں کے مطالبے میں حق بجانب ہے، جبکہ بچیاں ہرگز تیار نہیں۔ وہ والدہ کے ساتھ رہنا چا ہتی ہیں۔

سائل ..... شفقت رسول، ملتان

# العوال

برتفذ برصحت واقعہ اگر بچیاں بالغ اور مجھدار ہیں تو اب ان کوشرعاً اختیار ہے خواہ والدہ کے پاس رہیں یا والد کے ساتھ جا کیں۔ان پر جرکرنے کاکسی کواختیار نہیں۔

لما في الدر المختار: ولا خيار للولد عندنا مطلقاً ذكراً كان او انثى ..... قلت:

وهذا قبل البلوغ، اما بعده فيخيّر بين ابويه، وان اراد الانفراد فله ذالك (الدرالخارجلد۵،صفحه۲۷) ...................فقطواللهاعلم

بنده محرعبدالله عفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۵/۱۸۳۸ه

#### adfigadfigadfig

مت حضانت تك طے شدہ خرچہ واجب الا داء ہے: خرچہ طے كرنے ميں والدكى حيثيت كالحاظ ركھا جائے گا:

طلاق کے بعد بچے کا خرج باپ کے ذمہ کتنے عرصہ تک ہے جبکہ بچے کا خرج ایک ہزار روپے ماہانہ ہے۔

سائل ..... راؤالياس،ملتان

### العوال

جب تک بچہ، ماں کی پرورش میں ہےاس کاخرچہ باپ پرلازم ہے (') لیکن خرچ کی کوئی حد نہیں ہے باپ کی حیثیت کے مطابق ہوگا۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم بندہ عبد الکیم عنی عند

> : ب شی میرانمداری، ملتان ۲/۳۲/۲ ۱۳۲۷ه

#### adbeadbeadbe

ایک عیسائیمیز و نابالغہ مسلمان ہوگئی اس کے والدین عیسائی ہیں اوراس کی ایک شادی شدہ بہن مسلمان ہے پرورش کاحق کس کو حاصل ہے؟

دوبہنیں اکٹھی مسلمان ہوئیں پہلے عیسائی تھیں، ایک (جیلہ) کی عمر تقریباً پندرہ/سولہ سال ہے۔ جوان، بالغہ ہے مسلمان سے شادی بھی کرتی ہے، دوسری کی عمر تقریباً گیارہ/ بارہ سال ہے عدالت میں مقدمہ زیر ساعت ہے عیسائی والدین کا اصرار ہے کہ چھوٹی لڑکی (خالدہ) واپس کی جائے اور بڑی بہن مسلمان شدہ کا اصرار ہے کہ میرے ساتھ رہے اس لئے کہ والدین کی طرف سے تشدد کا خطرہ ہے جج صاحب کا کہنا ہے کہ کوئی ایسا واقعہ بطور مثال پیش کیا جائے کہ چھوٹی عمر کا اسلام قبول ہے مزید یہ کہ عیسائی والدین کے حوالے نہ کیا جائے نیزیہ کہ مسلمان عورت عیسائی کے ساتھ شادی کر کئی ہے ہے بہیں؟

سائل ..... چومدری محمد طاهر، ایدو کید بائی کورث ملتان

التخريج (١) .....لما في الدرالمختار: وتستحق الحاضنة اجرة الحضانة ..... وهي غير اجرة ارضاعه ونفقته قوله "وهي غير اجرة ارضاعه ونفقته":قال في البحر: فعلى هذا يجب على الاب ثلالة: اجرة الرضاع، واجرة الحضانة، ونفقة الولد (الدرالتخارم الثامي، جلده، صفح ٢٢٦) (مرتب مفتى محم عبدالله عقاالله عنه)

## العوال

بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے سیدنا حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیں ، (اکمال فی اساءالرجال ،صفحہ ۲۰۲) اوران کے اسلام کوحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معتبر قرار وے کران کونماز میں شریک کیا (سیرت مصطفیٰ ،جلدا ،صفحہ ۱۵۵)

صبی ممیز جوعقل و شعور رکھتا ہواس کے اسلام یا انکار اسلام کوشر بعت مطہرہ نے معتبر قرار دے کراس پراحکامات نافذ کئے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں بید مسئلہ لکھا ہے کہ 'اسر نابائ ہے کی بیوی مسلمان ہوگئی، بچہ محمد ارہے تا ہم ابھی تک بالغ نہیں ہوا تو اس بچ پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر مسلمان ہوگیا تو ٹھیک ورنہ عد الت اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کردیگی''

بمديرش ب: ثم لافرق بين ان يكون المصر صبياً مميزاً اوبالغاً حتى يفرق بينهما بآبائه وهذا على قول ابى حنيفة ومحمد رحمهماالله تعالى ولو كان احدهماصغيراً غير مميز ينتظر عقله كذا في التبيين فاذا عقل عرض عليه الاسلام فان اسلم والا يفرق ولاينتظر بلوغه (بمدير، جلدا، صفح ٣٣٨)

فذكوره بالاجزئيات سے بيربات ثابت ہوگئ كرمبى مميز غير بالغ كالسلام شرعاً معتبر به اور جب مستاة خالده كا ايمان شرعاً معتبر ہوا تو اب كى كا فرغير مسلم كواس پركى قتم كى ولايت حاصل نہيں۔ چنانچ چن تعالى جل شانه كا ارشاد ہے: ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين مسيلا (سورة نباء) فاوى ہنديہ ميں ہے: لاولاية لصغير ولامجنون ولالكافر على مسلم ومسلمة (جلدا، صفح ٢٨٨)

جن لوگول کوشر بعت مطہرہ نے پرورش ود کھے بھال کاحق دیا ہے ان میں سے ایک بہن بھی ہے اور پچھلوگ بہن سے مقدم ہوتے ہیں جبکہ وہ لوگ مسلمان ہوں، جبکہ صورت مسئولہ میں غیر مسلم ہونے کی بناء پر ان کاحق ختم ہو چکا ہے۔ ہند سے میں ہے: فان ماتت او تزوجت

فالاخت لاب وام (الغ) (جلدا مفها٥٠)

الحاصل: صورت مسئوله مين مسمّاة خالده مسمّاة جيله كے ساتھ رہے كى غيرمسلم والدين كے

حوالينيس كياجائكا ..... فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲/۸/۲۱ه

#### क्षाचेकिक काचेकिक काचेकिक



# كتاب النفقة والسكنى

# ومايتعلق بنفقة الزوجة

بوى جبتك خاوند كريس بنفقه كاستحق بخواه نافرمان بى كيول ندمو:

مشاق احمد کی بیوی نافر مان اور عافل متم کی مورت ہے شوہر کی خدمت واطاعت کا خیال نہیں کرتی ، مشاق احمد نے بھل آ کردوسری شادی کرلی ہے۔ پہلی بیوی کے نفقہ وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ الی صورت حال میں بیوی کا خرچہ خاوند کے ذمہ لازم ہے یانہیں؟ جبکہ وہ خاوند کے گھر میں ہی رہائش پذیر ہے۔

سائل ..... احمطی قصبه مزل، ملتان

# العوال

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی جامعه خیراالمدارس، ملتان ۱۱/۵/۱۰ه

# بدول كسى شرعى وجه كے روٹھ كر بيٹھنے والى نان ونفقه كى شرعاً حق دارنہيں:

بندہ کی بیوی معمولی ہی بات پر بندہ سے ناراض ہوکر والدین کے گھر چلی گئی ہے۔
بار ہابلانے پرنہیں آئی۔ابسرال والے بندہ سے نان ونفقہ کے طلبگار ہیں۔کیا شرعاً بندہ کے
فتہ بیوی کاخر چہلازم ہے جبکہ وہ میری مرضی کے خلاف والدین کے گھر میں ہے۔
سائل سے غلام محمد، جام پور

## العوال

#### adbeadbeadbe

سمی شرعی عذر کی وجہ سے خاوند کے ملاقہ میں نہر ہنے والی شرعاً ناشز ہنہیں ،لہذا نفقہ کی حقدار ہے:

محدریاض کا گھر ایسے گاؤں میں ہے جوشہرسے کچھ فاصلے پر ہے اور وہاں پر آئے روز چوری، ڈاکہاورکسی کی عزت پرحملہ کامعمول ہے، اکثر کہیں نہ کہیں وار دات ہوجاتی ہے، یعنی ڈاکوؤں اور چوروں کا آنا جانا وہاں کثرت سے ہے، حکومت کی طرف سے رات کے وقت حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں۔ایی صورت حال میں ریاض کی ہوی (خالدہ) ایسے علاقے میں رہنے سے گھبراتی ہے اور والدین کے گھر قیام پذیر ہے۔ریاض کے سسرال ریاض سے ہوی کا خرچہ مانگتے ہیں جبکہ ریاض کا کہنا ہے کہ میرے گھر آ کرآ باد ہوتو پھر خرچہ دوں گاور نہیں۔کیاشر عاریاض پرخرچہ لازم ہے؟ ریاض کا کہنا ہے کہ میرے گھر آ کرآ باد ہوتو پھر خرچہ دوں گاور نہیں۔کیاشر عاریاض پرخرچہ لازم ہے؟ سائل .....محم عبداللہ، گوجرانوالہ

## الجوال

صورت مسئوله بین مستاة خالده شرعاً ناشزه نہیں ۔ یونکه فرآوی شامی بین ہے ' وہ ورت جا ب جس کے شوہر کی رہائش طحدین کے علاقے بین ہو پھر وہ عورت جان کے خطرہ کی وجہ سے وہاں جانے سے رک جائے اور نفقہ طلب کر ب تو میری رائے (علامہ شامی ) بین اسے نفقہ ملے گا'۔ وسئلت عن امر أة اسکنها زوجها فی بلاد الدروز الملحدین ثم امتنعت و طلبت منه السکنی فی بلاد الاسلام خوفاً علیٰ دینها ویظهر لی ان لها ذالک (شامیہ جلدہ، صفحہ ۴۹، ط:رشید بیجدید) (کذافی فراور العلوم ویوبند، جلدک، صفحہ ۱۳۵۵ کے فقط واللہ علم بندہ محموم اللہ عفا اللہ عنہ بندہ محموم اللہ عنا اللہ عنہ منال بندہ محموم اللہ عفا اللہ عنہ منال بندہ محموم اللہ عنالہ اللہ عنالہ منال محموم محموم اللہ عنالہ عنالہ منال بندہ محموم اللہ عنالہ منال محموم محموم اللہ عنالہ عنالہ منال محموم محموم اللہ عنالہ منالہ منالہ محموم محموم اللہ عنالہ منالہ منا

#### addisaddisaddis

(۱) بیوی کاعلاج ومعالجه کرانا صرف ترخ ع ب خاوند کے ذمتہ شرعاً لازم نہیں:

(۲) بیوی اگر خاوند کی اجازت سے میکے جائے تو ان دنوں کا خرچہ خاوند کے ذمتہ ہے:

خاوند نے اپنی بیوی کو ۲-۸-۱ جہلم سے فیملی ٹریٹمنٹ کارڈ بنوا کردیا جس کے ذریعے وہ

پاکتان کے کسی بھی ۲-۸-۱ کمبائڈ ملٹری ہپتال) سے اپنا مکمل علاج فری کروا سکتی ہے۔ اس

کے باوجود بیوی، نے خاوند کو مطلع کے بغیر اپنا علاج پرائیویٹ ڈاکٹر سے کروا کرخاوند سے بذریعہ
عدالت خرچہ کا مطالبہ کررہی ہے۔ کیا بیری ہے ہے؟ آیا بیوی فدکورہ خرچہ کی مستحق ہے جبکہ وہ خود بھی

صاحب استطاعت ہے، سرکاری ملازمت کرتی ہے۔ نیز بوقت علاج خاوند کے پاس بھی نہھی، بلکہ اپنے میکے چلی گئی تھی۔ کیا اس کے اخراجات اس کے والدین کے ذمتہ ہوں گے،خودای کے ذمتہ ہوں مے یا خاوند کے ذمتہ؟

سائل..... محدرياض بستى لا زملتان

## العوال

خاوند كى طرف سے بيوى كاعلاج ومعالج من اورا حسان مدشما خاوند ك ذمه واجب بيرى الدواء للمرض والا اجرة الطبيب والا الفصد والا الحجامة كما في سواج الوهاج. (عالكيريه، جلدا مفي هواج)

لبذا صورت مستوله من بوی فاوند سے علاج معالجه کا خرج وصول کرنے کی حقدار 
نہیں۔البتہ بوی اگر فاوند کی رضامندی سے میکے گئی تقی ان ایام کا نفقہ فاوند پر لازم ہے۔
کما یفھم من العالمگیریة: الکبیرة اذا طلبت النفقة وهی لم تزف الیٰ بیت الزوج فلها ذالک اذالم یطالبها الزوج بالنقلة. (عالمگیریہ،جلدا،صفحهه) (کذافی عاشیه المدادالاحکام،جلدا،صفحهه))

اورا کرخاوند کی رضامندی کے بغیر کھرے چلی گئے تھی ،توان ایام کے نفقہ کی مستحق نہیں۔

وان نشزت فلا نفقة لها حتىٰ تعود الى منزله والناشزة هى الخارجة عن منزل زوجها. (النفر) (عالكيريه،جلدا،سفحه۵۰۵) ......فقط والله الماعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیراالمدارس، ملتان

DIMTM/Z/9

الجواب سحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه

رئيس دارالافتاء خيرالمدارس، ملتان

#### श्चिकिक श्चिकिक श्चिकिक

تراضی یا قضائے قاضی کے بغیر سابقہ مدت کا نفقہ عورت وصول نہیں کرسکتی: عبدالقرارنے ماہ اکتوبر ۱۹۹۲ء میں اپنی بیوی انوری بیکم کو مارا،کوسا،اور کھرسے نکال دیا،اوراس کی شیرخوار پچی کواس سے چھین لیا اوراس کا سامان اور جہیز عبدالقرار نے اپنے بہندیں لیا اوراس کی شیرخوار پچی کواس سے چھین لیا اوراس کا سامان اور جہیز عبدالقرار نے انوری بیگم اپنے والدین کے پاس چلی آئی۔ پھر گیارہ فروری 1999ء میں عبدالقرار نے انوری بیگم کو تحریری طلاق دیدی اوراکو ہر 199 ء سے کراا/فروری 1999ء کیا انوری بیگم اس تک انوری اپنے والدین کے پاس رہ رہی ہے بیم صدیمین ماہ چھرسال کا بنتا ہے کیا انوری بیگم اس ذکورہ مدت کا خرچہ بنان ونفقہ وسامان جہیز عبدالقرار سے لینے کی شریعت کی روسے حقدار ہے؟
سائل سس عبداللطیف سائل سس عبداللطیف

## العوال

اگرانوری کا نفتہ باہی رضامندی یا عدالت کی طرف سے طے نیس ہوا تھا تو انوری گذشتہ چھے سال تین ماہ کے نفقہ کی شرعامستی نہیں ہے۔والنفقة الاتصبر دیناآلا بالقضاء اوالوضاء (الدرالی ر،جلدہ ،منی ۱۳۱ ما:رشید بیجدید)

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیراالمدارس، ملتان ۱۲/۲۵ ۱۳۲۳/۱۲/۲۵

#### adfiguadfiguadfig

# ا كرخاو تر نفقه ندد ف توعورت كياكر ي

طارق کا بی بیوی جیلدے کی بات پراختلاف اور جھڑا ہو گیا۔ طارق نے عصد بیں اپنی بیوی کا خرچہ بند کردیا۔ کی کی دن تک کھرے قائب رہتا ہے۔ بھی بھار کھر آتا ہے اور پھرخرچہ دیے بغیر چلاجا تا ہے۔ شریعت کی روشی بیں بتایاجائے کہ جیلداب کیا کرے۔ سائل ..... ناصر الدین ، احمد پورشرقیہ

# العوال

صورت مسئولہ میں مستاۃ جمیلہ عدالت کی طرف رجوع کرے۔عدالت اسے خرچہادا کرنے یا طلاق دینے پر مجبور کرے گی۔درمختار میں ہے۔ ورجب (الطلاق) لوفات الامساک بالمعروف (الدرالختار،جلدم،صفحہہام)

اوراگرخاوندغائب ہے گھرنہیں آتا تو ایس صورت میں عدالت عورت کوخاوند کے نام پر قرض لے کرخرچ کرنے کی اجازت دیدے، بیخرچ خاوند کے ذمتہ واجب الا داء ہوگا۔ اگر خاوند کے ذمتہ واجب الا داء ہوگا۔ اگر خاوند ادائیگی سے پہلے مرگیا تو بیخر چداس کے ترکہ سے وصول کیا جائے گا۔

لما في الهندية: ان كان القاضى بعد ما فرض نفقة الاولاد امرها بالاستدانة فاستدانت حتى يثبت لها حق الرجوع على الاب فمات الاب قبل ان يؤدى لها هذه النفقة هل لها ان تاخذ من ماله ان ترك مالاً ذكر في الاصل ان لها ذالك وهو الصحيح (هندية، جلد ا، صفحه ٥٢٢٥)

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیراالمدارس، ملتان ۱۰/۱۰ ۱۳۲۸

# بوی اگرسفر میں ساتھ جانے سے انکار کردے تو بھی نفقہ کی ستحق ہے:

مسٹی محمدار شدکا ذاتی مکان اور جگہ پنجاب میں ہے اور وہ ملاز مت اور کار وہار کے سلسلہ
میں کراچی چلا جاتا ہے۔ اب وہ بیوی کو مجبور کرتا ہے کہ وہ بھی کراچی میں اس کے ساتھ رہائش
اختیار کرے، لیکن بیوی کراچی کے حالات، آب وہوا اور ماحول کی وجہ سے اور گھر سے کافی دور ہو
جانے کی وجہ سے کراچی جانے سے گھبراتی ہے، اور کہتی ہے کہ جو کام کراچی جاکر کرنا ہے وہ پنجاب
میں کرلو لیکن محمدار شدکا کہنا ہے کہ اگرتم میر سے ساتھ کراچی رہائش اختیار نہیں کروگی تو تہہیں خرچہ وغیرہ نہیں دوں گا۔ سوال میہ ہے کہ ایس صور تحال میں بیوی کا خرچہ خاوند کے ذمتہ لازم ہے یا نہیں؟
جبکہ خاوند کوئی سرکاری یا پرائیواٹ ملازم نہیں بلکہ خود کار گیر ہے اور وہ کام پنجاب میں رہ کر کرسکتا ہے صرف اجرت کامعمولی فرق ہے۔

مأتل ..... احد حسن، چوك كمهارال، ملتان

## العوال

#### adbeadbeadbe

اگرفا حشہ تورت کوطلاق نہیں دیتا تواہے تان ونفقہ دینالازم ہے: طارق کی بیوی (خالدہ) کے ایک غیر شخص (ناصر) سے ناجائز تعلقات ہو گئے اور حرام کاری کے مرتکب ہو گئے۔اب خالدہ کی خواہش ہے کہ طارق اسے طلاق دیدے اور بینا صربے نکاح کرلے اس وجہ سے وہ اپنے خاوند کو مختلف بہانوں سے تک کرتی ہے اور ستاتی ہے لیکن طارق اس کو طلاق نہیں دیتا تا کہ وہ اس مقصد میں کا میاب نہ ہو سکے لیکن خالدہ کو خرچہ وغیرہ بھی نہیں دیتا۔ شرعاً کیا طارق پر خالدہ کا نان ونفقہ لازم ہے؟

سائل ..... محداحد، وبازى

## العوال

تاہم جب تک نکاح میں ہے اور اس کے کمر میں موجود ہے اس کے نان ونفقہ کا طارق ذمہ دار ہے۔ لما فی الهدایة: لنفقة واجبة للزوجة علی زوجها ..... اذا سلمت نفسها الی منزله (برایه، جلام، مغرا۲۸، مغراحمانیه)

بلکه نان ونفقه نه دینے کی صورت میں وہ عدالت سے منتیخ نکاح کی شرعاً مجاز ہوگی۔ ...............فقط واللہ اعلم

بنده خمر عبدالله عفا الله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۰/۵/۱۰ ه

#### क्षाचेरिक काचेरिक काचेरिक

# بوی کے کن کن اخراجات کو پورا کرنالازم ہے؟

خاد عرکے ذمتہ بیوی کے کون کون سے اخراجات لازم ہیں؟ آیا بناؤسٹکھار کا سامان ،مثلاً مہندی، کریم، بوڈر، سرخی، سرمہ وغیرہ وغیرہ۔ بیسب کچھ خاد تد کے ذمتہ شرعاً لازم ہے؟ نہ خرید نے کے صورت میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ بعض اوقات مخبائش بھی نہیں ہوتی۔ سائل ..... عبدالرحمٰن سمجہ آباد ملتان

العوال

كمانا، كيرًا، مكان، صابن، ثيل، تكمى، وغيره بوضرورى افراجات بين وه شرعاً خاوير كذته بين ـ والنفقة الواجبة الماكول والملبوس والسكنى اما الماكول فالدقيق والماء والملح والحطب والدهن كذا في التتارخانية وكما يفرض لها قدر الكفاية من الطعام كذالك من الادام كذا في فتح القدير ويجب لها ما تنظف به وتزيل الوسخ كالمشط والدهن .....وما تزيل به الدن كا لاشنان والصابون على عادة اهل البلد (عالكيريه جلدا م م ١٠٠٥)

مهندی، سرخی، پاؤڈر، کریم، سرمه، ان چیزوں کا مهیا کرنا شرعاً واجب نہیں، خاوندکی چاہت پرموقوف ہے۔ اما ما یقصد به التلذذ والاستمتاع مثل الخضاب والکحل فلایلزمه بل هو علی اختیاره ان شاء هیاه لها وان شاء ترکه فاذاهیاه لها فعلیها استعماله (حدید، جلدا، صغیه ۱۹۳۵) ...... فظوالله الم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۰/ ۱/ ۱۳۲۸

#### නවර්ය නවර්ය නවර්ය

مبنگائی کے لحاظ سے نفقہ کی مقدار میں اضافہ کرنا ضروری ہے:

مسلی فلیل الرحمٰن کاروبار کے سلسلے میں گھر سے باہردوسر سے شہر میں رہتا ہے۔اور بیوی کو خرچہ و فیرہ دینے میں ٹال مٹول کرتا ہے۔ بھی تھوڑا دیتا ہے اور بھی نہیں دیتا۔ بیوی تھی تھی ، آخر پہو فیرہ دینے میں ٹال مٹول کرتا ہے۔ بھی تھوڑا دیتا ہے اور بھی نہیں دیتا۔ بیوی تھی تھی ، آخر پہنیا ہے ایک مقدار بذر بعد پنچا بت مقرر کی گئی۔ لیکن ان دوسالوں کے اندر پنچا بیت مقرر کی گئی۔ لیکن ان دوسالوں کے اندر

مہنگائی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے نفقہ کی وہ مقدار جومتعین ہوئی تھی وہ ناکافی ہے۔ اب خلیل الرحمن سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ خرچہ بڑھاؤ کیونکہ مہنگائی بڑھ گئی ہے، لیکن وہ اس کیلئے تیار نہیں اور کہتا ہے کہ میں پنچایت کے پہلے فیصلے پرقائم ہوں۔ مزید کسی فیصلے کیلئے تیار نہیں۔ شرعا اس کیلئے کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمد خالد، نزدشاه مس دربار، ملتان

## الجوال

نفقہ میں بفترر ارزانی و گرانی کی بیشی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے: ویقدر ها

بقدر الغلاء والرخص اى: يراعى كل وقت او مكان بما يناسبه وفى البزازية اذا فرض القاضى النفقة ثم رخص تسقط الزيادة.....وبالعكس لها طلب

الزيادة (الدرالخارمع الثاميه، جلده، صفحه ٢٩٩) وفيه ايضاً: صالحت زوجها عن نفقة

كل شهر على دراهم ثم قالت لاتكفيني زيدت (الدرالخار،جلد٥،صفيه١١)

الحاصل: مسى خليل الرحمن كى بات غلط باس پرلازم بكروه ايى حيثيت كوسامندر كھتے ہوئے

خرچەمىں اضافەكرے۔

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۲/۱۰ه

#### adbeadbeadbe

کیاامیرزادی اورغریب زادی کے نفقہ میں تفاوت کی شرعاً مخبائش ہے؟

سائل کی دو بیویاں ہیں۔ایک بیوی الجھے فاصے مالدار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔اور دوسری عام متوسط گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔دونوں کوعلیحدہ علیحدہ مکان دیا ہوا ہے۔جوعورت

مالدارگرانے سے تعلق رکھتی ہے،اس کا کھانے پینے کا اور اس طرح لباس وغیرہ کا خرچہ نہ چاہتے ہوئے بھی بہنست دوسری عورت کے کافی بڑھ جاتا ہے جب کہ دوسری کا خرچہ اس سے بہت کم ہوئے بھی بہنست دونوں کو جوخرج دیا جاتا ہے وہ برابر نہیں ہوتا بلکہ تفاوت کے ساتھ ویا جاتا ہے۔ اس طرح دونوں کو جوخرج دیا جاتا ہے وہ برابر نہیں ہوتا بلکہ تفاوت کے ساتھ ویا جاتا ہے۔ اب دریا فت طلب امریہ ہے کہ صورت مؤلہ میں خرچ دینے میں خاندانی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تفاوت کی گنجائش ہے، یا برابر خرچہ دینا ضروری ہے؟

سائل ..... خالد محمود، ملتان

### العوال

عالمگیریه میں ہے کہ: اذا کان زوج المرأة موسرا ولها خادم فرض علیه نفقة النحادم (عالمگیریه، جلدا، صفحه ۵۲۵) فان کان لها خادمان او اکثر لایفرض لاکثر من خادم عند ابی حنیفة ومحمد ((لاغ) (عالمگیریه، جلدا، صفحه ۵۲۵) نفقه میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقه میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقه میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقه میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقه میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقه میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقه میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقہ میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقہ میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقہ میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقہ میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفقہ میں شرعاً فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ مالداریوی اور تنگدست بیوی کے نفتہ میں شرعاً کا نواز کرانے کا سرعانی کے نفتہ میں شرعاً کا نواز کرانے کی کرانے کرانے کرانے کا نواز کرانے کرانے کرانے کرانے کی کرانے کرانے کی کرانے کرانے

بده حمد عبدالله عفا الله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۰/۵/۱۰ه

#### adbeadbeadbe

نکاح کے بعدر تھتی میں اگر خاوند بلاوجہ تا خیر کر بے تو بیوی نان ونفقہ کی شرعاً حقد ارہے:
ہمارے ایک عزیز صوفی محمہ خالد کی بیٹی کا عقد سٹی محمر آصف ہے ہو چکا ہے لیکن نکاح کو
ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہے مگر محمر آصف ابھی تک رخصتی کیلئے تیار نہیں کہ گھریلو حالات ٹھیک نہیں

ابھی شادی کرنے کے قابل نہیں ہیں کچھ مرصہ تھم جاؤ بگر صوفی محمد خالد صاحب تکدست اور غریب ہیں اس لئے اٹکا مطالبہ ہے کہ' یا رضتی کراؤیا اپنی بوی کا ماہانہ خرچہ دو' سوال ہیہ ہے کہ کیا صوفی صاحب کا مطالبہ درست ہے؟

سائل ..... محدخالد، ملتان

## العوال

#### सारोक्तिक सारोक्तिक सारोक्तिक

# سال میں بوی کتنے جوڑوں کی شرعاً حقدارہے؟

آج کل فیشن کا دور ہے اور مہنگائی روز بروز برھ رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہرتقریب،
عیدیا خوشی کا کوئی بھی موقع آجائے تو گھروالوں کا مطالبہ ہوجا تا ہے نئے کپڑے بنوا کردواس طرح
سال میں کئی جوڑے خرید کر دینے پڑتے ہیں اگر خرید کرنہ دیں تو طعن وتشنیج کا سامنا کرنا پڑتا

ہے۔سوال بیہے کہ سال میں کتنے جوڑے بیوی کودینالازم ہیں؟

سائل ..... محداحد، لا مور

## العوال

عورت سال بحريس صرف دوجوزول كى حقدار ب\_قانونا اس يزياده كا مطالبه كرنا درست نهيس بهنديييس ب: انما تفوض الكسوة في السنة مرتين في كل ستة اشهر مرة كذا في المبسوط (عالمكيريه، جلدا ، صفحه ۵۵۵)

> بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۰/۵/۱۰ه

#### adbeadbeadbe

# زوج عائب كى زمين كونفقه كيليّ بيجنا جائز نهين:

امّ جمیل کا خاوندائے چھوڑ کر چلا گیا اور نفقہ وغیرہ کا کوئی انظام نہیں کیا،اور عرصہ دراز تک کی خرنہیں گیا،اور عرصہ دراز تک کوئی خرنہیں لی۔اب امّ جمیل نے بذریعہ عدالت نفقہ کا مطالبہ کیا تو اس مخص نے کہا کہ میں نے متہمیں تین طلاقیں دے دی تھیں۔اب دریا فت طلب امور سے ہیں!

- (۱) .....ام جميل كب مطلقه موئى اورعدت كاكياتهم ع؟
  - (٢) ....امجيل كفقه كاكياتكم بعندالشرع؟

(۳)....خاوند کی زمین جوگا وَں میں موجود ہے اس کوام جمیل کا نفقہ بنایا جاسکتا ہے یانہیں؟ سائل .... محمر جمیل، گوجرا نوالہ

## العوال

(۱).....ام جميل اس وقت مطلقه موئى جب فاوند نے طلاق كا اظهاركيا ہے فاوند كے اس اقرار كے بعد سے اس كى عدت شار موگى۔ لما فى الدر المختار: لو اقر بطلاقها منذ زمان ماض فان الفتوىٰ انها من وقت الاقر ار مطلقاً نفيا للتهمة (جلد ۵، صفحه ۲۰۵)

وفى البزازية: اقر انه طلق امرأته منذ خمسين سنة ان كذبته فى الاسناد او قالت لا ادرى يقع الطلاق من وقت الاقرار ...... كذا اختاره المتأخرون (بزازيكل هامش البنديجلد ٣، صفح ٢٥٠)

(۲) .....اس كا نفقه فاوند ك ذمه واجب بين بي بي الله كد گذشته نفقه صرف دو بي صورتول من واجب بوتا به نفقه كا مقدار من واجب بوتا به نفقه كا مقدار والنفقة لا تصير دينا الا بالقضاء او الرضاء مقين كرلى بولما في الدر المختار: والنفقة لا تصير دينا الا بالقضاء او الرضاء وفي الشامية: اى اذا لم ينفق عليها بان غاب عنها او كان حاضرا فامتنع فلايطالب بها بل تسقط بمضى المدة (الدرالخارم الثاميه جلده به مفي الاستقط بمضى المدة (الدرالخارم الثاميه جلده به وسفى من الزمان قبل ان يفرض القاضى لها النفقة وقبل ان يتراضيا على شي فان القاضى لايقضى لها بنفقة ما مضى عندنا كذا في المحيط (عالميريه جلدا بصفي الهندية)

(۳)....خاوند کی زمین کواس عورت کا نفقہ نہیں بنایا جا سکتا۔البتہ اگر خاوند کے مال میں روپے پیسے بإطعام وغیرہ موجود ہوں تواسے بیوی کے نفقہ میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

لمافي الدر المختار: وتفرض النفقة بانواعها الثلاثة لزوجة الغائب الى قوله في مال له من جنس حقهم كتبر او طعام اما خلافه (كعروض وعقار) فيفتقر للبيع

و لا يباع مال الغائب اتفاقاً (جلد ۵، صفح ۳۳۳)....... فقط والله اعلم الجواب صحیح بنده عبد الکیم عفی عنه بنده عبد الستار عفا الله عنه بنده عبد الستار عفا الله عنه

ب می پرامدارن مکنان ۲۹/۱۱/۲۹ ه بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خبرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

# اگرعورت میکے سے جانورلائے تواس کے اخراجات کس کے ذمہوں گے؟

سائل کی بیوی اپنے والدین کے گھر سے دوعدد بکریاں لے آئی ہے، جس کو چارہ وغیرہ ڈالنے کیلئے مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔ سائل خود بیا نظام نہیں کرسکتا اور بیوی کا مطالبہ ہے کہ بکری کیلئے چارہ خرید کر دو، حالانکہ بکریوں کے بڑھنے سے بندہ کوکوئی فائدہ نہیں ہوگا، بیوی خود ن کی کراپئی ذاتی جائیداد زیور وغیرہ بنائے گی اگر مجھے دے دے پھر تو میں خرچ کرنے کیلئے تیار ہوں۔ شریعت کی وشنی میں بتایا جائے کہ کیا بیوی کی ذاتی بحریوں کے چارے کا بندوبست کرنا شرعاً سائل پرلازم ہے؟ مرقشی میں بتایا جائے کہ کیا بیوی کی ذاتی بحریوں کے چارے کا بندوبست کرنا شرعاً سائل پرلازم ہے؟ مرائل ول، شجاع آباد، ملتان سائل سے میدالا ول، شجاع آباد، ملتان

## الجوارب

جوفض جانورکاما لکہواس کے منافع اورفوائد جے حاصل ہوں اس کے اخراجات کاوہی ذمددار
ہوتا ہے۔ ان بکر یوں کا دودھادر بچے گھر پلوضر وریات کیلئے ہیں تو ان کے اخراجات اور چارے کا ذمتہ دار
خاوند ہوگا۔ جو مفادات ان سے حاصل ہوتے ہیں ان کے مقابلے میں چارے کے اخراجات کافی کم
ہوتے ہیں۔ اس کئے خاوند کو حوصلہ کھنا چاہئے۔ لقولہ علیہ السلام "الغرم بالغنم" ((لعمریت))
ہوتے ہیں۔ اس کئے خاوند کو حوصلہ کھنا چاہئے۔ سفت فقط واللہ اعلم
بندہ مجموعہ داللہ عفا اللہ عنہ
مفتی خیر المدارس، ملتان
مفتی خیر المدارس، ملتان

# حامله من الزناكا نفقه بيح كى پيدائش تك اسكے خاوند كے ذمته لازم نہيں:

مساۃ جمیلہ کوشادی ہے قبل ہی حمل ظاہر ہوگیا بھیں کرنے پرایک لڑے پرشک ہوگیا، عین خیر برادری والوں کے مشورے سے لڑی کے والد نے اس لڑکے کا نکاح ڈرادھمکا کراور دباؤ ڈال کراس لڑی سے کر دیا، حالا نکہ وہ لڑکا اب تک اس بات پر قائم ہے کہ بیمل مجھ سے نہیں ہے اب شادی کے بعد وہ اپنی اس زوجہ کوکوئی خرچہ وغیرہ نہیں دیتا۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ جب عقد نکاح ہوچکا ہے اور زھستی بھی عمل میں لائی جا چکی ہے اب خاوند پراس کا خرچہ وغیرہ لازم ہوگا جبکہ خاوند پراس کا خرچہ وغیرہ لازم ہے یا نہیں ؟ اس طرح جو بچہ پیدا ہوگا اس کا خرچہ کس پرلازم ہوگا جبکہ خاوند نے حمل کا اقر ارنہیں کیا۔

سائل ..... محمد من فیصل آباد

# الجوال

برتقدیرصحت واقعه صورت مؤلد میں خاوند، فدکوره لاکی سے استمتاع (بوسہ بهستری وغیره) کاشرعاً مجازنیں ۔لہذائی کی پیدائش تک اس کانان ونفقه خاوند پرشرعاً لازم نہیں۔

ہندیہ میں ہے: رجل اُٹھم بامر اُۃ بھا حبل فزوّجھا ابوھا منه والزوج ینکر ان یکون الحبل منه جاز النکاح و لا نفقة علی الزوج لانه ممنوع من استمتاعها بمعنی من قبله النام مالیریہ، جلدا، صفح ۲۳۸ میں منتقط واللہ اللہ عفا اللہ عنہ منتقط واللہ عفا اللہ عنہ منتقل من

#### adbeadbeadbe

جب عورت محرم یا خاوند کے ساتھ سفر جج پر جائے تو ان ایام کے نفقہ کی حقدار ہے یا نہیں؟ سائل کی دو بیویاں ہیں، ایک بیوی قدرے مالدار والدین کی لڑکی ہے سائل نے ہردو ہویوں کا ماہانہ خرچہ مقرر کررکھا ہے۔ چنانچہ فدکورہ بالاعورت اپنے والدین کے ساتھ اس سال جج پر جارہی ہے اور اس کا مطالبہ ہے کہ جتنے دن جج پرلگ جائیں گے'' ڈیڑھ ماہ یا دو ماہ'' ان کا ایڈوانس خرچہ دے جبکہ سائل کامؤ قف میرے کہ جبتم نے میرے گھر رہنا ہی نہیں تو خرچہ س چیز کا سوال میہ ہے کہ جبتم نے میرے گھر رہنا ہی نہیں تو خرچہ س چیز کا سوال میہ ہے کہ اور کاخرچہ سائل پرلازم ہے؟

سائل ..... محمداحد، بهاؤالدين

## الجوال

اگرعورت کی ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی اوروہ بھائی یا والدوغیرہ کسی محرم کے ساتھ کچ فرض کیلئے سفر کر رہی ہے اس صورت میں وہ بالا تفاق نان ونفقہ کی حقد ارنہیں اور اگر جج کا سفر، رخصتی کے بعد ہوتو مفتی ہے قول کے مطابق وہ نان ونفقہ کی حقد ارنہیں جبکہ سفرمحرم کے ساتھ ہو۔

وان حجت مع محرم لها دون الزوج فلانفقة لها في قولهم جميعاً وان كانت انتقلت الى منزل الزوج فقد قال ابويوسف لها النفقة وقال محمد لانفقة لها

كذا في البدائع وهو الاظهر كذا في السراج الوهاج (عالمگيريه، جلدا، صفحه ۵۴۷) البته جوعورت خاوند كے ساتھ سفر حج كرے توجج كى مدت كانان ونفقه خاوند كے ذمه واجب

الاداء بيكن ات حفر كانفقه ملح كاسفروالانفقه ند ملح كاراما اذا حج الزوج معها فلها النفقة الجماعا، وتجب عليه نفقة الحضر دون السفر (عالمكيرية، جلدا، صفح ٥٣٦)

ج كاخراجات خاوند ك ذمته واجب نبيل و الا يجب الكواء (عالمكيريه جلدا ، صفحه ۵۴۷) فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خبرالمدارس، ملتان ۱۰/ ۱/ ۱۳۲۸ ه

# ﴿مايتعلق بالسكني

ہر بیوی کوعلیحدہ علیحدہ رہائش دینالازم ہے:

اسلام کی روسے اگر مرد، دوسری شادی کرلے تو کیا پہلی عورت کوعلیحدہ گھر اور مکمل خرچہ دینے کا ذمہ دارہے؟ کیونکہ لڑکی والدین کے گھر بیٹھنے کو بوجھ جھتی ہے۔

سائل ..... راؤمحمرالياس، نيوملتان

العوال

شوہر پرلازم ہے کہ ہربیوی کوعلیجدہ علیجدہ رہائش دےخواہ کمرے کی صورت میں ہواور اس کا تمام ضروری خرچہ بھی اس کے ذمتہ ہے (ا)......استان فقط واللہ اعلم

بنده عبدالكيم عفى عنه

نائب مفتی خیراالمدارس، ملتان ۱۲۲۲/۲/۲۳ ه

adbradbradbr

خاوند کے ذمتہ سکنی کے طور پر الگ کمرہ مہیا کرنا کافی ہے جس میں مرد کے متعاد

متعلقین موجود نه هون:

زید کی دوسال قبل شادی ہوئی۔ اہلیہ کچھ عرصہ تک اپنے والدین کے ہمراہ رہی۔ بعد میں

التخريج: (١).....وكذا تجب لها السكني في بيت خال عن اهله ..... واهلها ..... وبيت منفرد من دار له

غلق.....ومرافق ومفاده لزوم كنيف ومطبخ ...... فلكل من زوجتيه مطالبة بيت من دار على

حدة (الدرالخار، جلده، صغيه ٣٢٤ ـ ٣٢٤، ط: رشيد بيجديد) (مرتب مفتى محمرعبدالله عفاالله عنه)

زیدنے اپنی اہلیہ کو اپنی والدہ کے ساتھ رہنے کو کہا اور والدہ کے پاس چھوڑ کر ملازمت کے سلسلہ میں اسلام آباد چلا آیا۔ واضح رہے کہ زید کے تین بھائی اور ایک بہن بھی ہے یہ سب ایک بڑے مکان میں رہائش پذیر ہیں۔ سب چیزیں مشتر کہ ہیں اور کھانا، پینا بھی مشتر کہ ہے۔ زید کی بیوی کا مطالبہ ہے کہ جھے الگ مکان لے کر دیں اور مکان بھی شہر میں ہو اور اس میں سوئی گیس کا ہونا بھی لازمی ہے۔ اب جس مکان میں وہ رہ رہی ہے سب کے باقاعدہ الگ الگ کمرے بنے ہوئے ہیں۔ زید کا کہنا ہے کہ جب اپنا مکان موجود ہے تو پھر الگ مکان کا مطالبہ کیسا؟ بہر کیف قرآن وحدیث کی روثنی میں ارشاد فرمائیں کہ زید اس کو الگ مکان وینے کا پابند ہے یا ہے کہ ذید کے مشتر کہ مکان ، زمین اور دوکان کی تقسیم ہو۔ اس وقت تک تو زیدوغیرہ نے تمام چیزوں کا سر ست والدہ کو بنایا ہوا ہے۔ اور دوکان کی تقسیم ہو۔ اس وقت تک تو زیدوغیرہ نے تمام چیزوں کا سر ست والدہ کو بنایا ہوا ہے۔ سائل سست عبدالرحمٰن ، اسلام آباد

## العوال

# ا گربیوی کی والدین سے نہ بے اور الگ مکان دینے کی ہمت نہ ہوتو کیا کرے؟

اگر والدہ اور بیوی کا جھگڑا ہواور بیوی کہتی ہے کہ میں علیحدہ ہونا چاہتی ہوں اور والد صاحب کوئی کا مہیں کرتے خرج سارا بیٹے پر ہے اگر علیحدہ ہوجائے تو دوگھر کا خرچہ برداشت کرنا مشکل ہے۔ اب دونوں کے حقوق ہیں کس کوتر جیح دینی چاہیے سلم کی کوشش کی لیکن نہیں بن سکتی مخال ہے۔ اب دونوں کے حقوق ہیں کس کوتر جیح دینی چاہیے سلم کی کوشش کی لیکن نہیں بن سکتی محال ہے لہذا بیوی کوڈ انٹ کر دبایا ہوا ہے۔ شرعاً کیا تھم ہے؟

سائل ..... محد عمر

## الجوال

ای گھر کے درمیان میں دیواروغیرہ سے پردہ کرلیں ایک طرف آپ کی بیوی رہاور دوسری طرف آپ کی والدین رئیں اور دونوں کا کھانا پکانا بھی الگ الگ ہواور حسب استطاعت ان کوخر چہ دیتے رئیں۔ لما فی الدر المختار: و کلا تجب له السکنی فی بیت خال عن اهله، و فی الشامیة: فان کانت دار فیھا بیوت و اعطیٰ لھا بیتاً ..... یغلق ویفتح لم یکن لھاان تطلب بیتاً آخر و فی البدائع لو کان فی الدار بیوت و جعل لبیتھا غلقاً علیٰ حدة، قالو ..... لیس لھا ان تطالبه بآخر الله (جلده، صفح ۱۳۲۵ مط: رشید بیجدید) ......فقط و الله الله عنه مفتی خیرالله عنه منال ماکن منال مفتی خیرالمداری، ماکان مفتی خیرالمداری، مفتی خیران مفتی خیرالمداری، مفتی

#### adbeadbeadbe

# ﴿ مايتعلق بنفقة المعتدة

# طلاق کی صورت میں عدت کا نفقہ شرعاً واجب ہے:

لڑی کوطلاق دیدی تواسلام کی روہے کتنے عرصے تک لڑی کاخرچ لڑکے کے ذمہ ہے؟ سائل ..... راؤالیاس،ملتان

الجوال

طلاق کے بعد عورت کی عدت جس کوچیش آتا ہو تین چیف ہے اور عدت میں وہ شوہر کے

گررے گی اور خرچہ شوہر پر لازم ہوگا۔ وتجب لمطلقة الرجعی والبائن ..... النفقة والسكنی والكسوة ان طالت المدة (الدرالخار، جلد۵، صفحه ۳۴۰۔۳۴۰، ط:رشید بیجدید)

فقط والله اعلم

بنده عبدانحکیم علی عنه نائب مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۲۳/۲۳/۲هاه

#### adbeadbeadbe

بدچلنی کی وجہ سے اگر طلاق دے تب بھی عدت کا نفقہ واجب ہے:

زیدی بیوی آ وارہ اور بدچلن تھی اس وجہ سے زید نے بیوی سے کنارہ کشی اختیار کرلی اوراس کوطلاق دے دی۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ آیا اب زید کے ذمّہ عدت کے دنوں کا خرچہ لازم ہے یانہیں؟ اسی طرح طلاق دینے سے پہلے بھی دو ماہ زید نے اسی وجہ سے خرچہ بیس دیا ان

دنوں کا خرچہ بھی لا زم ہے یانہیں؟

سائل ..... محمد عديل، خان بيله

# الجوال

معتدة الطلاق تفقه اور عنى كى شرعاً حقد ارب خواه جس وجه بي طلاق د ب حنديد مين به المعتدة عن الطلاق تستحق النفقة والسكنى كان الطلاق رجعيا او بائنا او ثلاثا حاملا كانت المرأة او لم تكن (عالمكيريه ، جلدا ، صفحه مده محمو الله عفا الله عنه منده محمو عبد الله عفا الله عنه مفتى خير المدارس ، ملتان مفتى خير المدارس ، ملتان

#### adbisadbisadbis

معتدہ اگر خاوند کی اجازت کے بغیر والدین کے ہاں عدت گذار ہے قان و نفقہ کی حقد ارتہیں:

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دئی، لیکن ہندہ اپنی عدت خاوند کے گھر میں نہیں گذار رہی بلکہ اپنے والدین کے گھر عدت گذار رہی ہے۔ اس کے باوجودوہ عدت کے دنوں کا خرچہ ما نگ رہی ہے۔ سوال بیہ کہ اس صورت میں ایا معدت کا خرچہ خاوند کے ذمتہ لازم ہے یانہیں؟

مانگ رہی ہے۔ سوال بیہ کہ اس صورت میں ایا معدت کا خرچہ خاوند کے ذمتہ لازم ہے یانہیں؟

سائلہ سنت خالدہ، قادر پور، راوال، ملتان

# العوال

منده اگر فاوند کی اجازت کے بغیرا پے میکے میں عدت گذار ہے تو شرعاً عدت کا خرچہ فاوند کے ذمہ نہیں ۔ شامیہ میں ہے: ان الحرة اذانشزت فطلقها زوجها فلها النفقة والسکنی اذا عادت الی بیت الزوج (شامیہ جلد ۵، صفح ۳۲۳) و فی الدر المختار: لانفقة لاحد عشر، مرتدة، مقبلة ابنه .... و خارجة من بیته من

غير حق وهي الناشزة (جلد٥، صفحه ٢٨٨ ، ط:رشيد بيجديد) ............ فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفا الله عنه مفتى خير المدارس ، ملتان ۱۳۲۲/۲/۲

#### addisaddisaddis

تكاح فاسدكى عدت كانفقه خاوند كے ذمته واجب نہيں:

زیدنے ایک عورت (ہندہ) سے نکاح کیا۔ جبکہ اس سے قبل ہندہ کی مال خالدہ کے ساتھ بھی زید کے ناجا کر تعلقات تھے۔ بعد میں مسئلہ معلوم ہوا کہ زید کا نکاح ہندہ سے جے نہیں ہوا اس لئے زید نے ہندہ کوچھوڑ دیا۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ ہندہ پرعدت لازم ہے یا نہیں؟ نیز ایام عدت کا نفقہ زید پرلازم ہے یا نہیں؟

سائل ..... محمداحمه، چنیوث

# الجوال

تکاح فاسد میں ہم بستری کر لی تو اس صورت میں علیمدگی کے بعد عدت واجب ہے۔

لیکن عدت کا خرچہ زید پرواجب نہ ہوگا۔ لما فی الشامیة: فلا نفقة علی مسلم فی نکاح
فاسد لانعدام سبب الوجوب و هو حق الحبس الثابت للزوج علیها بالنکاح
وکذا فی عدته سبب و لان حال العدة لایکون اقوای من حال النکاح، بدائع
(شامیہ، جلدہ، صفح ۲۸۳، رشید یہ جدید) و فی الدرالمختار: لانفقة لاحد عشر،
مرتدة سبب ومنکوحة فاسداً وعدته (النم ) (جلدہ، صفح ۱۲۸۸) و فی الهندیة: لانفقة فی
النکاح الفاسد و لافی العدة منه (جلدا، صفح ۱۳۲۸) سبندہ محموم عبداللہ عفااللہ عنہ
بندہ محموم عبداللہ عفااللہ عنہ
مفتی خیرالدارس مایان

متوفی عنماز وجماکانان ونفقہ نہ ورٹاء کے ذمتہ ہے اور نہ ہی ترکہ سے لے سکتی ہے: دوران عدت ہوہ کا خرچہ کس کے ذمتہ ہے؟ اگر خاوند کے درٹاء (والدین، بھائی وغیرہ) نہ دیں تو کیاوہ خاوند کے ترکہ میں سے خرچہ لے سکتی ہے؟ (البجو (مر

متوفی عنها زوجها کوعدت کاخر چه خاوند کے ترکہ سے نکالنا درست نہیں (۔) فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس، ملتان مالا کے اس مالا کا سال مالا کے سال مالا کا کہ اسلام کا کہ اسلام کا کہ کا کہ اسلام

#### अवेकिक अवेकिक अवेकिक

عدت وفات کے اخراجات کا میت کے درا اعسے مطالبہ خلاف شریعت ہے:

ایک فخص مسٹی احمر علی فوت ہو گیا۔احمر علی کے والدین اور بیوی زندہ ہیں۔اب تقسیم میراث کے وقت متوفی احمر علی کے سرال والے بیوہ کے حق میراث کے علاوہ ایام عدت کے نفقہ کے طلبگار بھی ہیں کہ ترکہ سے ایام عدت کا نفقہ بھی دیا جائے۔شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ ایام عدت کا نفقہ کس کے ذتہ ہے؟

سائل ..... خالدانور،خانیوال

# العوال

جس عورت کا خاوند فوت ہوجائے۔اس کیلئے شرعاً عدت کاخر چہبیں ہے۔

مندييس م الانفقة للمتوفى عنها زوجها سواء كانت حاملاً او حائلاً (جلدام في ۵۵۸)

التخريج: (۱) .....لما في الدرالمختار: لاتجب النفقة بانواعها لمعتدة موت مطلقاً ولو حاملاً (جلده، مخد ۱۳۳۳) وفيه ايضاً: لا نفقة لاحد عشر: مرتدة، ومقبلة ابنه، ومعتدة موت (الغ) (جلده، صغه ۱۳۸۸) وفي العالمگيريه: لا نفقة للمتوفى عنها زوجها سواء كانت حاملاً اوحائلاً (جلدا، صغه ۵۵۸) (مرتب مفتى محمود الله عقاالله عنه)

وفى الدرالمختار: لا نفقة لاحد عشر: مرتدة، ومقبلة ابنه، ومعتدة موت ((الغ) (جلده، صفحه ۱۸۸، ط:رشیدیه جدید) وفیه ایضاً: لاتجب النفقة بانواعها لمعتدة موت مطلقاً ولو حاملاً (جلده، صفح ۱۳۲۲، ط:رشیدیه جدید)

#### स्थाने विकास स्थाने विकास

# مطلقه بیوی شرعاً صرف ایام عدت کے تان ونفقه کی حقدار ہے:

ایک فض محرساجد نے اپنی بیوی کوطلاق دے دی۔ طلاق کے بعد دوران عدت محرساجد اپنی مطلقہ کوخر چہ دیتار ہا۔ عدت پوری ہونے پرساجد نے خرچہ بند کر دیالیکن بیوی کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ جب تک لڑکی کی دوسری جگہ شادی نہیں ہو جاتی اس وقت تک لڑکی کا خرچہ ساجد برداشت کرے۔ کیا عدت گذر نے کے بعد بھی سابقہ شوہر پر بیوی کا خرچہ لازم ہے؟ برداشت کرے۔ کیا عدت گذر نے کے بعد بھی سابقہ شوہر پر بیوی کا خرچہ لازم ہے؟ سائل ..... افضل جاوید، ملتان

# العوال

طلاق دینے کے بعد خاوند پرصرف ایام عدت کا نفقہ لازم ہے۔عدت گذرنے کے بعد خاوند سے نفقہ کا مطالبہ شرعاً درست نہیں۔ لما فی الهدایه: واذا طلق الرجل امراته فلها النفقة والسكنى فى عدتها رجعیاً كان او بائناً (جلد ۲، صفح ۲۳۲)

"فی عدتھا" کی قیدے معلوم ہوا کہ عدت کے بعدخر چہلازم نہیں۔

ورمخار مي ، ونفقة الغير تجب على الغير باسباب ثلاثة زوجية، وقرابة،

وملك (الدرالخار، جلده، صفح ۲۸۳)

جَبَهِ صورت منو له میں ان میں سے کوئی سبب بھی تحقق نہیں ۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنه مفتی خیر المدارس، ملتان مسلم ۱۳۲۸ /۳/ساھ

#### addisaddisaddis

كيا" معتده" بيچ كودوده پلانے كى اجرت ليستى ہے؟

زید نے اپنی ہیوی (ہندہ) کوطلاق دے دی۔ جس سے زید کا ایک بچہ بھی ہے، جو کہ ابھی شیر خوارگی کی حالت میں ہے۔ ہندہ ابھی حالت عدت میں ہےاور بچے کو دودھ پلانے کی اجرت مانگ رہی ہے۔ ہندہ ابھی حالت عدت میں ہے کو دودھ پلانے کی اجرت مانگنا ہندہ کیلئے شرعاً جائز ہے؟ دودوھ پلانے کی اجرت مانگنا ہندہ کیلئے شرعاً جائز ہے؟ سائل سست محمد خالد ،کلورکوٹ سائل سست محمد خالد ،کلورکوٹ

# العوال

addsaddsadds

# همايتعلق بنفقة الاولاد

# كيا بيچ كى ولا دت كے اخراجات خاوند كے ذمته ہيں؟

بچ کی پیدائش پرڈاکٹر و دائی وغیرہ کے جواخراجات ہوتے ہیں۔ س کے ذمتہ ہوتے ہیں جبکہ پیدائش کے زمانہ میں عام طور پرعورت اپنے والدین کے گھر چلی جایا کرتی ہے بیخرج والدین پرہے یا خاوند پڑ؟

سائل ..... محمدخادم،ملتان

## العوال

ہندیہ ش ہے: واجرة القابلة علیها ان استأجرتها ولو استأجرها الزوج فعلیه، وان حضرت بلا اجازة فلقائل ان یقول علی الزوج لانه مؤنة الوطئ ویجوز ان یقال علیها کأجرة الطبیب (عالمگیریه، جلدا، صفحه ۵۳۹)

اس جزئيہ ہے معلوم ہوا كہ اجرت اور اخراجات كے وجوب ميں تفصيل ہے تا ہم خاوندكو اداكر نے چاہئيں كيونكہ بيہ مؤدتِ وطى ہيں ............ فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/۵/۱۰ه

#### adbeadbeadbe

اگرنابالغ بچے کا ذاتی مال ہوتو نفقہ اس کے مال میں سے ہوگا والد پرشرعاً لازم نہیں: ایک عورت نے اپنی یو تیوں کو پچھر قم دی اور وہ کسی کاروبار میں (بطور مضاربت) لگا دی گئ تا کہاس میں اللہ تعالی منافع دیں تو بچیوں کے کام آئے۔ بیٹے کی آمدنی (بچوں کے باپ کی آمدنی) بہت معمولی ہے جو گھر کے اخراجات کیلئے نا کافی ہے۔ کیا ان بچیوں کی رقم پر آمدہ منافع میں سے بچھرقم گھر کے اخراجات کیلئے باپ لے سکتا ہے یانہیں؟

نوٹ: بچیاں نابالغ ہیں اور رقم جوان کے منافع میں سے آئے گی زیادہ تر ان ہی کے اخراجات خور دونوش وغیرہ میں خرچ ہوگی؟

سائل ..... غلام نبي،ملتان

#### العوال

اگر بچوں یا بچیوں کا اپنامال ہوتو والد، ان کے مال میں سے ان پرخرچ کرے گاوالد کے ذمہ ان کاخرچ نہیں۔ و نفقة الصبی بعد الفطام اذا کان له مال فی ماله (ہندیہ، جلدا، صفح ۲۵۵) و فیه ایضاً: و نفقة الاناث و اجبة مطلقاً علی الآباء مالم یتزوجن اذالم یکن لهن مال (ہندیہ، جلدا، صفح ۲۵۳)

ان کے مال سے دوسرے بچوں یاان کی والدہ وغیرہ پرخرچ کرنے کی اجازت نہیں ۔۔۔۔۔۔۔فقط واللّٰداعلم

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۳۱۸/۳/۲۵ه

الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان

#### व्यविक्रव्यविक्रव्यविक

بچیوں کا نفقہ نکاح تک والد پرلازم ہے، البتہ بالغ لڑکوں کا نفقہ شرعاً لازم نہیں: جو بالغ لڑکا ہنر سکھنے کے مراحل میں ہواس کاخرچہ والد کے ذمتہ ہے: ہندہ اپنے خاوندزید سے ناچاتی کے باعث اپنے بہنوئی کے گھرر ہائش پذیر ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کی چار بالغ بیٹیاں اور ایک بالغ بیٹا بھی تھمرے ہوئے ہیں۔ زیدان کے وہاں رہنے پرناخوش ہے کیونکہ وہاں دینی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے پردے کا انظام نہیں ہے۔ اب یہ وضاحت فرمائی جائے کہ اٹھارہ سال کی عمر کے بعد تعلیم وتربیت کی ذمہ داری والد پرعائد ہوتی ہے یا والدہ پریااولا دہرلیا ظ ہے آزاداورخود مختار ہے؟

سائل ..... محمدا قبال ولدميان مدايت الله، ملتان

## الجوال

بالغ لڑ کیوں کا نفقہ وخرچہ باپ کے ذمہ ہے جب تک ان کا تکا ح نہ کیا گیا ہوالبتہ بالغ کر کے اگر کمائی پر قادر ہوں تو ان کا خرچہ باپ پر واجب نہیں ہے۔ البتہ جو بالغ کڑ کے کام کرنے پر قادر تو ہیں لیکن ابھی تک وہ کام اچھی طرح نہیں کر سکتے تو ان کا خرچہ بھی باپ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ نافر مان ہوی کا خرچہ خاوند کے ذمہ نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

دين مدرسه كے طالب علم كا نفقه بعد البلوغ بھى والدك ذمه ب:

زیدایک دینی مدرسه کاطالب علم ہاور بالغ ہاورز مانه طالب علمی میں وہ کسب وغیرہ

التخريج: (١)....لما في العالمگيريه: و نفقة الاناث واجبة مطلقاً على الآباء ما لم يتزوجن اذا لم يكن لهن مال.....ولا يجب على الاب نفقة الذكور الكبار الا ان يكون الولد عاجزاً عن الكسب لزمانة او مرض، ومن يقدر على العمل لكن لا يحسن العمل فهو بمنزلة العاجز (عالميريه، جلدا، صغي ٢٥) (٢)....لما في الهنديه: و ان نشزت فلانفقة لها حتى تعود الى منزلة (عالميريه، جلدا، صغي ١٥٣٥) (مرتب مفتى محمود الله عنولة (عالميريه، جلدا، صغي محمود الله عنولة (عالميريه، جلدا، صغي ١٥٢٥)

نہیں کرسکتا۔ تو کیااس کا نفقہ والدین کے ذمہ لازم ہے یا خوداس طالب علم پرلازم ہے۔ سائل ..... محمداحمہ سمندری، فیصل آباد

## العوال

غریب طالب علم اگرَچہ بالغ ہواس کا ضروری خرج والد کے ذمہ ہے، بشر طیکہ پڑھتا ہو وقت ضائع نه كرر با مورو كذا تجب (النفقة) لولده الكبير العاجز عن الكسب ..... وطالب علم لايتفرغ لذالك (الغ) (الدرالخار، جلده، صفحه ٣٢٨، ط: رشيديديد) ال يرعلامه شائ لكه ين: اقول الحق الذي تقبله الطبائع المستقيمة ولا تنفر منه الاذواق السليمة القول بوجوبها لذى الرشد لاغيره (شاميه، جلده، صفحه ٣٣٩) وفي العالمگيرية: وكذا طلبة العلم اذا كانوا عاجزين عن الكسب لايهتدون اليه لاتسقط نفقتهم عن آبائهم اذا كانوا مشتغلين بالعلوم الشريعة (جلدا،صفح ٥٦٣) اگروہ ذی استطاعت ہے تو اس کا خرچہ اس کے مال میں سے ہے۔ ان کان للصغیر عقارٌ وارديةٌ اوثياب واحتيج الى ذالك للنفقة كان للاب ان يبيع ذالك كله وينفق عليه (عالمگيريه، جلدا، صفح ۵۲۲) ..... فقظ والثداعكم بنده محمرعبداللهعفااللهعنه مفتى خيرالمدارس، ملتان @100/0/10

#### addisaddisaddis

جوبالغ بچ کسب سے عاجز ہواس کاخر چہ وعلاج معالجہ حسب حیثیت والدین کے ذمتہ ہے: بندہ ایک مرض میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے کمائی وغیرہ کے قابل نہیں اور بیاری کی وجہ سے قریب المرگ ہے۔ بندہ کے علاج معالجہ کا مسئلہ بنا ہوا ہے، والدصا حب کے پاس ایک گاڑی ہے جوذریعہ آمدن ہے اور والدہ کے پاس پھھزمین ہے جو ماموں کے قبضے میں ہے اور وہ زمین کا گذشتہ ٹھیکہ بھی نہیں دیتے ، والدہ بھی ان سے ٹھیکہ کے معاملہ پرراضی نہیں اگر والدصاحب گاڑی نیج کرعلاج پرلگائیں تو گھر کے ذرائع آمدنی ختم ہوتے ہیں ۔ تو شرعاً کیا والدہ کو مجبور کیا جاسکتا ہے کہ وہ ماموں سے زمین واپس لے یا ٹھیکہ لے کرعلاج معالجہ پرلگائیں ، کیا ماں پر واجب ہے کہ وہ اسے بیٹے کے علاج پر خرج کرے یا والدصاحب پر واجب ہے؟

سائل ..... محمدارشد، گلزیب کالونی، ملتان

#### العوال

#### adbeadbeadbe

كيابچوں كى شادى كے اخراجات والد كے ذمه واجب ہيں؟

بالغ صحت منداولا د کا نفقہ تو والدین پر لا زم نہیں لیکن اولا د کی شادی پر جو کافی سارے اخراجات ہوتے ہیں بیاخراجات کس کے ذمہ ہیں؟ آیا والدین پر لا زم ہیں یا اولا دخود بیا خراجات

برداشت کرے گی؟

سائل ..... ضياءالحن منذى بهاؤالدين

#### الجوال

جولا کا اپائی وغیرہ نہ ہوکسب پر قادر ہواور عاقل بالغ ہواس کے اخراجات والد کے ذمہ نہیں الا یہ کہ معذور ہو یا طالب علم ہو۔ ہندیہ میں ہے: لا یجب نفقة الذکور الکبار الا ان یکون الولد عاجزاً عن الکسب لزمانة او موض (عالمگیریہ، جلدا، صفحہ ۵۲۳) شادی کے جملہ اخراجات مہر، نان ونفقہ، ولیمہ والد کے ذمہ نیس یہ تمام انتظامات بیٹا خود کرے، البتہ رشتہ کی تلاش، انتخاب وغیرہ میں والدین خوب تعاون کریں۔ فقط واللہ اعلم

ینده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۸/۵/۵۱۱ه

سائل ..... عبدالرحمٰن،حرم گیٹ ملتان

#### addisaddisaddis

والد کے فوت ہوجانے کے بعد بچوں کا نفقہ شرعاً دادا پر بھی لازم ہے:

ایک خف مسلی عبدالقادر نے اپنی بیوی کوطلاق دیدی جس سے خف نہ کور کے دو بچ بھی تصطلاق کے بعد خف نہ کور چے ماہ تک زندہ رہا اور بچوں کا خرچہ بچوں کی والدہ کو دیتارہا، لیکن چے ماہ بعد مسلی عبدالقادر فوت ہو گیا اور بچوں کو ترکہ سے معمولی می رقم ملی جو ختم ہو چکی ہے۔ بچوں کی والدہ خود تنگدست ہے حسب تو فیق خرچ کرتی رہتی ہے۔ گر بچوں کے دادا سے بچوں کے خرچہ کا مطالبہ کیا گیا کہتم بھی بچوں کیلیے ماہانہ خرچہ دیا کرو لیکن وہ اس پڑئیس آتا۔ شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ کیا بچوں کے دادا پرصورت مسئولہ میں خرچہ لازم ہے یا نہیں؟

## العوال

اگر بچوں کا اپنا مال نہیں تو صورت مسئولہ میں بچوں کے دادا پر تابالغ بچوں اور دونوں قتم کی بچیوں کا خرچیشر عاً واجب ہے عدالت اخراجات اداکر نے کا اسے پابند بنائے گی۔ اعلم انه اذا مات الاب فالنفقة علیٰ الام والجد علیٰ قدر میر اٹھما اٹلاٹا فی ظاہر الروایة، وفی روایة علی الجد وحدہ (شامیہ جلد ۵، صفح ۱۳۲۸) ...... فقط والله عفا الله عنه مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

اگر والد تنگدست ہوا ور دا دا مالدار ہوتو دا دا پرخر چہلا زم ہے:

مسٹی غلام پلین ایک غریب اور فقیر محص ہے، جس کے تین چار چھوٹے بچے ہیں جبہ غلام پلین کی کمائی اس قدر قلیل ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں ان بچوں کیلئے ناکافی ہے۔ اس لئے بچے بہت ہی تکلیف اور مشقت سے وقت بسر کررہے ہیں بسالوقات ادھراُدھر سے ما مگ کر گذارہ کرتے ہیں بھی بھو کے رہتے ہیں، بچوں کی والدہ بھی فوت ہو چی ہے جبکہ بچوں کا وادا ایک صاحب استطاعت آ دمی ہے بچوں کو ماہا نہ بچھ خرچ دے دیا کرے تو اس سے اس کو کوئی فرق نہیں پڑے گالیکن وہ اس سے عافل ہے۔ کیا شرعاً دادا پر بیدلازم نہیں کہ وہ اپنے پوتوں کو جو کہ معصوم اور چھوٹے ہیں خرچ دے دیا کرے قال کے دوریا کرے۔

سائل ..... احمد حسن، فبه سلطان بور

## العوال

صورت مسئولہ میں جب بچوں کا والداس قدر تنگدست ہے کہ بچوں کا نان ونفقہ برداشت

كرنے سے قاصر ہے تو بچوں كے دادا پرشر عالازم ہے كه اس تنگدى كے زمانه ميں بچوں كا نان ونفقه برداشت كرے لما فى الشاميه: ولو كان للفقير اولاد صغار وجد موسر يومر الجد بالانفاق صيانة لولد الولد (شاميه، جلده، صغیه ۳۲۹) (كذا فى العالمگيريه، جلدا، صغی ۵۲۲۵) فقط والله الم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۸/۸/۱۰

#### adbeadbeadbe

اگر والد تنگدست ہواور ماں اور دادا دونوں مالدار ہوں تو شرعاً نفقہ کس پر لازم ہے؟

مسٹی محمر علی کی حادثے کا شکار ہوکر معذور ہو گئے اور ساری جائیدا دعلاج ومعالجہ پرخرچ
ہوگئی اب اس قدر تنگدست ہیں کہ بچوں کوخر چروغیرہ دینے کے قابل نہیں ، جبکہ بچوں کا داداصا حب
حثیت ہے اور والدہ بھی کافی مالدار ہے لیکن اس کے باوجودوہ بچوں کے دادا سے بچوں کے خرچہ کی
طلب گار ہے کہ بیتمہاری بھی اولا دہ لہذا ان کو ماہا نہ خرچہ دیا کرولیکن دادا کو اس بارے میں کوئی
احساس نہیں معاملہ بنچا ہے۔ دریا فت طلب امریہ ہے کہ کیا دادا پرخرچہ لازم ہے؟
احساس نہیں معاملہ بنچا ہے۔ دریا فت طلب امریہ ہے کہ کیا دادا پرخرچہ لازم ہے؟
سائل ..... محمد ناصر ، جھنگ

## الجوال

برتقدير صحت واقعم صورت مسكوله مين بچول كا نان ونفقه صرف والده پرلازم بـــ لما في العالم كيريه: الام اولي بالتحمل من سائر الاقارب حتى لو كان الاب معسراً والام موسرة وللصغير جد موسر تؤمر الام بالانفاق من مال نفسها..... ولايؤمر الجد بذالك (عالم كيريه جلدا مفي ٥٦١ كذافي الثاميه جلده مفي ٣٢٨)

ندكوره بالاعم اس وقت ہے جب بچوں كاكوئى ذاتى مال نه مواگران كاكوئى ذاتى مال موجود ہے تو نفقہ ان كائے مال سے موگا۔ لما فى الدر المحتار: وتجب النفقة بانو اعها على الحر لطفله ..... الفقير الحر فان نفقة المملوك على مالكه والغنى فى ماله الحاضر (الدرالم الم مقى مولام) ..... فقط والله علم بنده محموع برالله عفاالله عنه منتى خيرالدارس، ملتان مفتى خيرالدارس، ملتان مفتى خيرالدارس، ملتان مالم مفتى خيرالدارس، ملتان مالم مالدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

والد، دادااور بھائی کی عدم موجودگی میں نابالغ بچوں کاخر چہ چھا کے ذمتہ ہے:

مستاۃ فاطمہ کا خاوند فوت ہوگیا جس سے فاطمہ کی چھوٹی چھوٹی اولاد ہے۔ فاطمہ خودایک سادہ دیہاتی عورت ہے جوخودروزی کمانے کے قابل نہیں اوراس دور میں باپر دہ رہ کرعورت کیلئے روزی کمانا مشکل ہے اور شوہر کا ترکہ بالکل معمولی ہے جس سے گذر بسر ناممکن ہے جبکہ ادھر فاطمہ کے خاوند کا بھائی اور خود فاطمہ کا بھائی بھی زندہ موجود ہیں اور کمانے کے قابل ہیں۔ دریا فت طلب امریہ ہے کہ خود فاطمہ اور فاطمہ کی چھوٹی اولا دکا خرچہ وغیرہ شرعاً کس پرلازم ہے؟

#### الجوال

صورت مسئولہ میں نابالغ بچوں کا نان و نفقہ بچوں کے بچا پرہے جبکہ وہ غنی ہو۔ کمایفھم من العالمگیریة: واذا کان للاب المعسر اخ موسر یؤمر الاخ بالانفاق علی الصغیر (عالمگیریہ، جلدا، صفح ۲۲۵) وفی الشامیة: اذالم یکن للاب مال، والجد اوالام او الحال او العم موسر یجبر علی نفقة الصغیر (شامیہ، جلده، صفح ۳۲۷)

#### اورمسمّا ۃ فاطمہ کاخرج اس کے بھائی کے ذمہ ہے جبکہ وہ بھائی غنی ہو۔

منديه من به و تجب نفقة الاناث الكبار من ذوى الارحام وان كن صحيحات البدن اذا كان بهن حاجة الى النفقة (جلدا مفيه ٥٦٦) فقط والله اعلم

بنده مجمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان سام ۲۷/۳/۵

#### addisaddisaddis

## زناہے جو بچہ پیدا ہواس کا نفقہ س کے ذمتہ ہے؟

زیدگی بیوی (ہندہ) کے زیدگی عدم موجودگی میں خالد سے ناجا ئز تعلقات ہو گئے۔جس
سے ناجا ئزلڑ کا پیدا ہو گیا۔اس بات کاعلم خود زیداور علاقے والوں کو ہے اس لئے زیداس بچے کے
نان ونفقہ کی ذمہ داری اٹھانے سے انکاری ہے اور اس سے نفرت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کا نفقہ
ہندہ خود برداشت کرے۔سوال یہ ہے کہ آیا زید پر ذکورہ بچے کا نفقہ شرعاً لازم ہے یا نہیں؟اگر زید
برنفقہ لازم نہیں تو نفقہ کس برہے؟

سائل ..... محمدعامر،منڈی پڑمان

#### الجوال

اگرزیداور ہندہ لعان کریں اور قاضی بچے کے نسب کو منقطع کردی تو ایسی صورت میں اس بچے کے نفقہ کی ذمہ داری ہندہ پر ہوگی زید پر اس کا خرچہ واجب ہیں ۔لقولہ تعالی: وعلی المولود له رزقهن و کسوتهن بالمعروف (اللّهِم)

نفقہ کے وجوب کے لئے مولود لہ ہونا شرط ہے جو صورت مذکورہ میں مفقود ہے۔بدوں لعان میہ بچہ زید کا شار ہوگا۔لقولہ علیه السلام: الولد للفراش وللعاهر الحجر (مسلم شریف،جلدا،صفحہ ۲۷، بخاری شریف،جلدا،صفحہ ۲۱۲)

ال صورت مين نفقه زيد پرواجب موگار مستنده محمد عبدالله عفا الله عند منده محمد عبدالله عفا الله عند مفتی خبر المدارس، ملتان مفتی خبر المدارس، ملتان ماستان میشد میشان م

#### adbeadbeadbe

زوجہ زنا کا اور غیرز وج سے حمل کا اقرار کرلے تب بھی بچے کا نسب خاوند سے ہی ہوگا اور نفقہ خاوند کے ذمتہ ہوگا:

معتدہ کو بچہ پیدا ہوا، فی الحال وہ پونے دوماہ کا ہے۔ معتدہ کا خاوندا نکار کرتا ہے کہ یہ بیرا نطفہ نہیں ہے لہٰذا میں اس کونہیں رکھتا اور تفتیش کے بعد عورت نے بھی اقر ارکر لیا ہے کہ یہ بچہ میر ے خاوند کا نہیں ہے۔ اب قابل دریافت امریہ ہے کہ یہ بچہ اگر کسی دوسرے آ دمی کو دیا جائے تو اس نے کو ماں سے چھڑا نے کا جرم کس پر ہوگا؟ اور دودھ کا خرچہ خاوند پر آئے گا یا نہیں؟ نیز معتدہ کا خاوند ولا دت سے پہلے سے اقر ارکر رہا ہے اور معتدہ بھی ولا دت سے پہلے سے اقر ارکر رہی ہے کہ یہ میرے خاوند کا نطفہ نہیں ہے۔

کہ یہ میرے خاوند کا نطفہ نہیں ہے۔

سائل ..... یا مین، ملتان

## الجوال

یچ ندکورکانسب خاوند ندکور سے ثابت ہے اگر چہ وہ دونوں اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ
پیمل خاوند کے نظفہ سے نہیں، لہٰذا اس بچہ کاخر چہ خاوند پر لازم ہے، البتۃ اگر کوئی دوسرا آ دمی والدین کی
رضامندی سے اس بچکوا پنی پرورش میں رکھے تو یہ بھی درست ہے ۔ فقط واللہ اعلم
الجواب شجح
بندہ محمد السحاح عفر اللہ لہ
بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ
نائب مفتی خیر المدارس، ملتان
نائب مفتی خیر المدارس، ملتان
نائب مفتی خیر المدارس، ملتان

التخريج: (١).....لما في الهنديه: ولو نفي ولد زوجته الحرة فصدقته فلاحد ولا لعان وهو ابنهما لايصدقان على نفيه كذا في الاختيار شرح المختار (جلدا مفي ١٥٥) (مرتب مفتى محرعبد الشعفا الشعنه) مفلس باب بچوں کی مملوکہ اشیاءان کے اخراجات کیلئے فروخت کرسکتا ہے:

ایک فخص محمر اجمل تنگدست آ دمی ہے جبکہ اس کی بیوی فوت ہو چکی ہے جس سے فخص فرکور کے دولڑ کے ہیں مرحومہ چونکہ مالدارعورت تھی اس وجہ سے بچوں کو والدہ کے ترکہ سے بہت ساراسامان منقولی و غیر منقولی ملا ہے۔اب بچوں کا والدخود تنگدست ہے اس لئے خودتو بچوں پرخرچ مہیں کرسکٹا البتہ بچوں کی منقولی و غیر منقولی و غیر منقولی جائیدا دکوفر وخت کر کے ان کا نان ونفقہ پورا کر رہا ہے۔
کیا مسٹمی محمد اجمل کا یہ فعل شرعاً درست ہے؟

سائل ..... محمد فاروق، تشمير

العوال

پوں کا خراجات پورے کرنے کے لئے مقلس باپ بچوں کی مملوکہ منقولی وغیر منقولی اشیاء کوفروفت کرنے کا شرعا مجاز ہے۔ چنا نچے ہند یہ شی ہے: وان کا ن للصغیر عقار او اردیة او ٹیاب واحتیج الی ذالک للنفقة کان للاب ان یبیع ذالک کله وینفق علیه کذا فی الذخیرة (عالمگیری، جلدا، صفح ۲۵۱) اور درمخار میں ہے: وتجب النفقة بانواعها علی الحر لطفله ..... الفقیر الحر فان نفقة المملوک علی مالکه والغنی فی ماله الحاضر، وفی الشامیة: قوله : فی ماله الحاضر، یشمل العقار والاردیة والثیاب فاذا احتیج الی النفقة کان للاب ان یبیع ذالک کله وینفق علیه؛ لانه غنی بهذه الاشیاء، (درمخارم الثامی، جلده، صفح ۱۳۲۸ الله عنالله عنالله عنالله مفتی خرالداری، مانان بنده محموع بدالله عفاالله عند مفتی خرالداری، مانان

#### addisaddisaddis

## طے كے بغير گذشته مدت كا نفقه اولا دلينے كى حقد ارتبيں:

میرے شوہرابوالحن نے جھے ہیں سال سے پہلے طلاق دی تھی اس وقت میرے پاس
ایک لڑی تھی اور جھے حمل بھی تھا فاوند نے وعدہ کیا تھا کہ زندگی تک خرچہ و غیرہ دیتارہ گالیکن اس
نے پچھ خرچہ و غیرہ نہیں دیا ہیں نے اپنی لڑکی کی شادی کرائی اس پر بھی فاوند کے رشتہ داروں نے میری المداذ نہیں کی، اب میرے فاوند کے رشتہ داروں نے میری لڑکیوں پر عدالت میں مقدمہ دائر کردیا ہے اور ابوالحن کی جائیدا دمیں سے حصہ ما نگ رہے ہیں جبکہ میرے فاوند کا کوئی لڑکا اور بہن بھائی وغیرہ نہیں ہیں۔ اب سوال ہے ہے کہ میں لڑکیوں کے خرچہ لینے کی حقد ار بوں جو کہ پرورش اور شادی پر بوا؟

سائل ..... محداسكم

## العوال

## برتقذ برصحت واقعدسا كله بجيول كاسابقه خرجه وصول نبيل كرعتى-

لما في الشامية: ولو قضى القاضى للولد والوالدين و ذوى الارحام بالنفقة فمضت مدة سقطت لان نفقة هؤلاء تجب كفاية للحاجة حتى لاتجب مع اليسار وقد حصلت بمضى المدة (شاميه، جلده، صفي ٢٧٧)

جب قضائة قاضى كے بعد بھى مفتى مت سے خرچ ساقط ہوجاتا ہے تو قضائے قاضى كے بغير بدرج اولى ساقط ہوجائے گا۔ ایسے بی تایازاد بھائی پرآ كنده كيلئے بھى خرچ واجب نہيں ہے۔
قال العلامة عبد الحقى فى حاشية الهداية: قوله: "لكل ذى رحم محرم" ولو كان رحماً غير محرم نحو ابن العم، او محرماً غير ذى رحم نحو الاخ من الرضاع او الاخت من الرضاع او الاخت من الرضاع او رحماً محرماً لا من قرابة نحو ابن عم هو الاخ من الرضاع ا

لاتجب النفقة عيني، (عاشيه مدايه، جلدام فيه ٢٨٥ مط: رحمانيلامور)

وفى العالمگيرية: أن شرط وجوب النفقة هو أن يكون ذوالرحم من أهل الميراث (عالمگيريي،جلدا،صفحه٣٦) ........................ فقط والتّداعم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۰۳/۳/۲۳

#### addisaddisaddis



## ﴿ما يتعلق بنفقة ذوى الارحام

## اگروالدین تنگدست مول توان کے ضروری اخراجات بالغ اولاد کے ذمتہ واجب ہیں:

زیداوراس کی بیوی خود غریب، ناداراور کمانے کے قابل نہیں ہیں، جبکہ زید کے دو بیٹے

کمانے والے موجود ہیں زید ان کو کہتا ہے کہ اپنی کمائی سے ماہانہ کچھ ہمارے خرچ کے لئے مقرر کر

دولیکن بیٹوں کا کہنا ہے ہے کہ ہماری ذاتی کمائی میں سے آپ کا کوئی حصہ نہیں ہم جب چاہیں گے

اپنی مرضی سے فرصت کے مطابق امداد کر دیا کریں گے۔ شرعاً ضعیف و کمزور والدین کا خرچہ اولا و

کے ذمتہ ہے یانہیں؟

سائل ..... محديليين، قاسم بيله

## العوال

اگر والدین غنی اور صاحب استطاعت ہیں تو ان کا خرچہ ان کے اپنے مال میں ہے، بچوں پرشرعاً واجب نہیں۔ ہندیہ میں ہے: الا یقضی بنفقة احد من ذوی الار حام اذا کان غنیاً (عالمگیریہ، جلدا، صفحہ ۲۹۱)

البتہ نادار ہونے کی صورت میں ان کے اخراجات کا انظام کرنا بچوں پر لازم ہے۔ ہندیہ میں ہے: ویجبر الولد الموسر علی نفقة الابوین المعسرین مسلمین کانا او ذمین (عالمگیریہ،جلدا،صفحہ ۵۲۳)

اگر کسی کی پچیال غنی و مالدار ہیں اور والدین مفلس ہیں تو وہ بھی خرچہ دینے کی پابند ہیں لیکن این اسے دینا خیانت اور چوری ہے۔ لیکن اپنے ذاتی مال سے دینا خیانت اور چوری ہے۔ ہندیہ میں ہے: واذا اختلطت الذكور والاناث فنفقة الابوین علیهما علی السویة

في ظاهر الرواية وبه اخذ الفقيه ابو الليث وبه يفتي (الخ ) (جلدا بصفح ٢٦٣) .....فقط والله اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۸/۵/۳

#### addisaddisaddis

## مالداروالدين كابيغ سے نان ونفقه كامطالبه شرعاً درست نبين:

میرے والدصاحب نے مجھ سے اور میری والدہ سے لاتعلقی اختیار کرلی تھی۔اس وقت میری عمریا نجے سال تھی پیدالتعلقی بغیر طلاق کے تھی جناب میں نے اور میری والدہ نے بڑے تھن حالات میں زندگی گذاری میری والدہ نے گھر چلانے میں بڑی محنت کی۔اس دوران میں نے ایک ویلڈ تگ کی دوکان پرکام سیکھنا شروع کردیا پھرکام مکمل سیھے لینے کے بعد میں نے اپنے استاد صاحب کے پاس ملازمت اختیار کرلی اور اپنی قلیل ماہانہ آمدنی سے پچھ بچاتا رہا۔عرصہ دس بارہ سال کے بعد میں نے محدود وسائل کے ساتھ اپنا کام شروع کیا اور آج میں بتیں سال کی عمر کو پہنچ چکا ہوں اس وقت میری آمدنی معقول ہے جس سے میں اپنے پانچے بچوں، بیوی، اور والدہ کا پیٹ یال سکتا ہوں جبکہ میرے والدصاحب نے ہمیں چھوڑنے کے بعد بھی بھی ہاری خبر کیری نہیں کی بلکہ ہمیں چھوڑنے کے بعد خانپور سے راجن پور منتقل ہو گئے اور وہاں دوسری شادی کرلی۔اس بیوی سے ان کے یا کی جھنے ہیں جو کہ جوان ہیں۔اور میرے والدصاحب صاحب حیثیت انسان ہیں اورعلاقے کے کونسلر بھی منتخب ہوئے ہیں ان کی آمدنی نہایت معقول ہے۔اب میرااپنا کاروبار بھی راجن بور میں ہے جبکہ میرے ہیوی، بچوں کی رہائش میری والدہ کے ساتھ خانپور میں ہے میرے والدصاحب شروع سے لے کراب تک مجھ سے الگ ہیں بھی انہوں نے میرے ساتھ کی قتم کا کوئی تعاون نہیں کیالیکن اب وہ مجھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ میں ان کواسیے ذاتی کاروبار سے حصہ دول اوراینے سوتیلے بھائیوں کو بھی دوں جبکہ بھی بھی انہوں نے ہمارے ساتھ تعلق قائم نہیں کیاحتی کہ دوسری بیوی عرصہ دوسال سے وفات پا چکی ہے اس کے باوجود انہوں نے میری والدہ کو باوجود طلاق نہ ہونے کے اپنے پاس نہیں بلایا۔ تو کیا میں اس بات کا پابند ہوں کہ اپنے والدصاحب کے مطالبہ پران کو اور اپنے سو تیلے جوان بھائیوں کو اپنے ذاتی کاروبار میں سے حصہ دوں اور اگر میں انکار کر دوں تو کیا میں گنہگار قرار پاؤں گا جبکہ میں حسب تو فیق اپنے والدصاحب کی خدمت کرتا رہتا ہوں۔

سائل ..... محدایاز،راجن پور

#### العوال

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۲/۱۲/۵ الجواب سيح بنده محمداسحاق غفرله مفتی خیرالمدارس،ملتان

#### श्रवेधक श्रवेधक श्रवेधक

اگر والدین تنگدست ہوں تو لڑکوں کی طرح مال دار بالغدلڑ کیوں پر بھی والدین کاخر چہ واجب ہے:

خالداوراس کی دو بہنیں خالدہ اور جمیلہ تینوں شادی شدہ ہیں صاحب حیثیت ہیں اوران کے والدین کمزور اور کمائی وغیرہ کے قابل نہیں ہیں۔اس لئے ان کے اخراجات کھانا، پینا،علاج معالجہ وغیرہ سب خالد برداشت کرتا ہے اور بار ہا بہنوں سے مطالبہ کر چکا ہے کہتم بھی والدین کو خرچہ و غیرہ دیا کروتمہارا بھی حق بنتا ہے لیکن بہنوں نے بھی اس بارے میں نہیں سوچا اس لئے خالد پریشان ہے۔ شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ خالد کا مطالبہ درست ہے؟ کیا والدین کا سارا خرچہ صرف بیٹے کے ذمتہ لازم ہے یا بیٹیوں پر بھی والدین کا کچھت ہے؟

سائل ..... احد حسن مظفر كره

## الجوال

#### adbradbradbr

تنگدست دالد کاخرچه تمام لڑکوں پر لازم ہے البتہ جولڑ کا جس قدر زیادہ مالدار ہونفقہ کا زیادہ تر حصہ اُسی کے ذمتہ ہے:

والدين بهي گذشته زمانے كاخر چه وصول نبيس كرسكتے:

میرے چار بیٹے ہیں، بڑے کا نام کلیم اللہ اسے چھوٹے کا نام حفیظ اللہ پھر حبیب اللہ اور سبے کھوٹے کا نام حفیظ اللہ دونوں اور سب سے چھوٹے بیٹے کا نام سلیم اللہ ہے۔میرے بڑے دو بیٹے کلیم اللہ اور حفیظ اللہ دونوں

سرکاری ملازم ہیں ایک کی تمیں ہزار اور دوسرے کی ہیں ہزار ماہوار شخواہ ہے۔ان دونوں نے مجھے ہیں سال سے روٹی خرچہ ہیں دیا اور نہ ہی کسی دکھ سکھ میں مدد کی اس وقت مجھے صرف میرا تیسرا بیٹا حبیب اللہ ساراخرچہ دیتا ہے اور میری کفالت کرتا ہے یہ بھی سرکاری ملازم ہے اس کی شخواہ دس ہزار ہے لیکن اس کے ساتھ بیا ہے دوگھروں کے اخراجات بھی ادا کرتا ہے اس کی دوشادیاں ہوئی ہیں اور میرے چو تھے اور سب سے چھوٹے بیٹے سلیم اللہ کا کوئی کاروباریا ملازمت نہیں ہے۔

مولانا! فرمائیں شرعی طور پر میں اپنے بڑے بیٹوں کلیم اللہ اور حفیظ اللہ جنہوں نے مجھے کمھے کم چنہ کی میں اس سے خرچہ کا دعویٰ کرسکتا ہوں۔ آکھیں بند ہو چکی ہیں کردے کا آپریشن کرایا ہوا ہے۔ اس وقت میری عمر پچاس سال ہے فالج کے خطرے سے چلنا کی مابند ہوگیا ہے۔

سائل ..... حافظ رحيم بخش مظفر گڑھ

العوال

اگرآپ کی ذاتی جائیداداس قدر ہے کہ آپ اپنے نفقہ میں خود کفیل ہیں تو کی بھی لڑک پر آپ کاخر چیشر عالمان م نہیں۔ کیونکہ اولاد پرخر چاس وقت لازم ہوتا ہے جبکہ والد تنگدست اور مخان ہو۔ چنانچ شامی میں ہے: و تجب علی موسر .....النفقة لاصوله الفقراء ..... قوله الفقراء قید به لانه لاتجب نفقة الموسر الا الزوجة (الدرالخار مح الشامیہ، جلد ۵، سفیا ( سلامی وفی العالمگیریة: لایقضی بنفقة احد من ذوی الارحام اذا کان غنیا ( جلدا، صفی ۲۹۱ وفی العالمگیریة : الیقضی بنفقة احد من ذوی الارحام اذا کان غنیا ( جلدا، صفی ۲۹۱ وفی البتراگرائی ذاتی جائیدائیس اور تنگدست ہیں تو پھر آپ کی اولاد پر آپ کے اخراجات و علی حمالج کا انتظام کرتا لازم ہے۔ لما فی الدرالمختار: و تجب علی موسر ولو صغیر آسس النفقة لاصوله الفقراء ولو قادرین علی الکسب (الدرالخار، جلد ۵، صفی ۲۵۸ سکین مسلمین مسلمین

كانا او ذميين ( (الغ ) (عالمكيريه، جلدا، صفح ٥٦٢٥)

اور بینفقہ تمام لڑکوں کے ذمتہ ہے البتہ جولڑکا جس قدر زیادہ مالدار ہے مفتیٰ بہ قول کے مطابق اسی حماب سے نفقہ کا زیادہ تر حصہ اس کے ذمتہ ہے۔ چنانچہ شامی میں ہے: لوکان لفقیر ابنان احدهما فائق فی الغنی والاخر یملک نصاباً فھی علیهما سویة.

خانية ..... ثم نقل عن الحلواني قال مشائخنا: هذا لو تفاوتا في اليسار تفاوتا يسيراً فلو فاحشاً يجب التفاوت فيها، بحر (شاميه، جلده، صفح السه)

وفى العالمگيرية: قال الشيخ الامام شمس الائمة: قال مشائخنا رحمهم الله تعالى انما تكون النفقة عليهما على السواء اذا تفاوتا في اليسار تفاوتا يسيرا واما اذا تفاوتا تفاوتا فاحشا فيجب ان يتفاوتا في قدر النفقة (عالمگيريه، جلدا، صفحه ٥٦٥)

اور جولڑ کا خو دمختاج اورفقیر ہے اس پر والد کا نفقہ شرعاً لا زم نہیں۔

لما فی الشامیة: لاتجب علی الابن الفقیر نفقة والده الفقیر حکما (جلده، صفحه ۳۵۹)

تا هم گذشته زمانے کے نفقه کا مطالبه اور دعوی شرعاً درست نبیس بلکه عدالت، پنچائت یا باهمی
رضامندی سے آئندہ نفقه کی جومقد ارمتعین ہوجائے اس کی ادائیگی لازم ہے۔

لما في الدرالمحتار: والنفقة لاتصير دينا الا بالقضاء او الرضاء اى اصطلاحهما على قدر معين اصنافاً او دراهم (الدرالخار، جلده، صغير السنافاً او دراهم (الدرالخار، جلده، صغيراً)

وفى الشامية: قوله: "والنفقة لاتصير دينا" الخ اى: اذا لم ينفق عليها بان غاب عنها او كان حاضرا فامتنع فلايطالب بها بل تسقط بمضى المدة ..... ثم اعلم ان المراد بالنفقة نفقة الزوجة، بخلاف نفقة القريب فانها لاتصير دينا ولو بعد القضاء اوالرضاء (شاميم، علده، صفحه ۳۱۵)

وفيه ايضاً: قضى بنفقة غير الزوجة ومضت مدة اى شهرفاكثر سقطت لحصول

الاستغناء فيما مضى (الدرالخار،جلد٥،صفحه٧٤)

وفى الشامية: قوله: "غير الزوجة" يشمل الاصول والفروع والمحارم .....

.....وفي الهداية: ولو قضى القاضى للولد والوالدين وذوى الارحام بالنفقة

فمضت مدة سقطت، لان نفقة هؤ لاء تجب كفاية للحاجة حتى لاتجب مع اليسار

وقد حصلت بمضى المدة (شاميه، جلده، صفي ١٥٠) ......فظ والله اعلم

بنده محمرعبداللهعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۹/۸/۳

#### addisaddisaddis

تنكدست والدين اگرچه كاروباركة ابل مول ان كوخرچه دينالازم ب:

سائل کے والدمختر م کا اپنا ذاتی کاروبار نہیں ہاس لئے والدین کاروئی خرچہ سائل خود برداشت کرتا ہے، سائل نے والدمختر م کو بار بار کہا ہے کہ میں کوئی چھوٹی موثی دوکان کھلوا دیتا ہوں اس پر بیٹے جایا کر وچار آنے آ جایا کریں گے میرے لئے بھی ہولت ہوجائے گی لیکن والدمختر م اس پر آ مادہ نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہتم خرچ نہیں دے سکتے تو نہ دو، حالا نکہ ان کا کوئی ذریعہ آ مدنی نہیں ہے اگر خرچہ وغیرہ نہ دیں تو لوگوں کی نظر میں نافر مان شار ہوں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا والدین کاروبار کرنے کے قابل ہوں اور نہ کریں تو پھر بھی ان کوخرچہ دینالازم ہے؟

سائل ....عمر فاروق مظفر گڑھ

## العوال

اگرآپ کے والدین تگدست بین اوران کا کوئی ذاتی مال اس قدرنہیں کہوہ اپنے تان و نفقہ میں خودکفیل ہو تکیس تو پھرآپ پران کا خرچہ شرعاً لازم ہے خواہ وہ خودکاروبار پرقادرہی کیوں نہ ہوں۔ لما فی الدر المختار: وتجب علی موسر ...... النفقة لاصوله الفقراء ولو

قادرین علی الکسب (جلد۵، صفحه ۳۱) ...... فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفا الله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان مستی خیرالمدارس، ملتان

#### adbraidbraidbr

يتكدست مخص بروالدين كاخر چدلازم نبين:

میں ایک شادی شدہ مخص ہوں میرے ماشاء اللہ پانچ چھ بچے ہیں اور محنت مزدوی کرکے
ان کا اور اپنا پیٹ پالٹا ہوں کوئی مستقل ملازمت نہیں ہے اس لئے اکثر مقروض رہتا ہوں جبکہ
میرے بھائی صاحب سرکاری ملازمت کرتے ہیں اور ماشاء اللہ خوشحال ہیں میرے والدصاحب
بھی ان کے ساتھ رہتے ہیں میری اس صور تحال کے باوجود بھائی صاحب کا جھے سے مطالبدر ہتا ہے
کہتم بھی والدصاحب کے خرج کے لئے ماہانہ بچھ قم دیا کرو۔ سوال یہ ہے کہ کیا جھ پرفرض ہے کہ
میں ماہانہ خرچہ والدصاحب کا مقرد کروں جبکہ میرے لئے بہت مشکل ہے؟

سائل..... خورشیداحمه

#### الجوارب

## والدك نكاح ثاني كاخراجات بينے ك ذمته بين جبكه باب تكدست مو:

مسٹی غلام محمد کی زوجہ فوت ہو چکی ہے اور دوسرے نکاح کا خواہشندہے لیکن تنگدی کی وجہ سے نکاح وغیرہ کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتا ہے جبکہ سٹی غلام محمد کا ایک بیٹا (ناصر) مالدارہے اور خوشحال ہے اس لئے اس کا والداس سے نکاح کے اخراجات کا طلبگار ہے لیکن اس کا مالدارہے اور خوشحال ہے اس لئے اس کا والداس سے نکاح کے اخراجات کا طلبگار ہے لیکن اس کا بیٹا محمد ناصر ٹال مٹول سے کام لے رہاہے شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ بیٹے کے ذمتہ والد کے نکاح وغیرہ کاخر چہلازم ہے یانہیں جبکہ والد تنگدست ہے۔

سائل ..... محمد عبدالله بستى ملوك

## الجوال

صورت مسئولہ میں بیٹے پرلازم ہے کہ وہ والد کے نکاح کا انظام کرے یا اسے خرچہ مہیا کرے۔ ہندیہ میں ہے: ان احتاج الاب الی زوجة والابن موسر وجب علیه ان یزوجة (الانح) (جلدا،صفح ۱۵۵) ...... فقط والله اعلم بندہ محموعبدالله عفاالله عنه مفتی خرالدارس، ملتان مفتی خرالدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

## سوتيلي والده كے خرچه كاحكم:

مسٹی محرشفیع صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی سے اولا دہوئی اور ایک سے نہ ہوئی ، اب محرشفیع صاحب کی وفات کے بعد جس بیوی کی اولادتھی وہ تو پرسکون ہے کیونکہ ان کی اولادتھی وہ تو پرسکون ہے کیونکہ ان کی اولاد کمانے والی ہے اس کوخر چہ وغیرہ دیتی ہے جبکہ دوسری بیوی جو بے اولادتھی وہ پریثان حال ہے محرشفیع کے لڑکے اس کوکوئی خرچہ وغیرہ نہیں دیتے حالانکہ وہ بھی ان کی ایک طرح سے والدہ ہے کیا

شرعاً ان لڑکوں پر بیلا زم نہیں ہے کہ وہ اپنی سو تیلی والدہ کے نان ونفقہ کا بھی خیال رکھیں۔ سائل ..... عبدا ککیم، شور کوٹ

## العوال

سوتیلی والدہ کا نان ونفقہ نہ والد کی زندگی میں واجب تھا اور نہ والد کی وفات کے بعد واجب ہےاگروہ خرچ کردیں تو پیمخش تبرع واحسان ہوگا۔

ہندیہ میں ہے: وان کا ن للرجل المعسر زوجة لیست ام ابنه الکبیر لم یجبر الابن علی ان ینفق علی امراة ابیه (النخ) (عالمگیریه، جلدا، صفحه ۵۲۵) فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفالله عنه مفتی خیرالله ارس، ملتان مفتی خیرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

شيعه والدين كاخر چه واجب بجبكه وه تنگدست مول:

ایک شخص مسلی محمد ساک اہلسنت والجماعت سے ہے جبکہ اس کا والد شیعہ کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے کفر بیعقا کدر کھتا ہے اور ہے تنگدست، لوگوں سے ما نگ کر کھا تا ہے جبکہ محمد ساجد کولوگ طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں کہ والد کو بھی پچھٹر چو وغیرہ دیا کرولیکن اس کا کہنا بیہ ہے کہ میں نے بار ہا اس کو دعوت دی ہے کہ مسلک باطل کو چھوڑ کر مسلک حق پر آ جاؤ ساراخر چ میں برداشت کروں گا عیش سے زندگی گذارو کے لیکن وہ اس پر آ مادہ نہیں ہوتا، لہذا اس کی اس حالت کی وجہ سے خرچ نہیں دیتا دریا فت طلب امریہ ہے کہ کیا صورت مسئولہ میں محمد ساجد پر والد کا خرچہ وغیرہ شرعاً لازم ہے یا نہیں؟

سائل ..... عبدالرحيم،ملتان

#### العوال

والدین اگر چرکافر موں ان کاخر چر بچوں پر واجب ہے بشرطیکہ وہ تنگدست ہوں عدالت صورت مسئولہ میں بیٹے کوخر چ ویے پرمجبور کر گی۔ ہندیہ میں ہے: ویجبر الولد الموسر علی نفقة الابوین المعسرین مسلمین کانا او ذمیین قدرا علی الکسب او لم یقدرا (عالمگیریہ ،جلدا ،صفی ۱۳۲۵) ...... فقط واللہ الله عنہ بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیرالدارس ، ملتان مفتی خیرالدارس ، ملتان

#### adbeadbeadbe

بیوی اور والدہ کا آپس میں اتفاق نہ ہواور دونوں کو الگ الگ خرچ نہ دے سکے تو

## كسكاخرج لازم ي

زیدگی بیوی اوروالده کی آپس میں لڑائی اور تا چاقی رہتی ہے دونوں میں سلح وا تفاق کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن کا میابی نہیں ہوئی اس لئے کھا تا پکا تا الگ الگ ہو گیا ہے۔ زید کی والدہ کا مطالبہ ہے کہ ماہا نہ خرچہ مقرر کر دے جبکہ زید کی آ مدنی اتنی نہیں کہ والدہ اور بیوی ہر دونوں کو الگ الگ خرچہ دے سکے جبکہ زید کی والدہ کی اس قدر جائیداد بھی موجود ہے جس سے وہ نفقہ برواشت کر سکتی ہے بینی تنگدست نہیں ہے۔ الی صورت حال میں زید کیلئے شرعا کیا تھم ہے؟ سائل ..... خالد محمود، ملتان سائل ..... خالد محمود، ملتان

#### الجوال

صورت مستولہ میں بیوی کا پورا نفقہ واجب ہے۔ النفقة واجبة للزوجة على

زوجها .... اذا سلمت نفسها الى منزله (بدايه، جلد٢، صفحه١٣٨، ط: رتمانيه)

والده چونکه مالدار باس لئے ان کا نفقه شرعاً واجب نہیں۔ شامیه میں ہے: قوله:

"الفقراء" قيد به لانه لاتجب نفقة الموسر الا الزوجة (شاميه، جلده، صفحها٣٦)
والده صاحب ك حيثيت خدمت كرتار ب، نفقه واجب بيس و فقط والله اعلم
بنده محم عبد الله عفا الله عنه

بنده حمد عبدالله عفا الله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۳۲۹/۸/۹

#### - Gis - Gis - Gis

والدین میں سے احق بالنفقہ کون ہے؟ جبکہ بیٹا صرف ایک کاخرچہ برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو:

ایک فخص مسٹی محرکلیم اللہ ایک شادی شدہ صاحبِ اولاد آدمی ہے اوراس کے والدنے اس
کی والدہ کو طلاق دیدی ہے۔ اب صور تحال ہے ہے کہ والدین دونوں نفقہ کے مختاج ہیں اور
بیٹادونوں کو طلاق کی وجہ سے استر تھے گھر میں نہیں رکھ سکتا اورا گروالدین ہیں سے ایک کو گھر میں رکھے
تو دوسرے کو علیحدہ خرچہ وغیرہ نہیں دے سکتا کیونکہ خود تنگدست ہے اور تنگدتی کی وجہ سے کوئی قرض
بھی نہیں دیتا کہ واپس کہاں سے کر سے گرائیں اس کیلئے یہ مسئلہ بنا ہوا ہے کہ آیا والدہ کے خرچہ کی
ذمہ داری اٹھائے یا والدے خرچہ کی ذمہ داری اٹھائے۔ شرعاکس کا زیادہ حق ہے؟

سائل ..... كليم الله ، كوث قيصراني

## العوارب

جو محض تنگدی کی وجہ ہے والدین میں سے صرف ایک کے نان ونفقہ کا انظام کرسکتا ہو دونوں کے خرچہ کو برداشت کرنا اس کی وسعت میں نہ ہوتو ایسی صورت میں والدہ، والد کی بہنسبت احق ہوگ ۔ ہندیے میں ہے: واذا کان الابن یقدر علی نفقة احد ابویه و لا یقدر علیهما جمیعاً فالام احق (عالمگیریے، جلدا، صفحہ ۵۲۵)...... فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفا الله عند

بنده حجمه عبدالتدعفا التدعنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۹/۳/۱۰ه

#### श्रवेकित श्रवेकित श्रवेकित

والديادوسراكونى رشته واركذ شتهدت كاخرچه لين كاشرعاً مجازتين:

مسئی منظوراجرایک ضعف، کمزوراور تنگدست آدی ہاس کا ایک بیٹا بھی ہے جو کہ صاحب حیثیت، کمائی کرنے والا ہے لیکن باپ کوخر چروغیرہ نہیں دیتا بار ہاس کو متنبہ کیا گیا حتی کہ ایک مرتبہ پنچا کت میں اس کو بلا کر فیصلہ کیا گیا کہ ماہانہ دو ہزار روپ والدکو دیا کرووہ اس پرراضی بھی ہوگیا لیکن اس فیصلے کو چھ ماہ گذر کتے ہیں اس پڑمل در آ مرنبیں ہواسٹی منظورا جرد ہوایا 'وغیرہ سے اپنا گذر بسر کرتا رہا اب کیا منظورا حمد کو بیٹ حاصل ہے کہ عدالت میں مقدمہ دائر کر کے ان چھ ماہ کاخر چدوصول کرے ؟

سائل ..... محمدعاصم تونسوی

العوال

صورت مسئوله مين منظوراجد گذشته چه ماه كاخر چه بذريج عدالت بحى وصول كرن كا شرعاً مجاز نيس اذا فرضت عليه نفقة المحارم فاكلوا من مسئلة الناس لا يوجع على الذى فرضت عليه النفقة بشئى (عالمكيريه بجلدا ،صفح ۲۵ ) \_فقط والله اعلم بنده محم عبدالله عفاالله عنه مفتى خير المدارس ، ملتان مفتى خير المدارس ، ملتان

## تنكدست باپ بينے كے مال سے بلااجازت كب خرج كرسكتا ہے؟

اگرباپ تنگدست ہے اور بیٹا مالدارہے اس کے باوجود بیٹا باپ پرخرج کرنے کے لئے تارنبیں ،تو کیا باپ بیٹے کے مال میں سے چوری اس کی اجازت کے بغیر مال لےسکتا ہے؟ اس صورت میں وہ گنھارتونہ ہوگا۔

سائل ..... احمر حسن، منڈی پڑمان

## الجوال

#### अवेकिक अवेकिक अवेकिक

## عورت کے اعزہ پر نفقہ علی قدر المیر اث ہوگا:

خالدہ ایک ایسی عورت ہے جوشادی شدہ ہونے کے باوجود مطلقہ کی طرح ہے بیعنی خاوند نے اس کے ساتھ ترک تعلق کررکھا ہے اور کوئی خرچہ وغیرہ نہیں دیتا اور خالدہ خود بذر بعید عدالت یا پنچائت خاوند سے نفقہ وصول کرنے کی طاقت نہیں رکھتی بلک اپنی مال کے ساتھ رہائش پذریہے اور خالدہ کے بھائیوں میں ماں شریک بھائی بھی موجود ہیں اور حقیقی بھائی بھی موجود ہیں۔ الیی صور تحال میں خالدہ کا نفقہ وغیرہ صرف اس کے حقیقی بھائیوں پر ہمی صور تحال میں خالدہ کا نفقہ وغیرہ صرف اس کے حقیقی بھائیوں پر ہمی ہے بیاماں شریک بھائیوں پر بھی ہے جبکہ مال خود نفقہ کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی۔

سائل ..... خدا بخش، چشتیاں

## العوال

اگر فاوند کے ترک تعلقات کا سبب والدہ کے یہاں قیام ہے تو فالدہ کو فاوند کے ہاں منتقل ہوجا نا چاہے تا کہ وہ نان ونفقہ کی حقدار ہو۔ ہندیہ میں ہے: واذا ترکت النشوز فلها النفقة (جلدا، صفحہ ۵۴۵)

اوراگروالدہ کے ہاں قیام کا سبب آباد نہ کرنا ہے اور خرچہ نہ دینا بلاوجہ مارنا پیٹنا ہے تو پھر عدالت سے علیحدگی اور ضخ نکاح کروالیا جائے ہوئی رہتے ہوئے اس کا خرچہ خاوند کے ذمتہ ہے۔ کوئی بھائی خاوند کے ساتھ اوائے نفقہ میں شریک نہ ہوگا۔ ہندیہ میں ہے: الایشدار ک الزوج فی نفقہ زوجته احد (جلدا ، صفحہ ۲۹)

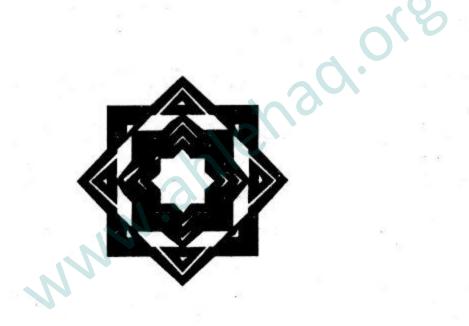
بلکہ فاوند کے مفلس ہونے اور والدین اور بھائیوں کے غنی ہونے کی صورت میں بھی ان لوگوں پرکوئی نفقہ واجب نہیں۔ ہندیہ میں ہے: حتی لوگان لھا زوج معسر وابن موسر من غیر هذا الزوج او اب موسر او اخ موسر فنفقتها علی الزوج لاعلی الاب والابن (الغ) (عالمگیریہ، جلدا، صفحہ ۲۹)

اگرطلاق یا آبادی اور منظ کی کوئی صورت ندبن پائے تو ایسی صورت میں نفقه علی قدر المير اث ہوگا بانچ حصے حقیق بھائی اداکریں کے اور چھٹا حصہ مال شریک بھائی اداکرے گا جبکہ وہ اخیا فی بھائی اداکریں کے اور چھٹا حصہ مال شریک بھائی اداکرے گا جبکہ وہ اخیا فی بھائی اخیا فی افی از اند ان انداز کی افی اخیا فی اخیا

## بھائیوں پر ہے اور دو تہائی حقیقی بھائیوں کے ذمہ ہوگا۔

ولو كانت له ثلاثة اخوة متفرقين فالنفقة على الاخ لاب وام وعلى الاخ لام على قدر الميراث اسداساً (منديه مجلدا مسفح ٥٦٦)...... نقط والله اعلم بنده محموعبدالله عفاالله عنه مفتى خيرالمدارس ملتان منتى خيرالمدارس ملتان ما ١٣٢٨/٥/١ه

#### adbeadbeadbe



# همسائل شتی ا

كياروفى بكاتا، كير حدهوناوغيره عورت كى ذمددارى مين داخل -؟

خالدہ کے ذمہ خاوند کیلئے روٹی پکانا، برتن دھونا، کپڑے دھونا اس طرح گھر کے دوسرے کام کاج کرنا شرعاً لازم ہے یانہیں؟

سائل .... احدهن،ملتان

## العوال

اگرمتا ة فالده كاتعلق اليے فائدان ہے جس كی مستورات اپنی فدمت بھی فور بیل كري يارى ميں بتلا ہونے كی وجہ سے ذكوره فدمات سے عاجزه ہے و ان صورتوں ميں فاوند كے ذمه لكا لكا يا كا عام بيا كرتا يا ان فدمات كيلئے فادم ميا كرتا لازم ہے ۔ بصورت ويگر فاوند ك ذمه فرارى اشياء آئا، سبزى وغيره مبيا كرتا تو لازم ہوگا البتہ تيار شده كھا تا مبيا كرتا شرعا اس كى ذمه دارى نہيں۔ ان قالت لا اطبخ و لا اخبز قال فى الكتاب لا تجبر على الطبخ و الخبز وعلى الزوج ان ياتيها بطعام مهيا او ياتيها بمن يكفيها عمل الطبخ و الخبز قال الفقيه ابو الليث ان امتنعت المرأة عن الطبخ و الخبز انما يجب على الزوج ان ياتيها بطعام مهيا اذا كانت من بنات الاشراف لا تخدم بنفسها فى المؤوج ان ياتيها بطعام مهيا اذا كانت من بنات الاشراف لا تخدم بنفسها فى المله او لم تكن من بنات الاشراف لكن بها علمة تمنعها من الطبخ و الخبز اما اذا لم تكن كذالك فلا يجب على الزوج ان ياتيها بطعام مهيا كذا فى الظهيرية (عالميرية على الزوج ان ياتيها بطعام مهيا كذا فى

بعض فقهاء كا فرمان ب كه كهانا بكانا، كيڑے دهونا، جهاؤو ديناوغيره عورت ير ديائة واجب ب قضاء اواجب بيس قالوا ان هذه الاعمال واجبة عليها ديانة وان كان لا يجبر ها القاضى كذا فى البحر الوائق (عالمكيرية، جلدا، صفحه ١٥٥٨) فقط والله اعلم بنده محم عبدالله عفا الله عنه مفتى خيرالدارس، ملكان مفتى خيرالدارس، ملكان

#### addisaddisaddis

بیوی کھانا یکانے یا گھریلودوسرے کاموں پراجرت نہیں لے سکتی:

سائل کی زوجہ (جیلہ) ایک پڑھی گھی خاتون ہے۔ وہ گھرکے کام کاج مثلاً کھانا پکانا،
کپڑے دھونا، برتن دھونا وغیرہ اس سے کتر اتی ہے وہ کہتی ہے کہ میرے ذمہ بیکام لازم نہیں ہیں
خواہ کسی سے پوچھ لوالبتہ وہ بیکہتی ہے کہ اگر مجھے ان کاموں کی اجرت دے دی جائے تو میں بیکام
کردیا کروں گی۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ کیا ایک بیوی کا بیمطالبہ درست ہے؟
سائل محم عبداللہ، ہارون آباد

الأجوال

## منكوحة ورت بيچكودود هيلانے كى اجرت لے سكنى ہے يانہيں؟

نویدی بیوی (ہندہ) نے بار ہازید سے بید مطالبہ کیا ہے کہ میں جو بچے کو دودھ پلاتی ہوں مجھاس کی اجرت دی جائے وگل ہوں مجھاس کی اجرت دی جائے وگل ہوں اجرت کے میں دودھ نہیں پلاتی خرید کر پلایا جائے ۔شریعت کی دوشنی میں بتایا جائے کہ آیا ہموہ کا مطالبہ شرعاً درست ہے۔کیا شریعت میں عورت کے ذمتہ یہ لازم نہیں کہوہ بچے کو دودھ پلائے؟

سائل ..... عبدالقدير، ذي جي خان

## العوال

اگر بچددوسری عورت کا پیتان لیتا ہے یا خشک دودھ سے گذارہ ہوسکیا ہے اور نیج کا مال ہے یا نیچ کے والد صاحب استطاعت ہیں تو ایک صورت میں بیوی کو دودھ پلانے پر مجبور نہ کریں۔ الولد الصغیر اذا کان رضیعاً فان کانت الام فی نکاح الاب والصغیر یا خذ لبن غیرھا لاتجبر الام علی الارضاع (ہندید، جلدا، صفحہ ۵۲۰)

اوراگر بچه دوسری عورت کا پتان نہیں لیتا تو الی صورت میں مفتی بہ قول کے مطابق والدہ کو دودھ پلانے پرمجور کیا جائے۔وان لم یا خذ الولد لبن غیرها قال شمس الائمه الحلوانی فی ظاهر الروایة لاتجبر ایضاً وقال شمس الائمة السرخسی تجبر ولم یذکر فیه خلافاً وعلیه الفتوی (عالمگیریه،جلدا،صفحه ۵۲۰)

ایے بی اگر بچدوسری عورت کے پتان کولیتا ہے یابا ہر کے دودھ سے گذارہ ہوسکتا ہے لیکن نچے کا اپنا مال نہیں اور والد کے اندر بھی استطاعت نہیں تو ایسی صورت میں بھی والدہ کو دودھ پلانے پرمجبور کیا جائے گا۔ وان لم یکن للاب و لاللولد مال تجبر الام علی الارضاع عند الکل (عالمگیریہ، جلدا، صفحہ ۵۲)

اگردودھ پلانے والی عورت مہیا نہ ہواور تلاش کرنے کے باوجود نبیں ملتی تو ایسی صورت

مين بحى تورت كودوده بلائے پرمجبوركيا جائے گا۔ اما اذا لم توجد من توضعه فتجبر الام على الارضاع وقيل لا تجبر الام في ظاهر الرواية والى الاول مال القدورى وشمس الائمة السرخسي (بمنديه، جلدا، صفحه ٥٦٠)

البته بیوی بیوی ریخ بوئ اجرت کی مستحق نبیس بوسکتی میدید می بوان استاجرها وهی زوجته او معتلقه عن طلاق رجعی لترضع ولدها لم یجز (عالمگیریی جلدا بسفه ۱۹۵)

معتلقه عن طلاق رجعی لترضع ولدها لم یجز (عالمگیریی جلدا بسفه ۱۹۵)

فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفا الله عنه مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۲/۱۲/۱۲/۱۰ ه

#### अवेदिक अवेदिक अवेदिक

(١) تنكى پيداكرنے والے شوہركے مال سے بلاا جازت لينے كا تكم:

(٢) شوہر کے کپڑے سینے کی اجرت لینا:

(٣) شوہر کے دیتے ہوئے خرچ میں سے پچھرقم مشکل وقت کیلئے بچا کرد کھنا:

(٣) اگروالدین بهارمول توعورت ان کی خدمت کیلئےروزانہ جاسکتی ہے:

(۱) .....کیا بیوی شوہر کے مال سے ضرورت کے اخراجات کیلے تواس کی شرعاً اجازت ہے؟ جبکہ شوہر خرج میں تنگی رکھتا ہوصا حب حیثیت ہونے کے باوجود شوہر کنجوس ہوا یک ایک ایک کا حساب لیتا ہو۔
(۲) .....کیا بیوی شوہر کا کام کپڑے بینا وغیرہ کی مزدوری لے سکتی ہے تا کہ گھر میں بچوں کی خدمت اچھی ہو سکے جومزدوری وہ دوسروں کو دیتا ہے وہ اسپنے گھر میں آئے گی؟
فدمت اچھی ہو سکے جومزدوری وہ دوسروں کو دیتا ہے وہ اسپنے گھر میں آئے گی؟
(۳) ..... بیوی شوہر کی دی ہوئی رقم کو ہرے وقت کیلئے چھپا کر رکھ سکتی ہے۔ کیا اس کاروبار سے حاصل ہونے والی رقم سے اپنے بچوں یا کسی عزیز کی مدد کر سکتی ہے؟

(۳) .....بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر والدین سے ملنے آسکتی ہے؟ جبکہ وہ بیار ہوں دیکھے بھال کرنے والاکوئی نہ ہواور شوہر ملنے نہ دیتا ہو۔اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سائل ..... مولوى محمد فاروق سمجه آباد، ملتان

## العوال

(۱)....عورت ضرورت كے مطابق خاوند كے مال سے خرچ كرنے كى شرعانجاز ہے۔

عن عائشة أنّ هنداً بنت عتبة قالت يا رسول الله أن أبا سفيان رجل شحيح،

وليس يعطيني ما يكفيني وولدى الا ما اخذت منه وهو لايعلم فقال خذى ما

يكفيك وولدك بالمعروف (بخارى شريف، جلدا، صفي ٨٠٨)

(٢) ....اجرت ليكتى ہے كيونكه اس پرخاوندكى بيضدمت كرنالازم نبيس ہے۔

(٣)....اگرخاوندخرچەدىكرمالك بنادى توتھوڑاتھوڑا بچاكرركھ سكتى ہےاور پھر جہال جاہے

خرچ کرے\_بصورت دیکراجازت نہیں۔

(س) .....عوی طور پر ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ والدین کے گھر جا سکتی ہے لیکن اگر والدین بھار ہوں

اورکوئی خدمت کرنے والانہیں ہےتو ضرورت کی وجہ سے روزانہ جاعتی ہے۔ والایمنعها من

الدخول عليها في كل جمعة (الدرالخار، جلد٥، صفح، ٣٣٠) والايمنعها من الخروج

الى الوالدين .....ولو ابوها زمناً مثلاً فاحتاجها فعليها تعاهده ولو كافراً وان

ابي الزوج ...... قوله زمنا اى مريضاً مرضاً طويلاً قوله فعليها تعاهده اى

بقدر احتياجه اليها (الدرالخار،جلده،صفيه٣٢٩\_٣٢٨)..... فقط واللهاعلم

بنده محمداسحاق غفراللدله

مفتى خير المدارس، ملتان

DIMIA/T/TM

#### अवेकिक्ष अवेकिक्ष अवेकिक

# كتاب الإيمان والنذور

# هاب النذور ﴾

## نذر كانعقاد كيلئة تلفظ ضروري مصرف اراده كافي نهين:

زیدایک دوکاندار ہے اس نے ایک دن یونی ارادہ کیا اور نیت کرلی کہ میں روزانہ مناقع کا تین فیصد فقیروں بھتا جوں اور ضرورت مندرشتہ داروں گودیا کروں گالیکن بھی دے دیتا ہے اور بھی نہیں دیتا بھی خودکور قم کی ضرورت ہوتی ہے اور بھی مستی ہوجاتی ہے۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ اس طرح نیت اور ارادہ کرنے سے زید پر لازم ہے کہ وہ روزانہ تین فیصد منافع فقراء کو دے۔ اگر نہ دی تو کیا تھم ہے؟

سائل ..... محدقاسم بتكهر

## الجوال

اگر صرف ارادہ کیا، زبان سے پچھ نہیں کہا تو بیمنت یا نذر نہیں بنی، کیونکہ نذر بننے کیلئے نذر کے صیغوں میں سے کسی کا تلفظ ضروری ہے تاہم بیرایک نیکی کا ارادہ ہے اسے پورا کرنا چاہیے۔ الحاصل: نذرنہیں بنی اس لئے غرباءاور فقراء پرخرچ کرنا ضروری نہیں۔البتۃ اگرزبان سے اس کا تلفظ کر کے اپنے ذمہ لازم کرلیا توبینڈ ربن گئی اسے ضرور پورا کیا جائے۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی خیر اللہ دارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok

## کیانذر پوری کرنے پر بھی اجرملتاہے؟

(۱) .....زیداورا کبرکا جھڑا ہے زید کہتا ہے کہ نذر مانے سے جب حاجت پوری ہوگئ خواہ دنیاوی حاجت ہویاد بنی مفاد کو جھڑا ہے ناذر کو تواب ملے گالیکن بکر کہتا ہے کہ دین مفاد کا تواب اوراجر ملے گالیکن دنیاوی کا م جو ناذر کا ہوگا وہی بدلہ ہوگا تواب وغیرہ کچھ نہیں۔ وہی کام ہوجانا اس کی جزاء ہے۔ مثلاً مجھے ہزاررو پے تجارت میں نفع سے ایک صدرو پے مدرسہ یا سجد میں دونگا، یا گائے بھینس بیار ہے اگر آرام آجائے تواتے پیے خیرات کروں گا۔ ان کے تواب کا بکر تی سے منکر ہے اور حدیث 'آنما الاعمال بالنیات'' پیش کرتا ہے۔ آیا بکر حق پر ہے یا زید جواس کے تواب کا قائل ہے؟

سائل ..... عمرخان، شاہی مسجد، کهروڑ پکا

#### الجوال

زید جواس کے ثواب کا قائل ہے قل پر معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ نذر خودا یک عبادت ہے کما یدل علیه تعریفه "و هو عبادة مقصودة" نیز شای میں ہے: و اعلم ان النذر قربة مشروعة اما کونه قربة فلما یلازمه من القرب کالصلوة و الصوم و الحج و العتق و نحوها، و امّا شرعیّتهٔ فللاو امر الواردة بایفائه (جلده، صفحہ ۵۳۵، ط: رشید یہ جدید)

اورعبادت نفلیه اگرکوئی اینے اوپر واجب کرے مثلاً یول کے "که اگر میں اس مرض سے تندرست ہوگیا تو یقیناً یہ نذر پوری سے تندرست ہوگیا تو یقیناً یہ نذر پوری کرتے وقت ثواب بھی ملے گا۔ اور اس سے سقوط واجب بھی ہوگا۔ کما یکون ذالک فی اداء الفرائض۔ سفوط واجب بھی ہوگا۔ کما یکون ذالک فی

بنده محمراسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۲/۵/۲۵

الجواب سيح خيرمحمدعفاالله عنه مهتم خيرالمدارس،مكتان

### adokadokadok

ایفاءِنذرموجب اجرہے:

زیداور برکرافتلاف ہے، زید کہتا ہے کہ نذر مانے سے کام ہوجانے پرادائیگی واجب
ہاور جب نذراداکرے گاتو قرب اور تواب ضرور ہوگا کیونکہ نذر عبادت ہاور عبادت پر تواب
کا قرآن وحدیث میں وعدہ ہے ۔ لہذا ناذرکوادائیگی نڈر پر تواب ملے گا۔ مثلاً اگر کوئی نذر مانے
کہ''اگر میرالڑکا پیدا ہواتو مسجد بنوا وَں گایا مدرسہ قائم کروں گایا نوافل اداکروں گا' تو جب لڑکا پیدا
ہواتو مسجد بنوانے یا مدرسہ قائم کرنے یا نوافل اداکرنے سے ناذرکوعلاوہ نذر داداکرنے کے تواب
ہی ملے گا،لیکن برکہتا ہے ایمانہیں بلکہ کام ہوجانا یہی اس کا بدلہ ہے نیکی کا تواب وغیرہ نہیں ملے گا
جونیک کام ناذرکرتا ہے ایما ہے جیسے بخیل کی جان سے کچھ نگالا جائے، لہذا بدلہ وہی ہوا جو کام کیا
تواب ماتا ہے، لہذا بیان فرما کی صورت میں اداکرے گا حالانکہ زید کہتا ہے کہ قرض کی ادائیگی میں بھی
تواب ماتا ہے، لہذا بیان فرما کیس کہ ذید ہے ہے با بحریا کچھ تفصیل ہے کہ بعض میں تواب ماتا ہے اور
بعض میں نہیں یعنی دنیاوی طلب برآری مثلاً اس تجارت سے اتنا نفع مل جانے پر میں میکام کروں گا
بعض میں نہیں یعنی دنیاوی طلب برآری مثلاً اس تجارت سے اتنا نفع مل جانے پر میں میکام کروں گا
بیم سے اس مقد سے میں کامیاب ہونے پر دوزے رکھوں گاتو اس نذر کے پورا کرنے پر آخرت
میں ناذرکو تواب ملے گایا نہ ملے گا؟ دینی منت جیسے' مدرسہ بنواؤں گا' تواس منت کی ادائیگی کے

بعد ناذر کوثواب ملتار ہے گایاوہی کام جوہو گیاوہی بدلہ ہے؟ آ گے ثواب وغیرہ کچھ ہیں؟ سائل ..... توصیف امجد، خان بیلہ

## (لجو (ب

نذراداء كرنے يواب موگا قد مدح الله الايفاء بالنَّذروقال: "يوفون بالنَّذراداء كرنے يوفون بالنَّذر" (اللَّه ) والمدح يستوجب الرضاء والثواب فقط والتُداعم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۲/۲/۲۲ه الجواب سيح خيرمحمد عفاالله عنه مهتمم خيرالمدارس،ملتان

### अवेर्वहरू अवेर्वहरू

اولیائے کرام کے نام کی منت ماننا کیا ہے؟

(۱)....الله کے سواکسی بزرگ کی نذرونیاز دیناجائز ہے یانہیں؟

(٢).....كياالله تعالى في اولياء الله كوطافت دى ك كدوه جوجا بي كريع؟

(٣) ..... كيا اولياء الله كے نام پر منت مانى جائز ہے؟

سائل ..... عبدالله،لودهران

# الجوال

(۱-۳) .....الله تعالى كعلاوه كى بزرگ كنام كى نذراورمنت ماناجا رَنْهِين اوراس منت كى چيز كا كهانا حرام بـ له فى الدرالمختار: واعلم ان النذر الذى يقع للاموات من اكثر العوام وما يؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقرباً اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام ..... وقد ابتلى الناس بذالك، (جلر من المنابر وفى الشامية: تحت قوله: "مالم يقصدوا" واقبح منه النذر بقرأة المولد فى المنابر

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۳۸۹/۲/۱۸ بجزاللہ کے اذن کے کوئی کچھ ہیں کرسکتا۔ والجواب صحیح خیر محمد عفااللہ عنہ مہتم خیر المدارس، ملتان

### adokadokadok

کیاکسی بزرگ کے نام کی منت ماننا جائز ہے؟

کیاکسی بزرگ وغیرہ کے نام کی نذر مانناجا تزہے؟ اس کا کھانا کیساہے؟ سائل ..... صوفی عمران الحق ،ساہیوال

العوال

نذرعبادت ہے اورعبادت غیراللہ کی حرام ہے، البذاندر کی بزرگ کی مانا جائز نہیں۔ البتہ ایسال ثواب بزرگوں کی ارواح کو کرنا جائز ہے مثلاً یوں کے کہ 'اے اللہ اگر میرافلاں کام ہوجائے تو تیرے نام پراتناصدقہ کروں گا اوراس کا ثواب فلال بزرگ کو بخشوں گا' یابدوں نذر کے پھے صدقہ و خیرات کر کے اس کا ثواب کی بزرگ کی روح کو بخش دے۔ لما فی البحر : و اما النذر الذی ینذرہ اکثر العوام علی ماہو مشاہد کان یکون للانسان غائب او مریض او له حاجة ضروریة ، فیاتی بعض مزارات الصلحاء فیجعل سترہ علی رأسه فیقول یا صیدی فلان ان رد غائبی او عوفی مریضی او قضیت حاجتی فلک من الذهب کذا او من الفضة کذا او من الطعام کذا است فهذا النذر باطل بالاجماع لوجوہ منها: انّه نذر مخلوق والنذر للمخلوق لایجوز؛ لانه عبادة والعبادة لاتکون

للمحلوق (جلد٢، صفحه ٥٢٠ مط رشيديه) ......فقط والله اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس، ملتان ۱۲/۵/۱۲ الجواب صحیح خیرمحمدعفاالله عنه مهتم خیرالمدارس،ملتان

### ados ados ados

پیران پیرشخ عبدالقاد جیلا فی کے تقرب والا کھانا کھانے کا حکم:

زیدنے برائے ایصال ثواب 'سیدناعبدالقادر جیلانی '' کھانا پکواکرلوگوں کو کھلایا تھا کرکو جب معلوم ہوا تو اس نے کہا یہ کھانا ایسا ہے جیسا کہ سور کھالیا۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ یہ لفظ کہنے والے کیلئے ازروئے شریعت کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمدعامر

العوال

محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبرالمدارس، ملتان صدر ۲۷/۲۷ الجواب صحیح خیرمحمدعفااللهعنه مهتمم خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (١)..... واعلم ان النذر الذي يقع للاموات من اكثر العوام ومايؤ خذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقرباً اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام مالم يقصدواصرفهالفقراء الانام، وقد ابتلى الناس بذالك (الدرالخار،جلرس،صفحاه) (مرتبمفتى محموبدالله عفاالله عنه)

# غیرالله کی نذرونیاز کا کھاناشرعاً حرام ہے:

غیراللہ کے نام کی نیاز وغیرہ کا کھاناشرعاً کیسا ہے اور دن مقرر کرکے ہر ماہ میں جو گیار ہویں شریف کا کھانا کھلا یا جاتا ہے وہ کیسا ہے؟ اور' طعام' سامنے رکھ کرختم پڑھنا کیسا ہے؟ اوراگر'' طعام' سامنے نہ ہوتو پھرختم کا پڑھنا کیسا ہے؟

سائل .....هافظ محمد شفیع مدرسه قاسم العلوم سارو کی وزیر آباد، گوجرا نواله (لاجمو (رب

نذرلغير الله جائز نبيل كونكه نذرعبادت باورعبادت صرف حق تعالى شانه كى بى بمونى عالى شانه كى بى بمونى عالى جيد اور نذرلغير الله كالما بحى جائز نبيل بهد كما فى الدر المختار: واعلم ان النذر الذي يقع للاموات من أكثر العوام وما يؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقرباً اليهم فهو بالاجماع باطل وحوام (جلد من من الله من الدولياء الكرام تقرباً اليهم فهو بالاجماع باطل وحوام (جلد من من الله من

اورنذرلغیر الله کی صورت بیہ کہ یوں کے کہ 'اے فلاں بزرگ اگر میرایہ کام ہوجائے تو تیرے نام پر پیائے اورغریبوں میں تقسیم کردے اور تیرے نام پر پیائے اورغریبوں میں تقسیم کردے اور اس کا ثواب کسی بزرگ کو بخش دے تو بیہ جائز ہے۔ گیار ہویں کی تاریخ مقرر کر کے ختم وغیرہ دلا نا بدعت ہے شرعاً اس کا ثبوت بیس ''کھا ناسا منے رکھ کرختم مروج پڑھنا'' نہ شریعت میں اس کا ثبوت ہے اور نہ ہی حضرات حابہ نے ایسا کیا اور نہ حضرات ائمہ مجتمدین سے بھی اس کا ثبوت ہے، پس

التخريج: (۱).....وفي الشامية: قوله "باطل وحرام" لوجوه: منها: انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا يجوز، لانه عبادة والعبادة لاتكون لمخلوق، ومنها: ان المنذور له ميت والميت لايملك (جلد منها، ط:رشيد يبجديد) عبادة والعبادة لاتكون لمخلوق، ومنها: ان المنذور له ميت والميت لايملك (جلد منها، ط:رشيد يبجديد) (مرتب بنده محم عبدالله عقاالله عنه)

اے جیموز دینا سروری ہے۔ الجواب جیح الجواب تیح خیر محمد عفااللہ عنہ خیر محمد عفااللہ عنہ مہتم خیر المدارس، ملتان

### adosadosados

## تبليغي جماعت ميں نكلنے كى نذر ماننا:

ایک شخص نے منت مانی کہ میرے دل کا آپریشن کامیاب ہو گیا تو میں چار ماہ بہنے میں لگاؤں گا۔ اس کا آپریشن کامیاب ہو گیا تو وہ ایک سال تک ٹھیک رہا اس کے بعد پھر اس کا ایکسٹر نٹ ہو گیا اور ٹانگ ٹوٹ گئی ، علاج کے بعد ٹانگ جڑ تو گئی مگر وہ ٹانگوں پر بیٹھ کر پیشاب نہیں کرسکتا بلکہ بڑا پیشاب چار پائی پر کرتا ہے ، اور اب الی حالت پر ہی کرتا رہے گا رائے ونڈ والوں سے اس کے چار ماہ کے بارے میں رجوع کیا گیا تو انہوں نے اس کی اس حالت کی وجہ سے والوں سے اس کے رام ہونے بارے میں رجوع کیا گیا تو انہوں نے اس کی اس حالت کی وجہ سے جماعت میں لے کرجانے سے انکار کردیا۔ اب دریا فت طلب امریہ ہے کہ اب وہ اس منت کوکس طرح یورا کرے ؟

سائل ..... محدا يوب بستى نوال شهرلا ژ،ملتان

## الجوال

صحت نذركيكي شرط بيه به كه منذور (جس چيز كى نذر مانى گئي به) عبادت مقصوده بور تبليغی جماعت میں جانا عبادت مقصوده نبیں ہاس لئے بینذر منعقد بی نبیں ہوئی اس كا پوراكرنا واجب نبیں (۱) ومن نذر نذرا مطلقاً او معلقاً بشرط و كان من جنسه و اجب .....

التخريج: (١).....وفي الشامية ناقلاًعن البدائع: ومن شروطه ان يكون قربة مقصودة المبصح النذر بعيادة المريض (النو) (جلده، صفحه ٥٣٥) (مرتب بنده محم عبدالله عفاالله عنه)

### adokadokadok

مسجد پررقم خرج کرنے کی نذر ماننے کا حکم:

ایک انسان مُنت مانتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بچہ دیا تو اتنی رقم مسجد پرخرج کرونگا اب وہ کہتا ہے کہ میں ابھی رقم خرچ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بچہ دیدیں گے۔ آیاوہ رقم کسی اور کارِخیر میں مثلاً دارالقرآن وغیرہ پرخرچ کرسکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... عبدالقدوس، مانكوث

العوال

(از دارالا فتاء جامعه قاسم العلوم ، ملتان)

اگر شخص مذکور بچہ کے پیدا ہونے سے قبل نذر کی مطلوبہ رقم مدر سے موریا کی کارِ خیر پرخرج کرے گاتو نذر پوری نہ ہوگ یعنی شرطِ تعلیق پائے جانے کے بعد نذر کا ایفاء اس کولازم ہوگا اور قبل از وجود تعلیق صرف کردہ رقم صدقہ تصور ہوگا جیسا کہ ہدایہ میں ہے: وان علق النذر بشرط فوجد الشرط فعلیه الایفاء بنفس النذر ((لغ) (جلد ۲ مفید ۲۲۱ مفید ۱ الایفاء بنفس النذر ( الغ) مفلوراحم

خادم الافتاء قاسم العلوم ، ملتان

(البحو (رابس) (از دارالا فتاء جامعہ خیر المدارس، ملتان) یہ نذر (منّت) لازم نہیں ہاں کام ہونے پرخرچ کر دیں تو بہتر ہے اور مسجد ہی پر 

### adokadokadok

تعمیرِ مسجد کی نذرشرعاً صحیح ہے یانہیں؟

ایک خف نے نذر مانی کواگر مقروض نے میرے پیے واپس کردیئے تو میں اپنی مسجد کابر آمدہ بنواؤں گا جبکہ مسجد کے برآمدہ کو بنانے ہے مسجد کا صحن باقی نہیں رہتا۔ اب قابل دریافت اموریہ ہیں!

(۱) .....کیا برآمدہ بنانا ہی ضروری ہے یا اسی مسجد کی کسی اور ضرورت مثلاً الماری بنانا ، پیکھے لگوانا ، پلستروغیرہ کرانے میں بھی بیرقم خرچ کی جاسکتی ہے؟

پلستروغیرہ کرانے میں بھی بیرقم خرچ کی جاسکتی ہے؟

(۲) .....کسی اور قریبی مسجد کی ضروریات پر بھی بیرقم لگا سکتے ہیں؟

سائل ..... حاجی غلام اکبر، ڈیرہ غازیخان

## الجوال

(۱).....ومنها: ان يكون قربة مقصودة فلايصح النذر بعيادة المرضى وتشييع الجنائز والوضوء والاغتسال ودخول المسجد ومس المصحف والاذان وبناء الرباطات والمساجد وغير ذالك وان كانت قرباً لانها ليست بقرب مقصودة (بدائع الصنائع، جلدم، صفح ٢٢٨)

وفي الشامية: ولذا صححواالنذر بالوقف، لان من جنسه واجباً وهو بناء

مسجد للمسلمين كما يأتى مع انك علمت ان بناء المساجد غير مقصود لذاته (شاميه، جلده، صفح ۵۳۷)

روایاتِ بالا سے معلوم ہوا کہ مذکورہ نذرشرعاً صحیح نہیں۔ تاہم اس رقم کوتمام ضروریات میں استعمال کر سکتے ہیں۔

### अवेर्धक अवेर्धक अवेर्धक

"اگرالله پاک نے بیٹادیا تو حضرت تھانو کی کا فلاں وعظ چھپواؤں گا''نذرہے یانہیں :؟

ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرے گھرلڑ کا پیدا ہو گیا تو میں حضرت تھانو کی کا فلاں وعظ
ایک ہزاررو پے کے خرچ سے چھپواؤں گا،اس کے علاوہ اس کا ذہن خالی تھالڑ کا پیدا ہو گیا۔
اب دریافت طلب اموریہ ہیں:

(الف) .....آیا ایک ہزار روپے کے خرچ سے کتا بچہُ وعظ چھپوا کر اسے عام لوگوں (امیر و غریب) کومفت دیا جاسکتا ہے یانہیں؟ کیونکہ اکثر غریب لوگ خواندہ نہیں ہوتے۔ (ب) .....اگر اس کتا بچہ کی کچھ قیمت رکھ دی جائے اور اس سے حاصل شدہ رقم کو آئندہ تبلیغی اشاعت میں صرف کیا جائے تو جائز ہے یانہیں؟ (ج) ....اس کتابچه پرایک صفحه کتابت سے نیج گیاتو کیااس پراپنے دینی مدر سے کا جس میں مفت تعلیم دی جاتی ہے'' اعانت طلب' اشتہار دیا جاسکتا ہے یانہیں؟ سائل ..... اگرام الحق،راولینڈی

### الجوال

(۱) ....عبادت مقصودہ کی نذرصح ہے اور غیر مقصودہ کی نذرصحے نہیں ۔ اور کسی دینی کتاب کی طباعت ظاہر ہے کہ عبادات مقصودہ میں سے نہیں ہے، البتہ اگر چھپوا نا بغرض تقسیم وتصدق تھا تو نذر صحیح ہوجائے گی کیونکہ تقید قیادات میں سے ہے۔ پس وعظ چھپوا کرغر باء میں تقسیم کردیا جائے۔ اغذیاء کودینا جائز نہیں ہوگا۔

(ب) ..... بیرقم پھر واجب التصدق ہوگی، الغرض نذر سے ذمہ اس طرح بری ہوگا جبکہ ہزار کی مالیت کا تصدق ہوجائے گاور نہ ذمہ مشغول رہے گا۔

(ج).....گنجائش ہے، کیونکہ طباعت کے بعداس کتا بچہ کی مالیت ہزار سے زائد ہوجائے گی۔ ...........فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ناسب ملتان ۱۳۹۲/۱۲/۷ الجواب صحیح بنده محمداسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان

### adokadokadok

دوسرے کی مملوکہ چیز صدقہ کرنے کی نذر مانے کا حکم:

ایک عورت (ہندہ) نے نذر مانی کہا گرمیں بیاری سے صحت یاب ہوگئی تو میں فلاں بکرا

التخريج: (۱) .....وفى الدرالمختار: ومن نذر نذرا مطلقاً او معلقاً بشرط وكان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة ووجد الشرط ..... لزم الناذر ..... كصوم وصلوة وصدقة ووقف واعتكاف وفى الشامية: تحت قوله" وهو عبادة مقصودة":ومن شروطه ان يكون قربة مقصودة فلايصح النذر بعيادة المريض (النع ) (جلده مقد ٥٣٤ ط:رشيد بيجديد) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

الله کے نام پر ذرج کروں گی اور صدقه کروں گی اور جس بکرے کا نذر میں اس نے نام لیا ہے وہ اس کے بیٹے کامملوک ہے الله نے ہندہ کوشفاء دیدی۔ اب صورت حال بیہ ہے ہندہ چاہتی ہے کہ میں بہ بکرا بیٹے سے لے کرصدقه کردوں لیکن بیٹا بیہ بکرا دینے کیلئے تیار نہیں اب ہندہ کیلئے شرعاً کیا تھم ہے؟ اسی بکرے کوصدقه کرنالازم ہے یااس کی جگہ کوئی دوسرا بکراخزید کرصدقه کرسکتی ہے؟ سے باک بھرے کو سائلہ سست خدیجہ، ملتان سائلہ سست خدیجہ، ملتان

## الجوال

صورت مسئوله بین مهنده کی خدکوره نذر شرعاً صحیح نهین موئی للبذا اس پر نه اس بکرے کا تصدق ہادر نہائی قبت کا تصدق واجب ہے۔ ولو قال لله علی ان اهدی هذه الشاة وهی مملو که الغیر لایصح النذر و لایلزمه شی (عالمگیریه، جلد۲، صفحه ۱۵) اگر مهنده کا مقصدان الفاظ کے کہنے ہے قتم تھی تو پھر قتم کا کفاره اداکرے۔ مندیہ میں ہے: وان عنی الیمین تنعقد یمیناً و تلزمه الکفارة بالحنث (عالمگیریه، جلد۲، صفحه کا الله عنه بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمداری، ملتان مفتی خیرالمداری، ملتان مفتی خیرالمداری، ملتان المراح ۱۸۱۸ مندیہ مندیہ المراح ۱۸۱۸ مندیہ مندیہ الله الله عنه المراح ۱۸۱۸ مندیہ مندیہ

### addisaddisaddis

# ماتم كرنے كى منت مانے كا حكم:

ایک آ دمی نے منت مانی ہے کہ میرا بیٹا اتن عمر کا ہوکر ماتم کرے گا اور اب بیلڑ کا اتن عمر کا ہوکر ماتم کرے گا اور اب بیلڑ کا اتن عمر کا ہو چکا ہے۔ اب اس لڑکے کی منت کا پورا کرنا ضروری ہے یانہیں؟ اگر ضروری ہے تو اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

سائل ..... عمرفاروق ملتانی

## الجوال

> بنده محمداسحاق غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۲/۱۲/۲۸ه

### adosadosados

دس محرم كودربار پرجا كرمنت ماننااورنذرونياز پكانا:

زیداوراس کی بیوی خالدہ مسلمان ہیں اور شی عقیدہ رکھتے ہیں اور خالدہ کی نانی شیعہ ہے وہ ان کو دس محرم کو دربار پر جا کر منت ماننے اور نذر و نیاز وغیرہ پر مجبور کرتی ہے۔اب ان کیلئے شریعت کیا تھم صادر کرتی ہے؟

سائل ..... محر بخش،ملتان

الجوال

قبروں پر چڑھاوے چڑھا نا اورمنتیں ماننا شرعاً گناہ ہے۔

لما في الدرالمختار: واعلم ان النذرالذي يقع للاموات من اكثر العوام وما يوخذ

التخريج: (۱) .....لما في الدرالمختار: وفي البحر شرائطه خمس فزاد: ان لا يكون معصية لذاته، وفي الشامية: واما كون المنذور معصية يمنع انعقاد النذر (الدرالخارم الثامية: جلده، صفحه ۵۳۹، ط:رشيديجديد) وفي العالمگيرية: الاصل ان النذر لايصح الا بشروط .....والرابع ان لا يكون المنذور معصية باعتبار نفسه (جلدا، صفحه ۲۰۸)

وفيه ايضاً: أن نذر بما هو معصية لا يصح، فإن فعله يلزمه الكفارة (جلدا مفحد١٥)

(مرتب مفتی محمر عبدالله عفاالله عنه)

من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقرباً اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام ((لغ) (جلر٣،صفحا٩٩))

اوركناه كى نذرشرعاً منعقد بين موتى \_ لما في الدر المختار: وفي البحر شرائطة

(صحة النذر) خمس فزاد: ان لا يكون معصية لذاته، وفي الشامية: واما كون المنذور معصية يمنع انعقاد النذر (الدرالخارمع الثاميه، جلده، صفحه ۵۳۹)

ان کا پورا کرنا شرعاً جا ئزنہیں، لہذا کسی کے مجبور کرنے پر بھی ان افعال شنیعہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ لاطاعة لمخلوق فی معصیة المخالق (رواہ 'احمد' فی مسندات علی ابن ابی طالب، حدیث نمبر ۹۸ و ایجلدا ، صفحہ ۲۱۲ ، ط: بیروت) سیست فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

بنده حمد عبدالندعنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۸/۱/۸ ۱۳۲۸

### addisaddisaddis

حضرت امام حسین کے نام کی سبیل لگانا اور اس سے یانی وغیرہ بینا کیسا ہے؟

محرم کے عشر ہُ اول میں پانی کی جو سبلیں لگائی جاتی ہیں ان کا پانی بینا جائز ہے یا ناجائز؟ نیز بعض لوگ ان ایام میں اپنے گھر چولھانہیں چڑھاتے، نہ کوئی چیز پکاتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا ناجائز، حضرت امام حسین کے نام کی سبلیں لگانا کیسا ہے؟

سائل ..... محمدامير قريثي، بيرون دېلى گيٺ،ملتان

## الجوال

شرعاً راستوں پر سبلیں قائم کرنا جائز اورموجب ثواب ہے لیکن محرم کے عشر ہُ اول میں سبیلوں کا بنانا اوراس کے بعد بند کرنا بدعت ہے جائز نہیں ، نیز ریسبلیس جبکہ حضرت امام حسین ؓ کے

بنده محمداسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۲/۱/۲۰هاه الجواب صحیح بنده محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان

### adbeadbeadbe

بسوں میں یانی پلانے کی نذر مانے کا حکم:

زیدنے نذر مانی کیا گراللہ نے مجھے پوتا دیا تو میں تین ماہ بسوں میں لوگوں کو پانی پلاؤں گا۔ زیدنے سولہ دن پانی پلایا پھر مر گیا جب زیدفوت ہوااس وفت پوتے کی عمر چارسال تھی اب اس کی منت کے بارے میں کیا کیا جائے؟

سائل ..... محد عمر

## الجوال

مذكوره نذرشرعاً لازم نبيس بـ لما في الشامية: ومن شروطه ان يكون قربة

مقصودة فلايصح النذر بعيادة المريض وتشييع الجنازة ..... وان كانت قرباً

التخريج (١) .....لما في الدرالمختار: واعلم ان النذرالذي يقع للاموات من اكثر العوام وما يوخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقرباً اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام (جدام في الشامية: قوله " باطل وحرام " لوجوه منها: انه نذرلمخلوق والنذر للمخلوق لا يجوز، لانه عبادة والعبادة لا تكون لمخلوق، ومنها: ان المنذور له ميت والميت لايملك (الغ) (جدام في المامية : واخذه ايضاً مكروه مالم يقصد الناذر التقرب الى الله تعالى وصرفه الى الفقراء، ويقطع النظر عن نذر الشيخ (جدام شفي ۱۹۸۹) (مرتب مفتي محمود الناذر التقرب الى الله تعالى وصرفه الى الفقراء،

### adosadosados

# قرآن كريم لكھنے كى منت مانى تو شرعاً پينذر بنے گى يانہيں؟

میراایک چپازاد بھائی پروفیسر ہے آج سے کافی عرصہ پہلے اس نے ایک نذر مانی تھی کہ ''اگر میری فلال جگہ پرشادی ہوجائے تو میں اپنے ہاتھ سے قرآن پاک کانسخ کھوں گا'' ملازمت اور گھر بلوم صروفیت کی وجہ سے اسے فرصت نہیں مل کی آئے دن وہ کسی نہ کی مشکل میں پھنسار ہتا ہے ہم نے سوچا کہ بیہ باتیں اس کی منت پوری نہ کرنے کی وجہ سے ہو سکتی ہیں کوئی آسان طریقہ بتا کیں کہ جس کے اپنانے سے اس کے ذمہ سے منت والا ہو جھاتر جائے۔

سائل ..... محمرانور،خوشاب

## الجوال

شرعاس طرح کہنے سے نذر نہیں بنتی ۔ لہذااس کا پورا کرنااس پرلازم نہیں ہے۔ البت

التخريج: (۱) .....لما في الشامية: المنذور اذا كان له اصل في الفروض لزم الناذر كالصوم والصلوة والصدقة والاعتكاف، ومالا اصل له في الفروض فلا يلزم الناذر كعيادة المريض ...... و دخول المسجد ..... و هذا هو الاصل الكلي (شاميه، جلده مفيه ۵۳۵) (مرتب مفتي محمود الله عنها الله عنه)

گھریلو پریثانیوں کے لئے حسب استطاعت خیرات وصدقات کرے۔ان شاءاللہ تمام حالات درست ہوجائیں گے۔ بندہ محمد اسحاق غفراللہ لہ مفتی خیرالمدارس ،ملتان ۱۹۲۱/۵/۲

### adokadokadok

جلسه کرانے کی نذر مانی تواس کو پورا کرنالازم ہے یانہیں؟

ایک آ دمی نے بیمنت مانی کہ اللہ تعالی مجھے بیٹا دے گا تو میں جلسہ کراؤں گا اور فلال خطیب کو دعوت دوں گا اللہ تعالی نے اسے بیٹا دیا۔اب وہ کسی عذر کی وجہ سے جلسہ بیں کراسکتا۔ آیا اس کیلئے وہ پیسے مسجد یا مدرسہ کو دینا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... عزيزالله،ميانوالي

الجوال

جله کرانا چونکه عبادت مقصوده نہیں ہے اس کئے پینڈر (منت) منعقد ہی نہیں ہوئی ،
البتہ ویسے کسی نیک کام میں پیے خرچ کردے تو صدقہ کا ثواب مل جائے گا۔ ومن نذر نذرا
مطلقاً او معلقاً بشرط و کان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة .....ووجد
الشرط ..... لزم الناذر (درمختار،صفحہ ۵۳۷، جلده)

وفى الشامية ناقلاً عن البدائع: ومن شروطه ان يكون قربة مقصودة فلا يصح النذر لعيادة المريض وتشييع الجنازة والوضوء والاغتسال ودخول المسجد ومس المصحف ..... وغير ذالك (شاميه ، جلده ، صفحه ۵۳۵) \_ فقط والتداعم

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خبرالمدارس،ملتان نائب ملتان ۱۲۲۲/۱/۲ الجواب سحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خبرالمدارس، ملتان

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۸۸/۹/۵

التخريج: (١).....والمراد انه يلزمه الوفاء باصل القربة التي التزمها لابكل وصف التزمه، لانه لو عين درهما او فقيراً او مكاناً للتصدق اوللصلواة فالتعين ليس بلازم (شاميه، جلده، صفحه ٥٣٨)

وفيه الدرالمختار: والنذر من اعتكافٍ او حج او صلوةٍ او صيامٍ او غيرها غير المعلق ولو معيناً لايختص بزمانِ ومكانِ ودرهم وفقيرِ (الدرالخار،جلد٣،صفحه٣٨)

وفى التتارخانية: رجل قال ان نجوت من هذئ الغم الذى انا فيه فعلى ان اتصدق بعشرة دراهم، فاشترى بعشرة دراهم، فاشترى بعشرة دراهم خبزاً فتصدق بعين الخبز او بثمن الخبز يجزئه وفى نسخة: وان قال على "ان اتصدق بعشرة دراهم خبزاً فتصدق بغير الخبز مكان الخبز يجزئه (تا تارغانيه، جلده، صفى ٣٢)

(٢) .....لمافى الشامية: ولا يجوز ان يصرف ذالك لغنى ولا لشريف منصب او ذى نسب او علم مالم يكن فقيراً ولم يثبت في الشرع جواز الصرف للاغنياء (ثاميه ،جلد ٣٩ ، صفح ١٩٩١) (مرتب مفتى محم عبد الله عقاالله عنه)

# اولا دكوقر آن كريم كيليّ وقف كرنے كى نذر مانے كا حكم:

راقم الحروف نے اپنی اولا دکو بذریعہ نڈر معین وقف لخدمت القرآن وحفظ قرآن کیا ہوا ہے اورعبدالاحد (سولہ سال کا ہے) نوپارے حفظ کر کے بھلا بیٹھا ہے قرآن مجید کے حفظ سے گریز کرتا ہے اس کی عمر کے لحاظ سے اس کو کہاں تک پابند کرسکتا ہوں اور میری نذر معین کا کیا ہوگا؟ سائل سناس عبدالواحد، بیرون دھلی گیٹ، ملتان سائل سنت عبدالواحد، بیرون دھلی گیٹ، ملتان

# الجوال

نذر معین جوسوال میں مذکور ہے، شرکی نذر نہیں ہے، حضرت اقدی تھانوی خواشی بیان القرآن میں عمران کی بیوی کے قصہ میں تحریر فرماتے ہیں "(ف) اس زمانے میں الیمی نذر ماننا مشروع تھا بخلاف ما فی شرعنا لقوله علیه الصلوة والسلام" لا نذرولا یمین فی ما لا یملک ابن آدم" (ابوداور، جلدی، صفحہ ۱۱) ولیس فی اختیار الناذر ان یفعل غیره فعلاً فلا ینعقد النذر، فافهم" (حواش بیان القرآن، جلدی، صفحہ ۱۱، ط: ایج، ایم، سعید کمپنی)

ائے طور پرامکانی حدتک اللہ سے کئے گئے اس وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کریں زیادہ تشویش کوراہ نہ دیں واضح رہے کہ احکام القرآن للجصاص میں قصہ مذکور کے تحت اپنی اولاد کے بارے میں ایسی نذرکوسیحے کھھا ہے اس کامحمل میہ معلوم ہوتا ہے کہ من بلوغ ورشد تک پہنچنے سے پہلے پہلے ناذر مذکور کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بیٹے کو تعلیم قرآن وحفظ قرآن میں لگائے رکھے بہتے کو بہتے ہوئی والداخلاقی طور پراپنے اثر سے اگر بہتے کو وفاءِ نذریر آمادہ کرنے والگ بات ہے اس تقییدگی چندوجوہ ہیں!

- (۱) ....قواعد شرعیہ سے ظاہر ہے کہ بالغ ہونے کے بعد ہرانسان ہرکار وبار حدود کے اندر رہتے ہوئے کرسکتا ہے اور عام حالات میں اس پر حجر کاحق نہیں اور بچے کے بارے میں نذر کو مطلقاً صحیح کہنا حجر کے مترادف ہے۔
- (٢) ....اس كى تائيداس امر يجى موتى بكخوداحكام القرآن مين" ابنه الصغير"ك

الفاظموجود ہیں۔

(٣) ..... بنی اسرائیل میں نذر مذکور کا جورواج تھامفسرین نے اس کامعنی بھی یہی لکھا ہے کہ
'' بچے کو بالغ ہو جانے کے بعد اختیار دے دیا جاتا تھا چا ہے تو بیت المقدس کی خدمت کے
لئے اپنے آپ کو وقف کر دے اور چاہے تو آزاد ہو جائے''والدین کی پہلی نذر لازم نہیں ہوتی
تھی۔ کمافی الکشاف (''

(۳).....ایجاب اپنفس پر ہوتا ہے نہ کہ غیر پر نابالغ اولا دوالدین کے تابع اوران کے بمنزلہ جزءکے مجھی جاتی ہے نہ کہ بلوغ کے بعد ، پس نذر کاتعلق بھی اولا دیے بلوغ سے پہلے پہلے ہوگا۔

(۵) ..... حديث مذكور جوجواب مين سابقاً مذكور بي معنى شابقاً مذكور بي

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس،ملتان نائب مسل ۱۳۸۲/۵/۳۲ الجواب صحيح محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان

### addisaddisaddis

بیٹے کومجاہد بنانے کی نذر ماننا شرعاً نذرہے یانہیں؟

ہمارے شہر میں (حرکۃ الانصار) جہادی تنظیم کا جلسہ تھا تو میں نے منت مانی تھی کہ میں اپنے بیٹے کومجاہد بناؤں گااورکوئی کا منہیں کراؤں گا۔اب اس نے تعلیم کچھ ممل کرلی ہے اور کچھ باقی ہے اب میں منت کس طرح پوری کروں کوئی کہتا ہے کہ فوج میں بھرتی کراؤاورکوئی کہتا ہے کہ عالم بناؤ تو منت پوری ہوگی۔تو آپ بتا کیں کہ شرعاً کیا کرنا چاہیے؟

سائل ..... حكيم حافظ محمد بإشم، دُيره غازيخان

(مرتب مفتی محمد عبدالله عفاالله عنه)

## العوال

صورت مسئولہ میں مذکورہ منت شرعاً سرے سے درست ہی نہیں ہوئی کیونکہ مذکورہ نذر کا تعلق ناذر سے نہیں بلکہ غیر سے ہے اور غیر کے فعل کی شرعاً نذرنہیں ہوتی۔

چنانچ بیان القرآن میں ہے: ولیس فی اختیار الناذر ان یفعل غیرہ فعلاً فلا ینعقد النذر (حاشیہ بیان القرآن ، جلد۲، صفح ۱۳) اور احادیث مبارکہ میں ہے: لیس علیٰ ابن آدم نذر فیما لایملک (مشکوة، جلد۲، صفح ۲۹۷) لاوفاء لنذر فی معصیة ولافیما لایملک العبد (مشکوة شریف، جلد۲، صفح ۲۹۷)

> بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۹/۲/۲۲

الجواب صحیح بنده محمداسحات غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان

### अवेर्द्ध अवेर्द्ध अवेर्द्ध

خیکو حافظ قرآن بنانے کی منت مانے کا حکم :

نذر معلق بالشرط میں وجود شرط سے پہلے نذر کی ادائیگی معتبر نہیں:

نذر کی ادائیگی ناذر پر ہی لازم ہے غیر ناذر کے اداکر نے سے ادائیگی نہ ہوگی:

(۱) سبایک عورت نے نذر مانی کہ ''اگراس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اسے حافظ قرآن بنائے گ''
چنانچہ بچی پیدا ہوئی جو کہ اب اٹھارہ سال کی ہوگئی ہے لیکن وہ عورت منت پوری نہ کرسکی اس کا کیا

کفارہ ہے؟

(۲).....ایک عورت نے نذر مانی کہ ہمارا بیار سیح ہو جائے تو میں سات روزے رکھوں گی فوراً سات روزے رکھوں گی فوراً سات روزے رکھوں گی فوراً سات روزے رکھ لئے جب بیار سیح ہو گیا تو پھروہ خود روزے نہیں رکھ سکی بلکہ سارے گھر والوں نے سات روزے رکھ لئے تو منت پوری ہوگئی یانہیں یاوہ خود روزے رکھے؟

سائل ..... محمه عاصم تو نسوی

## الجوال

(۱)....صورت مسئولہ میں خط کشیدہ الفاظ کہنے سے شرعاً نذر (منت)نہیں بنی کیونکہ نذر بننے کی کچھ شرائط ہیں ان میں ہے ایک شرط رہ ہے کہ اس کی جنس سے واجب موجود ہو۔

لما في العالمگيرية؛ الأصل أن النذر لايصح الا بشروط احدها أن يكون الواجب من جنسه شرعاً (الغ) (بنديه جلدا بصفح ٢٠٨)

حفظ قرآن شرعاً واجب نہیں صرف مستحب ہے اس کئے کفارہ وغیرہ شرعاً واجب نہیں تاہم اپنے طور پرممکن حد تک اللہ تعالی سے کئے گئے وعد کے پورا کرنے کی کوشش کریں، زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں۔

(۲) ..... جب تک شرط نہ پائی جائے اس وقت تک نذر واجب نہیں ہوتی اگر وجود شرط سے پہلے ادائیگی کر دی تو وہ معترنہیں لہذا وجود شرط کے بعد دوبارہ روزے رکھنے لازم ہیں۔

لما فی العالمگیریة: اذا علق النذر بالصوم بشرط وادّاه قبل وجود ه لایجوز اجماعاً (جلدا، صفحه ۲۱۱) وفی الدرالمختار: بخلاف النذر المعلق فانه لایجوز تعجیله قبل وجود الشرط (جلد۳، صفحه ۴۸۸) و کذا فی الشامیة: (جلد۵، صفحه ۴۸۸) نیز "ناذر" کاروز رکه اشرعاً ضروری ب، دوسر گروالول کروزه رکه لین

ت نذر ممل نه موگى ـ لما في الدر المختار: ومن نذر .....ووجد الشرط لزم

### adosadosados

# اگرصدقہ کی منت کوسی گناہ کے کام کے ساتھ معلق کیا تو کیا بینذر بن جائے گی؟

بندہ نے ایک کام کیلئے منت مانی تھی کہ'' اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں بچاس روپے فلاں مستحق کودونگا'' حالانکہ وہ فعل براتھا، بعد میں کسی نے بتایا کہ برائی کیلئے منت ماننا براہے اوراس کو پورا کرنا گناہ ہے ۔ تو میں پریثان ہوگیا۔اب میرا کام ہوگیا ہے اور وہ بدفعلی ہے تو اب میں منت مانی ہوئی رقم مسجد کویا کی مدرسہ کودوں یا کیا کروں؟

سائل ..... عمران الجم،سا بيوال

# العوال

صورت مسئوله میں اگر چه برائی کے کام پرنذر مانی گئی ہے کین جس چیز کی نذر مانی گئی ہے اس مسئولہ میں اگر چه برائی کے کام پرنذر مانی گئی ہے۔

(کہ پچاس روپے فلال مستحق کودونگا) وہ ایس عبادت ہے جس کے ساتھ نذر منعقد ہوجاتی ہے۔
لما فی الشامیة: المنذور اذا کان له اصل فی الفروض لزم الناذر کالصوم

لما في الشامية: المندور أذا كان له أصل في الفروض لزم النادر كالصوم والصلواة والصدقة والاعتكاف، (شاميه، جلده، صفحه ٥٣٩)

لہذاصورت مسئولہ میں نذرمنعقد ہوگئی ہےاور وجود شرط کے بعد نذر کا ایفاء لازم ہے۔

چنانچ شای میں ہے: لو کان فاسقاً یرید شرطاً هو معصیة، فعلق علیه، کما فی قول الشاعر: علی الله رجلان حافیاً علی اذا ما زرت لیلی بخفیة و زیارة بیت الله رجلان حافیاً

فهل يقال: اذا باشر الشرط يجب عليه المعلق ام لا؟ ويظهر لي الوجوب، لان

المنذور طاعة، وقد علق وجوبها على شرط، فاذا حصل الشرط لزمته، وان كان الشرط معصية يحرم فعلها .......ولذا صح النذر في قوله: ان زنيت بفلانة (الغ )(ثاميه بجلده ،صفح ۵۳۲۵، ط:رثيد بيجديد) ..... فقط والله اعلم بنده محموعبدالله عفاالله عنه مفتى خيرالمدارس ، ملتان مفتى خيرالمدارس ، ملتان

### adokadokadok

مقررہ تاریخ سے پہلے نذرکی ادائیگی کا حکم:

ایک مخص نے بینذر مانی کہ میں ہر ماہ کی پانچ تاریخ کواتی رقم فقراءکو دونگا۔اگراس مقررہ تاریخ سے پہلے مثلاً تین کو یا جارکو کسی فقیر کے مل جانے کی وجہ سے اسی نذر کی ادائیگی کی نیت سے رقم دید ہے تو نذرا دا ہو جائے گی یانہیں یا مقررہ تاریخ کو دوبارہ دینالازم ہوگی؟ سائل ..... محمد ناصر ،ساہوال

الجوال

مقرره تاریخ بیلے صدقہ کرنے سے نذر پوری ہوجائے گا عاده کی ضرورت نہیں۔
لما فی الشامیة: فلو نذر التصدق یوم الجمعة بمکة بهذاالدرهم علی فلان
فخالف جاز، و کذا لو عجل قبله، فلو عین شهراً للاعتکاف او للصوم فعجل
قبله صح، (ثامیہ، جلده، صفحه ۵۳۵) ......فقط واللہ اعلم
بنده محمر عبداللہ عفا اللہ عنہ
مفتی خیرالمدارس، ملتان
مفتی خیرالمدارس، ملتان

अवेर्धक अवेर्धक अवेर्धक

# نذرمعلق بالشرط بدون تحققِ شرط شرعاً لا زمنهيس:

ایک آ دمی نے منت مانی ''یااللہ اگر میرافلاں کام ہوگیا تو میں • ۵ نفل پڑھوں گا'' اگر اس کا بیکام ہوجا تا ہے تو وہ پچاس نفل اداکرے گامسکہ بیہ ہے اگراس کا کام کسی مصلحت کی وجہ سے نہیں ہوتا تو اس کیلئے اسے کیا کرنا چاہیے کیاوہ نفل اداکرے یانہیں؟

سائل ..... عميرولدمحدر فيق،ملتان

# الجوال

صورت مسئولہ میں منت والے فل اداکر ناشر عا واجب نہیں بلکہ اگراس کا کام ہونے سے پہلے فل پڑھ لئے اور وہ کام بعد میں ہو بھی گیا تو اس صورت میں وہ سابقہ فل کافی نہیں، کام ہونے کے بعد دوبارہ اداکر نے ہوں گے۔ لما فی الهندیة: اذاعلق النذر بالصوم بشرط وادّاہ قبل وجودہ لایجوز اجماعاً (ہندیہ، جلدا، صفحہ ۲۱)

ولما في الدرالمختار: بخلاف النذر المعلق،فانه لايجوز تعجيله قبل وجود الشرط (جلر٣،صفيه٣٠٥) و كذا في الشامية: (جلر٥،صفيه٣٠٥) و فقط والله اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خبرالمدارس، ملتان ۱۳۱/۸/۳۰ه الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فناء خیرالمدارس ،ملتان

### अवेर्धक अवेर्धक अवेर्धक

نذر معلق بالشرط ميں وجود شرط سے پہلے نذراداکرنے سے ذمتہ فارغ نہ ہوگا:

زیدندرمانی کیمقدمہ سے بری ہونے پر بکراصدقہ کروں گا فتصدق قبل البوأة هل یجزئه من الواجب؟ یعنی پھرمقدمہ میں برا قصبے پہلے بکراصدقہ کردیا۔تو کفایت کرجائے گا؟ یجزئه من الواجب؟ یعنی پھرمقدمہ میں برا قصبے پہلے بکراصدقہ کردیا۔تو کفایت کرجائے گا؟ سائل ..... منظوراحدمدرس دارالعلوم مدنیہ، وہاڑی

## الجوال

لايجزيه من الواجب وعليه ان يوفي النذر وتصدق ثانياً

لما في الشامية: بخلاف النذر المعلق فانه لايجوز تعجيله قبل وجود الشرط (جلده، صفحه ۱۳۵۸ مرزشيد بيجديد) مستسسست فقط والله اعلم محمد انورعفالله عنه عند منتى خير المدارس، ملتان نائب مفتى خير المدارس، ملتان منائب مفتى خير المدارس، ملتان المساه

### adokadokadok

معین جانور کے صدقہ کوشرط کے ساتھ معلق کیا اور وجود شرط سے پہلے جانور کا گوشت خراب ہونے کا خطرہ ہوتو ایسی صورت میں کیا کیا جائے ؟

زید کالڑکا اور بھائی جنگی قیدیوں میں سے ہیں، زید نے نذر مانی کہ جب وہ آئیں گے میں فلاں بچھڑا اللہ کے نام پر ذرج کروں گا۔وہ اب تک نہ آئے اور نہ معلوم ہے کہ کب آئیں گے '' بچھڑا'' جوان ہے اور دوسرے جانوروں کو کا ثنا ہے اور اس کا گوشت خراب ہونے کا بھی خطرہ ہے۔لہذا اب کیا کرنا چا ہے کیا ذرج کرنے سے نذر پوری ہوجائے گی یانہیں یا اس کی قیمت کور کھ لیا جائے ہوفت آمد جانور خرید لیا جائے یا وہ بیسہ خیرات کردیا جائے ؟

سائل ..... نذر احمد، شجاع آباد، ملتان

## الجوال

بخلاف النذر المعلق فانه لا یجوز تعجیله قبل وجود الشرط (شامیه، جلده صفیه ۲۰۰۸) جزئیه بالاسے معلوم ہوا کہ قیدی چھوٹنے اوران کے آنے سے قبل ذیح کرنا کافی نہیں ہے نیز ذیح کا ثواب ہوجانا مکہ مرمہ کے ساتھ خاص ہے گویا کہ یہ امر تعبدی ہے اور نذرِ فدکور کی صحت کا مدار بظاہر تقدق ہونے پر ہے اس لئے اگر اس کئے کوفر وخت کر دیا جائے اور قیدیوں کے آنے پر یہ قیمت غرباء میں تقسیم کر دی جائے یا اس قیمت کا جانور لے کر گوشت تقسیم کر دیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

> بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس،ملتان ۱۳۹۲/۱۰/۲۰

الجواب صحیح عبدالله عفاالله عنه صدرمفتی خیرالمدارس، ملتان

### adokadokadok

معین برے کی نذر مانی تھی تو کیااس کو بیچا جاسکتا ہے؟

ایک شخص کے نفر رہانی کہ اگر میں فلاں مقدمہ میں بری ہو گیا تو اپنا فلاں بکرا صدقہ کروں گا،کین مقدمہ سے برأت نامعلوم کے جو جبکہ بکرا کافی بڑا ہو گیا ہے،اس لئے خیال ہے کہ اس کو بچے دیا جائے جب مقدمہ سے برأت بوجائے گی تو اور بکراخرید کرصدقہ کردیں گے۔کیا شرعاً اس کو بچے دیا جائے جب مقدمہ سے برأت بوجائے گی تو اور بکراخرید کرصدقہ کردیں گے۔کیا شرعاً اس طرح کرنے کی گنجائش ہے؟

الجوال

صورت مسئولہ میں اگر فروخت کرنے سے پہلے مقدمہ سے بری ہوگیا تو یہ بکرا چاہے

زندہ صدقہ کردے یا ذیح کر کے گوشت صدقہ کردے یا اس کی قیمت صدقہ کردے اور فروخت

کرنے کے بعد بھی بہی اختیارات حاصل ہوں گے۔ چنا نچے حضرت تھا نوگ فرماتے ہیں کہ:

''ای جانور کوخواہ ذیح کر کے صدقہ کردے یا بحرے کی قیمت کا تصدق کردے اور نیج

ڈالنے کے بعد بھی دونوں اختیار ہیں کہ خواہ دوسری بحری خرید کرذیح وتصدق کردے یا

وہ قیمت تصدق کردے۔''(امداد الفتادی ،جلد ۲، صفحہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

مفتی خیر المدارس ، ملتان

مفتی خیر المدارس ، ملتان

# اگر کسی معین دن روز ہ رکھنے کی نذر مانی تو کیااسی دن کاروز ہ رکھنالازم ہے؟

ایک شخص نے یوں نذر مانی کہ اگر میرے بیٹے کارشتہ فلاں جگہ پر ہوجائے تو میں ہر جمعہ کے دن روز ہ رکھوں گااب اس کی بیہ خواہش پوری ہوگئ ہے۔ سوال بیہ ہے کہ اب مذکورہ شخص پر خاص جمعہ کے دن روز ہ رکھوں گااب اس کی بیہ خواہش بوری ہوگئ ہے۔ سوال بیہ ہے کہ اب مذکورہ شخص پر خاص جمعہ کے دن کاروز ہ لازم ہے یا کسی اور دن بھی رکھ سکتا ہے اگر کسی جمعہ کو کسی عذر وغیرہ کی وجہ ہے روز ہ ندر کھ سکے تو اس کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... اسدالله، شجاع آباد، ملتان

## العوال

اگرنذری جمعه کون گخصیص کی ہاور یوم مخصوص ہی مراد تھا تو ایک صورت میں جمعہ کا روز ہر کھنا شرعاً ضروری ہے آگر بھی کی عذر کی وجہ سے ندر کھ سکے تو دوسر بے دنوں میں قضاء کر بے لما فی العالم گیریہ: اذا نذر بصوم کل خمیس یأتی علیه فافطر خمیساً و احداً فعلیه قضائه (ہندیہ، جلدا، صفحہ ۹) ......فقط واللہ اللہ عنہ بندہ مجمع عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ، ملتان مفتی خیر المدارس ، ملتان

### addisaddisaddis

# روزے رکھنے کی نذر مانی تو کیاروز س کی بجائے فدیددے سکتاہے؟

ایک حافظ قرآن جس کی منزل برعم خوداتنی کمزورتھی که رمضان شریف میں تراوت کے میں قرآن سنانے کے قابل نہیں تھا، جب رمضان شریف آیا تواس نے نذر مانی که 'اگر میں نے مصلی سنا دیا تو دو ماہ روزے رکھوں گا'' پھراسی سال الحمد لللہ پورا قرآن تراوت کے میں سنا دیا پھرا گلے سال اسی طرح ایک ماہ روزے رکھنے کی نذر مانی۔اب حافظ صاحب کہتے ہیں کہ اس طرح تین ماہ

روزے رکھنا بوجہ مشقت مشکل ہے۔ تو کیا کفارہ کی ادائیگی کی کوئی آسان صورت ہوسکتی ہے؟
سائل ..... حافظ عبدالولی خان

## الجوال

صورت مسئولہ میں حافظ صاحب پرنذ رکو پورا کرنا ضروری ہے اس پرلازم ہے کہ تین ماہ کے روزے رکھے خواہ وقفہ سے تھوڑ ہے تھوڑ کے کر کے رکھے۔

لمافی الدرالمختار: نذر صوم رجب فدخل وهو مریض افطر وقضی کرمضان وفی الشامیة: قوله "کرمضان" ای بوصل اوفصل (الدرالخارمع الثامیه، جلاسی سفیه ۱۳۸۹)

البته اگر بالکل بوژها می بیار به اورصحت کی امید بھی نہیں ہے تو پھر قدید دے سکتا ہے۔ لمافی الدرالمختار: نذر صوم رجب اوصوم الابد فضعف لاشتغاله بالمعیشة افطر و کفر کمامر (الدرالخار، جلاسی سفیه ۱۳۸۹) (المدرالخار، جلاسی سفیه ۱۳۸۹) بنده عبداکلیم عنی عند باکسیم المیان بنده عبداکلیم عنی المیان بنده عبداکلیم عنی المیان بنده عبداکلیم عنی عند بنده عبداکلیم عنی المیان بنده عبداکلیم عنی عند بنده عبداکلیم عنی عند بنده عبداکلیم عنی عند بنده عبداکلیم عبداکلیم المیکند بنده عبداکلیم عبد

### adokadokadok

زندگی بھرروزے رکھنے کی نذر مانی تواہے کیے پورا کیا جائے؟

ایک شخص (ناصر) نے دوران گفتگو کی سے کہد دیا کہ اگر بیکام اس طرح ہو گیا تو میں ساری زندگی روزے رکھوں گا اوراس کو بیلیتین تھا کہ بیکام اس طرح نہیں ہو گالیکن اللہ کی شان وہ

التخريج: (١)....وفي الشامية: المريض اذاتحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض، وكذا ما في البحر: لو نذر صوم الأبد فضعف عن الصوم لاشتغاله بالمعيشة له ان يطعم ويفطر لانه استيقن انه لايقدر على القضاء (شاميه،،جلد٣، صفحه ٢٥٠) (بنده محمود الله عقاالله عنه) کام ہوگیا۔اب مذکورہ شخص پریشان ہے کہ ساری زندگی روزے رکھنا بہت مشکل ہے ایک مہینے کے روزے بڑی مشکل ہے ایک مہینے کے روزے بڑی مشکل سے رکھے جاتے ہیں اور زندگی بھر کے روزے کس طرح رکھے جائیں گے۔
دریافت طلب امریہ ہے کہ شرعاً بیروزے رکھنا زندگی بھرلازم ہے یانہیں؟اگرلازم ہے تو پھراس سے بچنے کی صورت کفارہ یا فعد بیو غیرہ کے ذریعے ہوسکتی ہے؟ ناصر جبی طور پر بیرچا ہتا تھا کہ کام ہوجائے۔

سائل ..... احد حسن،میاں چنوں

DIMTO/M/T

## الجوال

اگرناصر بودها بیااس کا کاروباراییا مشقت والا به که جس کے ساتھ روزه رکھنا مشکل بهتوالی صورت میں ہرروزے کافدید دو سرگندم یااس کی قیمت کی فقیر کودیتار ہے۔
ولو اخر القضاء حتی صار شیخا فانیا و کان النذر بصیام الأبد فعجز لذالک او باشتغاله بالمعیشة لکون صناعته شاقة فله ان یفطر ویطعم لکل یوم مسکینا علی ما تقدم (ہندیہ بلاا بصفیه ۲۰)
وفی الشامیة: فی البحر: لو نذر صوم الأبد فضعف عن الصوم الاشتغاله بالمعیشة له ان یطعم ویفطر الانه استیقن انه الایقدر علی القضاء (شامیه کتاب الصوم بجاری سورت دیگر که نه بود ها ہوادن تی کاروباری سلم مشقت والا ہے توالی صورت میں فدید کافی نہ ہوگاروزے رکھنا ضروری ہے۔ قد روی عن محمد رحمه الله تعالیٰ قال: ان فدید کافی نہ ہوگاروزے رکھنا ضروری ہے۔ قد روی عن محمد رحمه الله تعالیٰ قال: ان علق النذر بشرط یرید کونه کقوله: "ان شفی الله مریضی او ردّ غائبی" الایخر جاتھ بالکفارة ..... ویلزمه عین ماسمی (عالمگیریہ بجلد ۲ مفتی فیرالمدارس ملتان بندہ محموم فیرالمدارس ملتان مفتی فیرالمدارس ملتان

## نذر كامصرف صرف فقراء بين:

# نذركويك بارگى يوراكرناضرورى نهيس:

(۱)....زیدنے بوقت بیاری بیزیت کی یا منت مانی ''کداگر مجھےاس مرض سے شفاء ہو جائے تو میں ایک دیگ چاولوں کی جس کی مقدار دس سیر چاول ہو پکوا کرغریبوں میں تقسیم کراؤں گا'' بعداز صحت اگر تقسیم کرائے تو اس کوکون کون کھا سکتا ہے خریب امیر کا پنة لگا نامشکل ہے (۲).....اگر دس سیر مقدار کی بجائے ایک دیگ کی مقدار تھوڑ ہے تھوڑ ہے کر کے گھر میں پکوا کر غریبوں کو کھلا دیتو منت پوری ہوجائے گی یانہیں؟

سائل ..... مولوی شفیق احمه، بهاولپور

## الجوال

خالرائق مين ہے: اف مصرف النذر الفقراء ...... و لا يجوز ان يصرف ذالک لغنى غير محتاج و لا لشريف منصب لانه لايحل له الاخذ مالم يكن محتاجاً فقيراً، و لالذى النسب مالم يكن فقيراً لاجل نسبه و لا لذى علم لاجل علمه مالم يكن فقيراً ولم يثبت فى الشرع جواز الصرف للاغنياء (جلام اسفي ۱۵۲۵) روايات بالا سے معلوم ہوا كہ اغنياء كونه كھلا و ہے، غرباء كوتلاش كرنامشكل بات نہيں۔ روايات بالا سے معلوم ہوا كہ اغنياء كونه كھلا د ہے تو بھى جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم الجواب سے خيرمحمد عفا اللہ عنہ مختر المدارس، ملتان مفتى خير المدارس، ملتان منتم خير المدارس، ملتان

### addsaddsadds

نذر کا کھانا جس قدر فقیرنے کھایا وہی صدقہ شار ہوگا:

آج كل جورواج ہے كەنياز يكانے والے اغنياء كوبھى مدعوكر ليتے ہيں تو اس كے متعلق

کیاتحقیق ہے؟

سائل ..... محمدا قبال لانكيوري متعلم جامعه لإدا (الجو (رب

ندکوره بالا کھانا اور طعام کا اتنا حصہ جوفقراء پرخرج ہواصدقہ ہوگا اور ثواب کا موجب ہوگا جو اغنیاء اور رشتہ داروں کے حصہ میں آیا وہ صدقہ شار نہ ہوگا۔ بلکہ ہدیہ ہوگا یا صلہ رحمی میں تصور کیا جائے گا اگر خیرات کرنے والے کی نیت بخیر ہوتو اس امر ثانی پر ثواب ہدیہ اور صلہ رحمی کا ہوگا۔ لقو لہ علیہ السلام: تھا دو ا تحابو الرانخ ) (مشکوۃ ،جلدا ،صفحہ ۴۰۳)

لیکن اس میں گی خیرا تیں اگر نام نمود یارسوم برا دری کے طریق پر ہوں جیسا کہ عام طور پر اموات کی خاطر کی جاتی ہیں اور بدعات قبیحہ میں داخل ہیں جن سے احتر از لازم ہے اموات کی خاطر کی جاتی ہیں تو ممنوع ہیں اور بدعات قبیحہ میں داخل ہیں جن سے احتر از لازم ہے اور اور اگر لوجہ اللّٰدا خلاص اور رضا الٰہی کے لئے ہوں اور ان میں منکرات سے بچا جائے تو جائز ہے اور

addisaddisaddis

وکیل اگر مستحق ہوتو نذر کی رقم خود بھی استعال کرسکتا ہے؟

میں ایک بالغ طالب علم ہوں میری بڑی ہمشیرہ جس نے اللہ کے نام پرکوئی نذر مانی تھی وہ پوری ہوئی اور میری وہ ہمشیرہ اپنے بال بچوں سمیت علیحدہ ہے یعنی ان کے اور ہمارے اخراجات علیحدہ علیحدہ بین اس نے بچھر قم منت کی میری طرف بھیجی اور بیکہا کہ بیر قم ہے آپ کو آزادی ہے جن لوگوں پرخرچ ہوسکتی ہے انہیں جلداز جلدد ہے دیں تا کہ واجب ادا ہوجائے۔اب میں جو کہ اس

كا بھائى ہوں اس رقم سے اپنے گئے كتابيں خريد ناچا ہتا ہوں يہ ميرے لئے جائز ہے يا ناجائز؟ سائل ..... عبد الله مظفر گڑھ

## العوال

صورت مسئوله میں اگر سائل صاحب نصاب نہیں تو مذکورہ رقم کواسینے ذاتی استعال میں لانے

كى تنجائش إلى الدرالمختار: للوكيل ان يدفع لولده الفقير وزوجته الالنفسه الا

اذا قال ربها ضعها حيث شئت (الدرالمخار،جلد٣،صفح ٢٢٢) .....فقط والتداعلم

بنده محرعبدالله عفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۳/۱۳/ ۱۳۲۷ه الجواب سيح بنده محمدا سحاق غفرالله له مفتی خیرالمدارس، ملتان

### अवेर्व्यक्ष्यवेर्व्य

منذ وراشیاء کی جگهان کی قیمت دینا کیساہے؟

فی منذ ورفقیر کودیے کے بعد دوبارہ خرید نامکروہ ہے

ایک شخص نے ایک معتین چیز کی اللہ کے نام پرنذر مانی پھراس کاوہ کام ہوگیا۔ابوہ اس چیز کی جگہ پراس کی قیمت دے سکتا ہے اوروہ چیز اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟ وہ چیز مثلاً کوئی جانور ہے یا اس کے مصرف کودے کر پھراس سے لے سکتا ہے؟

العوال

صورت مسئوله میں مذکور ومعتین چیز کی قیمت دینا درست ہے۔

لما في الشامية: نذر ان يتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغيره جاز ان ساوى العشرة كتصدقه بثمنه (جلده، صفحه ۴۸۵ ط: رشيد بيجديد)

ھی منذ ورکسی فقیروغیرہ کودے کردوبارہ قیمت وغیرہ کے ذریعے واپس لینا مکروہ تنزیہی ہے،

چنانچ حاشية مشكوة مي ب قوله: "في صدقته" قال ابن الملك: ذهب بعض العلماء

الى ان شراء المتصدق صدقته حرام لظاهر الحديث والاكثرون على كراهة تنزيهيّة لكون القبح فيه لغيره وهو ان المتصدق عليه ربما يسامح المتصدق في الثمن بسبب تقدم احسانه، فيكون كالعائد في صدقته في ذالك المقدار الذي سومح مرقات (حاشيه شكوة شريف، جلدا ، صفح الله علم الجواب محج الحواب علم الجواب علم مفتى خيرالمدارس، ملتان مفتى خيرالمدارس، ملتان

### adokadokadok

و یک بیانے کی نذراتی مقدار نقدرو پیزج کرنے سے اداموجا کیگی:

ایک شخص نے اللہ کے نام کی منت مانی کہ'' تمیں دیگیں پکوا کرغر باءومساکین میں تقسیم کروں گا''۔اب ان کا خیال ہوا کہ بجائے دیگوں کے رقم نقدی غرباءومساکین میں تقسیم کر دی جائے۔کیااییا کرنا جائزہے؟

العوال

دیگوں کے عوض اگران کی رقم نفتری غرباء و مساکین کودے دی جائے تو یہ بھی جائز ہے۔
بہر حال دونوں طریق پرادائیگی نذر کر سکتے ہیں۔ در مختار میں ہے: نذر ان یتصدق بعشرة در اهم من
النحبز فتصدق بغیرہ جاز ان ساوی العشرة کتصدقه بشمنه (در مختار جلد ۵۳۵ می فیار ۴۵۰ می النحبز فتصدق بغیرہ جاز ان ساوی العشرة کتصدقه بشمنه (در مختار جلد ۵۳۵ می فیار جاگر

النحبز فتصدق بغیرہ جاز ان ساوی العشرة کی نذر مانی اور دوسری چیز خیرات کی تو جائز ہے اگر
دیں روپے کے مساوی ہوجیسے اس کی قیمت خیرات کردینا جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

النجواب سیح بندہ محمد اللہ عفا اللہ عنہ بندہ محمد اسحاق غفر اللہ اللہ منتی خیر المدارس، ملتان صدر مفتی خیر المدارس، ملتان صدر مفتی خیر المدارس، ملتان مدر مفتی خیر المدارس، ملتان

ایک معین رقم سے کئی فقیروں کو کھانا کھلانے کی نذر مانی پھروہ رقم ایک ہی فقیر کو دیدی تواس کا کیا حکم ہے؟

زید نے منت مانی کہ غریبوں کو دس روپے کا کھانا کھلائے گا زید نے کئی فقیروں کو کھانا کھلانے گا زید نے کئی فقیروں کو کھانا کھلانے کی بجائے دس روپے اسلیے ناصر کو دے دیئے۔کیانڈ رکی ادائیگی سے جو گئی۔؟
سائل سست عبداللہ،لیافت بور

## الجوال

اذا زوجت بنتی فالف درهم من مالی صدقة لکل مسکین درهم فزوج و دفع الالف الی مسکین جملة جاز (شامیه،جلد۵،صفحه ۲۵۵) و کذا فی العالمگیریة: (جلد۲،صفحه ۲۷) جزئیه بالا سے معلوم مواکد صورت مسئوله میں ایک مسکین کوساری قیمت دے دینا درست ہے۔ ......فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲/۱۱/۱۲ه الجواب صحیح بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان

### adokadokadok

دس فقیروں میں سے ہرایک کو''سورو پیئے 'دینے کی نذر مانی پھر'' ہزار''رو پیدایک ہی فقیر کودے دیا تو کیا تھم ہے؟

ایک آدمی (طارق) نے نذر مانی کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا تو ایک ہزار روپے دس فقیروں کو دونگا اور ہر فقیر کوایک ایک سوروپے دونگا۔ بعد میں کامیاب ہونے کے بعد پورا ایک ہزار روپیہ ایک ہی فقیر کو دے دیا، تو آیا اس سے نذر کی ادائیگی ہوگئ؟

سائل .... محمد خادم، ملتان

## الجوال

رجل قال ان زوجت ابنتی فالف درهم من مالی صدقة لکل مسکین درهم فزوج
ابنته و دفع الالف جملة الی مسکین و احد جاز (بندیه بلام صفحه ۲۷ )
و کذا فی الشامیة: نقلاً عن الخانیة. (جلده بصفحه ۵۳ مرشیدیه بیدیه به اس جزئیه سے معلوم بواکه صورت مسئوله میں ملی طارق کی نذر پوری بوگی ہے اعاده کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم بنده محمد عبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خبراللہ دعفااللہ عنہ مفتی خبراللہ دارس ، ملتان

### addisaddisaddis

ایک معین مدرسہ کور قم دینے کی نذر مانی تو گیادوس بے مدرسہ کودی جاسکتی ہے؟

ایک شخص نے ایک مدرسہ میں بیٹے کریہ کہ 'اگر میں فلاں مقدمہ جیت گیا تو اس مدرسہ کو دس ہزار روپے دونگا' یعنی مدرسہ تعین کردیا، اب مقدمہ جیت جانے کے بعد صور تحال ہے ہے کہ اس مذکورہ مدرسہ کے ذرائع آمدن بہت زیادہ ہیں جبکہ قریب ہی دوسرامدرسہ ہے جس کے ذرائع آمدن نہ ہونے کے برابر ہیں اس لئے ان کو ضرورت ہے۔ اب سوال ہے ہے کہ کیا اس نذر کو پورا کرنا لازم ہے؟ اور کیا نذر معلق کی اس قم سے بچھاس دوسر سے مدرسہ کیلئے لگا سے ہیں جس کو ضرورت ہے؟ اور کیا نذر معلق کی اس قم سے بچھاس دوسر سے مدرسہ کیلئے لگا سے ہیں جس کو ضرورت ہے؟ سے اور کیا نذر معلق کی اس قم سے بچھاس دوسر سے مدرسہ کیلئے لگا سے ہیں جس کو ضرورت ہے؟ سے اور کیا نذر معلق کی اس قم سے بچھاس دوسر سے مدرسہ کیلئے لگا سے ہیں جس کو ضرورت ہے؟

## الجوال

صورت مسئوله میں نذر منعقد ہوگئی ہے۔ چنانچہ شامی میں ہے: ولذا صحّحوا النذر بالوقف، لان من جنسه واجباً وهو بناء مسجد للمسلمین (شامیه، جلده، صفحه ۵۳۵)

لہذا وجود شرط کے بعد مذکورہ رقم کی ادائیگی شرعاً لازم ہے، البتہ خاص طور پراسی مذکورہ معین مدرسہ کو دیا سے درسہ کو دید نے نذر کی ادائیگی ہوجائے گی، کیونکہ نذرخواہ معلق ہویا غیر معلق اس میں مکان اور مصرف متعین کرنے سے شرعاً متعین نہیں ہوتا۔

چنانچ شای شی می که والندر من اعتکاف او حج المعلق ولو معیناً لایختص بزمان و مکان و در هم و فقیر المعلق فانه لایخوز تعجیله قبل و جود الشرط السوط من هذا ان المعلق یتعین فیه الزمان بالنظر الی التعجیل و کذا یظهر منه انه لایتعین فیه المکان و الدر هم و الفقیر الی التعجیل الشار ح فی بیان المخالفة علی التعجیل فقط و الدر هم و الفقیر (شامیه جلد ۱۳۸۹ می جلد ۱۳۸۹ می جلد ۱۳۸۹ می جلد ۱۳۸۹ می مفتی خیرالله عفاالله عنه مفتی خیرالله دارس ماتان مفتی خیرالمدارس ماتان ماتا

### adokadokadok

خدام روضهٔ اقدس کورقم سجیجنے کی نذر مانی کیابیرقم ادار و دینیه میں خرچ کی جاسکتی ہے؟

زید نے نذر مانی ہے کہ ایک سورو پے خدام روضهٔ نبوی کیلئے کسی حاجی کے ساتھ بھیج دے
گا،اب وہ پوچھنا چاہتا ہے کہ ادار و دینیہ میں بیرقم صرف کی جاسکتی ہے یانہیں؟
سائل ...... حاجی اللہ دیتہ شور کوٹ

# الجوال

فى العالمگيرية: رجل قال مالى صدقة على فقراء مكة ان فعلت كذا فحنث و تصدق على فقراء مكة ان فعلت كذا فحنث و تصدق على فقراء بلخ او بلدة اخرى جاز ويخرج عن النذر (جلدا مفيه) معلوم مواكدا گراس رقم كويهال كى دين اداره كے مساكين پرخرچ كيا

#### adokadokadok

مسجد میں دیگ تقسیم کرنے کی نذر مانی تو گھر پر بھی تقسیم کرسکتا ہے:

ایک شخص نے نذر مانی کہ خیرات فی سبیل اللہ کی دیگ فلاں درس یامسجد یا فلاں جگہ غرباء کونشیم کروں گا۔تو کیا بید یگ پکا کرا ہے گھرغر باءکو کھلاسکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... بشيراحه بخصيل نور پورضلع خوشاب

الجوال

گھر پرغر باء کوبھی تقسیم کرسکتا ہے ۔ ۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفاللدعنه

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، مکتان ۳/۵/۲۸ میراه

#### adokadokadok

مسجد نبوی میں دورکعت ادا کرنے کی نذر مانی ،تو کیاکسی اورمسجد میں ادا کرنے سے ذمتہ فارغ ہوجائے گا؟

ا یک شخص نے اس طرح نذر مانی که''اگرمیرے ہاں لڑ کا پیدا ہوا تو میں مسجد نبوی میں دو

التخريج: (۱).....والنذر من اعتكاف او حج او صلوة اوصيام او غير ها غير المعلق ولو معيناً لايختص بزمان ومكان ودرهم وفقير فلو نذر التصدق يوم الجمعة بمكة بهذا الدرهم على فلان فخالف جاز (شاميه،جلده،صفحه۵۰۵) (مرتبمفتی محموعبدالله عفاالله عنه)

رکعت نماز اداکروںگا'اس وقت جج یا عمرہ کرنے کے آثار تصاس کئے اس طرح نذر مانی ،اب لڑکا تو پیدا ہو گیا ہے کین جج وعمرہ اداکرنے کے بظاہر کوئی آثار نظر نہیں آتے محض خواہش اور دعا ہے، تو ایس صورت میں دریافت طلب امریہ ہے کہ اگر دور کعت گھر میں اداکر لے تو نذر ادا ہو جائے گی یا وہاں جاکر پڑھنا ضروری ہے؟

سائل ..... مولوى غلام يليين

## الجوال

صورت مسئولہ میں محض دور کعت نمازنفل کی ادائیگی سے ذمتہ فارغ ہوجائے گاخواہ جس مسجد میں بھی پڑھ لے خاص طور پرمسجد نبوی میں جانا ضروری نہیں۔

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۵/ ۱/۲۹/۱۵

#### adbeadbeadbe

جہادفنڈ میں رقم خرچ کرنے کی نذر مانی تو کسی غریب کودے سکتاہے؟

ایک شخص منت مانتا ہے کہ' اگر ملازمت میں ترقی ہوجائے تو وہ ایک ہزار ، پع جہاد فنڈ کیلئے دیگا'' ترقی کے بعدوہ پانچ سوروپے جہاد فنڈ والوں کو دیتا ہے جبکہ پانچ سوروپے غریب انسان کودے دیتاہے کیااس کی منت اداہوگئ؟

سائل ..... شبيراحد،لياقت بور

الجوال

کی شہید مجاہد کی غریب ہیوہ کو دینے ہے منت پوری ہوجائے گی، کیکن صورت مسئولہ میں پانچ سورو پے کی دوبارہ ادائیگی مناسب ہے کیونکہ نوع جہاد تحقق نہیں ہوئی۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مناسب مندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مناسب مندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مناسب مناسب

addisaddisaddis

نذرك مال مع معدكى جِنائيان خريد نے كاحكم؟

ایک شخص نے نذر مانی کہ بھے جتنا منافع ہوگا اس میں سے فی روپیہ ایک آنہ خیرات کرونگا،اب اس پیسے سے مسجد کی چٹائیاں وغیرہ خریدی جاسکتی ہیں یانہیں؟

سائل ..... حافظ محمد اسحاق مسجد سراجال حسين آگابي ،ملتان

العوال

اگرخیرات سے نیت عام تھی خاص غرباء کو دینا ہی پیش نظر نہیں تھا تو اس رقم سے چٹائیاں خریدی جاسکتی ہیں، ورنہ صرف غرباء پرتصدق ہی لازم ہوگا۔ .....فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نا بُب مفتی خبرالمدارس،ملتان

DIFAA/9/0

التخريج: (١).....ولا يجوز ان يصرف ذالك لغنى ولالشريف منصب او ذى نسب او علم مالم يكن فقيراً ولم يثبت في الشرع جواز الصرف للاغنياء (ثاميه، جلد٣، صفحه ١٩٥١، ط: رثيد بيجديد) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

# مدرسه میں بکرادینے کی نذر مانی تو کسی دوسرے مستحق کودے سکتاہے یانہیں؟

ایک آدمی نے بینیت کی کہ میرا بھائی ٹھیک ہو گیا تو میں ایک بکرا مدرسہ میں دونگا۔ اب اس بکرے کے پیسے کامحلّہ کے اندرزیادہ حقدارنگل آیا تو اب بیہ پیسے اس کودے سکتا ہے یانہیں؟ سائل ...... محمدا مین انصاری ،خونی برج ملتان

## (لجو (ل

صورت مسئوله مين بحرايا بحرے كى قيمت اى مدرسه مين دينا شرعاً لازم نہيں۔ بلكه دوسرے كى مستحق كوبھى دينے كى گنجائش ہے۔ والنذر من اعتكاف او حج او صلوة او صيام او غيرها غير معلق ولو معيناً لايختص بزمان ومكان و درهم وفقير حسام او غيرها فاند ر المعلق فانه لايجوز تعجيله قبل و جود الشرط الله المائن اذلامحذور فيه وكذا يظهر منه انه لايتعين فيه المكان تأخيره فالظهر انه جائز اذلامحذور فيه وكذا يظهر منه انه لايتعين فيه المكان والدرهم والفقير (الانح) (شاميه، جلده، صفحه ۵۵۵) مستسد فقط والله عنه مفتى فيرالمدارس، ملتان مفتى فيرالمدارس، ملتان مفتى فيرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

کیا یا نجے یاسات بکریاں ذنے کرنے کی نذر میں ایک گائے کفایت کرجائے گی؟

ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرافلاں کام ہو گیا تو میں ایک بکری ذنے کروں گامزید

منتیں مانیں حتی کہ پانچ تک پہنچ گئیں اور اس کے تمام کام ہو گئے۔کیا ان بکریوں کے مقابلے میں

گائے ذنے کرسکتا ہے؟

سأئل ..... غلام اكبر، ملتان

## الجوال

صورت مسئولہ میں پانچ بکریوں کو ذرج کرنا ہو گا ، بکریوں کی جگہ گائے ذرج کرنا درست نہیں ،البتۃ اگر گائے کی قیمت پانچ بکریوں کے برابر ہوتو گائے ذرج کرنا جائز ہوگا ۔

فقظ والثداعكم

بنده محمراسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۹۰/۸/۲۸ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس ،ملتان

#### adokadokadok

نذراورقربانی میں تداخل نہیں بلکہ دونوں کا وجوب مستقل ہے:

ایک شخص کی چودہ پندرہ بگریاں تھیں اوروہ کسی بیاری کی وجہ سے پختی نہیں تھیں ،اس آدمی نے نذر مانی کہ یہ ہلاک نہ ہوں تو میں ایک بگری سال کی دیا کروں گا۔اب وہ شخص اپنی اس نذر کوتو پورا کرتا ہے لیکن قربانی نہیں کرتا اس کے بارے میں کیا تھم ہے کہ قربانی کرے یاا پنی نذر پوری کرے اس نذر کوترک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشی میں وضاحت فرما کیں۔

سائل مسلم محمداحم ،خانپور ضلع رحیم یا رخان سائل مسلم محمداحم ،خانپور ضلع رحیم یا رخان

الجوارب

صورت مسئوله میں شخص مذکور پرنذر کا پورا کرنا بھی واجب ہے اورا گروہ صاحب نصاب

التخريج: (۱) .....لما في الدر المختار: الشاة افضل من سُبع البقرة اذا استويا في القيمة واللحم، قال ابن عابدين قوله: "اذا استويا" فان كان سبع البقرة اكثر لحماً فهو افضل (الدرالتخارمع الثاميه جلده مفي ٥٣٣٥) (مرتب مفتى محموعبدالله عفاالله عنه)

عن قربانی بھی واجب ہے کی ایک کی وجہ سے دوسرے کاترک کرنا جائز نہیں (')
لمافی الدرالمختار: ومن نذر نذرا مطلقاً او معلقاً بشرط و کان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة وجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحدیث من نذر وسمّی فعلیه الوفاء بما سمّی (جلده صفحہ ۵۳۵ مطرشید بیجدید) دفظ واللہ اعلم

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس ،ملتان ۱۲/۲۴ م الجواب صحیح بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان

### adokadokadok

# "جب بھی کوئی ترش چیز کھاؤں یا پیئوں تو ایک روز ہ رکھوں گا'' کہنے کا حکم:

(۱) .....زید بیارتھا ترش اشیاءاس کے لئے نقصان دہ تھیں اس بناء پر اس نے ترش اشیاء سے بچنے کے لئے بید کہا کہ'' میں جب بھی ترش چیز کھاؤں یا پیٹوں تو ایک روزہ رکھوں گا'' پھر زید نے ایک وقت میں ایک ہی جمل میں تین ترش پھل اور ہرایک پھل کے تین اجزاء بنا کر کھا لئے ۔ کیا زید تینوں بھلوں کے عوض میں صرف ایک روزہ رکھے یا تین بھلوں کے عوض میں اس پر تین روزہ دونہ دکھا یا جائے۔ گا؟

(۲)..... زید مذکور نے ترش مشروب کا ایک گلاس گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔ زید پر ہر گھونٹ کے عوض ایک روز ہ واجب ہوگا یا کل مشروب سے فقط ایک ہی صوم واجب ہوگا ؟

(٣) .....بكرنے كہا كما كرآج تہجد كے وقت ميں نماٹھوں تو مجھ پرايك روز ولازم ہو گابشر طيكه بيدار

التخريج: (۱).....وفي الشامية: لو نذر ان يضحى شاة، وذالك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحى بشاتين عندنا، شاة للنذر، وشاة بايجاب الشرع ابتداء .....ولو قبل ايام النحر لزمه شاتان بلاخلاف (شاميه، جلده، صفحه ۵۰۰۰) (مرتب مفتي محم عبدالله عفا الله عنه)

بھی ہوجاؤں پھروہ اذان فجر سے تقریباً دو گھنٹے بل بیدار ہو گیاوہ اس خیال سے کہ ابھی وقت کافی ہے تھوڑی دیر بعدا تھوں گا پھرسو گیا، جب دوبارہ آئکھ کھلی تواذان ہور ہی تھی۔اس کیلئے کیا تھم ہے؟ سائل سست غلام مصطفیٰ متعلم دارالعلوم ربانیہ، لائل پور

## الجوال

(۱) ..... ہرلقمہ کے بدلہ میں ایک روز ہواجب ہوگا (۱)

(٢) ..... برسانس اوروقفه پرایک روزه واجب موگار لما فی النحانیة: لو قال "كلما شربت

الماء فعلى درهم" يلزمه بكل نفس درهم (خانيلى هامش الهنديه، جلد ٢ مفحه ٢) (الماء فعلى درهم والميلى الهنديه، جلد ٢ مفحه ٢٠) .....روزه واجب موكيا (٢) ......

بنده محمداسحاق غفرالله ليه

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان

DITAY/1/1-

الجواب سحيح

خیرمحمدعفاالله عنه مهتمم خیرالمدارس،ملتان

#### adbeadbeadbe

آمدنی کا ایک حصہ اللہ کے نام پرخرچ کرنے کی نذر مانی تھی مشکلات کی وجہ سے آیا اس میں تخفیف ہوسکتی ہے؟

کے عام ہے۔ ان کہ اگر ہواء میں کاروباری معاملات میں کمی بیشی پرہم نے منت مانی کہ اگر کاروبارے حاصل شدہ کا پچپس فیصد اللہ کے نام پرخرچ

التخريج: (١)....لما في الخانية: رجل قال "كلما اكلت اللحم فلله على ان اتصدق بدرهم"عن ابي يوسفُ ان عليه في كل لقمة درهما (غانيكي هامش البنديه، جلدا ، صفح ٢٠)

(٢).....لما في الدر المختار: ومن نذر نذرا مطلقاً او معلقاً بشرط وكان من جنسه واجب اى فرض..... وهو عبادة مقصودة .....ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحديث "من نذر وسمّى فعليه الوفاء بما سمّى "(جلده، صفى ۵۳۵، ط: رشيد بيجديد) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه) کریں گے اس وفت ۱۹۹۴ء سے لے کراب تک (۲۰۰۰ء) ہم اس معاملہ میں پوری دیانت داری سے حق ادا کرتے رہے حالات موجودہ میں عروج و زوال کی وجہ سے بھی اس کا ادا کرنا مشکل ہوجا تا ہے۔ ہماراسوال میہ ہے کہ کیااس کا وجوب کی شری دلیل کی روسے ختم ہوسکتا ہے کہ اس کا وجوب کی شری دلیل کی روسے ختم ہوسکتا ہے کہ اس کا وجوب بھی نہ ہو؟ او کی تر تیب د کھے کرا پی مرضی سے نیچی ادا کریں اور اس پرشری وجوب بھی نہ ہو؟ سائل سے طارق اقبال سائل سے طارق اقبال

## العوال

#### adokadokadok

نذركى ايك مخصوص صورت اوراس كاحكم:

ایک فخف مسلمی مولوی محد شفیع نے اپنی بیارگا بھن بکری کے متعلق بیکھا کہ اگر بکری نے بچہ جنا اور دونوں بعداز پیدائش سیح وسالم رہے تو میں/500روپ اللہ کے نام پرصدقہ دوں گا، پھر پخھ دنوں بعدا کی شخص نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بکری کے پیٹ میں دو بچے ہیں، چنانچ شخص نہ کور نے دوبارہ اس طرح کہا کہ 'اگر بکری نے دو بچے دیتے تو میں ایک بچے قربانی کے موقع پر قربان کے دوبارہ اس طرح کہا کہ 'اگر بکری نے دو بچے دیتے تو میں ایک بچے قربانی کے موقع پر قربان کے دوبارہ اس طرح کہا کہ 'اگر بکری نے دو بچے دیتے تو میں ایک بچے قربانی کے موقع پر قربان کروں گا' الغرض بکری نے دو بچے دیتے اور دونوں بچے بکری سمیت ماشاء اللہ سیحے وسالم ہیں۔ اب

دریافت طلب امریہ ہے کہ فقط ایک بچہ قربان کردیئے سے مولوی محم<sup>ش</sup>فیع صاحب نذر سے برّی ہو جائیں گے یا/ 500رویے بھی صدقہ کرنالازم ہے؟

سائل ..... حافظ محمر شريف، أوج شريف ضلع بهاو لپور (الجو (رب

صورت مسئولہ میں مولوی محمد شفیع صاحب پر لازم ہے کہ قربانی کرنے کے ساتھ ساتھ پانچ سورو ہے بھی اللہ کے نام پرصدقہ کردیں ، کیونکہ ہرایک مستقل نذر ہے۔

چنانچ عالمگیریه میں ہے: سئل عبدالعزیز بن احمد الحلوانی عن رجل قال ان صلیت رکعة فلله علی ان اتصدق بدرهم وان صلیت رکعتین فلله علی ان اتصدق بدرهمین وان صلیت ثلاث رکعات فلله علی ان اتصدق بثلاثة دراهم وان صلیت اربع رکعات فلله علی ان اتصدق باربعة دراهم فصلی اربع رکعات فلله علی ان اتصدق باربعة دراهم فصلی اربع رکعات قال یلزمه عشرة دراهم (عالمگیریه،جلد۲،صفی ۲۲) دفتط والتداعم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۱/۱۲/۱۹/۱۱

#### adbeadbeadbe

نذرمانی اورادائیگی سے پہلے فوت ہو گئے تواب اولاد کا کیافرض بنتا ہے؟ نذر کی ادائیگی زندگی میں نہ کر سکے تو وصیت کرنالازم ہے:

میرے والدمحتر م سلطان محد نے رقبہ الاٹ سیم کے تحت دو مربعہ اراضی کی الاٹ لی اور منت مانی کہ '' پاس ہوگئی اور ملکیت ہوگئی تو ایک بیگہ زمین درس پرلگاؤں گا'' گورنمٹ سیم کاحل ہوگیا اور منت اپنی حیات میں پوری نہ کر سکے اور فوت ہونے سے قبل وصیت بھی نہ کر سکے کیا اب

اس کی اولا دکووہ منت پوری کرنا ضروری ہے؟ منت پوری نہ کرنے کی صورت میں والدصاحب اللہ کے ہاں جوابدہ ہوں گے؟ اگر جوابدہ ہیں تو اولا دمیں سے ہم وہ منت پوری کرنے کو تیار ہیں۔ سے ہاں جوابدہ ہوں گے؟ اگر جوابدہ ہیں تو اولا دمیں سے ہم وہ منت پوری کرنے کو تیار ہیں۔ سائل سمقبول احمد و پیرعبد الرحمٰن ضلع جھنگ سائل سمقبول احمد و پیرعبد الرحمٰن ضلع جھنگ

## (لجو (ب

صورت مسكوله يين مسكى سلطان محمد پر ندكوره منت كو پورا كرنا يااس كى وصيت كرنا ضرورى تفا،
لقوله تعالى: وليو فوا نذورهم (الآيه) اس حكم كو پورانه كرنى كى وجه سے وه عندالله جوابده
بين بلكه بحرم و كنه گار بين، البذا اولا و كا اخلاقى فرض ہے كه والدكى ربائى كى صورت اختيار كريں مشكوة شريف بين ہے كہ: عن ابن عباس قال اتى رجل النبى صلى الله عليه وسلم لو فقال ان اختى نذرت ان تحج وانها ماتت فقال النبى صلى الله عليه وسلم لو كان عليها دين اكنت قاضيه، قال: "نعم" قال فاقض دين الله فهو احق بالقضاء (مشكوة شريف، جلدا، صفى الله فهو احق بنده في عبدالله عفالله عنه منتی خيرالمدارس، ملتان مفتی خيرالمدارس، ملتان

adokadokadok

# باب الايمان

# هماينعقد به اليمين وما لاينعقد به

قرآن کریم کی شم بھی شرعاقتم ہے:

ایک یونین کمیٹی کے ممبران نے متفقہ طور پرقر آن مجید کو درمیان میں رکھ کرعہد کیا کہ ہم موجودہ چیئر مین کو ہٹانے کیلئے اور نئے چیئر مین کو منتخب کرنے کے لئے اکتھے رہیں گے اور نئے چیئر مین کو منتخب کرنے کے لئے اکتھے رہیں گے اور نئے چیئر مین کے انتخاب کے لئے فلاں صاحب کو ثالث مقرر کرتے ہیں ثالث کے فیصلے کو ہم سب بلا چوں و چراں تنلیم کریں گے۔

(۱)....کیااس فیلے کی پابندی ہرحال میں شرعاً ضروری ہے؟

(۲).....اگراب کسی ممبر کوفیصلہ کے تیج ہونے کا گمان باقی ندر ہےاور وہ معاہدہ کی پابندی نہ کرے تواسکا کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمدذ اكراختر ،ملتان

## الجوال

فى الدرالمختار: قال العينى وعندى ان المصحف يمين السيما فى زماننا، وعند الثلاثة المصحف و القرآن و كلام الله يمين (جلده، صفح ٥٠٣-٥٠٣) و نقل فى الهندية عن المضمرات "اما فى زماننا فيكون يميناً وبه ناخذ و نامر و

adokadokadok

نابالغ بچے کے قرآن کریم پرتشم دینے سے شرعاقتم نہ ہے گ

ایک نابالغ نیچ نے چوری کرلی والدین نے مناسب ڈانٹ ڈپٹ کے بعداس سے قرآن مجید پر ہاتھ رکھوا کر حلف لیا کہ آئندہ وہ چوری نہیں کرے گا۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ یہ پچا گرآئندہ چوری کرلے تو کوئی کفارہ وغیرہ لازم ہوگا؟ اگر لازم ہوا تو کس کے ذمہ لازم ہوگا۔ الغرض نابالغ کی قتم کا کیا تھم ہے؟ قتم لینے والا گنہگار تو نہ ہوگا؟

سائل ..... امجد علی علی بور

الجوال

قتم کے سیح ہونے کیلئے عقل، بلوغ، اسلام وغیرہ شرط ہے۔ ہندیہ میں ہے: اما شرائطھا فی الیمین باللّٰہ تعالیٰ ففی الحالف ان یکون عاقلاً بالغاً فلایصح یمین المحنون والصبی وان کان عاقلاً (لاغ) (عالمگیریہ،جلد۲،صفحہ ۱۵) الحاصل فتم کھانے والا اور لینے والا شرعاً گنهگارنہیں۔ اوراس قتم کی خلاف ورزی پر کفارہ لازم نہ ہوگا کیونکہ بیشرعاقتم ہی نہیں بنی ......فقط واللہ اعلم بندہ محمدعبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیرالمدارس، ملتان مفتی خیرالمدارس، ملتان مفتی خیرالمدارس، ملتان مفتی خیرالمدارس، ملتان

# قرآن كريم برصرف ماتهد كھنے ہے جبكة م كالفاظ نه مول شرعاً قسم نہيں بنتى:

زیداورعمرودونوں الیکٹن کے امیدوار ہیں زیدائے ووٹ زیادہ حاصل کرنے کے لئے
اپنے ووٹروں سے جبرا قسمیں اور وعدے لیتا ہے۔اور قرآن پر ہاتھ رکھوا تا ہے جبکہ ووٹر، عمروکو
اخلاقی اور مفاد عامہ کے لحاظ سے ووٹ کا صحیح مستحق سمجھتا ہے اور قرآن کو ہاتھ لگانے کی وجہ سے
اخلاقی اور مفاد عامہ کے لحاظ سے ووٹ کا صحیح مستحق سمجھتا ہے اور قرآن کو ہاتھ لگانے کی وجہ سے
اپنے ووٹ کو صحیح استعمال کرنے سے جھجکتا ہے۔اگر ووٹر ندکورہ وعد سے کو چھوڑ کر صحیح اور مستحق کو ووٹ
دے تو از روئے شریعت اس کو قرآن پاک پر ہاتھ لگانے کی وجہ سے کفارہ ادا کرنا پڑے گایا نہیں؟
سائل سست علی محمہ، رحیم یارخان

## الجوال

اگر قرآن مجید پر ہاتھ لگانے کے ساتھ تم بھی کھائی ہے تو خلاف متم کرنے کی صورت میں کفارہ دینا پڑے گادس مسکینوں کو دووفت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے !!!

بنده عبدالستار عفالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۲/ ۲/۸ ۱۳۸۶ه بغیرز بانی حلف کے صرف ہاتھ لگانے سے قسم نہیں ہوتی ۔ ۔۔۔۔۔والجواب سیح بندہ عبداللہ عفااللہ عنہ

مفتى خيرالمدارس،ملتان

#### addisaddisaddis

"قرآن سامنے رکھاہے" کہنے سے یاقر آن کی طرف اشارہ کرنے سے شم ہیں بنتی: زیدنے عمرہ سے کسی کام کے نہ کرنے پرعہد کیااور قرآن مجید کی طرف اشارہ کرکے یوں

التخريج: (۱): وقال العينى: وعندى لو حلف بالمصحف او وضع يده عليه وقال: وحق هذا فهو يمين ولاسيما في هذا الزّمان الذي كثرت فيه الايمان الفاجرة ورغبة العوام في الحلف بالمصحف الهر شاميه، جلده ، صفح ١٠٥٠ مط: رثيديه، جديد) (مرتب مفتى محمود الله عقاالله عنه)

کہا کہ دیکھوسامنے قرآن پڑاہے میں بیکام نہیں کروں گا۔ بعد میں اگرزیدنے بیکام کرلیا تو کفارہ لازم آئے گایعنی اس طرح کہنے سے قتم بن جائے گی؟ سائل مسلمحدر فیق ،ملتان لازم آئے گایعنی اس طرح کہنے سے قتم بن جائے گی؟ سائل مسلمحدر فیق ،ملتان لازم آئے گایعنی اس طرح کہنے سے قتم بن جائے گی؟

قرآن کریم کی طرف اشارہ کرنے سے یا سامنے قرآن پڑا ہے کہنے سے شرعافتہ نہیں بی کیونکہ شم کے مخصوص الفاظ ہیں جبکہ بیصورت ان میں سے نہیں ۔۔۔۔۔۔فقط واللّٰداعلم بندہ محمد عبداللّٰد عفا اللّٰد عنہ مفتر خیا سے سے

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۳/ ۱۳۲۸ه

adokadokadok

قرآن کریم پرلکھ دینے سے شرعاً قسم نہیں بنتی: ایک شخص تندرست و باہوش وحواس قرآن مجید پرلکھ دیتا ہے کہ میں کسی قسم کا برافعل نہیں

کروں گا۔ کیا قرآن پرلکھ دینے سے شم ہوئی یانہیں ؟ نشم کے توڑنے پر کفارہ عائد ہوگا یانہیں؟ اور کفارہ کی تشریح فرمادیں۔

العوال

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس ملتان ناسب مسلم کارس ملتان ساست مسلم کارس ملتان جن افعال قبیحہ سے بیخے کا عہد کیا ہے اور قرآن کریم پرلکھ دیا ہے اس سے بیخالا زم ہے ورنہ شخت وبال آئے گا۔۔۔۔۔۔والجواب سیح بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیرالمدارس،ملتان مفتی خیرالمدارس،ملتان

# " مجھے قرآن یاک کی مار پڑے " کہنے کا حکم:

زوجین کے درمیان تلخ کلامی ہوئی، بیوی سورہی تھی توشوہر نے غصہ میں آ کرکہا کہ'' جاؤ فلاں شہر میں'' تو آ گے ہے بیوی نے کہا''اگر میں اس شہر میں جاؤں تو مجھے قرآن کی مار پڑے' تو اب بیوی اس شہر میں جانا جا ہتی ہے۔اب کفارہ اداکر ہے یا شریعت کی روشنی میں کوئی اور صورت ہے؟ سائل ..... محمر آصف، وہاڑی

## لجوال

صورت مسئولہ میں بیوی کی کلام مہمل ہے۔ لہذا اس سے یمین منعقد نہ ہو گی ۔

فقط واللہ اعلم

بنده محمداسحاق غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۹/۱۱/۱۹ه

### adokadokadok

## قرآن كريم پردقم ركه كرفيصله كرنا:

مسٹمی محمدارشد نے احمد علی کا قرض دینا تھا احمد علی نے محمدارشد سے قرض کا مطالبہ کیا جبکہ محمدارشد کا خیال اور غالب گمان میں تھا کہ احمد علی قرض پہلے وصول کر چکا ہے۔ کافی بحث کے بعد محمدارشد نے کہا کہ اگر تمہاراحق بنتا ہے اور تم سچے ہوتو میں قرآن پررقم رکھ دیتا ہوں تم اٹھالو۔ چنا نچہ محمدارشد نے کہا کہ اگر تمہاراحق بنتا ہے اور تم سے ہوتو میں قرآن پررقم رکھ دی اور احمد علی نے اٹھالی۔ دریا فت طلب امریہ ہے کہ جھگڑے کو ختم

التخريج: (١).....و ان فعلمه فعليه غضبه او سخطه او لعنة الله ..... لايكون قسماً لعدم التعارف (الغ)(درمخار،جلده،صفحهـ١٥،كمتبـرشيدىيجديد) (مرتبمفتىمجرعبداللهعفااللهعنه)

كرنے كيلية اليامعامله كرناشرعا جائزے؟

سائل ..... عبدالرحمٰن، كوث ادو

## الجوال

بره مد جدالند طاالند سنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۲/ ۱۳۲۸

#### **ෂාවර්ය ෂාවර්ය**

رسول الله صلى الله عليه وسلم كي فتم كھانے كا حكم:

کیارسول الله صلی الله علیه وسلم کی قتم کھانے کے ساتھ قتم ہوجاتی ہے؟ اور خلاف ورزی کرنے والے پرکوئی کفارہ وغیرہ لازم ہوتا ہے یانہیں؟ نیز رسول الله صلی الله علیه وسلم کے نام کی قتم کھانا شرعاً جائز ہے؟

سائل ..... اخدالرحمٰن،لا ہور

## (لجو (ب

رسول الله صلى الله عليه وسلم كافتم كهانا شرعاً جائز نهيس، اوراس عصم منعقذ بيس موتى، كونكه مي غيرالله كافتم عبد مشكوة شريف ميس عند: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت (مشكوة شريف، جلدا، صفحه ٢٩٦)

adokadokadok

" مختجے خداک شم" کہنے ہے شم نہ بے گی البتۃ اگر مخاطب شلیم کر لے تو تشم بن جائے گی:

زید نے اپنی بیوی کو کسی واقعے کی خبر دی اور خبر دینے کے بعدا سے یوں کہا کہ" مختجے طلاق
کی شم یہ بات کسی کو بھی نہ بتانا" دریافت طلب امریہ ہے کہ اس طرح کہنے سے شم منعقد ہوجائے گی؟
گی اور اگرزید کی بیوی نے اس معاملہ کی خبر کسی کو بتا دی تو کیا اسے طلاق ہوجائے گی؟
سائل معبد الوہاب، رحیم یا رخان

## العوال

اگرخاوند کے مذکورہ قول کے جواب میں بیوی نے کہا کہ ٹھیک ہے تواس صورت میں شرط کی خلاف ورزی پرایک طلاق رجعی واقع ہوجائے گی اورا گربیوی نے سکوت اختیار کیا تعلیق کوقبول نہیں کیا تو مذکورہ بالا الفاظ کسی کے حق میں بھی تعلیق نہوں گے۔

در مختار ميں ہے: لو قال عليک عهد الله ان فعلت كذا فقال: "نعم" فالحالف المجيب (در مختار، جلد ۵، صفح ۱۲۱) اس پر علامہ شائ كسے بیں: ولايمين على المبتدئ وان نوى اليمين خانية وفتح، اى: لاسنادہ الحلف الى المخاطب فلا يمكن ان يكون

#### adokadokadok

"خدااوررسول الله صلى الله عليه وسلم سے بيزار ہوں" كہنے كا حكم:

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ' آئندہ اگر میں تیرے میکے گیا تو میں خدا اور رسول سے بیزار'' پھراگر بیخص اس کے خلاف کر لے یعنی بیوی کے میکے چلا جائے تو کوئی کفارہ وغیرہ لازم ہوگا؟

## العوال

جن چیزوں سے برأت شرعاً كفر ہے ان صورتوں میں حلف بن جائے گی۔

مندييم عن القبلة او الصلوة او الصلوة او القبلة او الصلوة او صوم رمضان فالكل يمين هو المختار وكذا البرأة عن الكتب الاربعة وكذا كل ما يكون البرأة عنه كفراً كذا في الخلاصة (جلد مسفي ۵۳)

#### adokadokadok

کسی حلال چیز لوایخ او پرحرام کرنا بھی قتم ہے:

زیدایک امام مسجد تھا ایک بداخلاق نمازی نے اس کے سامنے بخت الفاظ استعال کیے

زیدکورنج وغم ہوا اور امامت چھوڑ دی۔مقتدیوں نے مل کر امام سے معافی چاہی اور امامت کی درخواست کی زید نے امامت سے انکار کر دیا اور بیالفاظ بھی کہے کہ'' میرے لئے اس مسجد میں امامت کرنا حرام ہے، اور جہاں مرضی چاہوں گا امامت کروں گا'' لوگ اب بھی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔کیازید کیلئے اس مسجد میں امامت کرنا جائزہے؟

سائل ..... عبدالسلام بتحصر

## الجوال

کی طال چیز کواپ او پرحرام کرنے کوشریعت میں شم کہتے ہیں۔ تو محفی فدکور نے جب مجدی امامت کواپ او پرحرام کیا تو یہاں کی شم بن گئی ، تو جب بیا پنی اس شم کے خلاف کرے گا یعنی مجد فدکور میں امامت کرے گا تو اس کی شم ٹوٹ جائے گی اور اس پر شم تو ڑنے کا کفارہ آئے گا کفارہ بیہ کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے ، اور اگر اتنی ہمت نہ ہوتو تین روزے رکھ لے۔ لما فی العالم گیریة: تحریم الحلال یمین کذا فی الخلاصة، فمن حرم علی نفسه شینا مما یملکه لم یصر محرماً ثم اذا فعل مما حرمه قلیلاً او کثیراً حنث وو جبت الکفارة کذا فی الهدایة (عالمگیریہ جلد ۲ سفی فی المالی مالی المحدید بندہ المخارة کذا فی الهدایة (عالمگیریہ جلد ۲ سفی فی المدارس ، ملتان بندہ عبداللہ عفاللہ عنہ صدرمفتی فیرالدارس ، ملتان صدرمفتی فیرالدارس ، ملتان صدرمفتی فیرالدارس ، ملتان

#### अवेर्व्यक्ष्यवेर्व्यक्ष

فتم سے رجوع نہیں ہوسکتا:

ایک شخص نے قسم اٹھائی کہا گرمیں زنا کروں تو میری بیوی کو تین طلاق اورا گرنماز جان ہو جھ کرقضاء کروں تو میری عورت کو تین طلاق۔اب یہ بات تو واضح ہو چکی ہے کہا گروہ زنا کرے یا جان بوجھ کرنماز چھوڑ ہے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوجا کیں گی اس لئے اب" قاسم مذکور"شدید پریشان ہے اور اس کا خیال بیہ ہے کہ میں نے اس طرح کی قسم اٹھا کر بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ بھی نہ بھی انسان سے ایسا جرم ہوہی جا تاہے بھی نہ بھی نماز چھوٹ ہی جاتی ہے۔ اس لئے" قاسم مذکور"اس قسم کو انہاں لینا چاہتا ہے خواو و ، کفار س کے نور یع ہو یا کسی بھی اور طریقے سے ہویہ قسم اس سے ہٹ مال ہے ہو یا کسی بھی اور طریقے سے ہویہ قسم اس سے ہٹ جائے ۔ واضح رہ کہ قاسم مذکور کا اراد وال جرائم کے ارتکاب کا نہیں بلکہ وہ ان جرائم سے کہ کو کہ بھی نہ بھی نہ بھی ہوگالیکن اس کو بی خطرہ دامن گیر ہے کہ بھی نہ بھی نہ بھی نہ بھی نہ بھی خوری کی وجہ سے اور بیوی کو تین طلاقیں ہوجا کیں گی ۔ اس لئے شدید پریشان ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ جسم اسکے سے اور بیوی کو تین طلاقیں ہوجا کیں گی۔ اس لئے شدید پریشان ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ جسم اسکے سے از جائے۔

سائل ..... محد سين، بهالنگر

العواب

قتم کھانے کے بعداسے واپس نہیں لیا جاسکتا ۔ سائل قتم کا بوجھ خواہ مخواہ اپنے ذمہ محسوں کر رہا ہے اس میں کوئی بارنہیں ہونا چاہیے کہ جب ترک نماز اور زنا کا ارادہ ہی نہیں ، جسیا کہ ایک مسلمان کی شان ہے تو اس قتم کا بقاء کیونکر مضر ہے۔ نماز اگر بھول کر قضاء ہوجائے تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ بیہ قصد اُترک نہیں ۔ اور زنا کوئی بھول کر ہونے والی چیز ہی نہیں کہ غیر اختیاری طور پر اس کا صدور ہو جائے۔ پس حالف کوخواہ بریثانی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ ۔ ۔ فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللدعنه

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۴/۱۸هاه الجواب صحیح بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبرالمدارس ،ملتان

التخريج: (١)..... لارجوع في اليمين (بدايه،جلدا،صفحا٣٨) (مرتبمفتى محمرعبدالله عفاالله عنه)

# قسم الله ت وقت مصل "انشاء الله" كهدد يا تويمين منعقد نه موكى:

بعض اداروں میں بیدستور ہے کہ جب کوئی نیا ملازم رکھتے ہیں تواس سے ایک حلف نامہ پر دستخط کرالیتے ہیں کہ میں قوانین کی خلاف ورزی نہ کروں گااور کام میں سستی نہیں کروں گا وغیرہ وغیرہ ،اب سوال بیہ ہے کہ اس طرح حلف لینا درست ہے حالانکہ کام میں سستی وغیرہ ہوجانے کا احتمال ہر حال میں ہوتا ہے ،اس کے باوجود بھی اس طرح کا حلف دے دینا چاہیے؟ احتمال ہر حال میں ہوتا ہے ،اس کے باوجود بھی اس طرح کا حلف دے دینا چاہیے؟ سائل ..... محمد خالد ،ملتان

## (لجو (ر)

#### adokadokadok

''ایمان سے ایبانہیں کروں گا'' کہنے کا تھکم: ''بخق ایمان'' کہنے سے شمنہیں بنتی: (۱).....عام طور پرلوگ دورانِ گفتگو مخاطب کو یقین دلانے کے لئے ایمان کی قشم اٹھاتے ہیں کہ''ایمان سے ایبانہیں کروں گا''شرعاً ایمان کی قشم اٹھانا جائز ہے یانہیں؟ (۲)..... بحق ایمان بحق رسول اییانہیں کروں گا۔ کیااِن الفاظ سے قتم ہے گی؟ سائل ..... محمد مدنان، فیصل آباد

## الجوال

(۱).....یشم بھی غیراللّٰہ کی شم ہےاور غیراللّٰہ کی شم سے شریعت نے منع فر مایا ہے۔

مشكوة شريف مين ب:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان حالفاً فليحلف بالله اوليصمت (مشكوة ،جلدا، صفحه ٢٩٦) وفيه ايضاً: عن ابن عمر رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف بغير الله فقد اشرك، رواه الترمذي (مشكوة ، صفحه ٢٩١)

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۹/۵/۲۷ه

#### adokadokadok

"الله كنزد يك بيربات ال طرح بـ" كنج كاحكم:
الكه شخص اسطرح قتم اللها تا به كه الله كنزد يك بيربات يول بآيابيالفاظ كنبزيك قتم موجاتى به يانهيں؟
سائل ..... فيض الله

## الجوال

صورت مسئوله میں اس طرح کہنے سے تشم منعقد نہیں ہوئی۔

لما في الجوهرة النيرة: وعلم الله فانه لايكون يمينا (جلد ، صفي ١٢٥)

وفى الخانية: ولو قال وعلم الله لاافعل كذا عندنا لايكون يميناً (غانيه على بامش الهندية، جلد مفيه وهكذافي البدائع الصنائع: كذا وعلم الله لايكون يميناً الستحساناً (جلد مسفيه الستحساناً (جلد مسلم السند الله المسلم السند الله المسلم السند المسلم المسلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خبرالمدارس،ملتان

01/r/4/ra

#### adokadokadok

"اگرمیں فلاں کام کروں تو شفاعت ہے محروم رہوں" کہنے کا تھم:

ایک شخص نے اپ آپ کوایک فعل ناپہندیدہ سے رو کئے کے لئے یوں قتم اٹھائی کہ "اگر میں فلاں کام کروں تو مجھے قیامت کے دن رسول الدُسلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو،
میں شفاعت سے محروم رہوں'' کیا اس طرح قتم بن جائے گی اگر اس نے وہ کام کر لیا تو کیا شفاعت سے محروم ہوجائے گا؟ نیز کیا''کفارہ'' بھی اداکر ناپڑے گا؟

سائل ..... محمه طارق، فيصل آباد

## الجوال

اس قِسم کے الفاظ زبان پہ لانا ہرگز مناسب نہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا تو ہمیں سہارا ہے ہمار ہے ممل نہ تو قبولیت کے لائق ہیں اور نہ ہی بخشش کا ذریعہ بننے کے قابل ہیں لہٰذااس قول سے ضرور تو بہ کریں۔ باقی ان الفاظ سے قتم ہے گی یانہیں تو در مختار میں تصریح ہے کہ یہ الفاظ قتم نہیں ہیں۔ و فی انا برئ من الشفاعة لیس

بيمين (شاميه، جلده، صفحه ۱۵) ...... فقط والله اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۲/۱۰/ ۱۳۲۹ه

#### अवेर्वाहरू अवेरिक्ष अवेरिक्ष

"أكرميس فلال كام كرول تو نبي كالمتى نهيل" كہنے كا تھم:

مسٹی احسن اقبال کی بات بات میں گالی دینے کی عادت تھی اس سے کسی نے عہد لیا کہ
آئندہ تم گالی نہ دو گے اس نے ان الفاظ سے وعدہ کیا''آئندہ اگر میں گالی دوں تو میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا امتی نہیں'' دریافت طلب امریہ ہے کہ اگر اس کے بعدوہ کوئی گالی دید ہے تو شرعا کوئی
کفارہ وغیرہ اس پرلازم ہے؟ اور کیاوہ امت سے خارج ہوجائے گا؟

سائل ..... محدساجد،ملتان

## الجوال

صورت مسئوله میں قتم منعقد ہوگئ ہے لہذا خلاف ورزی پرقتم کا کفار ہ ادا کرنا ہوگا۔

لما في الدرالمحتار: ولو تبرأ من احد هما (اي من النبي والقرآن والقبلة) فيمين اجماعاً ((لغ) (الدرالخار، جلده، صفح ٥٠٠).......فقط والتداعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲۲/4/۲۲

#### addisaddisaddis

''اگر میں فلاں گھر کی چیز کھاؤں تو ایسے ہے جیسے سور کھاؤں'' کہنے کا حکم: محمد عبدالغفار کی اپنے بھائی منظور احمد سے رنجش تھی ،ایک مرتبہ منظور احمد کے گھر سے کوئی چیز آئی ہوئی تھی۔عبدالغفار کو کھانے کی دعوت دی گئی تو اس نے یوں کہا کہ''اگراس گھر کی کوئی چیز کھاؤں تو میرے لئے ایسے ہے جیسے سور کھاؤں'' بعد میں صلح نامہ ہو گیا ہے۔اب کیا عبدالغفار منظوراحدے گھرسے کوئی چیز کھا سکتا ہے؟

سائل ..... احد فهيم، كوئه

## الجوال

خط کشیده کلمات کہنے سے شرعاً قتم نہیں بی۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے: و کذا (لایکون

یمیناً) اذا قال ان فعلت کذا فانا زان او سارق او شارب خمر او اکل ربوا ( جلد۲، صغیه ۲۵) کهذا منظور احمد کے گھر سے آنے والی ہرجائز اور حلال چیز استعمال کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔ ....... فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۴/۸/۱۰ ه

### adokadokadok

"أكرمين فلان كام نه كرسكا تواييز آپ كوكا فرسمجھوں گا" كہنے كاتھم:

اگر کوئی شخص اسطرح قتم اٹھائے کہ'' اگریدکام وقت پر نہ کرسکوں تو اپنے آپ کو کافر سمجھوں گا'' تو اس بارے میں کیارائے ہے کہ وہ کا فرہوجائے گایاتتم کا کفارہ دے کراہے برأت حاصل ہوجائے گی ؟ یااس کی کوئی اور صورت ہے؟

سائل ..... عبداللطيف، جهنگ

# العوال

فى العالمگيرية: ولو قال ان فعل كذا فهو يهودى او نصرانى او مجوسى او برئ من الاسلام او كافر او يعبد من دون الله او يعبد الصليب او نحو ذالك مما يكون اعتقاده

كفراً فهو يمين استحساناً كذا في البدائع حتى لو فعل ذالك الفعل يلزمه الكفارة، وهل يصير كافراً? اختلف المشائخ فيه قال شمس الائمة السرخسي والمختار للفتوى انه ان كان عنده انه يكفر متى اتى بهذا الشرط ومع هذا اتى يصير كافراً لرضاه بالكفر وكفارته ان يقول "لا الله الا الله محمد رسول الله" ...... اذا حلف بهذه الالفاظ على امر في المستقبل (الني) (عالميريه، جلد٢، صفي ٥٨)

روایت بالا ہے معلوم ہوا کہ حلف منعقد ہوجائے گی اور حانث ہونے کی صورت میں کفارہ لازم ہوگا اور کفارہ بیہ ہے کہ احتیاطاً تجدید ایمان کرے اور دس مساکین کوضبح وشام کھانا کھلائے۔

فقظ واللهاعلم

بنده محمداسحاق غفرله مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/۳/۳/۱۵

الجواب سيح بنده عبدالستار عفااللدعنه

رئيس دارالا فتآء خيرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

صرف خیالی پلاؤسے شم نہیں بنتی جب تک کہ زبان سے تکلم نہ کر ہے:

زید نے دل ہی دل میں قتم اٹھائی کہ'' اگر میں فلاں کام کروں تو میری بیوی کوطلاق'' لیکن زبان سے کوئی لفظ ادانہیں کیا۔ تو اس سے قتم منعقد ہو جائے گی یانہیں؟ اور کیا خلاف ورزی کرنے پرطلاق واقع ہوگی یانہیں؟

سائل ..... حبیب احمد، فیصل آباد

الجوال

خیالی پلاو کا کوئی استبار نہیں قسم یا تعلیق اس وقت بنے گی جب تلفظ ہوگا۔

مندييس م: واما ركن اليمين بالله تعالى فذكر اسم الله وصفته .....واما في

اليمين بغير الله تعالى ففى الحالف وفى نفس الركن ما ذكرفى اليمن بالله تعالى (جلد ٢، صفحه ١٥) بالله تعالى (جلد ٢، صفحه ١٥) بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتى خير المدارس، ملتان مفتى خير المدارس، ملتان

#### adokadokadok

"فلاں چیز ہے میری توبہ" کہنے ہے شرعافتم نہیں بنتی:

ایک آ دی گھی کے ساتھ روٹی کھار ہاتھا دوسر نے خفس نے اس سے کہا کہ گھی کھانے والا کہتا نہیں کرتا تو گھی کھانے والے خفس نے کہا کہ میری گھی کھانے سے توبہ ہے اب یہ گھی کھانے والا کہتا ہے کہ میں نے توبہ صرف اس ڈتبہ میں موجود گھی سے کی تھی نہ کہ اس کے علاوہ کسی اور گھی سے اور اس معین ڈتبہ والے گھی سے دوبارہ اس نے گھی نہیں کھایا۔ اب اس شخص کے بارے میں کیا تھم ہے؟ معین ڈتبہ والے گھی سے دوبارہ اس نے گھی نہیں کھایا۔ اب اس شخص کے بارے میں کیا تھم ہے؟ سائل سست فیاض احمد، تو نسہ شریف

(لجو (ب

adokadokadok

کلمہ بڑھ کرکوئی بات کہنے سے تتم بنے گی یانہیں؟ اگر کوئی انسان کسی کام کونہ کرنے کے بارے میں کلمہ بڑھ لے اور بعد میں وہ کام اس

ہے ہوجائے تو کیااس کا کفارہ دینالازم ہوگا؟

سائل....عمر فاروق منجن آبادي

## الجواب

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۳/۲/۲۳ه بنده عبدالت ارعفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، ملتان

#### अवेर्ध्य अवेर्ध्य अवेर्ध्य

"بخدامیں فلاں کا منہیں کروں گا" کہنے سے سم بن جائے گی:

ایک شخص نے دوران گفتگوا یسے کہد یا کہ'' بخدا میں فلاں کام نہیں کروں گا'' حالانکہاس کانشم کاارادہ اور نیت بھی نہیں تھی۔ کیا بخدا کہنے سے تشم بن جائے گی اورا کرندکورہ شخص نے وہ کام کرلیا تو کفارہ لازم ہوگا؟

سائل ....عبدالرحمٰن، سميجه آبادملتان

الجوال

بخدا کہنے سے تتم بن جائے گی کیونکہ بیرواللہ کے مترادف ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیر المدارس، ملتان مستی خیر المدارس، ملتان

# كيا قبله كى طرف منه كركے كوئى بات كہنے سے شرعاً قسم منعقد ہوجائے گى؟

زید نے عمرو سے کسی کام کے چھوڑنے پر عہد لیا اور یوں کہا کہتم خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے کہو کہ میں فلاں کام نہیں کروں گا۔عمرونے قبلہ کی طرف منہ کرکے کہد دیا کہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔عمر و نے قبلہ کی طرف منہ کرکے کہد دیا کہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔اب دریافت طلب امریہ ہے کہ شرعاً اس طرح قتم بن جائے گی؟ اورخلاف ورزی پرکوئی کفارہ وغیرہ لازم ہوگا؟

سائل ..... سيّدعبدالرحمن شاه، سرگودها

## الجوال

قبله کی طرف منه کر کے کہنے سے شرعاً قتم نہیں بنت ۔ کیونکہ جب کعبہ کی قتم کھانا شرعاً قتم نہیں تو اس کی طرف منه کر کے صرف کہہ دینے سے کیسے قتم بنے گی۔ ہندیہ میں ہے: من حلف بغیر الله لم یکن حالفاً کالنبی علیه السلام و الکعبة کذا فی الهدایه (جلد ۲، صفح ۵۳۵) لہذا خلاف ورزی کرنے پر کفارہ واجب نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم بندہ محموعبد اللہ عفه مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok

# بچوں کی شم کھانا شرعاً قسم ہے یانہیں؟

زیدنے ایک مرتبہ دوران گفتگویہ کہہ دیا کہ مجھے بچوں کی قتم میں فلاں کاروبار نہیں کروں گا۔لیکن اب وہ یہ کاروبار کرنا چاہتا ہے لیکن پریشان ہے کہ اس' دفتم' کے خلاف کرنے سے بچوں کوکوئی نقصان تو نہیں ہوگا۔اس کے کفارے کی کیاصورت ہو سکتی ہے؟

سائل ..... احد حسن،ملتان

## الجوال

بچوں کی شم کھاناشر عاگناہ ہے لہذا تو بداستغفار کریں مذکورہ شم شرعافشم نہیں۔

لما في الدرالمختار: لايقسم بغير الله تعالى كالنبي ..... والكعبة، وفي الشامية: ومن

حلف بغير الله تعالى لم يكن حالفاً كالنبى والكعبة، لقوله عليه السلام "من كان منكم حالفاً فليحف بالله او ليذر" (الدرالخارمع الثاميه، جلده، صفح ٥٠١٠)

للهذاخلاف ورزى پر پچھوا جب نہيں ہوگا جو كاروباركرنا چاہتے ہيں كريں انشاءالله نقصان

نه ہوگا..... فقط واللہ اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۵/۱۹ه

#### adokadokadok

''تمہارےگھرجاؤں تو خنز پر کھاؤں'' کہنے کا حکم:

اگر خالد نے ناراضگی کی حالت میں بکر سے کہا ''اگر تمہارے گھر جاؤں تو خزیر کھاؤں''آیاان الفاظ سے تتم بن گئ اگر خالد، بکر کے گھر چلا گیا تو کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمد ناصر، رحيم يارخان

## الجوال

مذكوره الفاظ زبان برلانے سے منہيں بن - منديد ميں ہے: لوقال هو ياكل الميتة

ان فعل كذا، لايكون يميناً وكذالك اذا قال هو يستحل الميتة اويستحل الخمر والخنزير لايكون يميناً ((جلد٢،صفح٥٥)................. فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان سرا

01849/0/12

# کسی کے دباؤیا جبر کی وجہ سے جوشم کھائی تو وہ بھی شرعاً قسم ہے:

اگرکوئی آ دمی کسی عظیم گناہ (چوری) کرنے میں مبتلا ہواور عرصہ دراز سے ایسے کررہا ہو اور پھر کسی جابر شخص کوعلم ہونے پراس گنہگار آ دمی کو کہے کہ تو ایسا گناہ چھوڑ دے ورنہ میں آپ کی شہرت کر کے آپ کو بدنام کروں گا۔ تو اس ڈر کی وجہ سے ایک دفعہ بلکہ دو دفعہ قر آ ن مجیداور اللہ کی چار قسمیس زبانی کھا کیں اور دل سے اس گناہ کی تو بہیں کی اور جابر شخص کو مطمئن کرنے کیلئے چار دفعہ کئی کئی مہینوں کے وقفے سے قسمیں کھا تا رہا۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ ان قسموں کا کفارہ کیا ہوگا؟ (نوٹ) تو ہے کرنے کے بعد بھی وہ گناہ کرتا رہا۔

سائل ..... احسان احمد، جھنگ

## الجوال

برتقدیرصت واقعصورت مسئوله بین می کا کفاره دینا به وگاکه غلام آزاد کرے یادی مسکنول کوشی وشام کھانا کھلائے یا ان کواتنا گیڑا پہنائے کدا کثر بدن ڈھک جائے۔ اورا گراتی رقم نہ بوتو لگاتار تین روزے رکھے۔ لما فی الدر المختار: و کفار ته ..... تحریر رقبة او اطعام عشرة مساکین ..... او کسو تھم بما ..... یستر عامة البدن ..... و ان عجز عنها کلها وقت الاداء ..... صام ثلاثة ایام و لاء (الدر الخارجلد ۵، صفی ۵۲۳ مطرت میں کولہ سندی کھا وقت الاداء .... صام ثلاثة ایام و لاء (الدر الخارجلد ۵، صفی ۱۳۲۱ مطرب ہوں گے۔ فی التجرید: عن ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ اذا حلف بایمان علیه لکل یمین

كفارة والمجلس والمجالس سواء (فتح القدير، كتاب الايلاء، جلد م مفحه ٢٥) وفي الدر المختار: وتتعدد الكفارة لتعدد اليمين (جلد ٥، صفحه ٥٠٥) \_ فقط والله اعلم

حرره:محمدابوالدرداء عفی عنه مخصص فی الفقه ۱۳۱۹/۹/۲۲ه احتیاطای میں ہے کہ کفارے متعدد ادا کئے جائیں۔۔۔۔۔۔والجواب سیح بندہ عبدالستار عفااللہ عنہ رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس،ملتان رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس،ملتان

# "اگرزنا كرون تو كافر بهوجاؤن" كهني كاحكم:

ایک آ دمی نے قتم کھائی کہ''اگر میں دوبارہ زنا کروں تو کافر ہوجاؤں''اس کے بعداس نے دوبارہ زنا کرلیا۔اس کے بارے میں کیا تھم ہے آیاوہ کافر ہوجائے گایا قتم کا کفارہ آئے گا؟ سائل ..... محمرعاصم

## (لجو (ب

#### adokadokadok

p18-1/0/9

رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان

''اگر میں نے فلال کام کیا تو دین واسلام سے خارج'' کہنے کا تھکم: زید نے قتم اٹھائی کہ'' آئندہ اگر میں فلال کام کروں تو دین واسلام سے خارج ہو جاؤں'' سوال بیہ ہے کہ زیداگر آئندہ وہ کام کرلے تو کا فرتونہیں ہوجائے گا اگرنہیں تو کفارہ وغیرہ لازم ہوگا؟

## الجوال

لوقال ان فعل كذا فهو يهودى ..... او برئ من الاسلام..... او نحو ذالك مما يكون اعتقاده كفر فهو يمين استحساناً (منديه، جلد٢، صفحه٥)

اس جزئیہ سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں یمین بن جائے گی اور کفارہ واجب ہوگا۔ مذکورہ بالاکلمہ کہنے پر تکفیر ہوگی یانہیں اس کا مدار اس پر ہے کہ قائل کا اعتقاد اگریہ ہے کہ اس کی مخالفت کرنے ہے آ دمی کا فر ہوجا تا ہے پھر تو کفر کا حکم لگے گا بصورت دیگر تکفیرنہ ہوگی۔

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/۵/۱۰ه

#### addisaddisaddis

جذباتی آ دمی کی قسموں کا حکم:

زیدایک جذباتی آ دمی ہے معمولی سی بات پر جذبات میں آ جا تا ہے اور تسم کھالیتا ہے۔ مجھی وہ کہتا ہے کہ'' خدا کی قتم فلاں نے جو مجھ پرظلم کیا ہے میں اس کو ثابت کروں گا'' بہھی کہتا ہے' خدا کی شم فلاں کواس کاحق دلاؤں گا' بھی کہتا ہے' خدا کی شم چور کو ڈھونڈ کرچھوڑوں گا' وغیرہ وغیرہ۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ اس طرح شم کھانا جائز ہے؟ حالانکہ بعض اوقات زیدوہ کام پورا بھی نہیں کرسکتا۔ کیاا گرکام پورا کرنہ سکے تو کفارہ دینالازم ہوگا؟

سائل ..... محمد انور، ملتان

## الجوال

نیک مقصد کیلئے سی قسم اٹھانا شرعاً جائز ہے چونکہ مذکورہ امور کا تعلق مستقبل سے ہے اور کسی وقت کا تعین ہے ہیں ،اس لئے حث کا حکم زندگی کے آخری کھات میں جاری ہوگا۔

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیراالمدارس،ملتان

018th/r/10

#### adosadosados

دوگھروں سے نہ کھانے کی قتم کھائی تو بید دوشمیں ہوں گی یا مجموعہ ایک قتم ہے گی؟

زید نے ناجائز رسموں کی بناء پر دوگھروں کے بارے میں بیشم اٹھائی ''کہان دوگھروں سے پچھ کھاؤں پیؤں گانہیں جب تک کہ آئندہ اس قتم کی کسی ہونے والی تقریب پر مخصوص رسموں سے پچھ کھاؤں پیؤں گانہیں جب تک کہ آئندہ اس قتم کی کسی ہونے والی تقریب پر مخصوص رسموں سے اجتناب نہ کیا جائے''بعد میں زیدنے ایک گھرسے کچھ کھائی لیا اور دوسرے گھرسے اب تک کچھ

نهيس كھايا۔ قابل دريافت اموريه ہيں!

(الف)....زید کی دوشمیں ہوئیں یاایک ہوئی؟

(ب) .... صورت مسئولہ میں زید کی شم ٹوٹ گئی یا دوسرے کے گھرسے کھانے کے بعد ٹوٹے گی؟

(ج) .....اگرزیداب کفارہ دیدے توبیہ کفارہ ادا ہوجائے گایانہیں؟ اور دوسرے گھرسے کھانے کے بعد دوسرا کفارہ دینایڑے گا؟

(د)....زیداگردوسرےگھروالوں ہے بھی کھا پی لےاورا یک کفارہ دیدے توبیہ جائز ہے یانہیں؟ سائل.....محدیونس، ہزارہ

## الجوال

#### adokadokadok

بنچائيت ياعدالت ميں جھوٹی قتم اٹھانے كا حكم:

اگر کوئی شخص عدالت یا پنچائیت وغیره میں جھوٹی قتم اٹھا کر گواہی دے اور بعد میں گناہ کا

احساس ہوتو اس جھوٹی قتم کا شرعاً کوئی کفارہ لازم ہے یانہیں؟

سائل ..... محمد عبد الله، ملتان

الجوال

جان بوجه كرجه وئى فتم الخمانا ان كبيره كنامول ميں سے ہے جوانسان كوتباه كرنے والے بيں اس لئے بارگاه اللی ميں روروكر توبه كرتا رہے۔ مشكوة شريف ميں ہے: عن عبدالله ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبائر الاشراك بالله ..... ويمين الغموس رواه البخارى (جلداصفحه ١٤)

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۱۰ ۱۳۲۸

## حجوثی شهادت کی ایک خاص صورت کا حکم:

تین شخصوں نے طلاقیں اٹھا کیں کہ زید نے سحری کے وقت عمر و پر گرنیڈ پھینکا اور ہم نے بچشم خود دیکھا اگر اس بات میں ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر اپنی عور تیں تین تین طلاق سے حرام ہوں ملز مان کے ان طلاقوں کے بعد چالان ہو گئے لیکن بالائی عدالت میں وہ بری ہو گئے۔ اب کئی اشخاص ہیں جو گواہی دینا چاہتے ہیں کہ ان اشخاص نے جھوٹی طلاقیں اٹھائی ہیں مثلاً گرنیڈ پھینکنے کے وقت یہ شخاص کی وقوع میں نہ تھے اور انہوں نے پچشم خود دیکھنے کی طلاق غلط اٹھائی ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ عرصہ تین سال گذر گیا وہ ہر سہ اشخاص زوجیت کے تعلقات اپنی عور توں سے رکھتے ہیں اور یہ گواہی دینا چاہتے ہیں۔ کیا ان کی گواہی ہیں اور یہ گواہ کی وبوجہ' ڈر'یا' لا علمی' خاموش رہے اور اب گواہی دینا چاہتے ہیں۔ کیا ان کی گواہی قبول ہوگی یا تر کہ وجائے گی اور کیا ان کی عور توں پر طلاق پڑے گیا ہیں؟

سائل ..... غلام زين الدين ،ميانوالى

العوال

جب تک بیتنوں اشخاص اپ آپ کوخو دہیں جسٹ اور بیا قر ارنہیں کرتے کہ ہم نے جھوٹی گواہی دی ہے تب تک بیجھوئے مصور نہیں ہوتے اور ان کی عور توں پر طلاق نہیں پڑتی لیکن اگر ان کی مور توں کو یقین ہو ہائے کہ ان کے خاوندوں نے جھوٹی قسمیں کھا کر طلاقیں دیدی ہیں تو شرعاً ان کو بیاجازت ہے کہ وہ ان کے پاس نہ رہیں اور اپنے او پر ان کو جماع کی قدرت نہ دیں۔ من ظہر انہ شہد ہزور بان اقر علی نفسہ ولم یدع سہو آ او غلطاً کما حررہ ابن الکمال لایمکن اثباتہ بالبینة لانہ من باب النفی (درمخار، باب الشہادة علی الشہادة، جلد کہ صفح کا کہ اسٹور اللہ اللہ علی سیدہ مخمور اسٹان عفال اللہ عنہ بندہ محموعبد التارعفا اللہ عنہ بندہ محموم المحمود بندہ محموم بنا کہ مفتی خیر المدر اس، ملتان بندہ محموم بنا کہ مفتی خیر المدر اس، ملتان بندہ محموم بنا کہ مفتی خیر المدر اس، ملتان بائیں ملتان بائیں مفتی خیر المدر اس، ملتان بائیں ملتان بائیں مفتی خیر المدار س، ملتان بائیں مفتی خیر المدار س ، مثان بائیں مفتی خیر المدار س ، ملتان بائیں مفتی خیر المدار س ، مثان بائیں مفتی مفتی خیر المدار س ، مثان بائیں مفتی مفتی خیر المدار س ، مثان بائیں مفتی خیر المدار س ، مثا

## بن دیکھے شم اٹھانا گناہ کبیرہ ہے خواہ واقعہ کا یقین ہی کیوں نہ ہو:

ہمارے ایک پڑوی نے ایک چورکور نگے ہاتھوں پکڑلیا اور یقیناً وہ چورتھالیکن معاملے کو میں نے آنکھوں نے ہیں دیکھاتھا تا ہم عدالت میں مجھے گواہی دین پڑی اور میں نے حلفاً کہد دیا کہ میں نے آنکھوں نے ہیں دیکھا تھا تا ہم عدالت میں مجھے گواہی دین پڑی اور میں نے حلفاً کہد دیا کہ میں نے اسے چوری کرتے دیکھا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایک مجرم کواس کے انجام تک پہنچانے کے لئے اور برائی کے خاتمے کیلئے جھوٹی قتم کھانا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں تواس کا کفارہ وغیرہ لازم ہے؟ سائل مسمجم یلین ، خانیوال سائل مسمجم یلین ، خانیوال

## الجوال

صورت مسئولہ میں بن ویکھے قتم اٹھانا گناہ کبیرہ ہے۔مشکوۃ شریف میں ہے:الکہائو
الاشراک باللہ و عقوق الوالدین ....والیمین الغموس، رواہ البخاری (صفحہ کا جلدا)
مجرم کوانجام تک پہنچانے اور برائی کے خاتے گی نیت اسے جائز نہیں کر سکتی ۔ فقط واللہ اعلم
بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ
مفتی خیرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

## جان بچانے کیلئے جھوٹی قتم اٹھانے کی گنجائش ہے:

ایک آدمی کے بچوں کی عزت اور گھر کی عزت کا سوال ہے اور اس کو ان سب چیزوں کی عزت ، تحفظ اور بھلائی کے لئے قرآن کی جھوٹی قشم اٹھانی پڑے اس صورت میں کہ اس طرح سے ، تحفظ اور بھلائی کے لئے قرآن کی جھوٹی قشم اٹھانی پڑے اس صورت میں کہ اس طرح سے ، اس کی جان اور گھر کی عزت نی جائے ۔ تو کیا اس چیز کا کفارہ ہے یانہیں ؟ سائل ..... توصیف امجد ، خان بیلہ سائل ..... توصیف امجد ، خان بیلہ

## الجوال

اپنی یا بیوی بچوں کی جان بچانے کے لئے جھوٹ بولنے کی شرعاً اجازت ہے۔واعلم ان

الكذب قد يباح وقد يجب ..... وواجب ان وجب تحصيله كما لورأى معصومًا

اختفىٰ من ظالم يريد قتله او ايذائه فالكذب هنا واجب (شاميه، جلده ، صفحه ٥٠٥)

تاہم مذکورہ قسم يمين غموس ہے اس پرشرعاً كفارہ نہيں۔ وهي غموس ان حلف

على كاذب ....وياثم بها فتلزمه التوبة اذ لاكفارة في الغموس يرتفع بها الاثم فتعينت التوبة للتخلص منه (الدرالخارمع الثاميه، جلد٥، صفح ١٩٩٣ ـ ١٩٩١)

. فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۸۲۵/۱/۲۳ الجواب سيحيح

بنده محمراسحاق غفرالله ليه مفتى خيرالمدارس، ملتان

adokadokadok

## همايتعلق بالحنث

## بدوں کسی شرعی وجہ کے شم تو ڑنا جائز نہیں: والدین کے کہنے پرشم تو ڑنا کیسا ہے؟

کیا بغیر کسی وجہ شرعی کے تسم تو ڑنے کا کوئی گناہ ہوتا ہے، جبکہ کفارہ بھی ادا کردیا جائے؟ نیز اگر کوئی شخص قسم کی خلاف ورزی کرنے پرمجبور کرے مثلاً والدین قسم تو ڑنے کا تھم دیں تو شرعاً اس کا کیا تھم ہے؟ کیافتم تو ڑدنی جا ہے؟

سائل ..... محدمد ثر،ملتان

الجوال

والدین کے کہنے پر قتم توڑنے کی شرعاً گنجائش ہے۔ چنانچے حدیث الی ہریرہ میں وارد ہے: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من حلف علی یمیں فرای خیراً منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل رواه مسلم (مشکوة شریف،جلد۲،صفحہ۲۹)

تاہم کفاره اواکرنالازم ہوگا۔ بدول کی شرعی وجہ کے قتم توڑنا جائز نہیں۔ کیونکہ قتم توڑنا اللہ پاک کے نام مبارک کی عظمت کے خلاف ہے ...... فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ مندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیرالمدارس، ملتان منان مارک کی مقتی خیرالمدارس، ملتان

206620662066

## قطع رحمی کی قتم کھائی تو اس کوتو ڑنا شرعاً ضروری ہے:

ا پنی چھوٹی ہمشیرہ ہے جھڑے کے دوران مکیں نے طیش میں آ کر میتم کھائی کہ'' قرآ ن ضامن ہے میں آج کے بعد تجھ سے نہیں بولوں گا''اب میں میتم توڑنا چاہتا ہوں۔قرآن وشریعت کی روشنی میں بتا کیں کہاس کا کفارہ کیا ہوگا؟

سائل ..... محمد انور انصارى، قاسم بيله ملتان

## العوال

## مذكور وشم ميں چونكة قطع رحمى ہے، لہذا شرعاً اس كا تو ڑ نا ضرورى ہے۔

لما في الدرالمختار: ومن حلف على معصية كعدم الكلام مع ابويه .....وجب الحنث والتكفير لائد اهون الامرين. الريملامدرافع كلصة بين: قول المصنف: "كعدم الكلام مع ابويه" اوغير هماؤلان هجر المسلم معصية (شاميه بالده صفح الكلام مع ابويه" اوغير هماؤلان هجر المسلم معصية (شاميه بالده صفح الذي هو ولما في الحديث: من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً منها فليأت الذي هو خير وليكفر عن يمينه (ملم شريف ، جلد ۲ ، صفح ۱۸۸)

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲/۷/۱۲

#### adokadokadok

شادی پرنہ جانے کی مسم کھائی اور بیٹا شریک ہو گیا تو حانث ہوگایا نہیں؟:

مستی محمد اجمل نے یوں قسم اٹھائی کہ'' خدا کی قسم میں تو اقبال کی شادی پرنہیں جاؤں گا''
بعد میں برادری والوں کی منت ساجت ہے مجبور ہو گیا اور شادی میں خودتو شریک نہیں ہوالیکن اس
کے بیٹے اور اس کے گھر والے شادی میں شریک ہو گئے محمد اجمل نے نہ منع کیا اور نہ ہی جانے کا
کہا۔کیا شرعاً محمد اجمل پرکوئی کفارہ وغیرہ لازم ہے؟

سائل ..... محمداجمل

## الجوال

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۵/ ۱۳۲۸ ه

#### adokadokadok

مخصوص گائے کا دودھ نہ پینے کی قتم کھائی تولسی مکھن، دہی اور گھی وغیرہ استعال

كرنے ہے حانث ہوگا یانہیں؟

مسٹی محمد عمّار کوایک گائے نے ٹکر مار کر گرا دیا عمار نے غصے میں بیشم اٹھائی کہ واللہ میں اس گائے کا دودھ ہے بنی ہوئی کی واللہ میں اس گائے کا دودھ ہے بنی ہوئی کی ، چائے ، مکھن یا تھی وغیرہ استعال کرسکتا ہے یانہیں ؟

سائل ..... محمر بخش،ملتان

(لجو (ب

صورت مسئولہ میں شم کا تعلق صرف دودھ ہے ہے دودھ کے علاوہ مکھن ، بالائی ، گھی وغیرہ

#### addeaddeaaddea

جمعہ کے دن کوئی چیز واپس کرنے کی شم کھائی لیکن جمعہ سے پہلے واپس کردی تو حانث ہوگا یانہیں؟

ایک خص نے کسی سے کوئی چیز عاریۃ استعال کرنے کے لئے لی ہوئی تھی لیکن واپسی میں ٹال مٹول سے کام لے رہا تھا جبکہ چیز کا مالک جب بھی اس سے ملتا مطالبہ کرتا آخراس نے یوں کہا '' خدا کی قتم اس جمعۃ المبارک کے دن واپس کر دوں گا''لیکن ہوایہ کہ جمعہ کے دن سے پہلے بروز بست چیز واپس کر دی۔ کیا اس قتم کی خلاف ورزی ہے کوئی کفارہ لازم ہوگا۔ حالا نکہ حالف کا مقصد بیتھا کہ اس جمعہ کے دن سے مزیدتا خیر نہ ہوگی اور تا خیر ہوئی بھی نہیں بلکہ جلدی ادائیگی کردی ہے۔ پیٹھا کہ اس جمعہ کے دن سے مزیدتا خیر نہ ہوگی اور تا خیر ہوئی بھی نہیں بلکہ جلدی ادائیگی کردی ہے۔ سائل سست عطاء الہی ،ملتان سائل سست عطاء الہی ،ملتان

## الجوال

صورت مسئولہ میں وقت مقررہ سے پہلے عاریت والی چیز واپس کرنے کی صورت میں کفارہ واجب نہ ہوگا۔ حلف لیعطینه رأس الشهر فاعطاه قبله او ابوأه او مات الطالب

سقط اليمين عند ابي حنيفة ومحمد (عالمكيرية جلدا مضي ١٣٥).....فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خير المدارس، ملتان ماسر ١٩٤١/٥/١٥

adokadokadok

فلم ندد يكيف كالشم كهائى تومفاجاتى نظرير جانے سے حانث ندہوگا:

زید نے قتم کے طور پر کہا کہ میں آئندہ فلم نہیں دیکھوں گاہتم کھاتے وقت اس کی نیت میں سینمااور ویڈ یوسینٹر سے قتم کھاتے وقت اس نے کہا کہ'' مجھ پر میر کی ہوک کو تین طلاق ہوں میں آئندہ فلمیں نہ دیکھوں گا'' اتفاقی طور پر وہ کسی کھانے پر اپنے دوستوں کے ہمراہ گئے جب وہ دوستوں نہ میں داخل ہو کے اوادھ میلی ویژن پرفلم گلی ہوئی تھی یہاں پر ایک ساتھی پہلے سے بیٹا ہوا تھا جو اس کو دیکھر ہاتھا تو اس نے ہمارے احترام کے واسطے اس کو بند کر دیا تو کیا اس طرح نہ کورہ صورت میں زید کی ہوئی ہوگی سے اس طرف نظر کی ہواور پھر نگاہ کو نیکی صورت میں زید کی ہوئی ہوگی یانہ؟ اور فلطی سے اس طرف نظر کی ہواور پھر نگاہ کو نیکی کر لیا ہوتو کیا اس صورت میں جسی اس کی ہوئی واقع ہوگی یانہ؟

سائل:محمرسا جدعلی پور

الجوال

مفاجاتی نظر چونکہ شرعاً معاف ہے اس کے بعدا گرفوراً نظر پست کرلی تو اس صورت میں مانٹ نہ ہوگا۔ نیز غلطی سے مفاجاتی نظر کرنے والاعرف میں فلم دیکھنے والا شارنہیں ہوتا ایمان کا مبنی عرف پر ہے۔ الحاصل مفاجاتی نظر سے طلاق واقع نہ ہوگ ۔

(نوٹ) اگر فلم دیکھنے کا سلسلہ پچھ وقت رہا ہو تو دوبارہ سوال کریں۔ ..... فقط واللہ اعلم الجواب سیح بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ کہ منتی خیر المحداری ، ملتان مفتی خیر المحداری ، ملتان

## (۱) کلما کی شم ہے سابقہ نکاح پر کوئی اثر نہ پڑے گا:

## (٢) مظلومین کیلئے کلما کی شم ہے بیخے کا ایک عمدہ طریقہ:

(۱) ....بعض اوقات امریکی فوجی یا امریکہ نواز حکومت کے کارند ہے مجاہدین کو پکڑ لیتے ہیں اور دوران تفتیش بیستم لیتے ہیں کہ''اگر مجھے ملاعمریا آسامہ کے بارے میں کوئی علم ہو (اور میں چھپاؤں اور نہ بتاؤں) تو جس عورت سے میں نکاح کروں اسے تین طلاق' 'یعنی کلما کی شم دیتے ہیں حالانکہ بعض مجاہدین کو فذکورہ معلومات ہوتی ہیں ۔ تو الی صورتحال میں بھی وہ شم اٹھا لیتے ہیں ۔ تو دریافت طلب امریہ ہے کہ پہلے سے جوعورت نکاح میں ہاس کا کیا تھم ہے اس کوطلاق ہوگی یانہ؟ طلب امریہ ہے کہ پہلے سے جوعورت نکاح میں ہاس کا کیا تھم ہے اس کوطلاق ہوگی یانہ؟ (۲) .....جن کا پہلے کوئی نکاح نہیں ہوااگروہ آئندہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہیں تو کسی طریقے سے ان کا نکاح ہوسکتا ہے؟ یعنی جو شم وہ اٹھا تھے ہیں اس کی تا ثیر سے بچنے کی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟ میں کا نکاح ہوسکتا ہے؟ یعنی جو شم وہ اٹھا تھے ہیں اس کی تا ثیر سے بچنے کی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟ سائل ...... محمد من منڈی پرنان

## الجوال

(۱) .... قتم كاتعلق چونكه متنقبل سے ہوتا ہے اس لئے پہلے سے جوعورت نكاح ميں ہے اس پر طلاق واقع نہ ہوگا۔ و منعقدة و هو ان يحلف على امر فى المستقبل ان يفعله اولايفعله (اللخ) (عالمگيريه، جلد٢، صفح ٢٥)

جولوگ ان الفاظ سے تیم اٹھا چکے ہیں وہ تزؤُج فضولی اور اجازت فعلی پڑمل کریں اس کا طریقة کسی جیدعالم یامفتی ہے زبانی معلوم کریں۔

(۲) .....اورجن مجاہدین وغیرہ کواس متم کی تفتیش اور کلما کی متم کا اندیشہ ہوان کے لئے ایک حیلہ اور تدبیریہ ہے کہ وہ حلف کے وقت ایک مخصوص عورت کی نیت کریں۔اور ضابطہ یہ ہے کہ ' حالف اگر مظلوم ہوتو اس کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے' لہٰذا اس صورت میں متم صرف اس مخصوص عورت سے متعلق ہوگی۔ ہندیہ میں ہے: ذکر عن ابراھیم النجعی انه قال الیمین علی نیة

الحالف اذا كان مظلوماً وان كان ظالماً فعلى نية المستحلف وبه اخذ اصحابنا مثال الاوّل اذا أكره الرجل على بيع عين في يده فحلف المُكره بالله انه دفع هذاالشئ الى فلان يعنى به بائعه حتى يقع عند المُكره ان مافى يده ملك غيره فلا يكرهه على بيعه يكون كما نوى ولايكون ما حلف يمين عموس لاحقيقة ولا معنى (النخ) (جلدا، صفحه ۵) ............ فقط والسّاعلم بنده محموم بالله عفالله عنه منتى فيرالمدارس، ملتان مفتى فيرالمدارس، ملتان المراحم المراحم

#### अवेरिक्ष अवेरिक्ष अवेरिक्ष

"كلما" كالتم سے بيخے كى ايك اور تدبير:

احدنامی ایک لڑکا ایک مدرسہ کا طالب علم ہے پچھ عرصہ پہلے مدرسہ میں صفائی کے دوران چند کتابوں کی چوری ہوئی جس میں سے ایک رسالہ احد نے بھی اٹھایا تھا۔ مدرسہ کی انتظامیہ نے اس پرشک کر کے اس سے ''کلما'' کی قسم ان الفاظ کے ساتھ اٹھوائی'' جب بھی میں خود کی عورت سے سے شادی کروں یا کوئی دوسر اشخص میری شادی کر ہے تو اس عورت کو طلاق ہے' اب احمد نے قسم اٹھائی اور رسالہ کی چوری کا منکر ہوا ہے لیکن جھوٹی قسم اٹھائی ہے لہذا کوئی حیلہ بتایا جائے جس سے شادی بھی ہو جائے اور طلاق بھی نہ ہو۔ اگر احمد صرف شق اول کا تکلم کرتا تو نکاح فضولی والا حبلہ موجود تھا لیکن شق ثانی کی تعیم کی وجہ سے ممکن نہیں۔ اگر فقہ حنفیہ میں '' کلما'' کی قسم کا اس خاص صورت میں کوئی حیلہ نہیں ہے تو احمد اس خاص مسئلہ میں کی دوسرے امام کے مسلک پڑھل کرسکتا ہے بانہیں؟

اگر عمل نہیں کرسکتا تو اس کا تجرد عنِ النکاح کی صورت میں زندگی گذارنا کیسا ہوگا؟ حالانکہ آج کل فتنے کا دور ہے۔ نیز اس مسئلہ میں ''کلما'' کی قتم کے بارے میں ائمہ اربعہ کا فد ہب

واضح فرما كرعنداللدمأ جورهول\_

سائل ..... منوراحد، بهاولپور

الجوال

صورت مسئولہ میں احمد شرعاً نکاح کرسکتا ہے جس کی صورت ہے کہ فضولی نکاح کرے اور پیخف عملی طور پراجازت دے دے مثلاً مہرروانہ کر دے اس صورت میں طلاق کا وقوع نہ ہوگا۔

کیونکہ جب غیر نے نکاح کیا توقتم کا انحلال ہو گیا لیکن طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ خاوند کی اجازت سے کمل ہونا اجازت سے کمل ہونا اخلال میں نے بہلے وہ اس کی منکوحہ نہ تھی کہ طلاق واقع ہوتی اور نکاح خاوندگی اجازت سے کمل ہونا تھا۔ انحلال میین کے بعد خاوندگی اجازت فعلی سے بچھے نہ ہوگا۔

علامه شائ كسي بين: وهذه الحيلة انما يحتاج اليها اذا قال: "او يزوجها غيرى لاجلى واجيزه" اما اذا لم يقل واجيزه" قال النسفى: يزوج الفضولى لاجله فتطلق ثلاثاً اذِالشرط تزويج الغير له مطلقاً ولكنها لا تحرم عليه لطلاقها قبل الدخول فى ملك الزوج ، قال صاحب جامع الفصولين: فيه تسامح؛ لان وقوع الطلاق قبل الملك محال اه قلت انما سماه تسامحاً لظهور المراد وهو انحلال اليمين لا الى جزاء؛ لان الشرط تزويج الغير له وذالك يوجد من غير توقف على اجازته (الزر) (شاميه جلده مفحد ۱۸) مطلب قال كل امرأة تدخل فى نكاح) على اجازته (الزر) (شاميه جلده مفاقه كقائل نيس بين ان كملك كمطابق كويايه يمين مفافه كقائل نيس بين ان كملك كمطابق كويايه يمين بن بي بين دوسرامام عند به برعمل كرني بهت ي شرائط بين الل فتوكل كي اجازت سايمان ما المؤلفة بين الله فتوكل كي اجازت المارة الله عنا الله عند سيابيا ممكن به بنده محمود الله عفا الله عند المواسيح

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیراالمدارس،مکتان ۱۰/ ۱/۲۲۴

الجواب بيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خيرالمدارس،ملتان

## فتم میں حالف کی نیت کا بھی اعتبار ہوتا ہے:

ایک طالب علم مدرسہ سے نکل آیا بعدہ کی نے اس کوکہا کہ تو مدرسہ میں داخل ہوجا یعنی
پڑھائی شروع کر دے، اُس نے غصہ میں آ کر بیالفاظ کیے کہ'' مجھے کلما کی تتم ہے اگر میں مدرسہ
میں جاؤں تو'' (بلفظہ) ویسے اس وقت اس کی مراداور بحث پڑھائی کی ہور ہی تھی ، تو کیاان الفاظ
سے وہ فقظ مدرسہ میں جانے سے حانث ہوجائے گایا نہیں؟ یا پڑھائی کرنے سے اور کیا اس میں کی
قتم کی کوئی تا ویل ہو عتی ہے یا نہیں؟

سائل ..... احمر بخش، مدرسه عطاء العلوم، ڈیرہ غازیخان ۱۷ه ارب

صورت مسئوله میں برتقد برصحت واقعه طالب علم ندکور فقط مدرسه میں جانے سے حانث نہ ہوگا، بشرطیکہ اس کی نیت وہی ہو جوسوال میں تحریر ہے اور اگر اس کی کچھ نیت نہ ہویا جانے سے مراد صرف" چارد یواری" میں قدم رکھنا مقصود ہوتو مجرد دخول سے حانث ہوگا۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ له منتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

"كلما ك قتم مين شرابي اورزاني نهين مول" كينے كا تكم:

ایک علومِ فلہ ہے واقف مخص شرابی اور زانی تھا برادری والوں نے اسے زدو کوب کیا تا کہ وہ اقر ارکر لے اور اس علاقے میں رہنے کے قابل نہ رہے یا صفائی پیش کرے، تو اُس نے

التخريج: (١).....لما في الدرالمختار: حلف لايضع قد مه في دار فلان حنث بدخولها مطلقاً ولو حافياً او راكباً (جلده مفحه ۵۷۸) (مرتب مفتي محرعبدالله عقاالله عنه) ا پنی صفائی میں کلما کی قتم ان الفاظ سے اٹھائی'' کلما کی قتم میں شرابی وزانی نہیں ہوں' اب وہ حلفاً کہتا ہے کہ میں حقیقتا مذکورہ بالارذائل کا حامل تھا، کین قتم اُٹھانے سے پندرہ ہیں دن پہلے تو بہ کر چکا تھا، اور قتم اٹھاتے وقت میری نیت بیتھی کہ میں فی الحال زانی نہیں ہوں۔ دریافت طلب امریہ ہے کہاں قتم سے اس کی بیوی کو طلاق واقع ہوگی یانہیں؟

سائل ..... نذرمحم مهتم مدرسها حياء العلوم، خانپور

الجوال

اس طرح کہنے سے شخص مذکور کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی ، کیونکہ بیے بمین منعقد ہی

نہیں ہوئی () ...... فقط واللہ اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له

نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان

DIMAL/0/11

الجواب سيحيح

عبداللهعفااللهعنه

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

adokadokadok

(۱) ..... ندکورہ الفاظ حال پردال ہیں جبکہ تشم کاتعلق ماضی ہے ہوتا ہے۔ اگر بالفرض اسے تشم مان بھی لیا جائے پھر بھی طلاق واقع نہ ہونی چا ہے کیونکہ فی الحال نہ وہ زانی ہے اور نہ ہی وہ شرابی ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: التانب من اللہ نب کمن اللہ نب کہ کرائتو ہے ) (مرتب مفتی محمد عبداللہ عفااللہ عنه )

## همايتعلق بالكفارة

یمین منعقدہ کی خلاف ورزی پر کفارہ واجب ہے:

مستمی محمدار شداور محدر فیق نے مشتر کہ بجل کا میٹر لگایا ہوا ہے بل مشتر کہ اداکرتے ہیں ایک مرتبہ محمد ارشد کے پاس بل اداکر نے کے لئے پیسے نہیں تھے تو ارشد نے محمد رفیق کو یہ کہا کہ خداکی تشم اس مرتبہ بجلی کا بل تمہیں اداکر نا ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح قتم منعقد ہوگئ ہے؟ اگر محمد رفیق بجلی کا بل ادانہ کر ہے تو کیا محمد ارشد پر کفارہ وغیرہ لازم ہوگا؟

سائل ..... شفيق الرحمٰن، لياقت بور

01MTZ/10/0

الجوال

صورت مسئولہ میں محمد فیق کے بل ادانہ کرنے کی صورت میں محمد ارشد پرتشم کا کفارہ ادا کرنا شرعاً ضروری ہے قال لغیرہ والله لتفعلن کذا فھو حالف، فان لم یفعله المخاطب حنث مالم ینو الاستحلاف (درمخارج ۵، صفحہ ۱۹)

كونكه مذكوره "فتم" كيين منعقده جاوريين منعقده كى خلاف ورزى پرشرعاً كفاره واجب موتا جدر مختار ميل جه كه: ومنعقدة وهى حلفه على مستقبل آت يمكنه وهذا القسم فيه الكفارة ؛ لآية "واحفظوا ايمانكم" ولايتصور حفظ الا فى المستقبل (لانح) (درمخار، جلده ، صفحه ۴۹) ...... فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتى خير المدارس ، ملتان

اگرفتم کی خلاب ورزی جرسے ہوتب بھی کفارہ واجب ہے:

ہندہ نے قتم کھائی کہ میں زندگی مجرفلاں کے گھر نہ جاؤں گی اور نہ فلاں گھر کا کھاٹا کھاؤں گی لیکن بعد میں ہندہ کا خاوند ہندہ کو مجبور کر کے لے گیا جبکہ ہندہ بالکل نہیں جانا چاہتی تھی۔ اب ہندہ کا خیال ہیہ ہے کہ چونکہ میں اپنی مرضی اور خوشی سے نہیں گئی بلکہ خاوند مجبور کر کے لے گیا ہے۔ لہذا میں نے قتم کی خلاف ورزی نہیں کی ، لہذا کوئی کفارہ وغیرہ لازم نہیں اگر میں اپنی مرضی سے جاؤں تو کفارہ لازم ہوگا۔ شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ تم کی خلاف ورزی ہوئی یا نہیں؟ نیز کوئی کفارہ وغیرہ لازم ہوگا۔ شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ تم کی خلاف ورزی ہوئی یا نہیں؟ نیز کوئی کفارہ وغیرہ لازم ہے یا نہیں؟

سائل ..... جليل احمد، دُيره غازي خان

العوال

صورت مسئولہ میں فتم کا گفارہ واجب ہے۔ فتم کی خلاف ورزی اگر چہ جرآ ہو پھر بھی کفارہ واجب ہے۔ فقط واجب ہو اور ناسیا او کفارہ واجب ہوجا تا ہے۔ ہندیہ میں ہے: ومن فعل المحلوف علیه عامداً او ناسیا او مکرها فھو سواء (جلد مسفی ۵۲) ...... فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۳/۳/۳

#### adbradbradbr

ماضى كے متعلق جھوٹی قتم اٹھانا گناہ كبيرہ ہے، تاہم كفارہ لازم ہيں:

پانچ دوستوں نے ایک بات پرعہد کیا کہ "ہم میں سے جوکوئی سگریٹ پیئے گا تو اس کو پانچ سورو پے جرمانہ ہوگا" اس کے بعد بیہوا کہ دس دن کے بعد ان دوستوں نے مسجد میں جاکر وضوء کرکے بیان طفی دیا ان میں سے جاردوستوں نے کہا کہ ہم سگریٹ پیتے ہیں اور ایک دوست

نے یہ کہا کہ ' میں سگریٹ نہیں پی رہا' اس کے بعد مجد سے باہر آکر کہا کہ میں نے اس وقت "سگریٹ نہیں پی رہا' کہا ہے لیکن میں سگریٹ پیتا ہوں یہ کام اس نے صرف جرمانے سے بچنے کے لئے کیا،اب اس کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمد اصغر به هل حمزه ، لياقت پورضلع رحيم يارخال (الجو (رب

صورت مسئولہ میں کفارہ شرعاً واجب نہیں کیونکہ کفارہ اس فتم پر واجب ہوتا ہے جو مستقبل سے متعلق ہو، میں سگریٹ نہیں پیتایا نہیں پی رہا، یہ ستقبل نہیں یہ ویا یمین غموس ہے۔ باقی جھوٹ کی وجہ سے اللہ پاک ناراض ہوتے ہیں اس لئے حسب استطاعت صدقہ، خیرات کر دیں اورتو بہ واستغفار بھی کریں ۔ لما فی الدر المختار: وهی ای الیمین ، مسمعموس تغمسه فی الاثم ثم النار وهی کبیرة مطلقاً ، ان حلف علی کاذب عمداً کو الله ما فعلت کذا عالماً بفعله ، ویاثم بھا فتلزمه التوبة اذ لا کفارة فی الغموس یو تفع بھا الاثم فتعینت التوبة للتخلص منه (الدر الخارمع الثامیہ: جلدہ، صفح سے ۱۳۹۳ )

باتى مالى جرمانه عندالاحناف جائز نهيل \_ لما في الشامية: وفي شرح الآثار:

التعزير بالمال كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ ١٥ والحاصل ان المذهب عدم التعزير بالمال كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ ١٥ والحاصل ان المذهب عدم التعزير بأخذ المال ((لغ) (شاميه، جلد ٢ ، صفحه ٩٨ ، ط: رشيد بيجديد) \_ فقط والله الله عنه التعزير بأخذ المال (لاغ) (شاميه، جلد ٢ ، صفحه ٩٨ ، طنه محمد عبد الله عفا الله عنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۵/۸/۲۸ه

#### adbeadbeadbe

جتنی قسمیں توڑی ہیں اتنے کفارے لازم ہوں گے ایک کفارہ کافی نہ ہوگا: ایک آ دمی قتم اٹھا تا ہے پھر توڑ دیتا ہے اس طرح کئی قسمیں توڑ چکا ہے تو اس کے ذمہ ایک ہی کفارہ ہے یا ہرشم کاعلیحدہ علیحدہ کفارہ ہے؟

سائل ..... محدثيم،ميانوالي

الجوال

جتنی قسمیں توڑی ہیں اتنے کفارے ادا کرنے ہوں گے۔ وتتعدد الکفارة لتعدد

اليمين والمجلس والمجالس سواء (الدرالمخار، جلده، صفحه ٥٠٥) \_ فقط والتّداعلم

بنده محمدانورعفي عنه

مفتی خیرالمدارس، ملتان

מו/וו/וד

الجواب سيحيح

بنده عبدالستارعفااللهعنه

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

adokadokadok

مجبور ہو کرفتم توڑنا بھی موجب کفارہ ہے:

ایک ہی نوع کی متعدد قسمیں کھانے سے آیک کفارہ کافی نہ ہوگا:

ایک آ دمی چرس پیتا ہے جار پانچ دفعداس نے بغیر دباؤ کے ارادۃ قسم کھائی کہ خوا کی قسم اب میغل نہیں کروں گا مگر پھر مجبور ہوکر چرس پی لیتا ہے۔اس کے لئے کیا تھم ہے؟ کیا کفارہ ادا کرے؟ نیز بیوی کے پاس جاسکتا ہے یا کفارہ ادا کئے بغیر نہیں جاسکتا؟

سائل ..... مجم منور پاشا، چشتیاں

الجوال

ہرتتم کا کفارہ ادا کرے ایک قتم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کوشیح وشام کھانا کھلائے۔

وتتعدد الكفارة لتعدد اليمين (درمخار، جلده، صفحه ٥٠٥)

بیوی کے پاس جانا جائز ہے کفارہ سے پہلے بھی اور کفارہ کے بعد بھی ۔ فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان

014-1/4/1

## ایک یا متعدد قسمیں بننے کے بارے میں ایک ضابطہ:

ایک آ دمی اس طرح قشم اٹھا تا ہے'' کہ اللہ کی قشم میں جھوٹ نہیں بولوں گا اور زنا بھی نہیں کروں گا اور زنا بھی نہیں کروں گا اور چوری بھی نہیں کروں گا'اب وہ جھوٹ بولتا ہے اور جانث ہونے پر کفارہ ادا نہیں کرتا پھر زنا کرتا ہے یا چوری کرتا ہے۔ تو کیا ایک دفعہ کفارہ ادا کرنے سے حدث ختم ہوجائے گایا متعدد کفارے ادا کرنے ہوں گے؟

سائل ..... افتخاراحمه، بهاولپور

## الجوال

التخريج: (١).....وتتعدد الكفارة لتعدد اليمين (الدرالخار، جلد٥، صفحه٥٠٥) (مرتب بنده محمد عبدالله عفاالله عنه)

## فتم تو ڑنے پر کیا کفارہ لازم ہوتا ہے؟

مسجد میں اعتکاف والوں کے لئے ایک لیٹرین بنائی گئی۔ زیداس مسجد میں اعتکاف بیٹھا اور اس نے قسم اٹھار کھی تھی کہ میں اس لیٹرین میں پیٹاب نہیں کروں گا آپیاس لیٹرین میں پیٹاب کرنے سے جانث ہوگایانہیں؟ اگر جانث ہوگا تو اس پر کیا کفارہ ہے؟

سائل ..... عزيزالله،ميانوالي

## العوال

ندکورہ صورت میں زید حانث ہو جائے گا۔اور اس پر کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو کپڑے پہنا ہے یا دس مساکین کوکھانا کھلائے ان دونوں چیز وں میں سے ایک چیز واجب ہے، اوراگران دو چیز وں میں سے کی ایک چیز پر بھی قا در نہ ہوتو متواتر تین روزے رکھے۔

لما في الهداية: كفارة اليمين عتق رقبة يجزى فيها مايجزى في الظهار وان شاء كسا عشرة مساكين كل واحد ثوباً فما زاد وادناه مايجوز فيه الصلوة وان شاء

اطعم عشرة مساكين كالاطعام في كفارة الظهار والاصل فيه قوله تعالى:

"فكفارته اطعام عشرة مساكين "(اللهم)فان لم يقدرعلى احد الاشياء الثلاثة

صام ثلاثة ايام متتابعات (مدايي،جلدا،صفحدام).....فقط واللهاعلم

بنده عبدالحكيم عفى عنه

الجواب سيحيح

نائب مفتى خيرالمدارس، ملتان

بنده عبدالستارعفا اللدعند

DIPTO/0/TT

رئيس دارالافقاء خيرالمدارس،ملتان

#### adbeadbeadbe

فتم تو ڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنے سے کفارہ ادانہ ہوگا:

زید نے قتم کھائی کہ وہ اپنے بھائی سے بات نہیں کرے گا بعد میں معلوم ہوا کہ ایسی قتم

اٹھانا ٹھیکنیں ہے توقتم کوتو ڑنے کے خیال سے ایک موقع پرفقراء جمع تھے ان کوتم کے کفارے کی نیت سے دووقت کا کھانا کھلا دیا، حالانکہ ابھی تک اس نے اپنے بھائی سے بات نہیں کی تھی بعد میں بھائی سے بات نہیں کی تھی بعد میں بھائی سے بات چیت کی۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ اس طرح فتم تو ڑنے سے پہلے اگر کفارہ ادا کردیا جائے تو شرعاً کفارہ ادا ہوجاتا ہے؟

سائل.....محد تكيل، ملتان

## العوال

حفیہ کے بزدیک صحت کفارہ کے لئے حدف (تیم کا توڑنا) ضروری ہے۔
لما فی البحر: لا یصبح التکفیر قبل الحنث فی الیمین (البحرالرائق جلد ۲۸ مسفی ۲۸۹)
ولما فی العالم گیرة: ان قدم الکفارة علی الحنث لم یجزئه (عالمگیریہ جلد ۲ مسفوله ۲۸ البخارة علی الحنث لم یجزئه (عالمگیریہ جلد ۲ مسئولہ میں کفارہ ادائیس ہواتیم تو ڑنے کے بعد دوبارہ کفارہ ادائر سے کسی کفارہ ادائر سے سنولہ میں کو سنولہ میں کو سنولہ میں کا سنولہ میں کو س

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۱۱/ ۱۸

#### adosadosados

صاحب استطاعت كينن روز بركض سے كفاره ادانه موكا:

زیدنے کسی بات پرتم کھائی اور پھرفتم کی خلاف ورزی کرلی یعنی حانث ہوگیا اور پھر کفارے میں تین روزے رکھ لئے حالا نکہ زید مالدار مخص ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ کیازید کا کفارہ ادا ہوگیا؟

سائل ..... اعجازنديم،مروث

## الجوال

روزه سے کفاره ادا ہونا عدم استطاعت کی شرط کے ساتھ مشروط ہے، لہذا جوشخص کھانا کھلانے یا کپڑے دینے پرقدرت رکھتا ہواس کا کفارہ تین روز ررکھنے سے ادائیس ہوگا۔
لقولہ تعالی: فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام (للایم) ہندیہ میں ہے:فان لم یقدر علی احد هذه الاشیاء الثلاثة صام ثلاثة ایام متتابعات وهذه کفارة المعسر (جلد۲، صفح ۱۲)
فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۴/۵/۱۰ ه

#### adokadokadok

کفارہ بالصوم کی ادائیگی کب درست ہے؟

(۱) ....زیدشرع معنی کے اعتبار سے غریب ہے بعنی صدقات واجبہ میں سے کوئی چیز اس پر واجب نہیں البتہ اپنی گذراوقات اس کی اچھی ہے تو کیافتم کے کفارے میں اس کوروز ہے رکھنا جائز ہیں یا نہیں؟اگرنہیں تو آیت میں عدم استطاعت سے کیا مراد ہے؟

(۲) .....ایک شخص کی گذراوقات اچھی ہے لیکن اس کے باوجودوہ کم وہیش پانچ سورو پے کا قرض دار ہے اور فی الحال اس کو قرض کی ادائیگی کی بھی گنجائش نہیں ۔ تو کیاا یسے شخص کو بھی کفار ہ کیمین میں روز ہے رکھنے جائز ہیں یاروٹی کیڑا دونوں چیز وں میں سے کوئی چیز دینی ضروری ہے؟

سائل ..... حافظ محمر عبدالغفار، لياقت يور

## الجوال

(۱)....نہیں۔اور عدم استطاعت سے استطاعت مکنه مراد ہے اور استطاعت میسرہ کی نفی مقصود

نہیں۔ شامی میں ہے: قوله: "وان عجز" قال فی البحر: اشار الی انه لو کان عنده واحد من الاصناف الثلاثة لايجوز له الصوم وان كان محتاجاً اليه، ففي الخانية لايجوز الصوم لمن يملك ما هو منصوص عليه في الكفارة او يملك بدله فوق الكفاف، والكفاف منزلة يسكنه وثوب يلبسه ويستر عورته وقوت يومه ولوله عبديحتاجه للخدمة لا يجوز له الصوم (الغ) (شاميه، جلده، صفحه ۵۲۲)

(٢) .....وفي العالمگيرية: ولو كان له مال وعليه ديون كثيرة مثل ماله او اكثر جاز الصوم بعد ما يقضى دينه من ذالك المال هكذا ذكر محمدٌ في الاصل وهو ظاهر فاما قبل قضاء الدين فهل يجزئه الصوم اختلف المشائخ فيه كذا في

المحيط والاصح انه يجزئه التكفير بالصوم كذا في المبسوط (جلرا ،صفح ١٢)

روایات بالا ہے معلوم ہوا کہ گفاف نکا لنے کے بعداس کا مال وگھر بلوسا مان اور غلّہ ونفذرو پییه وغیره سارا کا سارا ا دائیگی قرض میں ختم ہوجائے تو پھراس کا کفارہ بالصوم ا دا کرنا

فقظ والتداعكم

بنده محمداسحاق غفراللدليه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان DIFAA/2/TT

الجواب ضجيح بنده خيرمحمد عفاالله عنه مهتم خيرالمدارس،ملتان

#### <u> නුවරුණ නුවරුණ</u>

کفارہ کیمین کے تین روزوں میں تابع شرط ہے:

زید نے قشم کھائی تھی کیکن اس پر برقر ار نہ رہ سکا اور قشم تو ڑ دی زید کی مالی حالت اتنی کمزور ہے کہ وہ دس مسکینوں کو کھا نانہیں کھلاسکتا۔سوال بیہ ہے کہ زیدا گرتین روز ہے رکھے تو لگا تارر کھنے ہوں گے یا درمیان میں وقفہ کرسکتا ہے؟

سائل ..... محمة خالد، ملتان

### العوال

#### صورت مسئولہ میں کفارہ کی نیت سے تین روز ہے لگا تارر کھے۔

لقوله تعالىٰ: فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام ((اللهم) بعض قرات مين "متتابعات" كالفاظ بين ، چنانچه حاشيه جلالين مين ہے كه: وعندنا يشتوط في الصوم التتابع لقرأة عبدالله ابن مسعود وعبدالله ابن عبّاس وابيّ ابن كعب "ثلثة ايام متتابعات" كما في التفسير الزاهدي وغيره (عاشيه جلالين شريف، صفحه ١٠١)

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۵/۱۰ھ

#### adokadokadok

کفارہ یمین میں کھانا کھلانے اور کپڑے دینے میں اگر جمع کیاتو کفارہ ادا ہوگایانہیں؟

ایک آ دمی کے ذمتہ متم کا کفارہ تھا اس نے ایک دن کفارہ کی ادائیگی کی نیت سے پانچ
مسکینوں کو دووقت کا کھانا کھلا دیا اور پھرایک دن دوسرے پانچ مسکینوں کو کپڑے دے دیئے۔کیا
اس طرح قتم کا کفارہ ادا ہوجائے گایانہیں؟

سائل ..... محداحد،احد پورشرقیه

## الجوال

اگر کھانا فقراء کے حوالے کردیا گیا تھا یعنی تملیک کی صورت تھی اباحت والی صورت نہیں تھی تو ایس صورت میں کفارہ ادا ہوجائے گا۔ ولو اطعم خمسة مساکین و کسی خمسة

مساكين فان كان الطعام طعام تمليك جاز ويكون الا غلى منهما بدلاً عن الارخص ايُّهما كاناغلى (عالمگيرييجلد٢،صفح٣٣)

اوراباحت كي بعض صورتول مين بهى كفاره ادام وجائيگا - و ان كان الطعام طعام الاباحة ان كان الطعام ارخص جاز و ان كان اغلى لا يجوز لان فى الكسوة تمليكاً وليس فى الاباحة تمليك فاذا كان الطعام ارخص جاز ان يجعل الكسوة بدلاً عن الطعام بخلاف ما اذا كان على العكس (الغ ) (عالميريه جلدام صفى ١٢١) ..... فقط والله اعلم بخلاف ما اذا كان على العكس (الغ ) (عالميريه جلدام صفى الدارك مناك بنده محمو برالله عفا الله عنه المناك مفتى خير المدارس ، ملتان مفتى خير المدارس ، ملتان ما المام ۱۲۱/ ۱۲۸ ما اله

#### adokadokadok

اگرایک ہی وقت میں بیس مسکینوں کو کھانا کھلا و بے تو کیا'' کفارہ''ادا ہوجائے گا؟ زید نے تشم توڑ دی۔اب کفارہ کی ادائیگی میں اگر دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانے کے بجائے بیں یااس سے زائد مسکینوں کوایک ہی وقت میں دعوت کر کے کھانا کھلا دیے تو اس طرح کفارہ ادا ہوجائے گا؟

سائل ..... محد شعيب،ساميوال

## الجوال

صورت مسئولہ میں کفارہ ادانہ ہوگا کیونکہ دس مساکین کو دو وقت کھانا کھلانا شرط ہے مساکین دوسرے وقت میں بھی وہی ہوں جن کو پہلے وقت میں کھلایا تھا۔ و طعام الاباحة اکلتان مشبعتان غداء و عشاء او غداء ان او عشاء ان (لانح) (ہندیہ، جلد۲، صفحہ ۲۳) لہذاا گربیں مساکین کوایک ہی وقت میں کھلایا یا دووقتوں میں الگ الگ مساکین کوکھلایا

تو كفاره ادانه موگالما في البدائع: حتى لو غدى عدداً وعشى عدداً آخر لم يجزه لانه لم يوجد في حق كل مسكين اكلتان (جلرم، صفح ٢٦١)

وفى العالمگيرية: لو غدى عشرة وعشى عشرة غيرهم لم يجزئ وكذا اذا غدى مسكيناً وعشى آخر عشرة ايام لم يجزئ (جلد٢،صفحه٢)..........فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان

@1779/0/r.

#### addesaddesaddes

(١) يا نج مساكين كوچاروقت كھانا كھلانے سے كفاره ادا ہوگايانہيں؟

## (۲)اگردوسرےوفت کھانا کھلانے کے لئے وہی فقراء نہلیں تو کیا کیاجائے؟

(۱) .....بندہ نے قتم کھائی تھی کہ میں آئندہ فلال تخص سے بات نہیں کروں گالیکن اس قتم کو پورانہ کرسکا اور قتم توڑ دی ہے۔ اب قتم کا کفارہ تو دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے لیکن دس مسکینوں کو ڈھونڈ نامشکل کام ہے کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ پانچ مسکین مل جا کیں تو ان کو چار وقت کا کھانا کھلا دیا جائے۔ اس طرح کفارہ ادا ہو جائے گا؟

(۲) .....ای طرح اگرایک وفت دس مسکین مل جائیں لیکن دوسرے وفت وہی دس مسکین نہ ملیں دوسرے در مسکین نہ ملیں دوسرے دس مسکین ملیں؟ دوسرے دس مسکین ملی ان کوبھی ایک وفت کا کھانا کھلا دیا تو جائز ہے یانہیں؟ سائل ...... محمد خالد، ملتان

## الجوال

(۱)....صورت مسئولہ میں فتم کا کفارہ اوا ہوجائے گا۔ ہندیہ میں ہے: رجل اعطی کفارۃ يمن مسكيناً واحداً في يمينه مسكيناً واحداً في

عشرة ايام فيقوم عدد الايام مقام عدد المسكين (جلد٢، صفح ٢٣) اوقات ياايام كى تعدادفقراءومساكين كى گنتى كة قائم مقام ہوجائے گى۔

(۲) ....اس ندکوره صورت مین کفاره ادانهین موار مندید مین بن ولو غدی عشرة وعشی عشرة غیرهم لم یجزئ (جلد۲، صفح ۱۳) وفیه ایضاً: و کذا الرجل اذا اوصیٰ ان یطعم عشرة مساکین کفارة لیمینه فغدی الوصی عشرة مساکین فمات المساکین قبل ان یعشیهم یلزمه الاستقبال ((لغ) (عالمگیریه، جلد۲، صفح ۱۳))

وفى البدائع: لو غدى عدداً وعشى عدداً آخر لم يجزه لانه لم يوجد فى حق كل مسكين اكلتان (الني) (جلد م، صفح ۱۲۱، ط:رشيد بيجديد) ....... فقط والله اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۵/۱۰ه

#### adokadokadok

یا نج صاع گندم کواگردس مساکین لوٹ لیس تو کیا کفارہ ادا ہوجائے گا؟

زیدنے کسی کام کے چھوڑنے پرقتم کھائی تھی لیکن پوری نہ کرسکا اور قتم توڑ دی، اور پھرقتم کے کفارے کی نیت سے گندم کی ڈھیری دس فقراء کے سامنے کر دی اور ان فقراء نے اس گندم کی ڈھیری دس فقراء کے سامنے کر دی اور ان فقراء نے اس گندم کی ڈھیری کولوٹ لیالیکن برابرتقسیم نہیں کیا جس کے جو ہاتھ لگ گیا وہ لے گیا کسی نے زیادہ گندم لے لیادرکسی نے تھوڑی لی البتہ ہرا یک کول گئی۔ کیا اس طرح کفارہ اواہ وجائے گا؟

سائل ..... محدر فیق میلسی

## الجوال

من عليه كفارة اليمين اذا وضع خمسة اصوع من طعام بين يدى عشرة مساكين فاستلبوها وانتهبوها اجزأه عن مسكين واحد لاغير (منديه، جلد٢، صفح ٢٣) اس جزئیہ ہے معلوم ہوا کہ صرف ایک فقیر کی ادائیگی صحیح ہے باقی نوفقیروں کو دوبارہ
اداکر ناہوگا۔ فقط واللہ اعلم
بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ
مفتی خیر المدارس، ملتان
مالات معلی ملتان

#### adokadokadok

فقیر کوقرض سے بری کردیے سے سم کا کفارہ ادانہ ہوگا:

کسی مسکین پر حانث فی الیمین کا قرضه مواوراس قرضه کی تملیک اس کو کفارهٔ کمین کی نیت سے کردی جائے قراس سے کفارهٔ کمین اداموجائے گا؟ خدشه کی وجه بیہ ہے کہ زکوۃ تو دین کی تملیک سے نقہاء کرام نے لکھا ہے کہ ادائهیں ہوتی تو کیا کفارہ بھی تملیک دین سے ادائهیں ہوتا؟

سائل سند دین محمد اظہر مظفر گڑھ

الجوال

adokadokadok

## ﴿ كتاب اللُّقطة ﴾

" تبلیغی جماعت "والوں کاسلنڈر دوسرے سلنڈر سے تبدیل ہوجائے تواس کا کیا کیا جائے:

میں نے اپنے ذاتی برتن اور سلنڈر (جماعت کے برتن) ایک دوسری جماعت کودئے تاکہ وہ ان کو تشکیل میں جاکر استعال کرلیں اور پھر واپس کردیں، جب تشکیل کے بعداس جماعت نے برتن واپس کئے تو سلنڈر جو میں نے آئہیں دیا تھا وہ انہوں نے مجھے نہیں دیا (کیونکہ برتن میرے تھان کو واپس کئے تو سلنڈر جو میں نے آئہیں دیا تھا وہ انہوں نے مجھے نہیں کہ پہلے ان لوگوں نے فلطی بھیان نہیں تھی تو وہ کی دوسری جماعت کا سلنڈر دو تھا ہے۔ اور سے دوسری جماعت کا سلنڈر اٹھایا ہے بیااس دوسری جماعت نے ان سے پہلے فلطی سے اٹھایا ہے، اور یہ جم معلوم نہیں کہ وہ سلنڈرکوئی چوری کے گیا، اور ان کو چونکہ پہچان کا مل نہیں تھی اس لئے بی قریب پڑا ہوا کوئی دوسرا سلنڈراٹھا کر لے آئے۔ الغرض تبدیلی کی کوئی صورت معلوم نہیں۔ اب اس سلنڈر کے بارے میں کیا تھی معلوم نہیں۔ اب اس سلنڈر کے بارے میں کیا تھی ہے جو میرے یاس آیا ہے۔

سائل ..... محمعديل

(لجو (ل

السلنڈرکا کھم لقط کا ہے۔جس مقام پرسلنڈرتبدیل ہوا ہے وہاں اسسلنڈرکی تشہیر
کرلیں، جب مالک ملنے سے مایوی ہوجائے تواگر آپ فقیر ہیں تو خوداس سلنڈرکواستعال کرلیں
اوراگر آپ غنی ہیں تو اس سلنڈرکوکس فقیر پرصدقہ کردیں۔ درمخار میں ہے: فینتفع المرافع بھا
لوفقیرا والا تصدق بھا علی فقیر (لاخ) (جلد المسفحہ ۲۲۷) ......فقط واللہ اعلم
الجواب صحیح
بندہ عبدالسارعفااللہ عنہ
بندہ عبدالسارعفااللہ عنہ
رئیس دارالا فاء خیرالمدارس

## کتنی مالیت کی چیز فقیر کیلئے بلاتشہیراستعال کرنے کی اجازت ہے؟

میری ایک کزن بازارگئی، وہاں کسی کے سامان میں سے کیس گرگئی، کزن نے اسے دینے کیلئے اٹھائی، کیکن اتنے میں جس کی کیس تھی وہ آ گے نکل گئی، پھروہ کیس کزن نے اپنے قبیص کی آستین پرلگالی، اور مسجد کے چندہ والے بکس میں کیس کی قیمت کے بقدررو پے ڈال دیئے۔ کیااس نے سیحے کیا؟ کم از کم کتنے روپے کی چیز لقطہ کے تھم میں آتی ہے؟

سائل ..... محمود بشير ميلسي

### الجوال

اس کا اٹھانا تو درست تھالیکن اس کے پینے مسجد کے غلہ میں ڈالنا درست نہیں تھا، بلکہ کسی غریب کووہ کیس یاس کے پینے صدقہ کرنا ضروری تھا،اورا گروہ خود ستحق تھی تواس سے خود بھی نفع حاصل کرسکتی تھی۔ فینتفع الرافع بھا لو فقیراً والا تصدق بھا علی فقیو (درمختار،جلد ۲،صفحہ ۲۵۷) اگرتو وہ اتنی معمولی اور اس فتم کی چیز ہے کہ اس کا مالک اسے تلاش نہیں کرے گا تواسے اٹھا کراستعال کرلیں،بصورت دیگراس کی تشہیر ضروری ہے۔

ی برامداری،میان ۱۹/۸/ع۲۳۱ه

التخريج: (١).....ثم ما يجدالرجل نوعان نوع يعلم ان صاحبه لايطلبه كالنوئ......في هذاالوجه له ان يأخذوينتفع بها.....ونوع آخريعلم ان صاحبه يطلبه كالذهب والفضة وسائر العروض واشباههما، وفي هذاالوجه له ان يأخذها ويحفظها ويعرفها حتى يوصلها الى صاحبها. (بتديه، جلد ٢٩٠هـ ٢٩٠)

مفتی خیرالمدارس،ملتان

(مرتب مفتى محمر عبدالله عفاالله عنه)

# اگر بردی رقم ملے تواخبارات ورسائل کے ذریعہ کم از کم سال بھروقفہ وقفہ سے تشہیر کی جائے: ہزار ،گھر ، جنگل اور کسی بھی موقع پرسونا ، چاندی ، مال اسباب مل جائے تو کیسے حلال ہوگا؟ سائل سسالی اور تعلی ، ڈیرہ اساعیل خان

## الجوال

اگرگری پڑی چیزال جائے تواس کے مالک تک پہنچانا ضروری ہے، اخبارات وغیرہ میں اعلانات کئے جائیں، بڑی رقم ہونے کی صورت میں کم از کم ایک سال تک تشہیر کی جائے۔ اگر پھر بھی مالک معلوم نہ ہوسکے توکی غریب مستحق کودیدے۔ ثم بعد التعریف المذکور الملتقط مختیر بین ان یحفظها حسبة و بین ان یتصدق بھا۔ (ہندیہ، جلد ۲۸ مفحه ۲۸)

وفي الهندية: فان لم يعرفوا اربابه تصدقوا به (منديه، جلده، صفحه ٣٠٩)

ا كرخودمفلس موتو خود بهي استعال كرسكتا ب\_لمافي الدر المختار: فينتفع الرافع

بها لو فقيراً والا تصدق بها على فقير (الدرالمخار، جلد ٢، صفحه ٢٢٥)

البنة اگر ما لك بعد ميں آجائے تواسے ضمان لينے كاحق حاصل ہوگا۔

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۲/۱۳ ۱۹ الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خيرالمدارس،ملتان

#### TOUS TOUS TOUS

اگراہپیکراورریڈیومیں اعلانات کے باوجود مالک نہ آئے تو ملنے والی رقم کا کیا کیا جائے؟ تقریباڈیڑھ ماہبل مورخہ پانچ دیمبرکو مجھا پنی دوکان کے پھٹے کے قریب بازار میں پچھرقم ملی، جو کہ ہزاروں میں ہے، میں نے اپنے شہراتیہ کے انجمن تاجران کے اسپیکروں کے ذریعے تقریبا تین دن اعلان کرایا، اس کے بعدا پے شہر کے دیار پواٹیشن جو کہ F-M کے نام سے ہے کے ذریعے بھی اعلان کرایا، لیکن کوئی آ دمی رقم لینے والا ابھی تک نہیں آیا اور نہ ہی اس رقم کے مالک کا پتہ چل سکا۔ برائے مہر بانی بیدار شاد فر مائیس کہ مزید کتنا عرصه انتظار کروں یا اس رقم کوئسی بھی دین ضرورت، مثلاً اشاعتِ دین وغیرہ یا بی جائز ضروریات مثلاً عمرہ وغیرہ پرخرج کرسکتا ہوں یانہیں؟ سائل سست محمد اللطیف، سجان جزل سٹور، لیہ سائل سے محمد اللطیف، سجان جزل سٹور، لیہ

### الجوال

صورت مسئولہ میں ملتقط پر لازم ہے کہ ایک سال اعلان وتشہیر کرے، یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ الک نے تلاش چھوڑ دی ہوگی۔ چنانچہ بدائع میں ہے: امّا مدّة التعریف فيختلف قدر المدّة لاختلاف قدر اللقطة ان كان شيئاً له قيمة تبلغ عشرة دراهم فصاعداً يعرفعه حولاً وان كان شيئاً قيمته اقل من عشرة يعرفه اياماً على قدر مايري، وروى الحسن بن زياد عن ابي حنيفة انه قال: التعريف على خطر المال، ان كان مائة ونحوها عرفها سنة،وان كا عشرة و نحوها عرفها شهراً، وان كان ثلاثة ونحوها عرفها جمعة اوقال عشرة. (بدائع، جلد٥، صفحه ٢٩٨، ط: رشيديه) ایک سال کے بعدا گروہ خود فقیر ہے تواپنے استعال میں لاسکتا ہے،اگروہ غنی ہے تواس لقط كوفقراء يرصدقه كر \_\_ كما في الدر المختار: فينتفع الرافع بها لو فقيراً والا تصدق بها على فقير ولو على اصله وفرعه وعرسه (جلد اسفحه ١٦٢٨) - فقط والله اعلم بنده محمدعبدالله عفاالله عنه رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان DIMTA/I/IM

-6x5 6x5 6x5

## گاڑی سے ملنے والا سامان بلاتشہیر خود استعال کرنا:

چند ما قبل ایک جانے والے و چند چیزیں گاڑی سے ملی ہیں جو کسی حاجن کی گئی ہیں، ان
کا تفصیل یہ ہے: دوعد دعر بی فلمیں دور بین والی، چار عدد ٹافیاں، چار عدد لاٹو، پانچ عدد عطر کی
شیشیاں چھوٹی، ایک بڑی شیشی، ایک عدد تبیج، کپڑ ہے، چوڑیاں، سفیدرو مال، دسترخوان، ایک عدد
گفٹ ہاراور آٹھ عدد سرمہ کی شیشیاں، ان تمام چیزوں کی مجموعی قیمت ایک ہزاررو پے بنتی ہے، یہ
تمام چیزیں کافی دنوں سے میرے پاس پڑی ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ہمارا بچوں اور بچیوں کا مدرسہ
بھی ہے، آیا میں ان چیزوں کو طلباء اور طالبات میں تقسیم کرسکتا ہوں، اگر کوئی چیز بطور تحفہ کسی صاحب
حیثیت کو دیدی جائے تو کیا جائز ہے، اگر کوئی چیز خودر کھاوں اور اس کی قیمت انداز سے کے حساب
سے اداکردوں تو کیا ہے جے؟

سائل .... قارى محدامين، مدرسة حسين القرآن، الك

الجوال

ندكوره اشياء لقط بين ان كى تشميراور ما لك كوتلاش كرنا ضرورى بم مايوى كى صورت مين ما لك كى طرف سے غرباء اور ستقين زكوة مين تقسيم كردى جاكين، اگرا شانے والا غريب ہوتو خود استعال كرنى كى بھى گنجائش ہے۔ اللقطة امانة اذا اشهد الملتقط انه يا حذها ليحفظها او ير دها على صاحبها فان كانت عشرة فصاعداً عرّفها حولاً فان جاء صاحبها فبها والا تصدق بها (بدايه، جلد٢، صفح ٢٩٥) ...... فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتى خيرالمدارس، ملتان مفتى خير المدارس، ملتان

-655-655-655

## چوری کے قرآن مجید برآمد ہوئے اور چور بھاگ جائے توان کا سیجے مصرف کیاہے؟

ایک اجنبی شخص ناواقف نے ایک مجد میں سوال کیا کہ میں پردیی ہوں میرے پاس پینے نہیں ہیں بجھے روئی کھلا وَبعد میں جب کافی نمازی موجود سے، اس کے پاس سے گیارہ عدد قر آن شریف مترجم بمعه خلافوں کے پکڑے گئے، نمازیوں اورامام صاحب نے کہا کہ شبہ ہے کہ یہ قر آن مجید چوری کے ہیں، چار قر آن مجید سندھی زبان میں ترجمہ شدہ ہیں اور باقی تاج کمپنی کے عمدہ استعمال شدہ ہیں، وہ تمام قر آن مجید امام صاحب نے اپنے پاس رکھ لیے اوراس کو کہا کہ ان کی رسیدیں دکھاؤ، ورنہ پولیس کے حوالے کر دیئے جاؤگے، رات کو مجد میں رہا اور صبح وہ چائے ناشتہ کے بعدرو پوش ہوگیا، اب تک وہ والی نہیں آیا اور نہ بی اس کا پورا پتہ ہے کہ کس گاؤں کا رہنے والا ہوال تا پتہ ہے کہ کس گاؤں کے امانت پڑے ہیں۔ کیا وہ استعمال کر سکتے ہیں یا کوئی خاص عابد پر ہیز گار جو پڑھنے ہیں۔ کیا وہ استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

سائل ..... راجه محمد عباس خان عباسی، چھکا گل،مری لحد (ر

غالب گمان ہے کہ یقر آن مجید مسروقہ ہیں اور مالک ان کامعلوم نہیں ، تو لقط کے تھم میں ہوں گے اور لقط کا تھم ہے کہ اقران اس کی خوب تشہیر کی جائے کہ '' ہمیں اس طرح قر آن مجید ملے ہیں جس کے ہوں وہ نشانی بتلا کروصول کر لے'۔ مناسب ہے کہ بعض دینی رسائل میں بھی بیا علان کرادیا جائے۔ جب مالک ملنے سے مالوی ہوجائے تو مالک کی طرف سے غرباء پرصدقہ کردیے جائیں ، اور اگر اس کے بعد مالک مل جائے تو اس کو ان قر آن مجیدوں کی قیمت ادا کرنی پڑے گی ، یا اس سے محاف کرالیا جائے ، امام صاحب اگر خود غریب ہوں تو وہ بھی ان میں سے ایک رکھ سکتے ہیں ، کی دینی محاف کرالیا جائے ، امام صاحب اگر خود غریب ہوں تو وہ بھی ان میں سے ایک رکھ سکتے ہیں ، کی دینی مدرسہ کو اگر میڈر آن مجید اس محبور کی جائیں تو اہل مدرسہ کو پوری تفصیل بتا دی جائے کہ بیڈر آن مجید اس

अवेकिक अवेकिक अवेकिक

اگرچورکوما لک کاعلم ندمویاما لک دور بوتوادیکی کیے کرے؟

زید میں بیری عادت تھی کہ وہ لوگوں کی گری پڑی پیزیں اٹھا کر کھالیتا تھا، اور کہی بھار چوری بھی کر لیتا تھا، اب اس کیلئے گم شدہ چیز اور سرقہ کردہ چیز کا تعین بھی مشکل ہے اور بید بھی علم نہیں کہ الی مشتبہ چیزیں گئی کھا چکا ہے ہیں اب وہ اندازہ کرسکتا ہے کہ بیہ چیزیں اتنی رقم کی ہوں گی سرقہ کردہ اکثر چیزوں کے ایک ایک یاس گیا اور ان کو اپنے اندازے کے مطابق رقم دے چکا ہے، اکثر چیزوں کے مالک فوت ہو چکے تھے، گران کی ذریت کو بیا دائی کی، گرایک شخص معلوم نہیں کہ زندہ ہے یا فوت ہو گیا اور رہتا بھی بہت دور ہے، اس کی کوئی اولا دبھی نہیں، اور رشتہ داروں کا بھی علم نہیں، سرقہ شدہ چیز کی قیمت زیادہ سے زیادہ بیں پہیں روپے ہے جبکہ دہاں جانے کا کرابیہ تھ سورو ہے سے زائد ہے، اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ شخص حیات ہے یا فوت ہو چکا

التخريج: (۱).....لما في الهندية: واذارفع اللقطة يعرفها فيقول التقطت لقطة او وجدت ضالة او عندى شي فمن سمعتموه يطلب ذُلُوه على ، كذا في فتاوى قاضى خان ويعرف الملتقط اللقطة في الاسواق والشوارع مدة يغلب على ظنه ان صاحبها لايطلبها بعد ذالك ........ ثم بعد تعريف المدة المذكورة الملتقط مخير بين ان يحفظها حسبة وبين ان يتصدق بها فان جاء صاحبها فأمضى الصدقة يكون له ثوابها وان لم يمضها ضمن الملتقط او المسكين ان شاء لو هلكت في يدم (عالكيريه، جلدا، مقيم عبدالله عقالشونه)

ہے۔ابطلطلب مسلدیہ ہے کہ مندرجہ بالاصورتوں میں بیخض کس طرح آخرت کے مؤاخذہ سے نیج سکتا ہے، جن چیزوں کے مالکوں کووہ رقم دے چکا ہےان کا تو زید کوعلم تھا اور پچھا ہے بھی ہوں گے جواس کے ذہن سے تو ہو چکے ہوں گے۔

سائل ..... حافظ عبدالرؤف، عربي فيجر كور نمنث بائى سكول، كوجرانواله

العوال

فخص فرکورکا اگر سیح پنة معلوم ہوتو منی آرڈر کے ذریعے بیجے دے یاکسی آنے جانے والے دیانت دار کے ہاتھ بیجے دے یاکسی آنے جانے والے دیانت دار کے ہاتھ بیجے دے۔ اگر رسائی ممکن نہ ہویا الک معلوم نہ ہوتو اس صورت میں مالک کی طرف سے صدقہ کردے گان لم یعرفوا اربابه تصدفوا به (ہندیہ جلد ۵ مسفی ۱۳۳۹)۔ فقط واللہ اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه

مفتى خيرالمدارس،ملتان

DIMTM/2/10

الجواب سحيح

بنده عبدالتتارعفاالثدعنه

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

#### addisaddisaddis

گھڑی سازے پاس جو گھڑیاں سالوں سے پڑی ہیں اور مالک معلوم ہیں ان کا کیا، کیاجائے؟
میں گھڑی ساز ہوں میرے پاس لوگ گھڑیاں مرمت کرنے کیلئے رکھ دیے ہیں اور بعض
مرتبہ واپس لینے کیلئے نہیں آتے اور ان گھڑیوں کی قیمت ۸۰ روپے سے لے کر ۸۰۰ روپ تک
ہوتی ہے۔اب میرے لیے کیا تھم ہے کہ ہیں گئی دیرتک مالک کا انظار کروں؟

سائل ..... محمدعارف

العوال

جب مالک کے ملنے کی امید باقی ندہے تو آپ بیگھڑیاں یاان کی قیمت فقراء پران کے مالک کی طرف سے صدقہ کردیں ،اس طرح کرنے ہے آپ بری ہوجائیں گے، آپ پراخروی کوئی پوچھ کچھ

نه موكى \_فان لم يعرفوا اربابه تصدقوا به (منديه جلده مفحه ٣٨٠) \_فظ والله اعلم بنده عبدالحكيم عفى عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان بنده عيدالستارعفااللهعنه DIFTT/T/A رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان تاہم آئندہ کیلئے نام پتہ لکھنے کا اہتمام کیا جائے تا کہ آئندہ ایسی صورت پیش نہ آئے ، نیز اگرصدقہ کرنے کے بعد مالک واپس آ جائے اور ضمان کا مطالبہ کرے تواس کو ضمان دینالازم ہے۔ لما في الدرالمختار: فانجاء مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله ولو بعد هلاكها وله ثوابها او تضمينه (جلد٢، صفحه ٢٢٨) .....والجواب مجيح بنده محمرعيداللهعفااللهعنه مفتی خیرالمدارس،ملتان 65 65 65 ما لک معلوم نہ ہونے کی صورت میں لقط کا ایک مصرف مدرسہ بھی ہے:

قیام پاکستان ہے قبل ہندوستان میں ایک مسلمان ہندؤوں سے تجارت کرتا تھا، اس سلسلے میں مسلم نے ہندو کے سات سورو پے دینے تھے، پھرمسلم پاکستان چلا آیا،اب ہندولا پتہ ہے۔اس صورت میں اس رقم کا کیا کرنا جا ہے؟ شرعی فیصلہ ہے مطلع فرما کیں۔

سائل ..... منیراحمه، پاکتان بک سنشر، گهنشگهر ملتان

کسی دینی مدرسه کوبیرو پییدیدیاجاوے (۱) ..فقط واللهاعلم بنده محمداسحاق غفراللهله

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان

DIFAY/6/4.

بيلقطه مين شار هوگا \_ والجواب صحيح

خيرمحمرعفااللهءنه مهتم جامعه خيرالمدارس،ملتان

التخريج: (١) ....لما في الهندية: فإن لم يعرفوا اربابه تصدقوا به (طِد٥، صفح ٣٣٩) (مرتب مفتى محمر عبدالله عفاالله عنه)

## لقطه والى انگوشى ميں مزيدسونا شامل كرليا تواس زيور كااستعال كرنا كيسا ہے؟

ایک شخص کے پاس ایک لڑکا کام کرتا ہے، ایک دن اس نے آکر کہا، کہ میں کسی شادی سے آر ہا ہوں، وہاں میں نے جب وہ پیے گو ٹے (جوعمو ما لوگ دولہا وغیرہ پر گھاتے ہیں) تو اس جگہ جھے ایک انگوشی گری ہوئی ملی، اس آ دمی کووہ انگوشی اچھی لگی، تو اس نے وہ انگوشی لڑکے سے خرید لی، بعد میں معلوم ہوا کہ بیا نگوشی سونے کی ہے۔ اب اس آ دمی نے پچھ سونا مزید شامل کر کے اس سونے سے زیور بنوایا ہے۔ کیا اس شخص کے اہل خانہ کیلئے اس زیور کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو وہ شخص اس سونے کا کیا کرے؟

سائله ..... بنت محمدا شرف، جامعة عليم النساء خير المدارس، ملتان (لاجو (ر

ندکورہ انگوشی لقط تھی، اسے مالک تک پہنچانے کا تھم تھا، اگر مالک تشہیر (سال محراعلانات) کے بعد بھی نہ ملتا تو اسے صدفہ کرنے کا تھم تھا، جبکہ پانے والاغنی ہوفقیر ہونے کی صورت میں اپنے استعمال میں بھی لاسکتا ہے۔اسے خرید نا اور اس میں مزید سونا شامل کر کے دوسرا زیور بنوالینا غصب کے تھم میں ہے،اس خلط کی وجہ سے سائل سونے کا مالک بن گیا ہے۔

منديه ميں ہے كه: فما لايمكن التمييز بينهما بالقسمة كخلط دهن الجوز بدهن البدر .....فالخالط ضامن ولاحق للمالك في المخلوط بالاجماع. (منديه جلده صفح ١٣٢٤) للبذار يوراستعال كرنے كى گنجائش ہے اورسونے كى قيمت مالك تك پہنچا كيں اور مالك

نه ملنے کی صورت میں اس کی قیمت صدقہ کردی جائے۔.... فقط واللہ اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان

DIPTA/I/A

الجواب سيحيح بنده محمد اسحاق غفر الله له

مفتى خيرالمدارس،ملتان

645 645 645

## لقطه كي ايك عجيب صورت كاحكم:

میں مسٹی فقیرشاہ کراچی میں رہتا ہوں تقریباً ووائے سے کراچی، کلفٹن کے ایک سکول میں چوکیداری کرتا ہوں، اور بیسکول عیسائی لوگوں کا ہے جس میں صرف لڑکیاں پڑھتی ہیں اور اس سکول میں پڑھنے والی اور پڑھانے والی نہایت ہی مالدار ہیں صرف استانیاں پڑھاتی ہیں، اور اس سکول میں پڑھنے والی اور پڑھانے والی نہایت ہی مالدار ہیں اگر ان طالبات سے کوئی ہین، سیاہی، کاغذ، کا پی، پنسل، پیانے، برتن، کپڑے، پائی پینے کے کولر یا دیگر کوئی شئے وغیرہ رہ جائے یا ہاتھ سے گر جائے تو یہی لڑکیاں دوبارہ اٹھانے کو عار اور شرم محسوس کرتی ہیں اور دوبارہ اٹھانے کو عار اور شرم محسوس کرتی ہیں اور دوبارہ ان چیز وں کو ہاتھ تک نہیں لگا تیں اور خواہ وہ چیز کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہوا ور نہ ہی والی چیز وں کے متعلق پوچھتی ہیں، کہ میری فلاں چیز کہاں ہے؟ اگر ان مذکورہ اشیاء کوسکول کے چوکیدار کیلئے فدکورہ اشیاء استعال کرنا جائز ہے یا جوکیدار کیلئے فدکورہ اشیاء استعال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اگرسکول میں کوئی چیز إدھراُ دھرسے جمع ہوجائے تو سکول کی پرٹپل وہ چوکیداروں پرتقسیم کردیتی ہیں اوراس کے بعد بھی نچ جائیں تو یہی پرٹپل اپنے ماتحت کم درجے والے عیسائی سکول میں بھیج دیتی ہیں تا کہ عیسائی لوگ ترتی کریں اور مسلمانوں کے سکول میں نہیں بھیجتیں ،اشیاء کو بھیجنا یعنی فد ہب عیسایت کوتقویت دیناہے۔

اگر مذکورہ اشیاء کے استعمال میں خدانخواستہ چوکیدار کیلئے شبہ ہوتو پھر چندسوالات کے جواب مطلوب ہیں!

(۱)...... میں وووائے ہے چوکیدار ہوں تو میں نے مذکورہ اشیاء سے اکثر چیزیں کی ہیں اور استعال بھی کی ہیں۔تو ان میں سے اکثر چیزیں میرے پاس موجود ہیں اور زیادہ نہیں اگر میں ان استعال بھی کی ہیں۔تو ان میں سے اکثر چیزیں میرے پاس موجود ہیں اور زیادہ نہیں اگر میں ان تمام کے بدلے قیمت لگا کررقم دیدوں تو کیا میرے ذمہ سے جوحق ہے وہ ادا ہوجائے گایا نہیں؟ (۲).....اگرید قم مدرسہ کے طالب علم کودے دوں جس سے وہ دینی کتب لے لیں تو کیا ہے جائز

ہے یانہیں؟ یااس کےعلاوہ کسی دینی ادارے میں بیرقم دیدی جائے؟

سائل ..... محمد فقيرشاه ، حال مقيم كلفتن كراچي

الجوال

ہماری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آتی کہ وہ لوگ گری ہوئی چیز کواٹھانے میں عارمحسوں کریں اور پتہ ہونے کے باوجود نہاٹھا ئیں، تاہم اگر واقعی ایسا ہواور ان اشیاء کو مالک تلاش نہ کریں اور پتہ ہونے کے باوجود نہاٹھا ئیں، تاہم اگر واقعی ایسا ہواور ان اشیاء کو مالک تلاش نہ کریے تو آپ کا ان چیز وں کواٹھا کر استعمال کرنا جائز ہے۔ ثم ما یجد الرجل نوعان:

نوع: يعلم ان صاحبه لايطلبه كالنوى في مواضع متفرقة ..... في هذاالوجه له ان ياخذها وينتفع بها (النع) (بنديه، جلد٢، صفح ٢٩٠)....... فقط والله اعلم بنده عبد الكيم عفى عنه

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۱/۱۱/۱۲۴۱ه

> -65 65 65 65

لاوارث ملنے والی بچی کی پرورش کا تو حق ہے کیکن نابالغی کی حالت میں نکاح کرنے کا حق نہیں:

(۱) ..... کے ۱۹۴ء کے فسادات کے موقع پرایک عورت ایک لاوارث لڑکی کو جبکہ اس کا کوئی وارث نہ ملا، اپنے ہمراہ پاکستان لے آئی اور اس کی پرورش کی ، ابھی وہ بالغ نہیں ہوئی تھی کہ اس عورت نے اس لڑکی کا نکاح اپنے لڑکے سے کردیا۔ آیا یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

(نوٹ): یکے کی عمر چند سال کی تھی ، دودھ یلانے کی مدت گذر چکی تھی۔

(۲) ....بعض حضرات کہتے ہیں کہ بغیرولی کے نابالغ کا نکاح درست نہیں ہے، مگراس لڑکی کا بوقت نکاح بھی کوئی خاندانی ولی یا وارث نہل سکا، صرف پرورش کنندہ عورت نے اپنی رضامندی سے نکاح بھی کوئی خاندانی ولی یا وارث نہل سکا، صرف پرورش کنندہ عورت نے اپنی رضامندی سے نکاح اپنے لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ جواب بالصواب یہ مطلع فر تا کیں ۔

سائل ..... عبدالرجيم

## الجوال

صورت مسئولہ میں لڑکی مذکورہ کاعقد نکاح اس کی نابالغی کی حالت میں عورت مذکورہ کے لڑکے سے درست نہیں ہوا، کیونکہ لڑکی مذکورہ کی ولایت حکومت کو حاصل ہے۔

كما في العالمگيرية: واللقيط حرٌ ووليّه السلطان حتى ان الملتقط اذا زوّجه امرأة او

كانت جارية فزوّجها من آخر لم يجز كذا في خزانة المفتين (عالمكيربيجلد٢،صفحه٢٨)

ابلاکی بالغ ہو چکی ہے تو اس کی رضامندی سے لڑ کے مذکور سے نکاح ہوسکتا ہے، اور

اگرنابالغ ہے تو حکومت سے اجازت حاصل کر کے نکاح جدید کیا جائے۔فقط واللّٰہ اعلم

بنده محمداسحاق غفرالله له

معين مفتى خير المدارس، ملتان

011/0/11/A

الجواب صحيح

بنده عبدالستارعفاالأءعنه

نائب مفتى خيرالمدارس، ملتان

- 615 - 615

اللهعكي

# ﴿ كَتَابِ الوقف ﴾

صرف اراد ہُ وقف شرعاً وقف نہیں ہے:

پانچ سال قبل قرعه اندازی میں میری امی کے نام حیدرآ بادمیمن ٹاؤن میں ایک زمین ۲۰ اگز ملی تھی اورمیری امی نے کہا تھا کہ میں بیز مین مسجد کودوں گی اس وفت لوگوں نے ہمیں کہا کہ آپ کے حالات صحیح نہیں ہیں اس لئے بیز مین فروخت کر کے اپنے لئے ایک فلیٹ خریدلو، مگرمیری امی نے کہا کہ میں نے نیت کر لی ہے کہ زمین مسجد کو دینی ہے اور اس وقت بھی زمین مسجد کو دینے کا ارادہ ہےلوگوں نے میری ای کوسمجھایا کہاس زمین کے قریب دوسری مسجد ہے اس لئے یہاں مسجد بنانا سیح نہیںتم اس زمین کوفروخت کر کے زمین کی قیمت کا ایک حصه قریب والی مسجد کو چندہ دے دو تا کہاس میں حبیت کا کام اور دوسر ہے ضروری کام ہیں وہ مکمل ہوجا ئیں ،مگرمیری امی نے کہا کہ میں جا ہتی ہوں کہاس جگہ مسجد ہے اور اس مسجد کا نام میرے مرحوم شو ہرکے نام پر ہو، حالات کاعلم الله تعالیٰ کو ہے اس وقت ہمیں پریشانی کا سامنا ہے۔میرے شوہر سے میری نہ بن سکی اس وجہ سے میں گھر بیٹھی ہوئی ہوں، میرا اور میری چھوٹی بہن کا بوجھ امی جان پر ہے جبکہ میری امی کی آمدنی ۲۲۰۰ روپے ہےاور پنشن ۱۳۰۰روپے ہےاس کےعلاوہ کوئی آمدنی نہیں۔اب آپ ہمیں قر آن و حدیث کی روشنی میں اس کاحل بتائیں کہ ممیں کیا کرنا جا ہے؟ کہ زمین کومسجد کے لئے وقف کردیں یااس کوفروخت کر کے اس کی رقم کا کچھ حصہ مسجد میں چندہ دے دیں اور باقی رقم اپنی ضرورت میں استعال کرلیں۔

سائله ....انیله بنت عثمان مرحوم ، کراچی

الجوال

مذكوره بلاث چونكه في الحال وقف نہيں ہوااس لئے آپ كى والدہ ہر شم كے تصرف كى

شرعاً مجاز ہے، اپنامکان بنانے کی بھی شرعاً اجازت ہے، فروخت کر کے رقم اپنی ضرور یات میں خرج کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ لما فی الاشباہ: منها: الوقف، ولو مسجد الجامع لابد من التلفظ الدال علیه (صفح ۵۲)...... فقط واللہ علم بندہ محمد عبد اللہ عنه اللہ عنه مفتی خیر اللہ عنه اللہ عنه مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس مفتی خیر مفتی خیر المدارس مفتی خیر المدارس مفتی خیر مفتی خیر المدارس مفتی خیر مفتی خیر المدارس مفتی خیر المدارس مفتی خیر مفتی خیر المدارس مفتی خیر المدارس مفتی خیر المدارس مفتی خیر م

#### addisaddisaddis

زمین کے کنارے کھڑے ہوکر کہا'' یہاں سے مبجد کے لئے دونگا'' کیاز مین وقف ہوگئ؟

ایک شخص نے ارادہ کیا کہ میں اپنی مملو کہ زمین میں سے پانچ مرلے زمین مبحد کے لئے وقف کرنا چاہتا ہوں ابھی بنیا دنہیں رکھی تھی ، پھر وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کوفر وخت کر کے کسی مسجد یا مدرسے کورقم دے دوں ، کیونکہ وہاں نمازی نہیں ہیں۔ کیا ہے جائز ہان پانچ مرلوں کو باقی زمین میں سے علیحہ نہیں کیا گیا ہے ، اور نہ ہی ابھی وہاں کسی نے نماز وغیرہ پڑھی ہے گراس نے بیکھے کے میں سے علیحہ نہیں کیا گیا ہے ، اور نہ ہی ابھی وہاں سے دوں گا؟

کنارے پر کھڑے ہوکر یوں کہا تھا کہ یہاں سے دوں گا؟

سائل سے فریا دعلی کھڑ ہے ، کیبر والا

الجوال

صورت مسئوله ميں برتقز برصحت واقعه بيه وقف تامنہيں ہوا (ا) للبذا مالکِ زمين اس کو

التخريج: (١).....لمافي الدرالمختار: وشرطهٔ شرط سائر التبرعات وان يكون منجّزاً لا معلقاً الا بكائن ولا مضافاً ولا موقتاً (الدرالخار، جلد٢ ، صفح ٥٢٢)

ولما في الاشباه: منها: الوقف، ولو مسجد الجامع لابد من التلفظ الدال عليه (صفيه ٥) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

adosadosados

دوکان کومسجد کے نام کرنے کا حکم دیا ابھی عمل درآ مذہبیں ہوا تھا کہ انتقال ہو گیا، کیا ہے دوکان وقف ہوگئی ؟

ہماری والدہ نے بیماری کی حالت میں اور بیماری کی حالت کے بعد بید ذکر کیا کہ'' بید دوکان مسجد کے نام کردیں' اور بیماری کے بعد تقریباً ایک سال زندہ رہیں گراس پڑمل درآ مذہبیں کروایا گیا بات زبان پڑتم ہوگئی، اب والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ اب شریعت اس کے بارے میں کیا تھم دیت ہے؟ بات زبان پڑتم ہوگئی، اب والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ اب شریعت اس کے بارے میں کیا تھم دیت ہے؟ سعید، ملتان سائل ...... محم سعید، ملتان

العوال

التخريج: (١).....لما في الدرالمختار: وشرطه (اى شرط صحة الوقف).....ان يكون منجزا مقابله المعلق والمضاف (الدرالتخارمع الثاميه، جلد٢، صفح ٥٢٢)

ولما في الاشباه: منها: الوقف، ولو مسجد الجامع لابد من التلفظ الدال عليه (صفي ۵۲) (مرتب بنده محم عبدالله عفا الله عنه)

## "بيمكان مسجدكوديق مول" كهني سے مكان وقف نہيں موا:

مسمّاة وزيران مائي نے ميان غلام رسول وميان عبداللطيف كوگھر بلاكران كو كهدديا كه مين "ا پنایدمکان مجدکودیتی ہوں کیونکہ میرے گذارے کیلئے اور مکان ہے بیدمکان فارغ ہے اس لئے یہ مکان میں مسجد کودیتی ہوں''اس مکان میں ایک شخص مائی کی اجازت سے بیٹھا ہوا تھا،غلام رسول وعبداللطیف مائی کے پاس سے اٹھ کراس شخص کے پاس آئے کہ بیمکان مائی نے مسجد کودے دیا ہے اب بیدمکان مسجد کا ہے چخص مذکور نے کہا کہ'' مکان اگر مسجد کومل گیا ہے تو کہوتو ابھی فارغ کر دول عا ہوتو قیمت لےلو' انہوں نے کہا کہا جھامشورہ کرکے تہمیں بتادیں گے۔

پنجائت کے فیصلہ سے مکان کی قیمت ایک سو پچاس رو پے مقرر ہوئی ، دس بارہ دن کے بعد کہنے لگی کہ میں مکان مسجد کونہیں دیتی ، جمعہ کے دن فروخت کرنے کا ارا دہ تھالیکن مائی اس سے يهلم مخرف ہوگئ۔ جناب بتحریفر مادیں کہ بیمکان معجد کاحق ہے یانہیں؟

سائل ..... حافظ محمد بوسف،ملتان

صورت مسئولہ میں برتقز برصحت واقعہ مائی مذکورہ جب دس بارہ دن کے بعدا پنی بات ہے منحرف ہوگئ اور مکان پراس وفت تک اہل محلّہ کا قبضہ ہیں ہوا تھا کیونکہ اہل محلّہ نے اس آ دی ہے (جوکہ مائی کی اجازت سے اس میں بیٹھا ہوا تھا) فارغ کرا کر حاصل نہیں کیا،لہذا یہ ہبہ تام نہیں ہوااس لئے بیمکان مسجد کانہیں بلکہ مائی ہی کا ہے۔

كما في العالمگيرية: ولو قال وهبت داري للمسجد او اعطيتها له صح ويكون تمليكاً فيشتر ط التسليم (جلدا، صفح ٢٠١٠) وفيه ايضاً: ويعتبر في التسليم ان يكون المبيع مفرزاً غير مشغول بحق غيره (جلد ٢٣، صفحه ١٧) ..... فقط والله اعلم الجواب صحيح بنده محمداسحاق غفراللدله نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان خيرمحمه عفااللهعنه 017/4/r/re

مهتم خيرالمدارس،ملتان

## " آئنده میری ملکیت میں جوز مین بھی آئے دہ وقف ہوگی" کہنے کا حکم:

زیدنے ایک تحریر لکھی ہے جس کامضمون ہیہ ہے کہ آئندہ جوز مین میری ملکیت میں کسی طریقے سے بھی آئے وہ وقف ہوگی۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ اس طرح کھنے سے یا کہنے سے وہ زمین وقف ہوجائے گی جو بعد میں ملکیت میں آئے گی؟

سائل ..... محمدخادم، قادر پوررال

## (لجو (ل

## وقف کے سیجے ہونے کے لئے ضروری ہے کہوہ جائیدادوا قف کی ملک ہو۔

لما فی الشامیة: قوله: "شرطهٔ شرط سائرالتبرعات" افاد ان الواقف لا بد ان یکون مالکاً لهٔ وقت الوقف ملکاً باتا (شامیه،جلد۲،صفیه۵۲۲،ط:رشیدیدید)
صورت مسئوله مین فرکوره شرطمفقود به لبندا فدکوره بالامضمون کصفی یا زبان سے کہنے کی وجہ سے آئندہ حاصل ہونے والی جائیداوشر عا وقف نہیں ہوگی، اس پرعمل کی صورت ہے کہ ملک میں آنے کے بعد وقف کردے۔ مسئولہ میں قط واللہ اعلم ملک میں آنے کے بعد وقف کردے۔ مسئولہ میں مندہ محمومید اللہ عفا اللہ عند

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۱/۵/۱۰ه

#### addisaddisaddis

## "اگرفلان زمین میرے نام پرآ گئی تو مسجد کووقف کردوں گی" کہنے کا حکم

ہندہ کے نام کچھانقال شدہ زمین ہے لیکن وہ اس کی مِلک میں نہیں ہے ہندہ یہ نہتی ہے کہ جب وہ زمین میرے نام پرآئے گی تو میں مسجد کو وقف کر دوں گی ،لیکن اب اس کا خیال ہے کہ وہ اپنی زمین چھوٹی ہمشیرہ کو جو کہ شادی شدہ ہے دیدے اور اس کی چھوٹی ہمشیرہ کا خاوند غریب بھی نہیں ہے۔آیاوہ اپنی زمین چھوٹی ہمشیرہ کودے سکتی ہے یانہیں؟

سائل مولوي محمدا كرم معتلم خير المدارس ،ملتان

الجوال

> محمد مین عفاالله عنه مدرس خیرالمدارس،مکتان ۱۳۹۲/۹/۲۸ه

الجواب صحیح محمد عبدالله عفاالله عنه صدرمفتی خیرالمدارس ،ملتان

#### adosadosados

وقف کے لئے تحریضروری نہیں:

ایک شخص نے پچھ زمین خریدی اوراس کی زمین پرتقریباً سی سال پرانی مسجد تعمیر تھی اب دوبارہ زمین خرید نے والے نے کئی آ دمیوں کے رو برو کہا کہ'' میں یہ زمین مسجد کو وقف کرتا ہوں' اوراس مسجد کے امام نے درس دیا اوران کے لئے دعا بھی کی کہ اے اللہ ان کی بیز مین قبول فرما لے۔ اب وہ آ دمی دوبارہ چندر شتہ داروں کے ساتھ زمین پر آ گیا اور کہا کہ یہ جگہ میں آباد کرتا ہوں اپنی زمین کے ساتھ اوراس نے مسجد کی چاردیواری بھی گرادی اور مسجد کی لیٹرینیں بھی گرادی

التخريج: (١) .....لما في الهنديه: ولو قال اذا قدم فلان او اذا كلمت فلاناً فارضي هذه صدقة فان هذا يلزمه وهو بمنزلة اليمين والنذر واذا وجد الشرط وجب عليه ان يتصدق بالارض ولايكون وقفاً كذا في المحيط (عالكيربيجلد ٢، صفح ٢٥٠) (مرتب بنده محم عبدالله عقاالله عنه)

جس پرلاائی جھلاا شروع ہوگیا، اب کھالوگ کہتے ہیں کہ آپ نے جب مسجد وقف کر دی ہوت دوبارہ آپ کیوں لیتے ہیں مگر وہ بعند ہے کہ یہ جگہ جس پر لیٹرینیں بنی ہوئی ہیں میں نہیں دیتا میں آباد کرونگا جوجگہ گرائی ہے اس جگہ بچے بھی پڑھتے ہیں اور شسل خانے بھی ساتھ ہے ہوئے ہیں مگر یادر ہے کہ وقف صرف زبانی ہے کوئی تحریراس پر موجو ذہیں ہے۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ جن لوگوں نے مسجد کی دیواریں یا لیٹرینیں گرائی ہیں ان کا شرعا کیا تھم ہے؟ انہوں نے زبانی طور پر وقف کی ہے اس صورت میں شرعاً دوبارہ واپس لے سکتے ہیں یانہیں؟

سائل ..... غلام ربانی

## (لعو (ل

صورت مسئول بین اس شخص نے جتے ہے کے وقف ہونے کا اقرار کیا اتنا حصہ وقف ہو الیا ، وقف کے لئے تحریہ ہونا ضروری نہیں و جعلہ ابویوسف کالاعتاق و اختلف الترجیح و الاخذ بقول الثانی احوط و اسهل ، بحو (درمخار، جلد ۲، صفح ۲۳۵، ط:رشید بیجدید)
وفی الشامیة: و اختاره المصنف تبعاً لعامة المشائخ و علیه الفتوی و کثیر من المشائخ اخذو ابقول ابی یوسف و قالوا ان علیه الفتوی (شامیہ ، جلد ۲، صفح ۲۵۳۵، ط:رشید بیجدید)
مفتی خیرالمدارس ، ملتان مفتی خیرالمدارس ، ملتان

#### adokadokadok

انقال کے بغیر صرف زبانی وقف کرنے سے بھی شرعاً زمین وقف ہوجاتی ہے: ہمارے شہر میں عرصہ ہیں پچپیس سال سے ایک مدرسہ عربیہ صدیقیہ قائم ہے اور ابھی تک یہ جگہ مدرسہ کے نام انقال نہیں ہے جب بھی اس جگہ کے مالک ناصر کو کہتے ہیں کہ مدرسہ کے نام انقال کروائیں تو بیخض تیار نہیں ہوتا اور کہتا ہے بیہ جگہ میری ذاتی ملکیت ہے اور میں اس کا مالک ہوں جب تک شہروالے چلائیں بیدرسہ ہے اور جب چھوڑ دیں گے بیہ جگہ میری ذاتی ملکیت ہے۔ حالانکہ پہلے شروع سے بیہ جگہ مدرسہ کے لئے زبانی اقر ارکرتے ہوئے وقف کر دی تھی اور بیخض مدرسہ کامہتم بھی ہے اور فخر بیا نداز میں کہتا ہے کہ میں مہتم رہوں گا اور میر امدرسہ ہوالانکہ تمام شہر والے اس محض کومدرسہ کامہتم مانے کے لئے تیار نہیں ہیں بار باراسے جگہ کے انقال کے بارے میں کہا گیالیکن آمادہ نہیں ہے، نیز اس محض نے اپنی تمام جائیدادا پنی تمام اولاد کے نام انقال کردی ہے وہ (ان کی اولاد) بھی انقال کے لئے تیار نہیں، آیا شرعی لحاظ سے اس مدرسہ (جگہ) پرخرج کرنا کیسا ہے؟ اسے قائم رکھیں یا چھوڑو ہیں، ذکو ق بصد قہ، خیرات اور عشر قابل قبول ہے یا نہیں؟

العوال

اگرشهادت شرعیه سے مسمی ناصر کا زبانی وقف کرناشر ما ثابت ہے تو وہ جگہ شرعاً وقف ہو چکی ہے کیونکہ مفتی بہ قول کے مطابق صرف زبان سے کہنے سے بھی وقف ہوجاتی ہے۔

ہندیہ میں ہے: اذا کان الملک یزول عنده ما یزول بالقول عند ابنی یوسف و هو قول الائمة الثلاثة و هو قول اکثر اهل العلم و علی هذا مشائخ بلخ و فی المنیة و علیه الفتوی (عالمگیریہ، جلد ۲، صفحه ۱۳۵۱)

اگرمسٹی ناصریااس کی اولا دکی طرف سے مدرسہ کی عمارت وغیرہ پر قبضہ کا کوئی خطرہ نہ ہوتو مدرسہ بدول انتقال کے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ بصورت دیگر مدرسہ دوسری جگہ منتقل کرنے کی فکر کی جائے مدرسہ کا تمام سامان کتب وغیرہ دوسری جگہ منتقل ہوجا کیں اور تغییر کی اگر سے کے مدرسہ کا تمام سامان کتب وغیرہ دوسری جگہ منتقل ہوجا کیں اور اسی قیمت ناصرا داکر دی تو اس کے ہاتھ فروخت کردی جائے بصورت دیگر تغییر بھی اکھیڑ لیں اور اسی نام سے مدرسہ قائم ہوجائے۔ جید علماء پر مشتمل مجلس شور کی بنائی جائے جومدرسہ کا نظام چلائے اور

تعلیم کی نگرانی کر ہے۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۲۸/۸/۲۸

adbeadbeadbe

بدول قبضه متولی بھی شرعاً وقف سیح ہے:

ایک محص نے ایک و نی درسگاہ کے لئے ایک دوکان اور ایک مکان وقف کیا اور بیہ کہا کہ میں تازیست اس مکان میں رہوں گا وقف سرکاری کاغذات میں کمل کردیا گیا اور قبضہ بھی کاغذات میں تازیست اس مکان میں رہوں گا وقف سرکاری کاغذات میں اندراج بھی ہو چکا ہے۔ اب بچھا یسے حالات پیش میں تحریر کروادیا گیا محکمہ مال کے کاغذات میں اندراج بھی ہو چکا ہے۔ اب درسگاہ کے متولی کیا کریں؟ آئے ہیں کہ مالک دوبارہ رجوع کرنے کا مقدمہ کر چکا ہے ، اب درسگاہ کے متولی کیا کریں؟ مقدمہ کی پیروی کرتے ہیں تورشوت دینی پڑتی ہے۔ کیا وقف بغیر قبضہ خارجیہ کے تام ہو چکا ہے، مالک کوئی رجوع ہے یانہیں؟

سائل ..... مولانامحم ظریف مدرس دارالعلوم، فیصل آباد (النجو (رب

صورت مسئولہ میں مفتی ہے قول کے مطابق وقف تام ہو چکا ہے کیونکہ امام ابو یوسف،
امام مالک ، امام شافعی ، امام احمد بن طنبل اور اکثر علماء کے نزدیک صرف زبانی وقف کرنے سے
بھی وقف صحیح ہوجاتا ہے۔ چناچہ ہندیہ میں ہے: اذا کان الملک یزول عندهما یزول
بالقول عند ابی یوسف و هو قول الائمة الثلاثة و هو قول اکثر اهل العلم و علی
هذا مشائخ بلخ، و فی المنیة "و علیه الفتوی" کذا فی فتح القدیر و علیه
الفتوی کذا فی السراج الوهاج (جلد ۲، صفحہ ۱۵)
حضرات فقہاء نے وقف کی تعریف (جوصاحبین نے کی تھی اسے ) نقل کر کے وقف کو

لازم قرار دیا ہے۔ وعندهما حبس العین علی حکم ملک الله تعالی علی وجه تعود منفعته الی العباد فیلزم و لایباع و لایوهب و لایورث کذا فی الهدایه و فی العیون و الیتیمة ان الفتوی علی قولهما (عالمگیریه، جلدا، صفحه ۲۵۹)

نیز وقف تصد ق کی ایک اعلی شم ہاورصدقد میں رجوع کی اجازت نہیں۔
ہدایہ میں ہے: لارجوع فی الصدقة لان المقصود هو الثواب وقد حصل (جلدا معنی ۲۹۵)

اس کامقتفی بھی یہی ہے کہ موقوفہ اراضی میں رجوع کی اجازت نہ ہو۔ فقط واللہ اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان

ی چرانمدارگ،مکار ۱۱/۳ مهاره الجواب ت بنده عبدالت ارعفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان

adbeadbeadbe

معلق بالشرط وقف صحيح نهيس:

مسٹی زیدلاولد ہے اور اپنی جائیدادوقف کرنا چاہتا ہے کین پیشرط کرتا ہے کہ''اگر میری اولا دپیدا ہوگئ تو وقف نہیں بلکہ میری اپنی اولا دوارث ہوگی اگراولا دنہ پیدا ہوئی تو پھریہ وقف ہے'' تو آیا اس شرط کے ساتھ وقف کرسکتا ہے یانہیں؟ سائل ...... غلام حسین

الجوال

....... فقط والله اعلم اصغرطی عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس ، ملتان نا نام ۸/۸ ۱۳۵ه اس طرح وقف صحیح نہیں (۱) الجواب صحیح بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ صدر مفتی خیرالمدارس ،ملتان

التخريج: (۱).....لما في الشامية: قوله: "لامعلقاً" كقوله: اذا جاء غد او اذا جاء رأس الشهر ..... يكون الوقف باطلاً لان الوقف لا يحتمل التعليق بالخطر لكونه مما لا يحلف به كما لا يصح تعليق الهبة (شاميه جلد ۲ مفي ۵۲۳ ما درشيد بيجديد) (مرتب مفتي محرعبد الله عقا الله عنه)

## ا پی مملوکہ دوکا نیں ایک خاص شرط کے ساتھ وقف کرنے کا حکم:

تبلیغی مرکز وہاڑی والوں کے پاس ایک بھائی آیا اور اس نے بتایا کہ '' میں نے اپنی ساری جائیدادا پنے بچوں اورا پنی بچیوں کے نام کردی ہے اورا پنے لئے '' دو' دوکا نیس کھی ہیں ان دوکا نوں کا کرایہ ببلغ ۲۰۰۰ رو پے جھے ماتا ہے میرے نیچ میر ہے ساتھ تعاون نہیں کرر ہے کیونکہ وہ اس لئے ناراض ہیں کہ بچیوں کے نام جائیداد کیوں کرائی، میں ان دوکا نوں کو ذخیرہ آخرت بنانا چاہتا ہوں لیکن میں بیددوکا نیں اس شرط پر مرکز کی ضروریات کے لئے مرکز کے نام وقف کرتا ہوں کہ جھے آپ ماہانہ تین ہزاررو پے میری زندگی تک دیتے رہیں''ہم نے اس بھائی کی شرط منظور کر کی اور ان دوکا نوں کوفر وخت کردیا اور ان کی رقم ہے ہم نے مرکز کی مجدم قروض تھی وہ قرض ادا کردیا اور اب ہم مرکز کی طرف سے عطیات کی مدسے اس بھائی کا ماہانہ تین ہزار رو پید دے رہے ہیں اور اب ہم مرکز کی طرف سے عطیات کی مدسے اس بھائی کا ماہانہ تین ہزار رو پید دے رہے ہیں کیونکہ اس کے بارے میں کمل کے جائیداد بھی نہیں ہیں۔ اب یہ بتالیا جائے کیا پیسارا معاملہ شرعاً جائز ہے؟ اس کے بارے میں کمل وضاحت فرماد س۔

سائل مسه محمد بشیر، کارخانه بازار، و ہاڑی (لجو (رب

ندکورہ شرط کے ساتھ وقف شرعاً جائز نہیں حضرات فقہاء نے اس کی جوصورت تجویز فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ' واقف وقف کے وقت یہ کے کہ میں بیدوکان وقف کرتا ہوں مدرسہ یا مجد کے لئے اس شرط پر کہ اس کی آمدنی زندگی بحر میں اول گا اور میرے مرنے کے بعد فلال مجد یا مدرسہ کے طلباء پرخرچ کی جائے' اذا وقف ارضا او شیئا آخر وشرط الکل لنفسہ او شرطالبعض لنفسہ مادام حیّا وبعدہ للفقراء قال ابویوسف الوقف صحیح ومشائخ بلخ رحمهم الله اخذوا بقول ابی یوسف وعلیہ الفتوی (ہندیہ، جلد ۲ صفیح) ایٹ گذارے کے لئے موقوف علیہ پر گذارہ الاؤنس کی شرط لگانا جائز ہے، یہ بھی سابقہ ایٹ گذارے کے لئے موقوف علیہ پر گذارہ الاؤنس کی شرط لگانا جائز ہے، یہ بھی سابقہ

## شرط کے قریب قریب بن جاتی ہے

مندييس من وقف ضيعة له على رجل على ان يعطى له كفايته كل شهر وليس له عيال فصار له عيال يعطى له ولعياله كفايتهم (عالمكيريه، جلد٢، صفح ٣٩٩)

وقف ایک مدمیں اور ماہوارعطیہ کی شرط دوسرے پرجائز نہیں کیونکہ بیشرط فاسد ہے جیسا کہ خودموقوف پرقرض کی شرط فاسد ہے۔ لو وقف ارضاً علی رجل ان یقرضه دراهم جاز الوقف و یبطل الشرط (ہندیہ، جلد۲، صفحہ ۳۹۹)

باقی بیج اور مسجد کے قرض کی ادائیگی سب درست ہے کیونکہ مالک کی اجازت سے سب کھے ہوا تھامسجد کے فنڈیا عام عطیات سے دینے کی بجائے اس مقصد کے لئے مستقل چندہ کرلیا جائے۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۴/۷۲ ه الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

#### अवेरिक अवेरिक अवेरिक

وفات تك خودكرابيدوسول كرنے كى شرط كے ساتھ دوكان وقف كرنے كا حكم:

ایک شخص نے بحالت صحت ایک دوکان بنام مدرسہ جامعہ قاسمیہ وقف کی اور گواہان کے سامنے اقرار نامہ اسٹام پرلکھ دیا اور شرا نظریہ طے پائیں۔

- (۱)..... جب تک مقرزنده ره یگا کرایه دوکان کالیتار ہے گااور وفات کے بعد کرایه کی وصولی کا ذمہ دار مدرسه ہوگا۔
- (۲)..... بیدد و کان علی الدوام وقف ہوگی اس کا ما لک خرید و فروخت کا مجازنہ ہوگا کرایہ صرف مدرسہ میں خرچ ہوتار ہے گا۔

(۳).....مقر کی و فات کے بعد مقر کے دارثوں کو مداخلت کاحق نہ ہوگاا گر کوئی دارث دعویٰ کرے تو وہ باطل ہوگا۔

اب "مقر" وفات پاچکاہے۔کیااس کے در ٹاءکوسی متم کاحق شرعاہے؟

سائل ..... عديل امجد،خان بيله

## الجوال

اگراقرارکنده بوقت اقرارتدرست تفاتو پھردوکان مدرسہ کے نام وقف ہوگئ ہے۔
ہدایہ میں ہے: والوقف فی الصحة من جمیع المال (جلدا، صفحه ۲۱۲، ط: رحمانیه)
عالکیریہ میں ہے: اقار وقف ارضا اوشیئا آخر وشرط الکل لنفسه او شرط البعض
لنفسه مادام حیا وبعده للفقراء قال ابویوسف الوقف صحیح ومشایخ بلخ
رحمهم الله اخذوا بقول ابی یوسف وعلیه الفتوی (عالکیریہ، جلدا، صفحه ۳۹۷)

البتة اگروہ بوقت اقرار مریض تھا تو پھر بیاقرار وصیت ہے جس کا تھم بیہ ہے کہ متوفی کے تہائی مال میں نافذ ہوگئ۔ اگر بید دوکان تہائی ترکہ سے کم ہے تب بھی بید دوکان مدرسہ کے نام وقف ہوگئ ہے اور متوفی کے در ثاءاس وصیت سے دقف ہوگئ ہے اور اگر تہائی ترکہ سے اس کی قیمت زیادہ ہے اور متوفی کے در ثاءاس وصیت سے راضی نہ ہوں تو ایک تہائی سے زائد در ثاء دا پس لے سکتے ہیں۔

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان سار ۱۱/۱۱/۱۳ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس ،ملتان

## اگر واقف مشتر کہ پلاٹ میں سے اپنا حصہ الگ کر کے متولی کے حوالے کر دے تواس صورت میں بالا تفاق بیہ وقف درست ہے:

ایک پلاٹ چار بھائیوں میں مشتر کہ ہے تین نے یہ پلاٹ مدرسہ کے لئے وقف کردیا جبکہ چوتھے بھائی نے وقف کرنے سے انکار کردیا آیا یہ پلاٹ وقف ہو گیا یا نہیں؟ اگر وہ پلاٹ وقف ہو گیا یا نہیں؟ اگر وہ پلاٹ وقف ہو گیا ہے تو ایس جگہ پرمسجد بنانا ضروری ہے یا پلاٹ بچ کرمختلف مدرسوں یا کسی ایک مدرسہ میں وہ رقم خرچ کر سکتے ہیں؟

سائل ..... محدامیرخان، مدرسه جواهرالقرآن، سیالکوث (البجو (ر

مشاع کے وقف میں اختلاف ہے کہ امام محد قابل تقسیم موقو فہ اشیاء میں غیر مشاع ہونے کوشرط قرار دیتے ہیں اور دونوں قولوں کی تھیجے کی گئی ہے تاہم متاخرین نے امام ابو یوسف کے قول پر فتو کی دیا ہے، چنانچہ ہندیہ میں ہے، والمتأخرون افتوا بقول ابی یوسف انه یہوز وھو المختار، (ہندیہ، جلد۲، صفحہ ۳۱۵)

الہذا اگر چوتھا ساتھی وقف کرنے کے لئے آمادہ نہیں تو باقی تینوں ساتھی اپنا حصہ الگ کرکے متولی کے سپر دکر دیں، اس صورت میں وقف بالا تفاق سیح وتام ہوجائے گا، کیونکہ امام محر تخیر مشاع عندالقبض کو سیح سلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شامی ایک مسئلہ کی تفصیل میں ارشاد فرماتے ہیں: لان المانع من الجواز عند محمد هو الشيوع وقت القبض لاوقت العقد (شامیہ، جلد ۲، صفحہ ۵۳۵، ط: رشید بہجدید)

## مشاع زمین میں ہے اپنے حصے کا وقف شرعاً جائز ہے:

براورزیدی پھ زمین مشتر کہ ہے زید کا حصہ دوآ نے اور برکا حصہ چودہ آنے ہے زمین کا بوارہ نہیں ہوا اور زمین کا مال گذاری زید نے بھی نہیں ادا کیا زید کی زمین کی قیمت زیادہ سے زیادہ دوسورو پے اور بکر کی زمین کی قیمت چودہ سورو پے ہوگی زید نے انجمنِ اسلام نامی ایک دینی ادارہ کووہ زمین وقف کردی زمین انجمن والوں کے مکان کے قریب ہے انجمن والے اگر زبردی کی حصہ داخل کرنا چاہیں تو بحر پھے بھی نہیں کرسکتا اور واقف کا حاصل کلام بھی بہی ہے کہ انجمن بکر کی ناراضگی کے باوجود پورا حصہ یا پھے حصہ زمین کا اگر واخل کرلیں تو بحر پھے بھی نہیں کرسکتا اس طرح کے فاسد خیال کی بناء پر وقف کرنا یا بحر کی اراضی کی آمدنی کسی نیک کام میں خرج کرنا کیا جائز ہے؟ زیداگر چاہتا تو اس کو بوارہ کرکے وقف کرسکتا تھا لیکن جھڑا کرنا مقصد ہے اور خود جائز ہے؟ زیداگر چاہتا تو اس کو بوارہ کرکے وقف کرسکتا تھا لیکن جھڑا کرنا مقصد ہے اور خود جائز ہے۔ علیحدہ ہوکرا دارہ کے مرجھڑا سپر دکرنا چاہتا ہے۔

سائل ..... عبدالرحمٰن،لیافت پور

الجوال

زیدکا پن حصد کی زمین کو بلاتشیم کرائے کی انجمن کے لئے وقف کرنا درست ہام ابو یوسف وقف مشاع کے جواز کے قائل ہیں، والمتأخرون افتوا بقول ابی یوسف انه یہ بجوز و هو المختار کذا فی خزانة المفتین ((لاخ) (عالمگیریہ،جلد۲،صفحه۳۷) اگرچه مشائح بخارانے امام محمد کے قول پرفتو کی دیا ہے جوا لیے وقف کے عدم جواز کا ہے وقف المشاع المحتمل للقسمة لا یجوز عند محمد و به اخذ مشائخ بخاری وعلیه الفتوی کذا فی السراجیة (بندیہ جلد۲،صفحه ۳۱۵)

واقف کے فسادِ نیت سے وقف پر کوئی اثر نہیں پڑتا البتہ حصولِ تواب نیت پر موقو ف ہے، اہل انجمن پر لازم ہے کہ وہ صرف زید کے موقو فہ جصے سے منتفع ہوں بکر کونقصان پہنچا نایا اس کے جھے کو بھی غصب کرناحرام اور صریحاً ظلم ہے۔

الجواب شجیح

الجواب شجیح

بند ہعبد الستار عفا اللہ عنہ
عبد اللہ عفا اللہ عنہ
عبد اللہ عفا اللہ عنہ
معین مفتی خیر المدارس، ملتان
صدر مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok

وقف میں رجوع یا واپسی جائز نہیں:

زید نے اپنی جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ بقائی ہوش وحواس بلا اجبار واکراہ بھیمیم قلب ایک مسجد کے نام وقف کردی اس کے پچھ عرصہ بعدزیداس موقو فہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کسی بہانے سے کرتا ہے۔ کیا شرعاً اس کوئی پہنچتا ہے کہ جائیداد ندکورہ مسجد سے واپس لینے کا مطالبہ کرے اور کیا کوئی مختص اس وقف شدہ جائیداد کو واپس کرسکتا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائی جائے؟ مختص اس وقف شدہ جائیداد کو واپس کرسکتا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائی جائے؟ سائل ..... حاجی رجیم بخش ، خانیوال

الجوال

وفى الدرالمختار: وعند هما هو حبسها على حكم ملك الله تعالى وصرف منفعتها على من احب ولو غنياً فيلزم، فلا يجوز له ابطاله ولا يورث عنه، وعليه الفتوى، (الدرالخار، جلد ٢، صفح ١٥٨)

وفيه: الملك يزول عن الموقوف (الدرالخار، جلد٢، صفحه ٥٢٧)

وفيه: لايتم الوقف حتى يقبض ...... ويفرز فلايجوز وقف مشاع يقسم خلافاً للثانى، ويجعل آخره لجهة قربة لاتنقطع ..... واختلف الترجيع، والاخذ بقول الثانى احوط واسهل بحر. وفي الدرر وصدر الشريعة: "وبه يفتى" واقره المصنف (الدرالخار، جلد٢، صفح ٥٣٨ ـ٥٣٩)

وفي ردالمحتار: تحت قوله" وجعله ابويوسف كالاعتاق" فلذالك لم يشترط

القبض والافراز (الخ) ح، اى فيلزم عنده بمجرد القول كالاعتاق بجامع اسقاط الملك، قال فى الدرر: والصحيح ان التأبيد شرط اتفاقاً لكن ذكره ليس بشرط عند ابى يوسف (شاميه، جلد٢، صفح ٥٣٦)

#### adokadokadok

واقف کے ورثاء وقف زمین واپس کینے کے شرعاً مجاز نہیں:

ایک شخص نے بقائی ہوش وحواس اپنی زندگی میں عیدگاہ کے لئے پچھاراضی زبانی اعلانیہ وقف بحق جا علانیہ علانیہ وقف بحق جل عت الل سنت والجماعت حنفی کر دی۔ اب بیاراضی عرصتمیں سال سے عیدگاہ اور جنازہ گاہ چلی آرہی ہے۔ مہتم صاحب نے فوری طور پر حد بندی قائم کرنے کے لئے اسکی دیوار بھی دیدی تھی تاکہ اس کامحراب بنا کرعیدگاہ کی شکل بن جاوے جو کہ اب ویسے ہی قائم ہے۔

اب بیر عیدگاہ ریکارڈ میں بھی عیدگاہ مقبوضہ اہل اسلام شروع ہی سے چلی آ رہی ہے اس شخص نے اپنی بقیہ ساری زندگی عیدگاہ میں نمازیں ادا کیں۔اس کی وفات کے پندرہ برس بعداس کے درثاء اب تک عیدگاہ میں حب معمول نمازیں اداکرتے چلے آ رہے ہیں۔اب بیاراضی واپس اپنے استعال میں لے کراس میں مارکیٹ وغیرہ بنانا چاہتے ہیں۔

(۱) ..... كيابيه ورثاء پندره بيس برس بعديه اراضي واپس ايخ استعال ميس لا سكتے بين؟

(٢) ..... كيااس اراضي كوعيدگاه كے علاوه كسى اورمصرف ميں لاسكتے ہيں؟

(٣)....کیاعیدگاه، جنازه گاه اورمسجد کی زمین قابل تقسیم ورثاء ہے؟

(۷۲) ...... کچھاراضی برلب سڑک ہے اس شخص کے درثاء وہاں پر دوکا نیس وغیرہ بنانے کے حقدار ہیں؟ سائل ..... عبدالحمید ، مہتم مدرسہ نورالہدی ، پھلن شریف

## الجوال

برتقتر برصحت واقعه صورت مسئوله میں مفتیٰ بہ قول کے مطابق مذکورہ زمین وقف ہو چکی ہے اور واقف کی ملک سے خارج ہوکر اللہ تعالیٰ کی ملک ہو چکی ہے، امام ابو پوسٹ کے نز دیک صرف زبان سے کہ دیے سے واقف کی ملک سے نکل جاتی ہے اور امام محر کے نز دیک وقف کے الفاظ كہنے كے بعد متولى كے حوالے كرنے سے وقف تام ہوجاتا ہے۔خلاصہ يہ ہے كہ بيزمين واقف کی ملک سے نکل چکی ہے۔اب اس کے ورثاء کا اپنے استعال میں لا نا اور مارکیٹ وغیرہ بناناشرعاً جائز نهيس، نيزاس ميس وراثت بهي جاري نه موكى -عندهما حبس العين على حكم ملكِ الله تعالى على وجه تعود منفعته الى العباد فيلزم ولايباع ولايوهب ولايورث .....وفي العيون و اليتيمة "انَّ الفتوىٰ على قولهما" (مندي، جلد٢، صفحه ٣٥٠) وفيه ايضا: واذا كان الملك يزول عندهما يزول بالقول عند ابي يوسفُ وهو قول الائمة الثلاثة ..... وقال محمد لايزول حتى يجعل للوقف ولياً ويسلم اليه وعليه الفتوى (منديه، جلد٢، صفحه ١٥٥) ..... فقط والتداعلم بنده عبدالحكيم عفى عنه الجواب سيجح نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان بنده محمد اسحاق غفرالله له בו/ח/ודחום مفتى خيرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

## خودواقف بھی رجوع کرنے کاشرعا مجاز نہیں:

ایک شخص نے بارہ کنال زمین مدرسہ کے نام کرادی قانونی طور پر بیمدرسہ کے نام ہوگئ اوراس پر مدرسہ کاخر چہ بھی ہوااور کچھ وقت مدرسہ کا قبضہ بھی رہا،اب وہ واقف ارض موقو فہ واپس لینا جا ہتا ہے۔آیا شرعی طور پر واپس لے سکتا ہے؟

سائل ..... محدر فيق، جامعه مظاهرالعلوم، قصور (الجو (لرب

برتقد برصحت واقعہ صورت مسئولہ میں مفتیٰ بہ قول کے مطابق مذکورہ زمین وقف ہو چکی ہےاورواقف کی ملک سے خارج ہوکراللہ تعالیٰ کی ملک ہو چکی ہے۔

منديه من بعندهما حبس العين على حكم ملك الله تعالى على وجه تعودمنفعته الى العباد فيلزم ولايباع ولايورث ولايوهب كذا في الهدايه، وفي العيون واليتيمة ان الفتوى على قولهما (منديه، جلدا، صفحه ٣٥٠)

واقف کی ملک کا زوال امام ابو یوسف کے نزدیک صرف زبان سے کہددیے سے ہو جائے گا اور امام محمد کے نزدیک وقف کے الفاظ کہنے کے بعد متولی کے حوالے کرنے سے وقف تام موگا۔ اذا کان الملک یزول عندهما یزول بالقول عند آبی یوسف وهو قول الائمة الثلاثة ..... وقال محمد لایزول حتیٰ یجعل للوقف ولیاً ویسلم الیه و علیه الفتوی (عالمگیریہ، جلد ۲، صفح الایم)

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۳۲۱/۳/۱۲ه

الجواب سيحيح بنده محمداسحات غفرالله له مفتی خبرالمدارس،ملتان

## وقف زمین کسی قیمت پرواپس نہیں ہوسکتی:

زید نے ایک دینی مدرسہ مظاہر العلوم کو پچھر قبد وقف کیا جومشترک اور غیر منقسم ہے ابھی تک اس کے بھائیوں کا قبضہ ہے پچھ حصہ واقف کے اجداد نے گیارہ جون ۱۸۹۱ء کو بغیر قبضہ دیے ربمان رکھا تھا ابھی تک قرض کی اوائیگی نہیں ہوئی، مرتبن کی اولا د نے زائداز میعاد ہونے کی بناء پر بے وظلی کا دعویٰ (بعداز انقال مدرسہ) کیا ہوا ہے معاثی حالات سے مجبور ہوکر واقف رجوع کرنا چاہتا ہے، کیا وہ شرعاً رقبہ واپس لے سکتا ہے؟ بعض کا غذات میں وقف کے بجائے ہبد لکھا ہے کیا مدرسہ و محبد میں ہبہ بھی وقف کے حکم میں ہوتا ہے؟ وقف نامہ مدرسہ کے پاس تحریری طور پر موجود ہوا کیا اور دار العلوم کو پچھر قبہ وقف کیا ہوا ہے وہ رقبہ ربمی نہیں ہے۔ بیر قبہ بھی مشترک غیر منقسم ہمائیوں کے قبضے میں ہے اس رقبہ و بھی واپس لینا چاہتا ہے۔ شرعی حکم مطلوب ہے بیواضح رہے کہ بھائیوں کے قبضے میں ہے اس رقبہ و بھی واپس لینا چاہتا ہے۔ شرعی حکم مطلوب ہے بیواضح رہے کہ بھائیوں کے قبضے میں ہے اس رقبہ و بھی واپس لینا چاہتا ہے۔ شرعی حکم مطلوب ہے بیواضح رہے کہ بھائیوں کے قبضے میں ہے اس رقبہ و بھی واپس لینا چاہتا ہے۔ شرعی حکم مطلوب ہے بیواضح رہے کہ ایس میں ہوتا ہے کو معدہ کیا تھا لیکن ابھی تک دیا پچھ نہیں انقال اور وقف نامہ تحریری طور پر مدرسہ کے پاس ہے

سائل ..... حضرت مولانا محم مسعود صاحب، مدرسه عربيه، كوث ادو (الجو (رب

صورت مسئولہ میں امام ابو یوسٹ کے قول کے مطابق بیہ وقف درست اور لازم ہو چکا ہے، پس اس کاواپس کرنا جائز نہیں قبضہ لینے کی کوشش کی جائے ۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبدالتار عفاللہ عنہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مستال سام ۱۳۱۳/۳/۲۳

التخريج: (۱) ..... واذا كان الملك يزول عندهما يزول بالقول عند ابى يوسفُ وهو قول الائمة الثلاثة وهوقول اكثر اهل العلم وعلى هذا مشائخ بلخ (بنديه،جلد٢،صفحا٣٥)

وفى الشامية: قوله "وجعله ابويوسف كالاعتاق": فلذلك لم يشترط القبض والافراز أى: فيلزم عنده بمجرد القول كالاعتاق بجامع اسقاط الملك (شاميه بجلد ٢ سفح ٥٣٦) (مرتب بنده محم عبدالله عقاالله عنه)

## تعمير معجد كے لئے وقف كرده رقم واپس نہيں ہوسكتى:

ایک مائی صاحبہ نے تقریباً اڑھائی سال پہلے ببلغ ۹۰۰،۰۰۰ روپے مسجد کی تغییر کے لئے وقف کئے اور مسجد کی تغییر مسجد کی جگہ کرایہ داروں کے خالی نہ کرنے کی وجہ سے شروع نہ ہو سکی ، اب امید ہے کہ چند دنوں میں یہ جگہ انظامیہ کوئل جائیگی اور انظامیہ کامسجد تغییر کرانے کا پروگرام ہے لیکن گذشتہ رات مائی صاحبہ نے اپنی وقف شدہ رقم کی واپسی کا اصر ارکیا ہے کہ وہ اس قم سے کسی کی شادی کرائے گی اور ایک کرائے گی۔

علاوہ ازیں اس رقم میں ہے • • • • ۲۷رو پے ابتداء میں وہ جگہ خالی کرانے اور تغییر کرانے میں صرف ہو چکے ہیں وہ اس رقم کا بھی مطالبہ کررہی ہے۔اس مسئلہ پررا ہنمائی فرمائیں۔
سائل سنائل معلین ، محلّہ اعوان پورہ ، ملتان

## الجوال

صورت مسئوله بین شرعاً ذکوره رقم والی لینا جائز نبیس کیونکد تغییر مجد بین رقم دینا تصدق علی المسجد ہے اورصدقد بین رجوع جائز نبیس۔ ہداید بیل ہے: لارجوع فی الصدقة لان المقصود هو الثواب وقد حصل (ہداید، جلد ۳۳، صفح ۴۳۰ ط:الداوید ماتان) کم مسجد کی انظامیہ ذکوره رقم صرف تغییر مجد پرخرچ کرسکتی ہے کیونکہ معطی (واقف) کی شرط کالحاظ رکھنا شرعاً ضروری ہے۔ درمختار میں ہے: قولهم شرط الواقف کنص الشارع ای فی المفهوم و الدلالة و و جوب العمل به (جلد ۲، صفح ۱۲۲۳ مط: رشید بیجدید) دوسرے مصرف پرخرچ کرنا موجب ضان ہوگا۔ ..... فقط واللہ اعلم الجواب شیح بندہ مجموع بداللہ عفااللہ عنہ بندہ مجموع بداللہ عفااللہ عنہ بندہ محموع بداللہ عفااللہ عنہ بندہ محموع بداللہ عفااللہ عنہ بندہ محموع بداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیرالمدارس، ملتان مفتی خیرالمدارس، ملتان مفتی خیرالمدارس، ملتان

## مملوکہ جگہ میں گلی بنانے کے بعداسے بند کرنا:

ایک شخص اپنی زمین مملوکہ میں کوچہ گذرگاہ برائے ہمسائیگان چھوڑتا ہے اور ہمسائے اس
کوچہ میں اپنے درواز ہے بھی نکال لیتے ہیں اور گذرگاہ بھی بنا لیتے ہیں اس کے بعدوہ مالک اس
کوچہ کو بند کرنے یا اس کی اولادائے بند کرنے کی شرعاً مجاز ہے یا نہیں؟ یا وہ کوچہ وقف کے تھم میں
آگر ''الوقف لایملک و لایملک" کے تھم میں آجاتا ہے؟

سائل ..... عنايت الله، اوچ شريف

## الجوال

فى العالمگيرية: اما تعريفه فهو فى الشرع عند ابى حنيفة حبس العين على ملك الواقف والتصدّق بالمنفعة على الفقراء او على وجه من وجوه الخير بمنزلة العوارى كذافى الكافى، فلايكون لازما وله ان يرجع ويبيع ..... ولايلزم الا بطريقين احدهما قضاء القاضى بلزومه، والثانى ان يخرج مخرج الوصية فيقول اوصيت بغلة دارى هذه فحينئذ يلزم الوقف كذا فى النهاية ..... وعندهما حبس العين على حكم ملك الله تعالى على وجه تعود منفعته الى العباد فيلزم ولايباع ولايوهب ولايورث كذا فى الهداية، وفى العيون واليتيمة ان الفتوى على قولهما (عالميريه بهلداية ولايما على قولهما (عالميريه بهلداية ولايما)

اس عبارت کے دیکھنے ہے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مخص مذکور کے اس طرح کرنے سے بیجہ وقف کے حکم میں نہیں آئی بلکہ بدستوراس کی ملک میں ہے اس لئے اب یا تو اس کو راضی کر لیا جاوے کہ وہ اس کو بند نہ کرے یا کچھ پیسے دے کر اس سے وہ جگہ حاصل کرلی

جاوے \_\_\_\_\_ فقط واللّٰداعلم

بنده محمداسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۲۲/۵/۲۲ ۱۰۱ه الجواب صحیح عبدالله عفاالله عنه صدرمفتی خیرالمدارس ،ملتان

#### adosadosados

كسى زمين كے وقف كرنے سے اس ميں موجود تغمير اور درخت بھی وقف ہوجائيں گے:

ہم پانچ بھائی اور پانچ بہنیں ہیں میرے (احمد سعید) کے کہنے پر والدصاحب نے ہوش وحواس میں خوثی کے ساتھ ایک کنال رقبہ سجد کے نام کیا تھا جس میں اس وقت سے دو کمرے بے ہوئ کی رہائش ہے۔ اب والدصاحب وفات پانچے ہیں۔ دریافت موئے ہیں اور ایک میں ایک بھائی کی رہائش ہے۔ اب والدصاحب وفات پانچے ہیں۔ دریافت طلب امریہ ہے کہاں جگہ کا اب کیا تھم ہے کیاان کے وقف کرنے سے وہ سجد کے تھم میں ہے یانہیں؟ سائل سسے دفان سے مائل سسے دفان سے مائل سسے دفان سے دور سے دفان سے دور سے دفان سے دور سے دفان سے دفان سے دفان سے دفان سے دفان سے دفان سے دور سے دفان سے د

العوال

جب مکمل کنال وقف کی تو وہ کمرے بھی ضمنا وقف ہو گئے ۔ وہ کمرے خالی کر کے مسجد

(۱) .....تا محض ذكوريا أس كورثاء كوكل بندكر في كاشر عاافتيار نيس شاميين ب: وان يكون المواد ما اذا كان له حق المرور في ارض غيره الى ارضه فباع ارضه مع حق مرورها الذي في ارض الغير (شاميه بجلد ع المؤد ٢٥٥) (٢) ..... لما في الشامية: قال في الاسعاف ويدخل في وقف الارض ما فيها من الشجر والبناء دون الزرع والنمرة كما في البيع (جلد ٢ ، صفح ٥٥٠ ط: رشيد يبجديد)

وفي العالمگيرية: ذكر الخصاف اذا وقف الرجل ارضاً في صحته على وجوه سماها....فانه يدخل في الوقف البناء والنخيل والاشجار كذا في المحيط (عالكيريي،جلد٢،صفح٣٢٣)

(مرتب بنده محرعبدالله عفاالله عنه)

#### adbeadbeadbe

(۱):منقولی اشیاء وقف کرنے کا حکم:

(٢): وقف كوموت كے ساتھ معلق كرنے كا حكم:

(٣): مرض الموت اور تندرستي ميں وقف كرنے ميں فرق:

(۱)....کن کن چیزوں کا وقف کرنا جائز ہے؟

(۲)..... وقف کوموت کے ساتھ معلق کرنا مثلاً بیکہنا کہ زندگی میں تو زمین وغیرہ میری ملکیت رہے گی اور مرنے کے بعد وقف ہوگی جائز ہے یا نا جائز؟

(٣)....مرض الموت اوراس سے پہلے کی حالت میں وقف کرنے میں کوئی فرق ہے یانہیں یعنی مرض الموت سے پہلے کتنی جائیدا دوقف کرسکتا ہے اور مرض الموت میں کتنی کرسکتا ہے؟ مرض الموت میں کتنی کرسکتا ہے؟ سائل ..... فیاض الرحمٰن ،خیر پور

## الجوال

(۱) .....اشیاء غیر منقولہ جیسے زمین ،گھر ، دوکان وغیرہ ان کا وقف کرنا جائز ہے ای طرح وہ اشیاء منقولہ جوان اشیاء غیر منقول کے تابع ہیں جیسے زمین کے لئے آلات چر شاور بیل ،ٹر یکٹر وغیرہ ان کا وقف بھی جائز وقف بھی جائز ہے ۔ اور اشیاء منقولہ میں سے گھوڑے اور جنگی ہتھیاروں کا وقف کرنا بھی جائز ہے۔ اور ان کے علاوہ جن اشیاء منقولہ کے وقف کرنے کا عرف ہوجیسے جنازہ کے لئے چار پائی مدرسہ کے لئے کتابیں ،قرآن مجید ، ان کا وقف کرنا بھی جائز ہا ورجن اشیاء منقولہ کا عرف نہیں جیسے مدرسہ کے لئے کتابیں ،قرآن مجید ، ان کا وقف کرنا بھی جائز ہا ورجن اشیاء منقولہ کا عرف نہیں جیسے حیوان ، کپڑے وغیرہ ان کا وقف جائز نہیں۔ لما فی العالم گیریۃ : یہوز وقف العقار مثل

الارض والدار والحوانيت ..... وكذا يجوز وقف كل ماكان تبعاً له من المنقول كما لووقف ارضاً مع العبيد والثيران والآلات للحرث (عالكيريب جلاا بصفح ١٠٠٠) واما وقف المنقول مقصوداً فان كان كراعاً او سلاحاً يجوز وفيما سوى ذالك ان كان شياً لم يجر التعارف بوقفه كالثياب والحيوان لا يجوز عندنا وان كان متعارفاً كالفاس والقدوم والجنازة وثيابها وما يحتاج اليه من الاواني والقدور في غسل الموتى والمصاحف لقرأة القرآن قال ابويوسف انه لا يجوز وقال محمد يجوز واليه ذهب عامة المشايخ منهم الامام السرخسي..... وهو المختار والفتوى على قول محمد (عالكيريه جلام بصفح ١٠٠١)

(۲) ..... جائز عدلما في العالمگيريه: ولو علق الوقف بموته بان قال اذامت فقد وقفت دارى على كذا ثم مات صح ولزم اذا خرج من الثلث وان لم يخرج من الثلث يجوز بقدر الثلث (عالمگيريه، جلد ٢، صفي ٣٥١)

(٣) ..... حالت صحت میں تو جتنا چا ہے وقف کرسکتا ہے شک مال کی مقدار ہویا اس سے زیادہ ہو،

لیمن اگر وقف کوموت کے ساتھ معلق کیا ہے کہ '' میں جب تک زندہ ہوں بیمیری زمین ہے اور
میرے مرنے کے بعد وقف ہے' تو پھراگرز مین موقو فیکل مال کے ثلث کے برابر ہوگی تو ٹھیک ہے
اور اگر زیادہ ہے تو مقدار ثلث وقف ہوگی اور باقی ورثاء کی ہوگی اور حالت مرض الموت میں فقط
ثلث مال کا وقف کرنا جائز ہے اس سے زیادہ جائز نہیں۔ متی صح الوقف بان قال جعلت
ارضی ہذہ صدقة موقوفة مؤہدة او اوصیت بھا بعد موتی فانه یصح حتی
لایملک بیعه و لایورٹ عنه لکن ینظر ان خرج من الثلث یجوز وان لم یخرج
عن الثلث یجوز بقدر الثلث (عالگیریہ جلد ۲، صفح ۲۵۲)

بيتوضابطه ب ورندمناسب بيب كه حالت صحت مويا حالت مرض الموت موثلث سے

#### अवेर्धक अवेर्धक अवेर्धक

خانقاہ کے سامان کو دوسری جگہ منتقل کرنا کیساہے؟

منقولی اشیاء کا وقف بھی سیجے ہے:

ایک روحانی پیشوا (پیرصاحب) کاانقال ہوگیا،اب خانقاہ کا سامان جومہمانوں اوراہل ذکر کے لئے وقف تھا،اس کے لئے کیا تھم ہے؟

- (۱) ....سامان، دیکیس،غله، گندم، چاول،مرچ،مصالحه،بستر، کمبل اور لحاف مویثی وغیره کا کیا حکم ہے؟
  - (٢) ....اس بزرگ ك كتب خانه كاكياتكم ب؟
- (٣) .....سامان مستعملہ میں ہے بعض پر بعض لوگوں کا دعویؑ ملکیت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ بیہ حضرت کے ہاں تبرعاً استعمال ہوتا تھانہ کہ وقفاً وتملیکا ان صاحب کے پاس گواہ بھی موجود ہیں؟ حضرت کے ہاں تبرعاً استعمال ہوتا تھانہ کہ وقفاً وتملیکا ان صاحب کے پاس گواہ بھی موجود ہیں؟ (٣) .....مرحوم کے بعد سامان وقف کا متولی کون ہوگا؟ متولی کے لئے متوفی کا تعین ضروری ہے یا بعد از وفات دوسرے اصحاب بھی اس کا تعین کر سکتے ہیں یا ان کو متعین من جانب التوفی کے روبدل کا اختیار ہے یانہیں؟
- (۵) ....ان سامان وقف کی منتقلی دوسری خانقاه میں ہوسکتی ہے جہاں اس خانقاه کامتولی منتقل ہوگیا ہو؟ سائل ..... فقیر محمد معصوم ،غریب آباد، ڈیرہ عازی خان

## الجوال

(۱).....دیگیں، بستر اور کمبل کا وقف صحیح ہوسکتا ہے جبکہ مالکان نے ان کو وقف کر دیا ہوجیسا کہ امام محری نے جناز ہ اور اس کے کپڑے کلام پاک وغیر ہ کے وقف کوچیح کہا ہے اور یہی مختار ہے ،

ففي الهندية: واما وقف المنقول مقصوداً ...... وان كان متعارفاً كالفاس

والقدوم والجنازة وثيابها وما يحتاج اليه من الاوانى والقدور في غسل

الموتى والمصاحف لقرأة القرآن قال ابويوسف انه لايجوز وقال محمد يجوز

واليه ذهب عامة المشائخ ..... وهو المختار والفتوى على قول محمد رحمه الله تعالى (عالكيريه، جلد٢، صفح ١٣١)

البت لنگر میں جوغلہ، گذم، جاول، مرچ مصالحہ وغیرہ موجود ہے بیاسی مصرف میں صرف کے جائے بیے ہیں اس بزرگ کی زندگی میں صرف کئے جاتے بیے، بظاہر بیا شیاء دینے کا مقصد تملیک نہیں بلکہ لنگر کی اعانت ہے۔

(۲).....کتب خاندا گرمملوک تھا تو اب تر کہ بن کرسب وارثوں میں تقسیم ہوگا اورا گرموقوف تھا تو اب بھی وقف تصور کیا جائے گا۔

(۳)....ان اشیاء کے دقف ہونے کا اگر کافی ثبوت موجود نہ ہوتو مدعیوں کا دعویٰ اس وقت مسموع ہوگا جب ان کے اس دعویٰ پر شرعی شہادت موجود ہو۔

(۷).....ابل خانقاه کسی دیانتدار کومتولی بنالیس جو که کام سنجالنے کی اہلیت رکھتا ہو، (کذا فی الهندیة (۱) جبکه متولی نے کسی اہل کو بیکام سپر دنه کیا ہو۔

التحريج: (۱).....وفي الاسعاف: لايولى الا امين قادر بنفسه او بنائبه (منديه ،جلد ٢ ، صفح ٨٠٠٥)

(مرتب مفتى محم عبدالله عها الله عند)

(۵) ..... تاوقتیکه خانقاه آباد ہے اس کے موقو فیسامان کودوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

عالمگیری میں ہے کہ: رباط یستغنی عنه وله غلة فان کان بقربه رباط صوفت الغلة الى ذالک الرباط (عالمگیریه،جلد۲،صفحه۸۷۵)...... فقط والله الله علم

بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۹۹/۸/۵

adokadokadok

سوال مثل بالا:

تقریباً ۳۵ سال سے ایک جگہ مجد میں ایک خانقاہ بنائی گئی، ایک بزرگ خلیفہ حضرت اقدس رائے پوریؒ نے اپنا خلیفہ وہاں بھایا اور آپ خود سرپرتی فرماتے رہے خانقاہ میں دینی دوست احباب برتن، بستر، گدے، پہلے ،کولر،فریز راوراستعال کی چیزیں دیتے رہے، اب ایک سال سے وہ خلیفہ اپنے پیر بھائیوں کے حسدوعناد کی وجہ سے رائے ونڈ منتقل ہو گئے اور خانقاہ کا سامان بھی ساتھ لے آئے، اب خانقاہ مستقل رائے ونڈ میں بنا کی ہے۔ اب بی حکم فرما ئیں کہ سامان اور چیزیں شرعاً نئی خانقاہ میں لانا جائز ہے یا نہیں؟ خلیفہ صاحب اس سامان کواپنی ملکیت شبحے بیں ۔اب جوشری فیصلہ ہوبیان فرما کرمشکور فرما ئیں۔ سبیس جھتے بلکہ خانقاہ بھی کی ملکیت شبحے ہیں ۔اب جوشری فیصلہ ہوبیان فرما کرمشکور فرما ئیں۔ سبیس جھتے بلکہ خانقاہ بھی کی ملکیت شبحے ہیں۔اب جوشری فیصلہ ہوبیان فرما کرمشکور فرما ئیں۔ ساکل ..... بندہ ظفر احمد، رائے ونڈ

## الجوال

اگراب پہلی خانقاہ ہے آباد ہے توجن افراد نے بیسامان دیا تھاان کی اجازت سے بیہ سامان آپنی خانقاہ میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اوراگر پہلی خانقاہ آباد ہے تو پھر بیسامان واپس

التخريج: (۱).....رباط يستغنى عنه وله غلة فان كان بقربه رباط صرفت الغلة الى ذالك الرباط (بنديه،۲/۲۵٪)(مرتب،فتی محمودالله عقاالله عنه) كرنا ضرورى ب، اگر چه بهل خانقاه والول نے نیا سامان بی كول نه بنالیا بود قوله "ومثله حشیش المسجد" ..... قال الزیلعی وعلی هذا حصیر المسجد وحشیشه اذا استغنی عنهما یرجع الی مالكه عند محمد وعند ابی یوسف ینقل الی مسجد آخر ..... وصرح فی الخانیة بان الفتوی علی قول محمد قال فی البحر وبه علم ان الفتوی علی قول محمد فی آلات المسجد ..... والمراد بآلات المسجد نحو القندیل والحصیر (شامیه جلدا بمفیا۵۵) .......... فقط والداعلم الجواب محمد الجواب علی غذالله الله عنه بنده عبد الکیم عفی عنه بنده محمد اسحاق غفر الله اله الهم مفتی خیر المدارس ، ملتان مفتی خیر المدارس ، ملتان

#### addisaddisaddis

کتنامال وقف کرنا جاہیے؟ کیاساری جائیداد وقف کرنا سیح ہے؟

ہمارے والدنے دس سال پہلے چودہ مر لے جگہ ایک مسجد کے لئے چھوڑی ہوئی ہے، اب جو رقم ان کے پاس موجود ہے اس ساری رقم سے دوسری مسجد کے لئے جگہ خریدنا چاہتے ہیں ، جبکہ ان کی اولا دکور قم کی سخت ضرورت ہے، اب آ پ شرعی علم بتلائیں کہ کیا وہ تمام رقم مسجد میں لگا سکتے ہیں؟ اولا دکور قم کی سخت ضرورت ہے، اب آ پ شرعی علم بتلائیں کہ کیا وہ تمام رقم مسجد میں لگا سکتے ہیں؟ سائل سی مجمع عبد اللہ، ملتان

## الجوال

سارا مال وقف نہیں کرنا چاہیے خصوصاً جبکہ پہلے بھی جگہ مسجد کے لئے چھوڑی ہوئی ہے زیادہ سے زیادہ ثلث تک اللہ کے راستے میں خرچ کرلیا جائے اور باقی ورثاء کے لئے چھوڑ دیا جائے ،جیما کہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ سلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے پوچھنے پرایمائی فرمایا۔ عن عامر ابن سعد عن ابیہ قال مرض مرضاً اشفی فیہ فعادہ رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال" يا رسول الله ان لى مالا كثيراً وليس يرثنى الا ابنتى الا ابنتى الا ابنتى الا تصدق بالثلثين" قال "لا" قال "فبالشطر"قال "لا" قال "فبالثلث قال "الثلث والثلث كثير" (العربث) (ابوداؤ دشريف، جلد ۲، صفح هيء) فقط والله اعلم الجواب صحح بنده عبدالكيم عفى عنه بنده عبدالتارعفا الله عنه بنده عبدالهارس، ملتان المهم المهم

#### adbeadbeadbe

## کیاشاملات دِه کاوقف شرعاً درست ہے؟

## الجوال

في الشامية: افاد أن الواقف لابد أن يكون مالكاً له وقت الوقف ملكاً باتاً ولو

بسبب فاسد (شامیه، جلد۲، صفح۵۲۲، ط: رشیدیدیچدید)

روایت بالا سے معلوم ہوا کہ واقف کی اس شکی پر (جس کو وقف کرنا جا ہتا ہے) ملکیت لازم ہے جب ہی وقف سیح ہوگا پس صورت مسئولہ میں جبکہ وہ زمین از قبیلۂ شاملات ِ وہ ہے اس لئے شخص مذکور کااس کو مدرسہ یا مسجد کے نام پر وقف کرنا درست نہیں ۔ فقط واللہ اعلم الجواب سیح بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ محمو عبد اللہ عنہ محمو عبد اللہ عنہ ما اللہ عنہ ما اکر اللہ اللہ اللہ عنہ صدر مفتی خیر المدارس ، ملتان صدر مفتی خیر المدارس ، ملتان

### adokadokadok

کیامنقولی اشیاءاورایسے ہی روپیہ پیسہ کا وقف صحیح ہے؟

غیر منقولہ جائیداد کے علاوہ جومنقولہ اشیاء مثلاً کتابیں وغیرہ وقف کی جاتی ہیں یا بطور چندہ جورقوم ملکی ادارے یا کسی شخص کو مساجد آباد کرنے کے لئے یا مدرسوں کو چلانے کے لئے یا کسی انجمن کو چلانے کے لئے یا کسی اور شرعی مقاصد کے لئے دی جاتی ہیں کیا بیو قف ہیں؟ انجمن کو چلانے کے لئے یا کسی اور ڈلا ہور سائل سے محمود خان سیکرٹری اوقاف بور ڈلا ہور سائل سے محمود خان سیکرٹری اوقاف بور ڈلا ہور النجو (رب

غیر منقولہ جائیداد کے علاوہ منقولہ اشیاء کا وقف بھی ہوسکتا ہے جن کے متعلق مسلمانانِ اہل علاقہ کا تعامل ہو۔ چنانچے علاء احناف کی مشہور ومعروف کتاب در مختار میں ہے: و کما صبح ایضاً وقف کل منقول قصداً فیہ تعامل للناس کفائس وقدوم بل و در اہم و دنانیر (جلد ۲ ہفیہ کے ۵۵۵) منقول قصداً فیہ تعامل للناس کفائس وقدوم بل و در اہم و دنانیر (جلد ۲ ہفیہ کے مناور الماریاں اور دوسراسامان (میزیں، منہانوں کیلئے لحاف، چار پائیاں وغیرہ) وقف ہو سکتے ہیں اور جورقوم بطور چندہ کے انجمنوں اور اداروں کو امداد کے لئے دی جائیں وہ اگر کسی مدیقیریا مدِ اطعام وغیرہ کے لئے مخصوص

کردی جا کیس تو یہ بھی جائز ہے اور وہ رقم ای مد میں صرف کرنا ارباب انجمن کولازم ہوگاز کو ۃ کا روپیا گرانجمن یا مدارس میں دیا جائے تو شرعی مصارف حسب تفصیل فقہاء بمع شرا تط تملیک کا لحاظ کرتے ہوئے صرف کرنالازم ہوگا اور اگر درا ہم اور دنا نیر کو وقف کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ پھر اس میں وہ روپیہ بطور مضاربت کی شخص کو دے کرا سکا منافع اس انجمن یا مدرسہ کے اوپر صرف ہوگا اور راس المال کو محفوظ کرنا لازم ہوگا۔ فناوی شامیہ میں ہے: لماجری التعامل فی زماننا فی البلاد الرومیة وغیر ھافی وقف الدراھم والدنانیو دخلت تحت قول محملاً المفتی به فی وقف کل منقول فیہ تعامل (جلد ۲ سفی کے ۵۵)

وفيه ايضاً: وعن الانصارى (وكان من اصحاب زفر) فيمن وقف الدراهم او مايكال او يوزن: أيجوز ذلك؟ قال" نعم" قيل: وكيف؟ قال يدفع الدراهم مضاربة ثم يتصدق بها في الوجه الذي وقف عليه، وما يكال او يوزن يباع ويدفع

ثمنه لمضاربة او بضاعة انتهى (جلد ٢، صفحه ٥٥٨) ......فقط والله اعلم

بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبر المدارس، ملتان صدر ۲/۷/۲ الجواب صحیح خیر محمد عفاالله عنه مهتم خیر المدارس ،ملتان

#### adokadokadok

وقف كى بيع يااستبدال جائز نهيس:

"بابونیاز احم" نے مخصیل وہاڑی ضلع ملتان میں ایک قطعہ اراضی مدرسہ" خیرالمدارس"

التخويج: (١)....وفي العالمگيرية: رجل اعطىٰ درهما في عمارة المسجد او نفقة المسجا، او مصالح المسجد صح (جدام مقوه ٢٦) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

کے نام وقف کی ہے۔جس کی رجٹری لف ہے۔ ملاحظہ فرماویں کہ الیم صورت میں اس زمین کو: (۱).....مدرسہ کے کسی مفاد کے تحت فروخت کیا جا سکتا ہے؟

(۲) ..... مہتم صاحب مدرسہ کے مفاد کے لئے کسی اور زمین کے ساتھ تبدیل کر سکتے ہیں یانہیں؟ سائل ..... دفتر مدرسہ خیرالمدارس، ملتان

الجوال

بیاراضی حسب دستاویز طذاوقف ہاورتمامیت وقف کے بعداراضی موقو فہ میں تصرف (انقالِ ملکیت، تع، ہبدوغیرہ) منع ہتاوقتیکہ واقف نے وقف میں اس کا اختیار نہ دیا ہو۔
قال فی الدر المختار: لایملک و لایملک و لایعار و لایر هن (جلد ۲، صفحہ ۴۰۰۰)
وفی العالمگیریة: ولو کان الوقف مرسلاً لم یذکر فیه شرط الاستبدال لم یکن له ان یبیعها ویستبدل بها وان کانت ارض الوقف سبخة لاینتفع بها کذا فی فتاوی قاضیخان (جلد ۲، صفحہ ۱۰۰۰)

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس،ملتان ۱۲/۲/۱۳۹۰

adokadokadok

وقف زمین کوکب بیجا جاسکتاہے؟

ایک شخص نے مدرسہ کے لئے اپنی زرعی زمین سے دس مرلے بیہ کہروقف کئے کہ اس میں مدرسہ کی تغییر کر کے قرآن مجیداور دیگر دینی علوم کی تعلیم شروع کر دی جائے ارض موقو فہ تک پہنچنے کے لئے راستہ کی سہولت نہیں باوجود کوشش کے ہمسائیگان معاوضہ لے کربھی ارض موقو فہ تک آ مدورفت کا راستہ دینے کے لئے تیار نہیں راستہ کے بغیرید وقف ناکارہ ہے۔ کیا اس کو بلا استعال پڑار ہنے دیں یا اس کو بچ کر اس کے متباول موزوں قابل انتفاع جگہ خرید کر مدرسہ کی تغییر شروع کر دی جائے جبکہ موجودہ وقف کے نا قابل انتفاع ہونے کی وجہ سے واقف اس کو بیچنے پر بھی راضی ہے از روئے شرع شریف اس مسئلہ میں ہماری را ہنمائی فرمائیں۔

سائل ....عبدالغفار، جامعه عثمانية شاه صدر دين ڈيره غازيخال (الجو (لرب

ہندیہ یں ہے: ولو کان الوقف مرسلاً لم یذکر فیه شرط الاستبدال لم یکن له ان یبیعها ویستبدل بها سے ولو صارت الارض بحال لاینتفع بها والمعتمد انه یجوز للقاضی بشرط ان یخرج عن الانتفاع بالکلیة وان لایکون هناک ریع للوقف یعمر به وان لایکون البیع بغین فاحش (عالمگیریہ،جلد۲،صفحہ۱۰۰۰)

وفى الشامية: اعلم ان الاستبدال على ثلثة اوجه: الاول .....والثانى: ان لايشرطة سواء شرط عدمه او سكت لكن صار بحيث لاينتفع به بالكلية بان لايحصل منه شئ اصلا او لايفى بمؤنته فهو ايضاً جائز على الاصح اذاكان باذن القاضى ورأى المصلحة فيه (شاميجلد٢، صفح ٥٨٩)

ندکورہ بالا جزئیات ہے معلوم ہوا کہ اگراسے قابل انتفاع بنانے کی کوئی صورت ممکن نہ ہوتو ایسی صورت میں قاضی (انتظامیہ کمیٹی) اسے بیچنے یا استبدال کا مجاز ہے۔لہذا اگر عدالت کے ذریعے سے راستہ نہ بل سکتا ہوتو پھر فروخت کرنے کی گنجائش ہے۔ ۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم الجواب صحیح بندہ مجموعبداللہ عفا اللہ عنہ بندہ عبدالسارعفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس، ملتان منتان منتان رئیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان رئیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان رئیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان منتان منتان سے منتان منتان

# وقف میں تبدیلی کی اجازت نہیں:

ایک آ دی نے مسجد کے لئے پچھ زمین وقف کی ہے لیکن آ بادی سے پچھ دور ہونے کی وجہ سے ویران پڑی ہے مسجد بھی تعمیر نہیں ہوئی ہے صرف مٹی ڈال کر باقی زمین سے پچھاونجی کررکھی ہے ویران پڑی ہے مسجد بھی تعمیر نہیں ہوئی ہے صرف مٹی ڈال کر باقی زمین سے پچھاونجی کررکھی ہے کہ اس کوفر وخت کر کے دوسری جگہ آ بادی کے قریب زمین خرید کر مسجد بنائی جائے تا کہ آ بادی بھی ہوا ور مسلمانوں کی ضرورت بھی پوری ہو۔

سائل ..... مختارا حمر بخصيل كهروژ پكا منلع لودهرال

### الجوال

شخص فدكور كرنبانى وقف كردين سے بيز مين وقف ہوگئ ہے اب اس كوتبديل كرنا جائز نہيں () اى جگہ مجد بنائى جائے اور اس كوآباد كيا جائے۔ واذا كان الملك يزول عنده ابى يوسف رحمه الله تعالىٰ وهو قول الائمة الثلاثة وهو قول اكثر اهل العلم وعلى هذا مشائخ بلخ وفى المنية وعليه الفتوىٰ كذا فى فتح القدير (بنديه بجلد ۲ مفى المنية والله العلم بنده عبدا كيم فى عنه بنده عبدا كيم فى عنه بنده عبدا كيم فى عنه نائب مفتى خير المدارس ، ملتان بائب مفتى خير المدارس ، ملتان

#### adokadokadok

مدرسه کی وقف دو کان کودوسری دو کان سے بدلنے کا حکم:

ایک دوکان بنام مدرسه وقف ہے کچھ حضرات اس وقف شدہ دوکان کو دوسری دوکان

التخريج: (١).....ولو كان الوقف مرسلاً لم يذكر فيه شرط الاستبدال لم يكن له ان يبيعها ويستبدل بها وان كانت ارض الوقف سبخة لاينتفع بها (عالمكيريه، جلدا، صفحه ١٠٠١) (مرتب بنده محموعبدالله عقاالله عنه)

سے بدلنا چاہتے ہیں۔لہذا دریافت طلب امریہ ہے کہ وقف جائیدا دکا تبادلہ کرنا جائز ہے یانہیں؟ سائل ..... مقبول احمد ،لودھراں

### الجوال

یہ تبادلہ جائز نہیں ہے مدرسہ پر جودوکان وقف ہےاس کونہ فروخت کر سکتے ہیں اور نہ ہی تبدیل کر سکتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط واللّٰداعلم

> بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، مکتان ۱۳/۹/۲/۱۹

الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاللدعنه رئيس دارالافتاء خيرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

موقو فہ زمین کے بدلے اگر دو گئی زمین بھی ملتی ہوتب بھی اسکو بیچنایا تبادلہ کرنا جا تر نہیں:

ہمارے گاؤں چک نبر ا۔ 88/12 میں مجدکو کی فض نے ایک ایکڑز مین وقف کردی مخص ، اب وہ زمین آبادی سے ملحق ہونے کی وجہ سے اس کی قبت دوا یکڑ کے برابر ہوگئ ہے اگر ہم اس مسجد والے ایکڑ کو پلاٹوں میں فروخت کریں تو ہمیں دوا یکڑ زمین دوسرے مربع سے ملتی ہے ، اس مسجد کو ایک ایکڑ کا ٹھیکہ دو گنا ہوجائے گا ، اب مسجد کو ایک ایکڑ کا ٹھیکہ دو گنا ہوجائے گا ، الب مسجد کو ایک ایکڑ کا ٹھیکہ دو گنا ہوجائے گا ، البندا اگر ایک ایکڑ کے بدلے میں دوا یکڑ زمین ہوجائے گی تو مسجد کا دو گنا فائدہ ہوگا۔ قراآن وحدیث کی روشنی میں بتا ئیں کہ شرعاً ایسا کرنا جائز ہے ؟

سائل ..... باباصدى محر چك 12-L/88

التخريج: (۱)....لمافى العالمگيرية: ولو كان الوقف مرسلاً لم يذكر فيه شرط الاستبدال لم يكن له ان يبيعها ويستبدل بها وان كانت ارض الوقف سبخة لاينتفع بها كذا في فتاوى قاضيخان (جلد٢،صفيه١٠٠٠) . (مرتب بنده مجمع بدالله عفاالله عنه)

### الجوال

وفى الشامية : اعلم ان الاستبدال على ثلثة اوجه: الاول ان يشرطة الواقف لنفسه اولغيره فالاستبدال فيه جائز على الصحيح وقيل اتفاقاً ..... والثالث: ان لا يشرطة ايضاً ولكن فيه نفع في الجملة، وبدله خيره منه ريعاً ونفعاً، وهذا لا يشرطة ايضاً ولكن فيه نفع في الجملة، وبدله خيره منه ريعاً ونفعاً، وهذا لا يجوز استبداله على الاصح المختار (ثاميه بجلدا بصفيه ۱۹۸۵ ط: رشيد بيجديد) وفي العالم كيرية: ولو كان الوقف مرسلاً لم يذكر فيه شرط الاستبدال لم يكن له ان يبيعها ويستبدل بها وان كانت ارض الوقف سبخة لاينتفع بها (جلدا بها وان كانت ارض الوقف سبخة لاينتفع بها (جلدا بها وان كانت ارض الوقف سبخة لاينتفع بها (عام الكيرية بجلدا وفيه ايضاً: وليس للقيم ولاية الاستبدال الا ان ينص له ذالك (عام الكيرية بجلدا عقومه)

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۱/۲ ۱۳۲۸

#### addisaddisaddis

وقف کے بعد خود واقف بھی ردوبدل کا شرعاً مجاز نہیں:

ایک مسلمان بھائی نے مسجد کے لئے پانچ مرلہ جگہ کارنر کی تقریباً چار پانچ ماہ بل وقف کی اور خود آ کرباپ بیٹے نے پیائش کر کے بھائی محمد لطیف کے سپر دکر دی کہ آپ مسجد بنالیں ، بھائی محمد لطیف نے سپر دکر دی کہ آپ مسجد بنالیں ، بھائی محمد لطیف نے مسجد کی بنیادیں وغیرہ نکلوالیں اور اس میں بجری وغیرہ اور کچھا بنٹیں وغیرہ بھی بھر دیں۔اب سیخص نے مسجد کی بنیادیں وغیرہ نکلوالیں اور اس میں بجری وغیرہ اور کچھا بنٹیں وغیرہ بھی بھر دیں۔اب سیخص

مسجد کی جگہ میں ردوبدل کرنا چاہتا ہے اس جگہ کے بدلہ میں دوسری جگہ دینا چاہتا ہے حالانکہ نئی جگہ ہیں گھٹیا ہے اور کارنر کی نہیں ہے مسجد کی بنیادوں پرتقریباً دس ہزاررو پے خرچ آ چکے ہیں کیاوہ مسجد کی جگہ وقف کرنے کے بعدردوبدل کرسکتا ہے اوراس کے بدلے میں گھٹیا جگہ دے سکتا ہے؟

مائل ..... محمر لطیف ، ٹو یہ فیک سنگھ

(لعرال

یہ جگہ مسجد کے لئے وقف ہو چکی ہے اس لئے اس میں نبادلہ جائز نہیں (ا) فقط واللہ اعلم بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس ملتان ۱۳۲۲/۲۲

#### अवेरिक्ष अवेरिक्ष अवेरिक्ष

وقف کے وقت زبان سے استبدال کی شرط لگائی کیکن وقف نامہ میں لکھنا بھول گیا

ایک مخص نے ایک مدرسے کے لئے تقریباً ساڑھے سات ایک فرفت کی ۔ ساتھ ہی ہی کہا کہ اگر اس بستی ہے کہیں دوسری جگہ نتقل ہونا پڑا تو بیز مین فروخت کر کے اس قم سے دوسری جگہ نتقل ہونا پڑا تو بیز مین فروخت کر کے اس قم سے دوسری جگہ مدرسہ بنایا جائے گا اس کے بارے میں ایک وصیت نامہ بھی لکھا گیا لیکن اس میں تبدیلی کی نیت کے بارے میں لکھنا بھول گیا پھر بیز مین اپنے ایک لڑکے اور تین پوتوں کے نام فرضی بھے کی نیت کے بارے میں لکھنا بھول گیا پھر بیز مین اپنے ایک لڑکے اور تین پوتوں کے نام فرضی بھے کی نیت کے بارے میں وقف ہے۔ کیا اب اس کونے کردوسری بستی میں اس کے بدلے

التخريج: (١)....لما في الدرالمختار: واما الاستبدال بدون الشرط فلا يملكه الا القاضى وشرط في البحر خروجه عن الانتفاع بالكلية ....والمستبدل قاضى الجنة المفسر بذى العلم والعمل (الدرالتخار،جلد استحماه ٥٩ خروجه عن الانتفاع بالكلية ....والمستبدل قاضى الجنة المفسر بذى العلم والعمل (الدرالتخار،جلد الشعفاالله عنه)

سائل ..... عبدالله،نواب شاه

ز مین لیناضچے ہے؟

## (لجو (ب

اگرواقعۂ وقف کےوقت تبدیلی کا تذکرہ کیا تھاتو تبدیلی جائز ہے۔

منديه مي ع: وكذا (اي يجوز) لو شرط ان يبيعها ويستبدلها بثمنها مكانها

وفي واقعات القاضي الامام فخرالدين قول هلال مع ابي يوسفُ وعليه

.. فقط والله اعلم الفتوي (جلد ٢، صفحه ٣٩٩).....

بنده محمد عبداللدعفااللدعنه

الجواب صحيح

مفتى خيرالمدارس،ملتان m14.4/11/11

بنده عبدالستارعفااللهعنه

رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان

#### ados ados ados

مدرسه کی زمین اورعمارت کوبلیغی مرکز کیلئے مقل کرنا اور مدرسه بند کرنے کا حکم:

ایک شخص نے ایک قطعہ اراضی بغرض مسجد و مدرسہ وقف کیا چنانچہ وہاں مدرسہ قائم ہو گیا اورمسجد کا سنگ بنیاد رکھ کرنغمیر شروع کر دی اور اس جگه پرتبلیغی مرکز بھی قائم کرلیا گیا اب تبلیغی جماعت کے بااختیاراحباب نے مدرسہ مذکورہ کو حکماً بند کردیا ہے اور قطعہ اراضی بمع تعمیرات کے صرف تبلیغی مرکز کے لئے مختص کرلیا گیا ہے۔اب دریافت طلب امریہ ہے کہ مدرسہ کے لئے وقف شدہ اراضی جس پر مدرسہ قائم بھی ہے کو مدرسہ بند کر کے اس کوکسی اور مصرف میں لایا جا سکتا ہے یانہیں؟ شرعانس کی کیاحیثیت ہے؟

سائل ..... صوفی حفیظ الدین،میاں چنوں

جماعت والوں کواس طرح کی تبدیلی کرنا ہر گز جا تر نہیں ہے واقف کے منشاء کے مطابق

اس کواستعال میں لا نالازم ہے۔ بندہ محمد اسحاق غفر اللّٰہ لہ منتی خیر المدارس، ملتان مالارک / ۱۲۳/۲ اص

#### adokadokadok

# مدرسه کی وقف زمین تبلیغی مرکز کودینا:

ایک مدرسہ کی مرسہ کی ضرورت کے لئے یعنی مدرسہ کے مدرسین کے مکانات کے لئے ایک قطعہ اراضی مدرسہ کی رقم سے قیمتاً خریدی گئی اور با قاعدہ قانونی طور پر مدرسہ کے نام ہو گئی اور انتقال بھی مدرسہ کے نام ہو گئی آ ٹھ سال تک بیز مین مدرسہ کے نام رہی جس کے لئے بیہ جگہ خریدی وہ مدرسہ جاری اور ترقی پذیر ہے اور اس زمین کی مدرسہ کوشد بد ضرورت بھی ہے لیکن زید (جو کہ اس مدرسہ کی جمن کارکن ہے ) نے مدرسہ کے متعلق بعض افراد سے ذاتی رنجش ہونے کی وجہ سے انتہائی خاموثی اور راز داری سے اپنا اثر ورسوخ استعال کرتے ہوئے بیقطعہ اراضی مقامی تبلیغی مرکز کے نام منتقل کرادیا ہے۔ دریا فت طلب اموریہ ہیں!

(١).... شرعاً صورت مذكوره كاكياتكم ہے؟

(٢) ..... جن كوييز مين منتقل كى گئى ہان كوييز مين قبول كرنے اور استعال كرنے كا كيا تھم ہے؟ سائل ..... ذوالفقار، فيصل آباد

التخريج: (۱).....لما في الشامية: انهم صرّحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (جلد ٢ بصفح ٢٨٣) وفي الدر المختار: شرط الواقف كنص الشارع اى في المفهوم والدلالة ووجوب العمل به (جلد ٢ بصفح ٢٨٣) مدرسدو بين ركها جائد اورمركز كونتقل كرنے كى فكركى جائے۔ (مرتب بنده محموع دالله عفاالله عند)

### العوال

(۱).....ندکورہ تصرف شرعاً جائز نہیں بیقطعہ اراضی مدرسہ کوواپس کرنالازم ہے۔

(٢) .... جائز نبين \_ ..... فقط والله اعلم

بنده محمداسحاق غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۲۲۴/۱ه

#### adbeadbeadbe

# ایک مدرسہ کے نام زمین وقف کرنے کے بعد اقر اُوالوں کودینا جائز نہیں؟

قصور شہر میں ایک جگہ خرید کر مدرسۃ البنات کے لئے وقف کی گئی ہے عرصہ دراز ہے وہ جگہ بڑی رہی مختلف وجو ہات کی بناء پرکام کی کوئی شکل نہ بن سکی اب مسئلہ در پیش بیہ ہے کہ کرا چی ک ایک شظیم اقر اُوالوں نے اس شخص سے بات کی جس نے وہ جگہ خرید کر دی تھی تو وہ شخص ان کو دینے پر رضا مند ہو گیا جبکہ اس کی رجٹری مدرسہ خدیجۃ الکبر کی للبنات کے نام ہو چی ہے اور ہمار بیاس موجود ہے، اور اب وہ اس وقف کو تنظیم اقر اُکے نام منتقل کر رہے ہیں اور شور کی کے سار بیاس موجود ہے، اور اب وہ اس وقف کو تنظیم اقر اُکے نام منتقل کر رہے ہیں اور شخط ہیں ہو چکے ہیں سوائے ایک ارکان اس اقر اُکے نام منتقل کرانے پر رضا مند ہو چکے ہیں اور دستخط بھی ہو چکے ہیں سوائے ایک مخص ناصر کے وہ یوں کہ رہا ہے کہ میں اس کے متعلق شرعی مسئلہ پوچھوں گا اگر شرعاً کوئی قباحت نہ ہوتو میں دستخط کروں گا ور نہیں اگر اس کے دینے میں کوئی شرعی قباحت ہے تو واضح فر ما کیں، ہوتو میں دستخط کروں گا ور نہیں اگر اس کے دینے میں کوئی شرعی قباحت ہے تو واضح فر ما کیں، دوسرے یہ کہ اس شخص کا دستخط نہ کرناضجے ہے یانہیں؟

سائل .... محمة عمر ، مد باني والا

التخريج: (١)....لما في الشامية: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (جلد٢ بمغي٣٨٣) وفي الدرالمختار: وقف ضيعة على الفقراء وسلمها للمتولى ثم قال لوصيّه اعط من غلتها فلانا كذا وفلاناً كذا، لم يصح لخروجه عن ملكه بالتسجيل (درمخار،جلد٢ بمغيا٥٥) (مرتب بنده محم عبدالله عفاالله عنه)

### الجوال

addisaddisaddis

ایک مسجد کے لئے بلاٹ وقف کرنے کے بعد دوسری مسجد کودینا درست نہیں: وقف کے مصرف میں تبدیلی نہیں ہوسکتی:

ایک چوہدری صاحب نے دس مرلہ کا پلاٹ ایک زیر تغییر مجد ' جامعہ خلفاء راشدین' کو وقف کر دیا اور مہتم کو اختیار دیا کہ اس کو فروخت کر کے قیمت جامعہ کی مسجد پرلگا دیں، پچھ عرصہ بعد ایک اور مہتم اس کو ملا اور کہا کہ اس کو میر ہے مدرسہ پرلگا کیں چنا نچہ وہ اس بلاٹ کو او نے پونے میں نیج کر ہضم کرنا چاہتا تھا کہ میں نے اس کو منع کیا اور مسئلہ بتایا کہ ایک مسجد کو وقف کر دیں تو پھر کسی اور کو نیس دے سکتے چنا نچہ وہ رک گئے پھر چونکہ فہ کورہ پلاٹ کی مناسب قیمت نہیں لگ رہی تھی اس لئے ہم نے ابھی تک اس کو فروخت نہیں کیا تھا کہ چوہدری صاحب نے پھر کسی اور مسجد کو دینے کا وہ ایک مسجد کو وعدہ کرایا ہے کہ اس کو فلاں مسجد پرلگا دیں۔ شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ کیا وہ ایک مسجد کو وعدہ کرایا ہے کہ اس کو فلاں مسجد پرلگا دیں۔ شریعت کی روشنی میں بتایا جائے کہ کیا وہ ایک مسجد کو

التخريج: (١).....لما في الشامية: ولا يجوز له ان يفعل الا ما شرط وقت العقد.....وما كان من شوط معتبر في الوقف فليس للواقف تغييره ولا تخصيصه بعد تقوره ولاسيّما بعد الحكم (جلدا بمغيم ٤٠٤٠ من شرط معتبر وفي الدرالمختار: وقف ضيعة على الفقراء وسلمها للمتولى ثم قال لوصيّه اعط من غلتها فلانا كذا وفلانا كذا له يصح لخروجه عن ملكه بالتسجيل (درم قارب جلدا بمغياه) (مرتب بنده محم عبدالله عفا الله عنه)

دینے کے بعددوسری معجد کودے سکتے ہیں؟

سائل ..... محمداسلم شاد، مدرسه خلفاء راشدین ، فورث عباس (لاجبو (رب

پہلے جس مسجد کی تغییر کے لئے پلاٹ وقف کیا ہے اس مسجد کے لئے وقف ہوگیا اس کے بعد وہ تطعہ واقف کی ملک سے خارج بعد کی دوسری مسجد کو دینے کا شرعاً حق نہیں۔ کیونکہ وقف کے بعد وہ قطعہ واقف کی ملک سے خارج ہوگیا ہے، لہذا وہ تصرف کا مجاز نہیں۔ لما فی الدر المختار: وقف ضیعة علی الفقراء وسلمها للمتولی ثم قال لوصیّه اعط من غلتها فلاناً کذا وفلاناً کذا لم یصح لنحروجه عن ملکه بالتسجیل (درمختار،جلد ۲،مفیا۵۵)

وفى الشامية: ولايجوز له ان يفعل الا ما شرط وقت العقد ...... وما كان من شرط معتبر فى الوقف فليس للواقف تغييره ولاتخصيصه بعد تقرره ولاسيّما بعد الحكم (شاميه، جلد ٢ ، صفي ٢٠٠٠) ...... فقط والله اعلم

بنده محرعبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۳۲۹/۲/۴

#### adokadokadok

مصارف وقف براگر بینه نه مول تواست حال سے بھی فیصلہ درست ہے:

چند آ دمیوں کی شہادت سے بیٹا بت ہو چکا ہے کہ زید نے اپنی زمین سے پھے وقف کیا ہے جس کا تعین شاہدوں کی شہادت سے تقریباً تین ایکڑ کم وہیش ہے واقف تقریباً سوسال پہلے فوت ہو چکا ہے وقف کے اولا دمیں سے ہیں،اب بعض متولیان اور شاہدوں کا بیان ہے کہ وقف قبرستان کے لئے تھی لیکن بعض کہتے ہیں کہ قبرستان اور عیدگاہ دونوں کے لئے تھی،اب کہ وقت بچے قبرستان ہے اور پچے حصہ میں مجداور متولی کی جگہ ہے جن کوتقریباً سوسال گذر چکے ہیں اس وقت بچے قبرستان ہے اور پچے حصہ میں مجداور متولی کی جگہ ہے جن کوتقریباً سوسال گذر چکے ہیں

ر کچھ حصہ جس میں عمر رسیدہ لوگوں کی شہادت کے مطابق پہلے کوئی قبر نہھی اور نہاب ہے متولیان نے اس ٹکڑے کوعیدگاہ کے لئے متعین کر دیا تھا جس کوتقریباً اٹھارہ برس ہو چکے ہیں۔اب مسئول نہ بات ریہ ہے کہ یہ تصرف متولیان کاعیدگاہ والاضچے ہے یانہیں؟

سائل ..... صوفی الله دنه

### (الجو (آب

صورت مسئوله میں اگر شرعی بتینه اس امریر موجود ہیں که اراضی مذکورہ قبرستان اور عیدگاہ بنوں کے لئے وقف کی گئی تھی تو اس کے مطابق فیصلہ کیا جانا ضروری ہے بیان جہت کے لئے ہادت بالتسامع بھی کافی ہے جیسا کہ اصل وقف کے لئے ایسی شہادت کومعتبر مانا جاتا ہے۔ ما في تنوير الابصار: وبيان المصرف من اصله، قال في ردالمحتار: مبتدأ وخبر اي قبل الشهادة على المصرف بالتسامع كالشهادة على اصله. (شاميه،جلد٢،صفي ١٣٣) اورجن لوگوں کا یہ بیان ہے کہ بیصرف قبرستان کے لئے تھی بینہ شرعی کے مقابلے میں ان ا یہ قول قابل النفات نہ ہو گا کیونکہ بینہ شبتہ شرعاً راجح ہوتے ہیں ۔ادرا گربینہ موجودنہیں تو بھی ماہر بدلیل استصحاب حال متولیوں کے سابقہ تصرف کو باقی رہنے دینا جاہیے تا وقتیکہ اس کے لاف دلیلِ شرعی ہے کوئی امرمحقق نہ ہوجائے خصوصاً جبکہ تقریباً ہیں برس سے بیصورت موجود ہے فقظ والثداعكم رمتولیان نے اس برا تفاق کیاتھا بنده عبدالستارعفااللهعنه نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان خيرمحرعفااللهعنه مهتم خيرالمدارس،ملتان DIMAN/4/19

adokadokadok

طلق دین مصالح کے لئے وقف کردہ زمین کامصرف مساجد ومدارس وغیرہ ہیں: ایک محلّہ میں ایک آ دی نے ایک جگہ مسجد کے لئے وقف کردی اور وقف شدہ جگہ پرکوئی چار د بواری وغیرہ نہیں بنائی گئی پہلے وقف کرنے والے کے رشتہ دار نے کہا کہ تمہاری جگہ کم ہے میں اپنی جگہ جو کہاس سے زیادہ ہے وقف کرتا ہوں۔اب سوال یہ ہے کہ پہلی وقف شدہ جگہ اب بیچی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور دوسری جگہ جہال مسجد بنائی جارہی ہے اس کی تغییر پراس پہلی وقف شدہ کی رقم لگ سکتی ہے یا نہیں؟ اور دوسری جگہ جہال مسجد بنائی جارہی ہے اس کی تغییر پراس پہلی وقف شدہ کی رقم لگ سکتی ہے یا نہیں؟ اور پہلی وقف شدہ جگہ پرکوئی نماز اوانہیں کی گئی اور نہ بی مسجد وغیرہ کی بنیا در کھی گئی ہے۔
سائل مسلم وقف شعم جامعہ بلا ا

### الجوال

اگرواقف نے جائیداد طلق دین مصالح کے لئے وقف کی تھی اگر چرز بانی کہا تو یہ وقف محجے ہوگیا اور اس کے بعداس موقو فہ جائیداد کو مجدود ین مدارس اور دوسرے دینی معرف میں خرج کرنا درست ہاوراگر وقف کرتے وقت تخصیص مجد کی کر دی تواب اس موقو فہ زمین میں مجد ہی بنائی جائے۔ وفی الاسعاف و لا یجوز له ان یفعل الا ما شرط وقت العقد .....وفی فتاوی الشیخ قاسم: "و ما کان من شرط معتبر فی الوقف فلیس للو اقف تغییرہ و لا تخصیصه بعد تقرر ہ و لا سیّما بعد الحکم" فقد ثبت ان الرجوع عن الشروط لا تصحیح (شامیہ جلد ۲ مفی ۱۹ کمودیہ جلد ۱۲ مفی ۲۸ کماس فقط واللہ الله مفتی خیرالمدارس ملتان بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مفتی خیرالمدارس ملتان

#### adbeadbeadbe

وقف جائیدادی آمدنی کوواقف کی منشاء کے مطابق خرج کرنا ضروری ہے: ایک شخص نے کسی دینی ادار ہے کواپنی کچھ جائیداداس شرط پروقف کی تھی کہاس کی آمدنی اس ادارے کے طلباء پرخرج کی جائے گی۔ تو کیااس موقو فہ جائیدادکواس دینی ادارے کی انتظامیہ

فروخت كرسكتى ہے يانہيں؟

سائل ..... عبدالله مظفر كره

الجوال

وقف کی جائیداد کوفروخت کرنانا جائزاور حرام ہے۔ اس کی آمدنی واقف کی منشاء کے مطابق خرچ کرنا ضروری ہے۔ مطابق خرچ کرنا ضروری ہے۔

بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۳۲۸/۵/۵

adosadosados

حکومت وقف زمین کسی کوالاث کرنے کی شرعاً مجاز نہیں: حکومت کسی زمین کی وقف والی حیثیت ختم نہیں کرسکتی:

زمین کا ایک حصہ جوسینکڑوں برسوں سے قبر ستان کہلاتا ہے اور اس زمین میں قبر ستان بھی واقع ہے اور کچھز مین قبروں سے فاضل ہے لیکن پہنیس کہ واقف کون ہے اور کن شرا اکلا پر وقف کیا گیا ہے لیکن بعد میں علاقے کے بعض لوگوں نے بطور شفعہ اگریز سرکار کے دور میں اس زمین کو حاصل کرنے کی درخواست کی تھی لیکن حکومت نے درخواست دہندگان کو بتایا کہ بیہ پورار قبقبر ستان کے لئے وقف ہے بعد میں ایک آ دمی نے اس رقبہ کو حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ہائی کورٹ نے اس کو بطور وقف قبر ستان کے بحال رکھا اور علاقہ کے چندمعز زلوگوں کو بطور متولی ممبر مقرر کر دیا اب چندلوگوں نے موجودہ حکومت کو درخواست دی ہے کہ بیز مین ہمیں دی جائے ابتدائی کا غذات ان

التخريج: (۱)....لما في العالمگيرية: وعندهما حبس العين على حكم ملك الله تعالى على وجه تعود منفعته الى العباد فيلزم ولا يباع ولا يوهب ولا يورث كذا في الهداية (عالمگيريه، جلدا مفحه ۳۵۰)

(مرتب بنده محم عبدالله عقاالله عنه)

کے نام تیار کئے گئے ہیں لیکن ابھی تک کاغذات ان کے نام منتقل نہیں ہوئے علاقہ کے عوام اور ممبروں نے ان کے خلاف اپیل دائر کر دی ہے۔اب سوال بیہ ہے کہا گرایک حکومت اس زمین کو کمبروں نے ان کے خلاف اپیل دائر کر دی ہے۔اب سوال بیہ ہے کہا گرایک حکومت اس زمین کوختم کسی خاص مقصد کے لئے وقف قرار دیتی ہے تو دوسری حکومت اس کی وقف والی حیثیت کوختم کر سکتی ہے پانہیں؟

سائل ..... الله بخش، سنده

### الجوال

صورت مسئولہ میں برتقد برصحت واقعہ جب ابتداء سے ہی بیز مین قبرستان پر وقف چلی آرہی ہے اور ہائی کورٹ نے بھی اس زمین کے بارے میں وقف کا فیصلہ بحال رکھا تو اب کسی کواس پر ملکیت کا دعویٰ کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔''

بنده محمداسحاق غفرالله

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۱/۱۲/۱۳ ه

محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۱/۰/۱۲ه

التخريج: (١) .....لما في الشامية: فاذا تم ولزم لايملك ولا يملّك، اى لا يقبل التمليك لغيره بالبيع و نحوه لاستحالة تمليك الخارج عن ملكه (الدرالخارمع الثاميه، جلد ٢، صفح ١٥٠٠)

(٢).....لما في البحر الرائق: والحاصل ان تصرف القاضي في الاوقاف مقيد بالمصلحة لا انه يتصرف كيف شاء فلو فعل ما يخالف شرط الواقف فانه لايصح (جلد٥، صفحه ٣٤٩) (مرتب بنده محم عبدالله عفاالله عنه)

## غاصب ہے مسجد کی وقف زمین کی قیمت وصول کرنا:

ایک شخص محمد ابراہیم نامی نے اپنی زندگی کے اندرائیے گھر والی زمین ایک مسجد کے نام انتقال کرادی کچھ عرصہ کے بعداس کی بیوی بھی فوت ہوگئی۔ اب وہ زمین قانونی طور پر مسجد کے نام ہے لیکن اب اس عورت کا بھانجا'' ناصر'' اور بھتیجا اس زمین پر قابض ہیں ان کا موقف ہے ہے کہ''ہم اس زمین کی قیمت مسجد کے متولی کو دیں گے''لیکن متولئی مسجد کہتا ہے کہ''ہم قیمت نہیں بلکہ زمین ہی لیں گئی تیمت کو مسجد کے متولی کو دیں گے'' آیا اب وہ اس زمین کی قیمت کو مسجد پر صرف کر کے زمین اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

سائل مست محمد احمد میاں چنوں میان کے خواجمد میاں چنوں میانل مست محمد احمد میاں چنوں میان چنوں

### الجوال

وقف تام ہوجائے کے بعد موقو فدز مین کی ہیے، ہبدوغیرہ سب ناجائز ہے۔ ہدایہ میں ہے: لایباع و لا یو هب و لا یورٹ (جلد۲، صفحہ ۲۱۵، ط:رحمانیہ) بلکہ مذکورہ زمین کاکسی دوسری زمین سے تبادلہ بھی جائز نہیں۔

در مختار میں ہے: و اما الاستبدال بدون الشوط فلا یملکہ الا القاضی (در مختار ، جلد ۲ ، صفحہ ۱۹۹) لہذا ناصر پرلازم ہے کہ وہ فوراً مسجد کی زمین انتظامیہ کے حوالے کردے۔ فقط واللہ اعلم سے مصد

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

بنده عيدالستارعفااللدعنه

مفتى خيرالمدارس،ملتان

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس، ملتان

DIMIT/A/10

#### adokadokadok

وقف زمین کے بدلے پینے لے کرسلے کرنے کا حکم:

ایک شخص نے پانچ ایکڑاراضی ایک مدرسہ کے لئے وقف کی لیکن اس کے بھتیجوں و دیگر رشتہ داروں نے ندکورہ پانچ ایکڑاراضی پر قبضہ کرلیا اور عدالت میں مدرسہ کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا مدرسہ جوابِ دعویٰ کی صورت میں خرچ کرتارہا، اب باہمی فیصلہ سے ان لوگوں نے اراضی مذکورہ پانچ ایکڑکاعوض اورعدالت میں خرچ شدہ رقم کی واپسی کے لئے ایک لا کھرو پیددیا ہے جو کہ مدرسہ کی کمیٹی کے پاس ہے مدرسہ کی آ مدز کو 8 وعشر وغیر ہتھیں ات پرخرچ تونہیں ہوسکتی کیا مذکورہ رقم ایک لا کھرو پیہ ازروے شریعت مدرسہ ومسجد کی تغیر پرخرچ ہوسکتا ہے یا طلباء کرام پرخرچ کیا جائے؟

سائل ..... اراكين كميني مدرسة عربيددارالعلوم، كهروژيكا

## الجوال

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،مکتان ۸/۱/۸۲۳۱ه الجواب صحيح بنده عبدالستار عفااللدعنه

بيده حبدانشار عقاالندعنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

محکمہ کم اوسٹ والوں سے وقف زمین چھڑا نا ناممکن ہوجائے تواس کے بدلے میں زمین لینے کی گنجائش ہے:

ایک مدرسه کی وقف شدہ زمین میں محکمہ ہاؤسنگ والوں نے سیور بچ لائن بچھا دی اور سڑک بنا دی تقریباً اٹھارہ سال سے کیس چلا آ رہا ہے اب محکمہ ہاؤسنگ والے اہل مدرسہ سے صلح کرنا چاہتے ہیں اس شرط پر کہ مدرسہ والے جگہ چھوڑ دیں اور اس سے متصل پیچھے پلاٹ لے لیں۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ کیا مدرسہ والوں کے لئے ایسا کرنا درست ہے یانہیں محکمہ سے مدرسہ کی زمین فارغ کرانا ناممکن ہے۔

سائل ..... محمد خالد، دُيره غازيخان

### الجوال

محكمه باؤستگ كا مدرسه كى وقف شده زيمن پر قبضه كرنا ايك جرم وگناه بخكمه ك ذمه لازم به كدوه اس كى تلاقى كر ي تلاقى كى ايك صورت اس كے معاوضه بيلى زيمن و ينا بھى بها گرکماس كے بدلے بيلى كوئى متباول جگرد ي تو عندالضرورت لينے كى شرعا اجازت بها لما فى الدر المختار: لا يجوز استبدال العامر الا فى اربع وفى الشامية: الاولى: لو شرطه الواقف، الثانية: اذا غصبه غاصب واجرى عليه الماء حتى صار بحراً فيضمن القيمة ويشترى المتولى بها ارضاً بدلا، والثالثة: ان يجحده الغاصب ولا بينة، اى واراددفع القيمة، فللمتولى اخذها ليشترى بها بدلها (الدرالخارمع الشاميه، جلدا ، مفي مورالله على الشاميه، جلدا ، مفي مورالله على الشاميه، مفتى غيرالمدارس، مثان بنده محموم بدالله عند مفتى غيرالمدارس، مثان

#### अवेर्वक्रअवेर्वक्र

وقف زمین فروخت کر کے شہر میں مدرسہ کھولنا:

متوفی خان حبیب اللہ خان نے اپنی زندگی میں گاؤں کی مسجد و مدرسہ کی آبادی کے لئے ستائیس ایکڑر قبہ وقف کمیا تھا، اور اپنی زندگی میں مسجد و مدرسہ کو وہ خود ہی چلاتے رہان کی وفات کے بعد ان کے صاحبز اور سعیداللہ خان نے مسجد و مدرسہ کو چلایالیکن غلط انتظام ہونے کی وجہ

ے مدرسہ مقروض ہوگیا جس کی وجہ ہے تقریباً ایک سال تک بند کردیا گیا، اب سال کے بعد کھول
دیا گیا ہے اب متولئی وقف اور کچھ دوسرے حضرات کی رائے میہ ہے کہ مدرسہ دیہات میں ہے اس
لئے نہیں چل سکتا جبکہ آمدنی کافی ہے لہذا وقف شدہ رقبہ کچھ بچھ کے کرشہر میں مدرسہ بنایا جائے جو فہ کورہ
گاؤں والے مدرسہ کی شاخ کہلائے گا اور باقی رقبہ کی آمدنی کچھ یہاں خرچ کی جائے اور کچھ شہر
میں۔اب دریا فت طلب اموریہ ہیں!

(۱)..... ندکوره صورت کومدنظرر کھتے ہوئے کیا وقف شدہ رقبے کو بیجنا جائز ہے؟

(٢)....اگرمتولى موقوفەر تبے كونى كرمذكوره گاؤل كى مىجدومدرسىقىير كراد بو كيابيجائز بے يانهيں؟

(m) ..... كيا موقو فداراضي كا تبادله بالاراضي جائز بي يانهيس؟

سائل ..... مولوى رياض احمر، بور يوالا

العوال

(۱-۲).....صورت مسئولہ میں نہ بیچ کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی تبادلہ جائز ہے کیونکہ تبادلہ کی اجازت صرف دوصورتوں میں ہے!

(الف) .....وقف كرتے وقت تبادله كى شرط لگادى جائے۔

(ب).....وقف زمین کسی لحاظ سے بھی قابل انتفاع ندر ہے۔ جبکہ صورت مسئولہ ان میں سے نہیں ہے۔

ثاميه شي م كن اعلم ان الاستبدال على ثلثة اوجه: الاول: ان يشرطه الواقف لنفسه اولغيره ..... فالاستبدال فيه جائز على الصحيح وقيل اتفاقاً والثانى: ان لا يشرطه سواء شرط عدمه او سكت لكن صار بحيث لا ينتفع به بالكلية بان لا يحصل منه شئ اصلا او لا يفى بمؤنته فهو ايضاً جائز على الاصح اذا كان باذن القاضى ورأى المصلحة فيه، والثالث: ان لا يشرطه ايضاً ولكن فيه نفع

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۲/۱۱/۵ الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خيرالمدارس، ملتان

#### addisados addis

وقف شدہ مکان پرنہ غاصبانہ قبضہ جائز ہے اور نہ ہی فروخت کرنے کی اجازت ہے:

ایک شخص جس کانام حاجی ابراہیم ہاس نے اپنی زندگی میں اپنامکان ایک مجد کے نام وقف کروادیا تھا عدالتی کاغذات بھی ہمارے پاس ہیں اوراس کی ایک ہوہ تھی وہ اس مکان میں رہتی تھی وہ بھی اللہ کو پیاری ہوگئی، اب حاجی ابراہیم کے بھانجے نے اس مکان پر قبضہ کرلیا ہے وہ کہتا ہے یہ مکان میراہے، اس کی وضاحت کریں کہ یہ مکان مجد کو ملنا چاہیے اوراس بات کی بھی وضاحت کریں کہ بعض آ دی گئے ہیں کہ یہ مکان کم قیمت پر حاجی صاحب کی بیوی کے بھانچ کوفر وخت کر دوجبکہ مجد والے کہتے ہیں کہ ہم یہاں مدرسہ بنا کیں گیا مصحد کی بیوی کے بھانچ کوفر وخت کر دوجبکہ مجد والے کہتے ہیں کہ ہم یہاں مدرسہ بنا کیں گیا مصحد کی دوکا نیس بنا کیں گے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس مکان کوفر وخت کر کے اس شہر کی تمام مساجد میں اس کی قیمت کوفسیم کیا جائے۔ یہ سے جی اغلا حاجی صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ جب تک مساجد میں اس کی قیمت کوفسیم کیا جائے۔ یہ بھی ہے بیا غلا حاجی صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ جب تک میری ہو دی زندہ رہے گی وہ اس میں رہائش رکھی ۔

میری ہو دی زندہ رہے گی وہ اس میں رہائش رکھی گ

مذكوره مكان مسجد كے لئے وقف ہو چكا ہے اب وہ مسجد كى ملك ہے۔

مندييش ب: واذا كان الملك يزول عندهما يزول بالقول عند ابى يوسفُ وهو قول الائمة الثلاثة وهو قول اكثراهل العلم وعلى هذا مشائخ بلخ وفي المنية وعليه الفتوى كذا في فتح القدير (عالمكيريه، جلدا، صفحاه)

جب مکان مسجد کے لئے وقف ہو چکا ہے تواس کوفروخت کرنایا کسی کااس پرنا جائز تسلط شریعت

مطهره كى نظريس جرم باسيصرف معجد كى ضروريات مين استعال كياجائ \_ فقط والله اعلم

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۹/۸/۱۱سآه الجواب سيح بنده عبدالستارعفااللدعنه

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس، ملتان

#### adbsadbsadbs

مغصوبہ زمین کے بدلے میں غاصب کوزمین دے کرمغصوبہ زمین میں مدرسہ بنانے کا تھم:

ایک شخص نے دوائر کیوں کی زمین غصب کی ہے دوسر شخص غاصب کوزمین کے بدلے میں زمین دے کرغصب شدہ زمین کو مدرسہ کے لئے وقف کرنا چاہتا ہے۔ از روئے شریعت وضاحت فرما کیں کہ آیا اس زمین کے ساتھ تبادلہ کر کے اس زمین کومدرسہ کے لئے وقف کرنا شرعاً صبحے ہے پنہیں؟

الجوال

ان دونو ل الركول كى رضامندى حاصل كيے بغير مغصوبه اراضى كو حاصل كر كے اس ميں مدرسه بنانا اور وقف كرنا شرعاً جائز نہيں () مسلسسسسسسسسسسسسسفقط واللہ اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، مکتان ۱/۱۱/۲۲ اه

التخريج: (۱).....لما في الشامية: قوله: وشرطه شرط سائر التبرعات، افادان الواقف لا بد ان يكون مالكاً له وقت الوقف ملكاً باتاً ولو بسبب فاسد وان لايكون محجوراً عن التصرف، حتى لووقف الغاصب المغصوب لم يصح وان ملكه بعد بشراء او صلح (ثاميه، جلد ۲ مفي ۵۲۲ هـ فريديديد)

(مرتب بنده مجم عبد الشرعفا الشرعني الشرعفا الشرعنية)

مجدیامدرسہ کے لئے خریدی ہوئی زمین وقف کرنے سے پہلے فروخت ہوسکتی ہے:

ایک قطعہ اراضی کو مجد بنانے کے لئے خریدا گیا ہے لیکن اس پر ابھی تغیر نہیں ہوئی لیکن اب قریب دوسری جگہ تغیر مجد کے لئے زیادہ موز ول معلوم ہوتی ہے نیز اس کا رقبہ بھی وسیع ہے اس الے خیال ہے کہ پہلی جگہ کوفر وخت کر کے دوسرار قبہ خرید لیا جائے جوزیادہ موز ول ہے۔ اس بارے میں شریعت کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... احمد نواز ، لودھرال

العوال

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، مکتان ۱۲۸/۵/۲۰

adbeadbeadbe

مسجد کے لئے زمین وقف کرتے وقت اس میں اپنے لئے دروازہ کھو لنے کی نبیت کرنا: (۱).....ایک آ دی زمین وقف کرتا ہے بنام مسجد ومدرسہ اور چار دیواری کھنچتا ہے اور اس میں گرانی

كے لئے درواز وركھنے كى نيت كرتا ہے۔ كيابينيت اس وقت كرسكتا ہے؟

(۲) ..... ای ذکور مخص نے ایک شاہراہ وقف کی تھی اب سی مصلحت کی بناء پراسے بند کرسکتا ہے؟ سائل ..... محمد دین، ملتان

العوال

(۱) .....ينيت كرنا درست ب- عالمكيرييش ب: اذا وقف ارضاً او شيئاً آخر وشرط

الكل لنفسه او شرط البعض لنفسه مادام حياً وبعده للفقراء قال ابويوسفُ الوقف صحيح ..... وعليه الفتوى ترغيباً للناس في الوقف (عالمگيريه، جلد٢، صفحه ٢٩٥) صحيح ..... اس شاهراه كوبند كرنا درست نبيس تاكه واقف كواس پرآ مدورفت كاثواب ملتار بـ - فقط والله الممام فقط والله الممام

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۲/۱۱/۱۹۳۱ الجواب سجيح بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خيرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

واقف كى شرا ئطنص شارع كى طرح واجب العمل ہيں:

میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہاسکی جائیداد میں سے ''سواچھ'' ایکڑر قبہ مدرسہ کے طلباء کے لئے وقف ہے ان کا خور دونوش اس رقبہ سے حاصل کیا جائے۔ دوسرا اس نے یہ بھی وصیت کی تھی کہ اس رقبہ کو فروخت نہیں کرناصرف طلباء کے خور دونوش کی اجازت ہے۔لیکن اب مدرسہ والے اس رقبہ کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔کیاان کے لئے اس رقبہ کوفروخت کرنا جائزہے؟ ساکل جہاں رفیق احمد،مکان نمبر ۱۳۲۱، لیہ سائل ...... رفیق احمد،مکان نمبر ۱۳۲۱، لیہ

## الجوال

موقوفه زمین کوفروخت کرنا شرعاً جائز نہیں۔ ہندیہ میں ہے: لایباع و لا یوهب و لا یورث کذا فی الهدایه (عالمگیریہ، جلد۲، صفحہ ۳۵۰)

نیز واقف کی شرائط پر عمل کرنا شرعاً ضروری ہے۔ در مختار میں ہے: شوط الواقف کی شرائط پر عمل کرنا شرعاً ضروری ہے۔ در مختار میں ہے: شوط الواقف کنص الشادع ای فی المفہوم والدلالة ووجوب العمل به (در مختار، جلد ۲ مسفی ۱۹۲۳) لہذا اس رقبہ کی آمدنی کو طلباء پرخرچ کیا جائے رقبہ فروخت کرنے کی ہرگز اجازت کا ہم گز اجازت

نبين\_....فقط والله اعلم

بنده محمرعبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۳/۱/۳۱ه الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دالافتاء خیرالمدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

مسجد كى وقف زمين مين سركارى سكول بنانا اورايك مفتى صاحب كاغلط فتوى:

مسجد کے لئے وقف شدہ زمین شہر کے کچھ بروں نے سرکاری پرائمری سکول کے لئے دے دی اور اس پرسکول بنادیا گیا ہے ایک مفتی صاحب نے کہا کہا گروہ سکول بھی بھارتمہارے کام آتا ہے تو جائز ہے لیکن ہم نے اس سکول کوصرف ایک مرتبہ جلسہ پرعلاء کو بٹھانے کے لئے استعال کیا ہے جبکہ ہماری ضرورت اس کے علاوہ بھی پوری ہوجاتی ہے۔

سائل ..... محداحد، رحيم يارخال

DIFTY/4/0

الجوال

مسجد کے لئے وقف اراضی پرسکول بنانا جائز نہیں ہے '' سسسفقط واللہ اعلم الجواب سجیح بندہ محمد اسحاق عفر اللہ لہ بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس، ملتان

adokadokadok

وقف مال بطور قرض دينے كاتكم:

متولی مدرسہ چرم وغیرہ یاعطیات میں سے سی کورقم بطور قرض دے سکتا ہے یانہیں؟

التخريج: (۱)....لما في الشامية: انهم صوحوا بان مواعاة غوض الواقفين واجبة (جلد٢ ، الم ٢٨٣) من ٢٨٠٠) من المناهبة عند المناهبة والمحل المناهبة المناهبة عند المناهبة عند المناهبة والمحل المناهبة المناهبة

نیزاس بارے میں بھی مفصل تحریر فرمائیں کہ متولی مال میں وکیل ہے یانہیں؟

سائل ..... حافظ محمر عباس، جند واله، بمكر

الجوال

قیت چرمهائے قربانی کی ہے تملیک کرانے سے قبل اس میں کوئی قرض وغیرہ کا تصرف کرنامہتم کے لئے جائز نہیں ہے اور دیگر عطیات، چندہ میں اس زمانے کے اندراصل تو یہی ہے کہ قرض نہ دیا جائے کیونکہ وصولی دشوار ہوجاتی ہے اور رقم کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن اگر کسی معتدکو جہاں ضیاع کا اندیشہ نہ ہوقرض دیا تو اس کی بھی فی الجملہ شرعا مخبائش ہے۔

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ماکر ۱۳۸۶ ه الجواب سيح خيرمحم عفاالله عنه مهتم خيرالمدارس، ملتان

addisaddisaddis

مسجد يامدرسه كاچنده مم موجائة وجوب صان مين تفصيل:

زیدانجمن کاتنخواہ دارسفیر ہے اس کے پاس فراہم کی ہوئی چندہ کی رقم ہے جواس نے اپنی جیب میں رکھی ہوئی ہے تا کہ انجمن تک پہنچادے راستے میں رقم کسی جیب کترے نے اڑا لی تو بحوالہ کتب بتلا کیں کہ ایسی رقوم سفیروں کے پاس امانت ہوتی ہیں یانہیں؟ کیا انجمن کوشر عا اختیار ہے کہ اس سفیر کی درخواست پر بیر قم معاف کردے؟

سائل ..... عمرفاروق

### العوال

سفیرکو جوروپیہ چندہ کا ملتا ہے وہ اس کے پاس امانت ہوتا ہے جس کا تھم ہیہ ہے کہ اگر سفیر نے اس چندہ والے روپیم سکی تم کا ذاتی تصرف نہیں کیا تھا سوائے اس کے کہ اتناخرج کیا جتنی اس کو ضرور روت تھی باقی روپیہ اس نے بعینہ محفوظ رکھا نہ اس کو ذاتی ضروریات میں خرچ کیا اور نہ اس کو ذاتی روپیہ کے ساتھ ملایا تب تو وہ محض امین ہی رہا اس پر ضمان نہیں ہے لیکن اگر اس نے کچھر و پیدا پی ذاتی ضروریات میں خرچ کر لیا تھا کہ گھر پہنچ کر واپس دیدونگایا ذاتی روپیہ سے خلط کر دیا تب یہ محض مستقرض ہوگیا اب چندہ کا روپیہ اس پر خرض ہوگیا در یں صورت اس پر ضمان واجب ہوگی ()

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبرالمدارس، ملتان ۱/۱/۱ه الجواب سيح خيرمحمد عفاالله عنه مهتم خيرالمدارس، ملتان

#### अवेरिक्ष अवेरिक्ष अवेरिक

مشتر كهطورير بنايا كيامهمان خانه وقف كى تصريح كے بغير وقف شارنه موكا:

میرے والدمحترم (مرحوم) محدصدیق (قوم راجپوت سکنه کلورکوف شلع بھر) نے ایک عدد پلاٹ محکمہ بحالیات کو قیمت ادا کر کے حاصل کیا اس کے پچھ عرصہ بعد ہماری برادری کے پچھ لوگوں کو بیضرورت پیش آئی کے محصدیق مذکور کے پلاٹ پرمہمانوں کے قیام کے لئے مشتر کہ خرچہ سے ایک کمرہ تعمیر کریں۔ پس نو (۹) افراد (جس میں محدصدیق بھی شامل ہے) نے مشترک طور

التخريج: (۱)....لما في العالمگيرية: رجل جمع مالاً من الناس لينفقه في بناء المسجد فانفق من تلك الدراهم في حاجته ثم ردَّ بدلها في نفقة المسجد لايسعه ان يفعل فان فعل ..... اما الضمان فواجب كذا في الدراهم في حاجته ثم ردَّ بدلها في نفقة المسجد لايسعه ان يفعل فان فعل ..... اما الضمان فواجب كذا في الدراهم في حاب بنده محمور الشرائية على البحر الرائق: (جلده، صفيه ٢٠٠٠) (مرتب بنده محمور الشرعفا الله عنه)

پرید کمرہ تغیر کرادیا اور اس طرح یہ کمرہ مہمان خانہ کے طور پر استعال ہونے لگا، برادری کے جن لوگوں نے کمرے کی تغییر میں حصہ ڈالا تھا اب ان میں سے سات افراد بشمول میرے والدصاحب مرحوم وفات پا چکے ہیں اس مرحلہ پر میں اپنی اولاد کیلئے میں اپنے والد مرحوم کے ملکیتی پلاٹ پر رہائشی کمرے تغییر کرانا چاہتا ہوں اور میرے والد مرحوم نے برادری کے لوگوں کے جونام کھوائے سے کہ وہ بطور بیٹھک اس جگہ کو استعال کرتے رہیں ان کو میں ایک کمرے کی موجودہ قیمت تقریباً بن چون ہزار روپے "( ۱۹۰۰ میں اور کوجودہ قیمت تقریباً بیت ہوں ہوں کے اس کے اس افراد کوجودہ قیمت بھونے ہیں یاان کے ورثاء جوموجود ہیں ان کو میں ان کوجودہ ہیں بان کوجودہ ہیں ان کو کہ فی کس اس پلاٹ پر تغییر کے گئے کمرے کی موجودہ قیمت بھون ہزار روپے برابر تقسیم کردوں جو کہ فی کس اس پلاٹ پر تغییر کے گئے کمرے کی موجودہ قیمت بھون کی اردو ہے برابر تقسیم کردوں جو کہ فی کس اس پلاٹ پر تغییر کے گئے کمرے کی موجودہ قیمت بھون کی صادر فرمادیں۔

سائل .....محمد یا مین محلّه مبارک کلورکوث، بھکر (البجو (رب

فقہاء کرام نے وقف کی صحت کے لئے جن شرائط والفاظ کا ذکر کیا ہے ان کے نہ پائے جان کے دہ پائے جان کے دہ پائے جانے کی وجہ سے مذکورہ کمرہ وقف نہیں ہوا، لہذا مذکورہ کمرہ کی قبیت کی ادائیگی کے بعد سائل کمرہ کا مالک ہوگا اور تصرف کرنے میں خودمختار ہوگا۔

لما في البدائع: ومنها ان يخرجه الواقف من يده ويجعل له قيماً ..... ومنها ان يجعل اخره بجهة الاتنقطع ابداً (النز) (جلد٢،صفح ٢٢٠٠)

وفى الدرالمختار: وركنه الالفاظ الخاصة كارضى هذه صدقة موقوفة مؤبدة على المساكين ونحوه من الالفاظ كموقوفة الله تعالى او على وجه الخير او البر واكتفى ابويوسف بلفظ موقوفة فقط (جلد ٢، صفح ا ٢٠٠٥) وقظ والثراعلم

بنده محمداسحاق غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳/۲۲/۱۳/۲۲ه

### مدرسہ کے لئے وقف لاؤڈ اسپیکر کومسجد کے لئے بلامعاوضہ استعال کرنا:

ایک لاؤڈسپیکر جوایک اسلامی درسگاہ کے نام وقف ہے اس کو بلامعاوضہ دوسری جگہ (شہر کی جامع مسجد) میں لگانا جس کے لگانے سے درسگاہ کونقصان اٹھانا پڑتا ہے حالانکہ اسلامی درسگاه خود مالی مشکلات میں پھنسی ہوئی ہےا لیسی حالت میں بلامعاوضہ لاؤڈ اسپیکرشہر کی جامع مسجد میں لگا کر درسگاہ کونقصان پہنچانا جائز ہے یا ناجائز؟

(نوٹ) درسگاہ اور جامع مسجد کی انتظامیہ کمیٹی ایک ہی ہے۔

سائل ..... بيد ماسر مدرسه عربيد دارالعلوم الاسلاميداشاعت القرآن وگري (لجو (ل

صورت مسئولہ میں برتقد برصحت سوال جبکہ بیلا و ڈسپیکراسلامی درسگاہ کے نام وقف ہے اور واقف نے بوقت وقف اسے جامع مسجد میں استعال کرنے کا ذکر نہیں کیا تو اب اسے اسلامی درسگاہ کےعلاوہ کسی دوسری جگہ میں بلامعاوضہ استعال کرنا جائز نہ ہوگا 🖰 فقط واللہ اعلم

بندبعيدالستارعفااللهعنه

الجواب سيحج

نائب مفتى خيرالمدارس، ملتان

محدعبداللهعفااللهعنه

DITZ9/1/11

مفتى خيرالمدارس،ملتان

#### **කර්රිය කර්රිය කර්රිය**

محكمهاوقاف ميں ملازمت كاحكم:

یا کتان کے اندر جتنے مزارات ہیں ان کے اوپر غیراللہ کے نام کا پیسہ جمع ہوتا ہے نیزیہ

التخريج: (١)....لما في الشامية: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه،جلد٢، صفح ٢٨٢) وفي البحر: وفي القنية: سبل مصحفاً في مسجد بعينه للقرأة ليس له بعد ذالك ان يدفعه الى آخر من غير اهل تلك المحلة (البحرالرائق، جلد٥، صفح ٣٨١) (مرتب بنده محم عبدالله عفاالله عنه) پیر تمام اوقاف کے اندر کام کرنے والے ملاز مین کودیا جاتا ہے اس کا کیا تھم ہے نیز اس کے اندر اوقاف کی مساجد کے علماء بھی شریک ہیں؟

سائل ..... فياض نديم، بهاول مُكر

الجوال

چونکہ محکمہ اوقاف کی بہت می مدات ہیں اور اکثر آمدن ناجائز بھی نہیں ہے اس لئے اوقاف ہے محکمہ میں ملازمت جائز ہے اور تنخواہ لینا بھی جائز ہے ، کما فی احسن الفتاوی (جلد ۲، صفحہ ۲۲) .....فقط واللہ اعلم

> بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان

> > addisaddisaddis

ر بط کے بعدوقف کرنے کی نیت سے خریدی گئی کتب وقف نہیں جب تک کہ زبان سے وقف نہ کرے:

اگرکوئی مخف دینی کتب اس نیت سے خریدے کہ پڑھنے کے بعد انہیں وقف کردوں گایہ نیت اس نے زبان سے بھی کی ہولیکن بعد میں ان کو پچ کر قیمت اپنے استعال میں لے آیا ہوالیا کرنا جائز ہے؟

سائل ..... محرفهيم بستى خداد، ملتان

العوال

اس نیت کے ساتھ خرید نے سے وہ کتب وقف نہیں ہوں گی ۔ لہذاان کتابوں کوفروخت

التخريج: (۱)..... لما في الشامية: وان يكون منجّزاً مقابله المعلق والمضاف (جلد٢ ،صفح ٥٢٣) (مرتب بنده محم عبدالله عفاالله عند) کر کے ان کی قیمت کوا ہے استعال میں لا نا درست ہے ۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اللہ الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس، ملتان منیس دار الافتاء خیر المدارس، ملتان میں دار الافتاء خیر المدارس، ملتان سے ۱۳۲۳/۱/س

#### adosadosados

مدرسه کی زائداز ضرورت کتب کا دوسرے مدرسہ کے ہاتھ فروخت کرنایا مفت ہبہ کرنا:

مدرسے کے استعال کے قابل نہیں بوجہ قدیم ہونے کے یاغیر درسی ہونے کے یاالی کتب ہیں جن مدرسے کے استعال کے قابل نہیں بوجہ قدیم ہونے کے یاغیر درسی ہونے کے یاالی کتب ہیں جن پر حاشیہ ہواراب وہ طلبہ کونہیں دی جاتیں بلکہ بلا حاشیہ والی کتب (نحو کی ابتدائی) دی جاتی ہیں اب ان کی ضرورت نہیں رہی۔ آیا اب ان کو بیچنایا کسی دوسر سے مدرسے کو دینا جائز ہے یانہیں؟ سائل سست حبیب الرحمٰن ، مدرسہ عربید رائیونڈ

العوال

اليى كتب جوقد يم اور بوسيده مونى كى وجه على الكل نا قابل انفاع بين توان كو بي الكل يا قابل انفاع بين توان كو بي الكل كا وابد كرنا شرعاً جائز ب-حشيش المسجد اذا خرج من المسجد ايام الربيع ان لم يكن له قيمة لابأس بطرحه خارج المسجد ولا بأس بدفعه والانتفاع به (خلاصة الفتاوئ، جلدم، صفحه ٢٥٥)

# مسجد کیلئے وقف کتبِ حدیث کوصندوق میں بند کر کے رکھنا اور کسی کومطالعہ کیلئے نہ دینا کیسا ہے؟

ہارے چک نمبر 123/10 جدید میں تقریباً ۱۹۷۴ء سے احادیث کی متعدد کتب کی خفر کے متعدد کتب کی خفل نے ہاری مجدکودے دیں وہ کتب اس وقت سے ایک صندوق میں مقید ہیں ایک آدی نے اس صندوق کو تالالگایا ہوا ہے۔ ان کتب احادیث کا شرکی روسے کیا حل ہے اور ان کتب احادیث کو مقید کرنے کا گناہ کس پرلازم ہوگا۔ آیا یہ کتب کسی درس میں دے دی جا کیں یا ان کو عام پڑھنے کے لئے رکھ دیا جائے ان کے متعلق شرکی تھم کیا ہے؟

سائل ..... محم عبدالله

الجوال

ان کتب کو بند کر کے نہ رکھا جائے بلکہ عام افراد کے مطالعہ کے لئے باہر رکھ دیں۔ فقط واللہ اعلم

بنده عبدالحكيم عفى عنه بنده عبدالحكيم عفى عنه نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان با/١١/١٨م

adokadokadok

اقوام متحدہ کے تیار کردہ تالا بوں سے نفع اٹھانا کیساہے؟

قبل از قیام پاکستان کچھ غیرمسلموں نے خلق خدا کونفع پہنچانے کے لئے کچھ رفائی کام کئے مثلاً کنویں، چشمے، تالاب وغیرہ اور آج کل پرائیویٹ غیرمسلم تنظیمیں اقوام متحدہ کے فنڈ سے یا

التخريج: (۱) .....لما في الشامية: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه ، جلد ٢ ، منح ٣ ٢٨٣) وفيه ايضاً: وان وقفها على طلبة العلم فلكل طالب الانتفاع بها في محلها (شاميه ، جلد ٢ ، منح ١٢٥) (مرتب بنده محم عبدالله عنه الله عنه ) ا پے ممالک کی گرانٹ ہے آب نوشی کی سیمیں بناتے ہیں ہمارے مسلمان بھائی ان سے پانی پیتے ہیں اور پھلوگوں نے اس کے لئے اپنی زمینیں وقف کررکھی ہیں۔اب پہلاسوال بیہ کہ ان کا پانی پینا حلال اور جائز ہے یانہیں؟

(۲).....جن لوگوں نے اپنی زمینیں وقف کی ہیں وہ عنداللہ ما جورہوں کے یانہیں؟

(٣) ....ان غيرمسلموں سے اظہارتشكرازروئے شرع جائز ہے يانہيں؟

سائل.....حاجى عبدالغفار، ملتان

### الجوال

(۱) ..... كافر ذى كا وقف شرعاً درست ب- بنديي من ب: امّا الاسلام فليس بشرط فلو

وقف الذمى على ولده ونسله وجعل آخرهٔ للمساكين جاز ويجوز ان يعطى المساكين المسلمين واهل الذمة (عالكيريه، جلد٢، صفح ٣٥٦)

ندکورہ بالا جزئیہ سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم کے وقف سے مسلمان منتفع ہو سکتے ہیں، لہذا مذکورہ تالا بوں وغیرہ سے پانی پینے کی گنجائش ہے کیکن ان کی سازشوں کا شکار نہ ہوں۔

(٢)....ز مین کاوقف بھی جائز ہے اور ان شاء اللہ عند اللہ ما جور ہوں گے۔

(۳) ....غیرمسلم کاشکر میادا کرنے کی گنجائش ہے تا ہم حدسے تجاوز نہ کرے۔ نیز علماءاور دوسرے ذمہ داروں پرلازم ہے کہاس بات کا خاص خیال رکھیں کہوہ رفا ہی ادارے عوام الناس کے ایمان کھیا۔

ہے نہ کھیلیں۔ .....فقط واللہ اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان

DIMTT/11/12

الجواب سيح

بنده عبدالستارعفااللهعنه

رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان

ados ados ados

# کیاوقف زمین کی پیداوار ہے عشر نکالناضروری ہے؟

(۱) .....رائے ونڈ مرکز کی تقریباً دس مربع زمین ہے جہاں ہرسال سالانہ اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ اس زمین پر ہرسال دوفصلیں کاشت کی جاتی ہیں جبکہ بیز مین ٹیوب ویل کے ذریعے پینچی جاتی ہے یہ وقف شدہ زمین ہے اور اس کا ایک متولی بھی مقرر ہے۔ آیا اس وقف شدہ زمین کاعشر نکالنا ضروری ہے یانہیں؟

(٢) ....اس كعشر كامصرف كيا موكا؟

سائل .....مولوى حبيب الرحمٰن ، مدرسه عربيدائيونله

# الجوال

(۱).....وقف شده زمین کی پیدادار سے بھی عشر نکالناشر عاواجب ہے۔

لهافى الدر المختار: ويجب (العشر) مع الدين وفى ارض صغير ومجنون ومكاتب ومأذون ووقف وفى الشامية: قوله "ووقف" افاد ان ملك الارض ليس بشرط وانما الشرط ملك الخارج لانه يجب فى الخارج لا فى الارض فكان ملكه له وعدمه سواء،بدائع (درمخارمع الثاميم،جلد٣،صفي٣١٨)

اور چونکہ بیز مین ٹیوب ویل کے پانی سے پیچی جاتی ہے، لہذا اس میں نصف عشر تکالناواجب ہے۔ لما فی الدر المختار: ویجب نصفه فی سقی غرب ای دلو کبیر و دالیة ..... لکثرة المؤنة، وفی کتب الشافعیة: او سقاه بماء اشتراه، وقو اعدنا لا تأباه (جلد ۳، صفح ۱۳۱۲)

(۲) .....اس عشر کامصرف بھی وہی ہے جوز کو ق کامصرف ہے۔

لما في الدرالمختار: باب المصرف اي مصرف الزكواة والعشر.....هو فقير ((النح) (ورمخار،جلر۳،صفح،۳۳۳)

وفي الشامية: قوله "ومصرف الجزية والخراج" قيد بالخراج لان العشر مصرفه

مصوف الزكاة (شاميه مطلب في مصارف بيت المال ،جلد ٢ مسفيه ٣٣٥) - فقط والله اعلم

كتبه:محمد ابوالدرداء في عنه مخصص في الفقه ۱۳۱۸/۳/۲۳ الجواب صحیح احقر محمد انورعفا الله عنه مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok

### وقف ووصيت كي ايك عجيب صورت:

زیدنے (جوغیرشادی شدہ ہونے کی وجہ سے لاولد ہے) اپنی جائیدادِ منقولہ اورغیر منقولہ کے متعلق روبروگواہان میلکھ دیا کہ 'اگر کسی جگہ میری شادی ہوجائے اوراولا دپیدا ہوجائے تو ایسی صورت میں صرف چوتھا حصہ اس کا ہوگا اور باقی تین حصے منقولہ وغیر منقولہ کو وقف بنام فلال ادارہ کرتا ہوں جائیدادِ موقوفہ سے میر اتعلق صرف تازیست آمدنی وفر وختگی سے ہوگا اور اگر شادی اور اولا دنہ ہوئی تو سالم جائیدادوقف تصورہ وگی ''پھراس زیدنے جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ اپنے قبضے میں رکھی۔ اب چند سوال ہیں!

(۱) .... شرعازید کے بیان مذکورہ کی حیثیت وصیت نامہ کی ہے یاوقف نامہ کی؟

(۲) .....اس بیان کے بعد زیدا پی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ یا اس کا پھے حصہ فروخت کرنے کا مجاز ہے یا نہیں؟ واضح رہے کہ زید نے اس بیان کے بعدا پی زندگی میں جائیداد کا پھے حصہ فروخت کر دیا تھا اور رقم وغیرہ اپنی ذات پر صرف کر تار ہانیز بعض دینی اداروں کو چندہ بھی دیتارہا۔
(۳) .....کیا وہ اپنی ' جائیدا ' ' ادار کہ فرکورہ کے بجائے کسی دوسرے دینی ادارہ کے نام وقف کرسکتا ہے یا نہیں؟ واضح رہے کہ زید نے جس ادارے کے نام جائیدادوقف کی تھی اس ادارے کے منتظم کو قبضہ بھی دے دیا تھا۔

کو قبضہ بھی دے دیا تھا۔

سائل ..... حافظ محمد بلال ، لوہاری گیٹ ، لاہور

(الجو (آب

برتقد برصحت واقعه صورت مسئوله ميل مذكورة تحرير كي حيثيت وصيت نامه كي ہے كيونكه زيد

نے تازیست فروشکی اور آمدنی کاحق اپنے لئے رکھا ہے اور حق فروشکی صحب وقف سے مانع ہے۔

ہندیہ میں ہے: و منها ان لایذ کر معه اشتراط بیعه و صرف الثمن الی حاجته فان قاله
لم یصح الوقف فی المختار کما فی البزازیة (ہندیہ،جلد۲،صفحه۳)
مفید ادخ أن ان کان الداقف قال فی المالة فی المالة فی مالی الداری مالی قال مالال

وفيه ايضاً: ان كان الواقف قال في اصل الوقف على ان ابيعها ..... قال هلال: "هذا الشرط فاسد يفسد به الوقف" (بنديه بجلد ٢ ، صفح ٣٩٩)

مذكوره بالاجزئيات سيمعلوم هوا كهفر وختكى كاحق ركهني كصورت ميس وقف درست نهيس ہوتا۔البتہ خط کشیدہ الفاظ سے وارث شرعی ہونے کی صورت میں تیسرا حصہ (۳/۱) وقف سمجھا جائے گاور ٹاء کی اجازت یا وار شے شرعی نہ ہونے کی صورت میں کل جائیدادموت کے بعد وقف ہوگی۔ منربيش ب: ولوعلق الوقف بموته بان قال اذا متُّ فقد وقفت دارى على كذا ثم مات صح ولزم اذا خرج من الثلث وان لم يخرج من الثلث يجوز بقدر الثلث ويبقى الباقي الى ان يظهر له مال آخر او تجيز الورثة فان لم يظهر له مال آخر ولم تجز الورثة تقسم الغلة بينهما اثلاثاً ثلثها للوقف والثلثان للورثة (جلدا ،صفحها ٢٥٥) الحاصل: مٰدکورہ تحریر گویاوقف کی وصیت ہےلہٰذا زندگی میں فروختگی کاحق حاصل ہے مٰدکورہ بالاحکم تحریر وقف کا ہے اور اگر زید کسی دوسرے ادارے کو اس تحریر سے پہلے وقف کر چکا ہے اور منتظم کو قبضه بھی دے چکا ہے تو سابقہ وقف صحیح ولازم ہو جائے گا زید کی بیع وشراءاور مذکورہ تحریر کالعدم ہو گی۔امام ابو یوسف ؓ کے نزد کی صرف زبان سے کہہ دینے سے وقف صحیح ہوجاتا ہے۔ اذا کان الملك يزول عندهما يزول بالقول عند ابي يوسفُ..... وقال محمدٌ لايزول حتى يجعل للوقف ولياً ويسلم اليه (بنديه،جلد٢،صفحه١٣٥)..... فقط واللهاعلم بنده محمرعبداللهعفااللهعنه مفتى خيرالمدارس،ملتان 2/1/2/2+11B

# مسجد کے لئے زمین وقف کر دینے کے بعد اُس سے خود منتفع ہونا جائز نہیں خواہ ابھی تک مسجد نہ بنائی گئی ہو:

مسجد کی جوز مین وقف شدہ ہے اور واقف نے ابھی تک اس میں مسجد نہیں بنوائی تو اس وقف شدہ زمین وقف شدہ ہے اور واقف نے ابھی تک اس میں مسجد نہیں بنوائی تو اس وقف شدہ زمین سے منفعت اٹھانا جائز ہے (مثلاً گندم بونا یا جارہ وغیرہ کا شت کرنا)؟

سائل سسہ محمد ابراہیم

# الجوال

واقف كى ملك چونكه اس سے زائل ہو پچكى ہے۔ لہذا اب جومنفعت بھى اس زمين سے عاصل كرے گا وہ مصالح معجد ميں استعال ہوگ ۔ والملک يزول عن الموقوف باربعة بافر از مسجد (لاخ) (درمختار، جلد ٢ مفي ٢٥٠) .....فقط والله اعلم الجواب صحح کتبہ: محمد ابوالدرداء بندہ محمد انورعفا الله عنه بندہ محمد انورعفا الله عنه مفتی خير المدارس ، ملتان مفتی خير المدارس ، ملتان

#### adbeadbeadbe

اگروقف پرشهادت شرعیه موجود موتو اُسے وقف شارکریں گے اگر چہکوئی تحریر موجود نہ ہو:

حاجی محمد اکبر مرحوم نے تقریباً بچیس بیکھے رقبہ بمعہ باغ بحق مدرسه مبارک العلوم

(قادر پور، راواں) وقف کیا تھا جس کی تحریز ہیں ہے، مگر گواہان موجود ہیں۔ آیا وارثانِ واقف میں
سے کوئی ایک اپنا حصہ اس رقبہ میں سے لے سکتا ہے کہ ہیں؟

سائل سست محمد اصغر فرف محمد سعید قادر پور، راواں، ملتان

الجوال

برتفذیر صحت واقعہ بیاراضی بحق مدرسہ مبارک العلوم وقف ہوگئ ہے (') اوراب اس موقو فہاراضی سے متوفی کے ورثاء کوشر عاکوئی حصہ بیس ملے گا۔ ..... فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok



لتخريج: (١)..... وتقبل فيه الشهادة على الشهادة، وشهادة النساء مع الرجال، والشهادة بالشهرة لاثبات اصله (الدرالتخار،جلد۲،صفحه۲۲)

(مرتب مفتی محرعبدالله عفاالله عنه)

## ايتعلق بتوليت الوقف

مسجد کامتولی اورخز الجی کیسا ہونا جاہیے؟

خائن اور فاسق كومتولى نه بنايا جائے:

تمیٹی والے خزائجی سے حساب کتاب کا جائزہ لیتے رہیں تا کہوہ خیانت کا مرتکب نہ ہو:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہا گرمسجد کاخزا نجی مسجد کی رقم کھا جائے اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ انتظامیہ پرشرعاً کیاذ مہداری عائد ہوتی ہے مجد کی تولیت کا اہل کون ہے اور خزا کی کس طرح کا ہونا چاہیے؟

عبدالرحمٰن،فيصل آباد

مسجد کی رقم کھانا اور اس میں خیانت کرناسخت گناہ کا کام ہے، خدائخواستہ مسجد کا خزالجی مبجد کی رقم میں خیانت کرے اور اس کا شرعی ثبوت بھی ہوجائے تو ایسے شخص کومعزول کرنا ضروری إيا المخص مسجد كى توليت كى الميت نهيل ركه القولة تعالى : انما يعمر مساجد الله من امن بالله واليوم الأخر واقام الصلوة واتى الزكوة ولم يخش الا الله (توب) ولما في الدرالمختار: وينزع وجوباً ....لو الواقف .... (فغيره بالاولى) غير مأمون او عاجزاً وقال ابن عابدينٌ تحت قوله "وينزع وجوباً" مقتضاه اثم القاضي بتركه والاثم بتولية الخائن لاشك فيه (الدرالخارمع الثاميه، جلد٢، صفح ٥٨٣) ۲.....متولی اورمسجد کاخزانچی ایسے شخص کو بنائیں جومتقی اور پر ہیز گار ہوصوم وصلوٰۃ کا پابند ، امانت

داراوروقف کے احکام سے واقف ہو، خائن اور فاس کومسجد کامتولی اورخز انجی ہرگزنہ بنائیں۔

لمافي الشامية: قال في الاسعاف ولا يولى الا امين ..... لان الولاية مقيدة

بشرط النظر، وليس من النظر تولية الخائن (الغ ) (ثاميه، جلد ٢، صفي ٥٨٨)

اوركيني والول كوچا يك كه خود حساب كتاب كاجائزه ليترين تاكدوه خيانت كامر تكب ندمو

لما في البحر الرائق: وينبغى للقاضى ان يحاسب امنائه فيما في ايديهم من اموال اليتامي ليعرف المجائن فيستبدله، وكذا القوّام على الاوقاف (جلده، صفحه ٢٠٠٠)

فقظ والله اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان ۱/۹/ ۱۳۲۸

#### अवेदिक अवेदिक अवेदिक

جوواقف يامتولى خائن موأعية ليت عمعزول كردياجائ:

ایک فیص نے عربی مدرسہ بنوایا اور ایک دوکان اور خالی پلاٹ زری اراضی اس کے متعلق وقف کردی۔ وقف نامہ میں اس کے خاندان کا جوآ دی اہل علم دیانت دار ہواس کوتو لیت ہرد کر گیا۔ عدرسہ سے متصل جا مع کیا۔ ککہ اوقاف نے مدرسہ کوا پی تحویل میں کرلیا اور مدرسہ ویران ہوگیا۔ مدرسہ سے متصل جا مع مسجد کے خطیب اور نمازیوں نے اس کو حکومت سے آزاد کرالیا پھر کمیٹی نے واقف مرحوم کے بوتے کواس کا گران مقرر کرلیا، مگر ایک عرصہ ہوگیا ہے گران نے پوری جائیدادا پی ذات کے لئے استعمال کرنا شروع کردی۔ اگر جائیداد، محکمہ مال کے کاغذات میں مدرسہ کے نام انتقال کا اس کو کہا جاتا ہے تو سے پانہ ہوجاتا ہے اور وہ اس کوشش میں ہے کہ مدرسہ کی ساری جائیدادا ہے نام خطق کرائے۔ سوال یہ ہے کہاں کو گوائی ہے میانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

سائل ..... مولا ناالهی بخش،خطیب جامع مسجدارائیاں،احد پورشر قیضلع بهاولپور

## الجوال

متولی وقف کو لازم ہے کہ شریعت کے موافق نہایت امانت وانظام و فیرخواہی اور دلسوزی سے وقف کا بندو بست کرے کیونکہ بیضدا تعالیٰ کا کام ہے کچھا بی ملکیت نہیں ہے کہ ہر طرح کا اختیار حاصل ہو پس اگر متولی یا گران (عرفا وونوں کے ایک ہی معنی ہیں) کچھ خیانت یا بدانظامی یا کوئی تصرف خلاف شرع کرے اس کومعزول کرنا ضروری ہے بلکہ اگر وقف کرنے والاخودہی متولی ہے اوراس سے کوئی خیانت فلا ہروا بات ہوجائے وہ بھی قابل معزولی ہے فیرتو بدرجہ اولی سزاوار عزل ہوگا۔ لما فی الدر المحتار: وینزع و جوباً لو الو اقف (ای لو کان المتولی هو الو اقف) فغیرہ بالاولیٰ، غیر مأمون او عاجزاً او ظهر به فسق ورعتار علی المقال اللہ المحتار: وینزع و جوباً لو الو اقف (ای لو فسر به الاولیٰ، غیر مأمون او عاجزاً او ظهر به

بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۱/۱۱/۱۱ساه

الجواب سيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خير المدارس، مكتان

#### නවර්ය නවර්ය නවර්ය

اس دور میں متولی کا تقر رحکومت سے نہ کروایا جائے: احق بالتولیت واقف کی اولا دہے بشر طیکہ اہلیت موجو دہو:

زید نے چندا کیڑاراضی دومجدوں کے نام وقف کی انقالِ اراضی میں صرف بیدرج کرایا کہ احاط نمبر ۲۳ والی مسجد کے حصہ جات چودہ اور احاط نمبر ۲۷ والی مسجد کے پانچ ،کل جھے انیس ہیں زمین نہری ہے، اس نظر بیہ سے اس نے ہر دومساجد کے ایکڑوں یعنی کھیتوں کے نمبر علیحدہ درج نہیں کرائے کہ آ مدنی حصہ وارتقسیم ہوجایا کرے واقف نے باشندگان میں سے علیحدہ درج نہیں کرائے کہ آ مدنی حصہ وارتقسیم ہوجایا کرے واقف نے باشندگان میں سے کسی کوتح ری اختیار نہیں دیا کہ گاؤں والے جیسے چاہیں تقسیم کرلیا کریں ، اور نہ ہی اپنی اولا د کے بارے میں کچھ کھا کہ میری اولا دمتولی ہر دومساجد رہے گی ، پہلے بیداراضی بینک میں تھی اور اب

وا گذار ہوئی ہے۔ دریافت طلب امور مندرجہ ذیل ہیں!

- (۱)..... باشندگان میں سے اس وقف کا متولی کس کو بنایا جائے ،اگر واقف کی اولا دبھی موجود ہواور وہ اہتمام کے اہل بھی ہوں۔
- (۲)....اس وقف کی آمدنی باشندگان اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر سکتے ہیں یانہیں؟ جبکہ واقف کی اولا دموجود ہے۔
- (۳) ..... جائیدادعلیحدہ علیحدہ ہر دومساجد کی کر سکتے ہیں یانہیں؟ جبکہ جائیداد نہری ہواس صورت میں دونوں مساجد کونقصان پہنچنے کااحتمال ہے۔
- (۴) .....اگرحاکم کی طرف رجوع کیاجائے کہ باشندگان میں سے کسی شخص کومتولی منتخب کرے حاکم وقت اپنی مرضی سے فیصلہ دے یا شرعی امور کا خیال رکھے؟

سائل ..... جليل احد، سمندري ضلع لانكبور (فيصل آباد)

## العوال

(۱).....واقف کی اولا دمیں جبکہ ایسے صالح اور دیا نتزار موجود ہیں جو کہ موقو فیہز مین کا انتظام بھی اچھی طرح کر سکتے ہیں تو وقف کا متولی انہی میں سے کسی شخص کو بنایا جائے۔

تنوير الابصار مين ہے: وما دام احد يصلح للتولية من اقارب الواقف لايجعل من الاجانب لانه اشفق (الدرالحقار، جلد ٢، صفحه ٢٥٠، ط: رشيد بهجديد)

- (۲) .....وقفِ مذکورہ کی آمدنی سب سے پہلے خودموقو فدز مین کی اصلاح کے لئے صرف کی جائے اس کے بعدمتولی ہر دومساجد کی اہم ضروریات میں خرچ کرے گا بہتر رہے ہے کہ اس کی تفصیل سوال کر کے دریافت کی جائے۔
- (۳) .....موقوفہ زمین کو ہر دومساجد کے لئے تقسیم کرنا جائز نہیں۔ درمختار میں ہے: فلا یقسم الوقف بین مستحقیه اجماعاً درر، کافی، خلاصة وغیرها؛ لان حقهم لیس فی

العين وبه جزم ابن نجيم في فتاو ١٥ (درمخار، جلد٢، صفحه٥٠٥، ط: رشيد بيجديد)

نیزید تقسیم اس وجہ ہے بھی ناجائز ہے کہ ایسا کرنا خود غرض واقف کے خلاف ہے جیسا کہ

سوال سے ظاہر ہے اور غرض واقف کی رعایت کرنا شرعاً ضروری ہے۔

(۴) .....اس زمانے میں انتخابِ متولی کے لئے بہتر صورت رہے کہ گاؤں کے نیک اور معزز لوگ مل کر مشورہ کیساتھ واقف کی اولا دمیں سے کسی ایک شخص کو وقفِ مذکور کا متولی بنالیں اور حاکم کی

طرف رجوع نه كيا جائ ـ شاميمين ع: أن أهل المسجد لواتفقوا على نصب رجل

متولياً لمصالح المسجد فعند المتقدمين يصح، ولكن الافضل كونه باذن

القاضى، ثم اتفق المتأخرون ان الافضل ان لايعلمو االقاضي في زماننا لما عرف

من طمع القضاة في اموال الاوقاف (شاميه، جلد٢، صفحه٢٢٥ ، ط: رشيد بيجديد)

اوراگراس معاملہ میں کسی مجاز حام کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت پڑے تو حام کو

شرعی امور کاخیال کرنالازم ہے، اپنی مرضی ہے نہیں کرسکتا۔ ....فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللدعنه

معین مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۲۰/ ۱۳۷۸ه الجواب سحيح

عبداللهعفااللهعنه

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

adokadokadok

تولیت کے لئے واقف کی اولا دکوتر جے دی جائے گی بشرطیکہ اہل ہوں:

مسٹی حاجی غوث بخش صاحب مرحوم نے عرصہ زائد از پیچاس سال قبل" ۴۸ کنال اور ۱۲ امر کے "زرعی اراضی ایک مدرسہ" حفظ القرآن" کے لئے وقف کی اور ایک مکان جو حاجی صاحب اور تین دیگر افراد میں مشترک تھا تمام شرکاء نے بید مکان مدرسہ کے لئے وقف کیا۔ مدرسہ اس مکان میں قائم رہا اور گراں قدر خدمات انجام دیتا رہا، اراضی موقوفہ کی آمدنی اسی مدرسہ پر صرف ہوتی رہی۔ مدرسہ کے لئے ایک نئی کمیٹی تشکیل دی گئی جو حاجی غوث بخش صاحب

کے علاوہ متعدد دیگر متدین اور معاملہ فہم اہل علم اور صلحاء پر مشمثل تھی ۔ تولیت کے سلسلہ میں حاجی صاحب نے بیشرط عائد کی کہ'' تا حیات وہ خود متولی رہے گا اور اس کی وفات کے بعد اس کے جدی ورق و میں ہے جو تحض اس منصب کے قابل ہوگا ممبران انظامیا ہے مقرر کریں گے ، بجر جدی رشتہ دار کے دو سراکوئی متولی مقرر نہ کیا جائے گا' اب صورت حال بیہ ہے کہ قیام پاکستان کے پچھ عرصہ بعد حاجی غوث صاحب فوت ہو گئے ۔ اس دوران میں سابق ریاست بہاولپور میں محکمہ امور نہ بیب بعد حاجی غوث صاحب فوت ہو گئے ۔ اس دوران میں سابق ریاست بہاولپور میں محکمہ امور نہ بیب بعد میں اس محکمہ کا ریار ڈمغربی پاکستان کے پاس چلا گیا، محرکمہ نے نہ تو اغراض واقف کو لمح ظرکھا اور نہ بی نہ محکمہ نے نہ تو اغراض واقف کو لمح ظرکھا اور نہ بی زمین کی آ مدنی کا بجھ پیت اور نہ بی اور ادھرا تظامیہ میٹی کے مبران بھی ایک ایک کر کے فوت ہو گئے ۔ زمین کی آ مدنی کا بچھ پیت امیں حاجی فوث بین صاحب (واقف) کی اولا دمیں ایسے افراد موجود ہیں جو مدر سہ کو بی چلا میں ماجی خوبی عالم واقف اور خوبی جا سراکھا واقف اور خوبی جا سراکھا واقف اور خوبی جا در یافت طلب امر ہے ہے کہ اس صورت کا شرعا کیا تھم ہے؟ شراکھا واقف اور اغراض واقف کی دوسے اس اراضی اور جا نہدا یہ در سراکھا کیا تھم ہے؟ شراکھا واقف اور اغراض واقف کی دوسے کہ اس صورت کا شرعا کیا تھم ہے؟ شراکھا واقف اور اغراض واقف کی دوسے کہ اس صورت کا شرعا کیا تھی ہے؟

سائل ..... مولانامحمدا كبر، مدرسهاشر فيهز دقباء والى مسجد، احمد پورشرقيه

الجوال

واقف كى شرائط واجب العمل بين ، بشرطيك خلاف شرع ند بون ، علامه شائ في دوفت كوالے سفق كيا ہے: فان شرائط الواقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع وهو مالك فله ان يجعل ماله حيث شاء مالم يكن معصية، (شاميه ، جلد الصفح ۲۵۲۵ ، ط:رشيد يبجديد)
فله ان يجعل ماله حيث شاء مالم يكن معصية، (شاميه ، جلد الصفح ۲۵۲۵ ، ط:رشيد يبجديد)
فقهاء في متولى كے لئے چند شرطين بيان كى بين ، اللهن به و، خود يا نائب ك ذريع سے كام كرنے پرقادر بون ظاہر الفت ند بوء عاقل وبالغ بووغيره لما في الشامية : و لا يولى الا امين قادر بنفسه او بنائبه لان الولاية مقيدة بشرط النظر وليس من النظر تولية الخائن

لانه يخل بالمقصود، وكذا تولية العاجز (شاميه، جلد٧، صفح، ٥٨٥، ط: رشيديه جديد)

وفى العالمگيرية: الصالح للنظر من لم يسأل الولاية وليس فيه فسق يعرف ......ويشترط للصحة بلوغه وعقله (عالكيرية،جلد،مفح،٨٠٨)

اگر فدكوره شرا تط كا حامل واقف كى اولا دمين موجود موتواسے ترجيح دى جائے گى۔

لما في الدرالمختار: وما دام احد يصلح للتولية من اقارب الواقف لا يجعل المتولى من الاجانب لانه اشفق و تحته في الشامية: ومفاده تقديم اولاد الواقف وان لم يكن الوقف عليهم بان كان على مسجد او غيره (جلد المبخي ١٥٠) فقط والله الملااملم

بنده محد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس ، ملتان ۱۳۰۲/۵/۱۴

، بواب بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان

#### अवेरिक अवेरिक अवेरिक

## واقف كا قارب احق بالتوليت بين:

ایک مجد ہمارے خاندان میں ایک سوسال سے زیرِ تولیت چلی آ رہی ہے موجودہ متولی عبد الرحمٰن ہے جو باشرع اور دیندار ہے اور اس میں تولیت کی لیافت بھی ہے نماز باجماعت کا پابند ہے اور مجد میں حاضررہ کرمجد کی ضروریات کا تکفل کرتا ہے وغیر ڈ لک امام مجدنے آ ہت آ ہت آ ہت اس مجد پر قبضہ جمالیا ہے اور اسے لاوارث قرار دیتے ہوئے چند فرضی ممبر لکھوا کر اپنے نام رجٹر ڈکرادی ہے۔ کیس مارشل لاء میں مجدے متولی نے بھیج دیا ہے۔ اب شرعاً متولی کون ہے؟ محد عامر سائل سے محمد عامر سے محمد عامر سائل سے محمد عامر سے محمد عامر

العوال

برتقذ برصحت واقعه صورت مسكوله مين شرعاح توليت مستى عبدالحمن كوحاصل بودوسرك

فرضی کاروائی ہے اس کی تولیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ شرعا کسی وقف کے لاوارث ہونے کی صورت میں بھی تولیت کے حقد اراولاً واقف کے اقارب ہوتے ہیں چہ جائیکہ وہ پہلے ہی ہے متولی بنا ہوا ہو ، الحاصل مسمی عبد الرحمٰن ہی بدستور متولی ہے ۔ .....فقط واللہ اعلم بنا ہوا ہو ، الحاصل مسمی عبد الرحمٰن ہی بدستور متولی ہے ۔ .....فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفااللهعنه

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۵/۱۰/۵

#### adokadokadok

اگرواقف بوقت وقف كسى كومتولى مقررنه كرے تو وه خود بى متولى شار ہوگا:

ایک شخص نے ایک رقبہ مدرسہ کیلئے وقف کر دیا اور واقف نے بوقتِ وقف کسی کومتولی اور نگران نہیں بنایا تھا صرف وقف کیا تھا۔ کیا اب خودمتولی بن سکتا ہے؟

سائل ..... عبدالقيوم

العوال

اگرواقف نے وقف کے وقت کی کومتولی بین بنایا تواس صورت میں امام ابو یوسف کے نزد یک واقف خودمتولی شار ہوگا وہ اپنی صوابدید کے مطابق خرچ کرسکتا ہے تاہم مہتم صاحب سے مشورہ کر لینا چاہے۔ رجل وقف وقفاً ولم یذکر الولایة لاحد قیل الولایة للواقف

التخريج: (۱) .....اذا كان للوقف متول من جهة الواقف او من جهة غيره من القضاة لايملك القاضى نصب متول آخر بلا سبب موجب لذالك وهو ظهور خيانة الاول او شئ آخر (ثاميه جلد ٢ ، صفحه ٥٨٠ ارثيديجديد) (۲) ..... لما في الدرالمختار: وما دام احد يصلح للتولية من اقارب الواقف لا يجعل المتولى من الاجانب (الدرالي الدرالي مفي ١٥٠)

(مرتب بنده محمرعبدانلدعفاالله عنه)

وهذا على قول ابى يوسفُ لان عنده التسليم ليس بشرط (منديه، جلد٢، صفحه ٢٠٠٨) فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خبرالمدارس، ملتان ۱۳/۵/۱۳ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس ،ملتان

#### adbeadbeadbe

## متولی کابیٹا قاضی باانتظامیہ کمیٹی کے انتخاب کے بغیرخودمتولی نہ ہے گا:

(۱) ..... شریعت کی نظر میں مسجد کے متولی کی کیا صفات ہونی جا ہیں؟

(۲) .....مبرکی جگہ کی شخص نے وقف کی ،اور محلے کے لوگوں کے تعاون سے مسجد تغییر ہوئی۔اہل محلّہ نے باکردار باشرع نمازی کو مسجد کا متولی نتخب کیانظام چلتار ہا،اب متولی کا انتقال ہوگیا ہے تواس کے بیٹے کے اندر فدکورہ صفات بھی نہیں پائی جا تیں اسکے باوجوداس نے باہر کے چند بے نمازیوں گوساتھ ملاکرا ہے آپ کو عدالت سے "متولی" رجٹرڈ کروالیا ہے جبکہ مسجد کے اکثر نمازی اس سے اتفاق نہیں کرتے کیا اس صورت میں ایسا آ دی شریعت کی روشنی میں مسجد کا متولی بن سکتا ہے؟ مبیل کرتے کیا اس صورت میں ایسا آ دی شریعت کی روشنی میں مسجد کا متولی بن سکتا ہے؟ سائل ..... عبدالکریم ودیگر نمازیانِ مسجد فدکورہ

## الجوال

متولی مقرر کرنے کا اختیار واقف یا قاضی (عدالت) کو ہے متولی درج ذیل صفات کا حامل ہونا چاہیے عاقل ہو، بالغ ہو، انظام کرنے کی اس میں اہلیت ہو، دیانت دار ہو بسق و فجور میں مبتلانہ ہو، وغیر ذالک۔ ہندیہ میں ہے: لایولی الا امین قادر بنفسہ او بنائبہ ..... ویشتر طلح مصفحة بلوغه و عقله (ہندیہ، جلد۲، صفحہ ۸۰۸)

متولی کی وفات کے بعداس کا بیٹا خود بخو دمتولی نہ بنے گا بلکہ سجد کی انتظامیہ جسے مقرر کرے

رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان

گ و بی متولی بنے گا۔ شامیہ میں ہے: انهم (اهل محلة) اذا اجتمعوا علی رجل و جعلوه متولیاً بغیر امر القاضی یکون متولیاً بحرونهر . (شامیه جلدا بصفحه ۱۵، ط:رشیدیه جدید) الحاصل: متولی کا بیٹا ازخود شرعاً متولی نہیں بن جاتا بالخصوص جبکہ اس میں متولی کی شرائط بھی مفقود موں ، لہذا کی اہل کومتولی مقرر کیا جائے ......فقط واللہ اعلم الجواب سیح بنده محمد عبداللہ عفا اللہ عنه بنده عبداللہ عفا اللہ عنه بنده عبداللہ عفا اللہ عنه بنده عبداللہ عنا اللہ عنه اللہ عنه بنده عبداللہ عنا اللہ عنه بنده عبداللہ عنه اللہ عنه بنده عبداللہ عنا اللہ عنه بنده عبداللہ عنا اللہ عنه بنده عبداللہ عنا اللہ عنہ بنده عبداللہ عنا اللہ عنا بنده عبداللہ عنا اللہ عنا ا

adbeadbeadbe

שו/ד/דיחום

## جب تك متولى اور فتنظم كى خيانت ثابت نه موجائے اسے معزول كرنا جائز نہيں:

ایک جامع مسجد مع ملحقہ درس گاہ کا زید متولی و فتظم چلا آ رہا تھا، عرصہ دس سال تقریباً ہوئے بکر پارٹی نے حملہ کر دیا اور آ ماد کو فساد ہوئے زید نے عدالت دیوانی میں استقر ارحق کا دعویٰ کیا عرصہ تقریباً دس سال میں ابتدائی عدالت دیوانی سے لے کرعدالت عالیہ تک زید کے حق میں فیصلہ ہوتا چلا گیا کہ زید ہی متولی و فتظم ہے اور تھم امتنا می بھی عطاء ہوا کہ بکر پارٹی زید کے حقوقِ تولیت و نظامت میں وظل اندازی سے تا دوام باز رہیں۔استدعا ہے کہ شرمی فتویٰ صادر فرمایا جاوے کہ بموجب شرع محمدی کون جامع مسجد مع ملحقہ درسگاہ کا متولی و فتظم ہے اور کس کواما م، خطیب اور مدرسین وغیرہ مقرر کرنے اور انظام کرنے کاحق ہے؟

سائل ..... حاجی محمد

## الجوال

برتفذیر صحت واقعہ جامع مسجد مذکوراوراس کے ساتھ ملحقہ درسگاہ کا جب پہلے سے ہی زید متولی اور منتظم چلا آ رہا ہے اور عدالت کی جانب سے بھی تولیت اسی کے سپر دہے اور تا حال اس میں بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خبر المدارس، ملبّان نائب ۱۰/۲۲ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان الجواب سيح خيرمحمد عفاالله عنه مهتم خيرالمدارس، ملتان

#### adbsadbsadbs

بدون كسى شرعى وجدواقف كے مقرر كرده متولى كنبيس مثايا جاسكتا:

ایک عالم دین نے مبحد کی بنیا در کھی اوراس کے نام پھوز مین خود خرید کرکے وقف کی ، بعد اس کے ایک اورخص نے اس سجد کے نام پھوز مین وقف کر دی۔اس کے بعدوہ عالم دین ومتولی وہانی مسجد طذا اللہ کو پیار ہے ہوگئے۔ قبل از انتقال ،مرحوم اپنے درمیانے صاحبز اوے کے لئے امامتِ مسجد اوراس کی متعلقہ جائیداد کی تولیت کی وصیت کر گئے۔اس کا جودوسر اختص واقف تھا اس نے درمیانے صاحبز اور ہونا چاہیے، حالانکہ نے درمیانے صاحبز اور ہونا چاہیے، حالانکہ اس خص نے وقف کر سے وقت کوئی شرطنہیں لگائی بلکہ اس شخص نے رجسٹری میں میتح ریکروایا ہے اس کی بعدمتونی پیش امام صاحب موصوف جوکوئی پیش امام ہوگا وہ متولی ہوگا۔ کیا اس شخص کوئی عاصل کے بعدمتونی پیش امام صاحب موصوف جوکوئی پیش امام ہوگا وہ متولی ہوگا۔ کیا اس شخص کوئی حاصل

التخريج: (۱).....لما في الشامية: اذاكان للوقف متول من جهة الواقف اومن جهة غيره من القضاة الايملك القاضي نصب متول آخر بالاسبب موجب لذالك، وهو ظهور خيانة الاول او شئ آخر (ثاميه بالدالم، مؤدالا مؤدالا

وفي البحر: وقدمنا انه لايعزله القاضي بمجرد الطعن في امانته ولا يخرجه الا بخيانة ظاهرة (جلده، صفحه اسم) (مرتب بنده محم عبدالله عقاالله عنه) ہے کہاپی وقف شدہ زمین کامتولی کسی اور کو بنائے جوغیر موصیٰ لہہے؟ سائل ..... مولانا حافظ عبدالحی ہشجاع آباد،ملتان

## الجوال

#### adosadosados

متولی تولیت سے دستبر دار ہوسکتا ہے، البتہ بدوں حق تفویض دوسر کے دمتولی نہیں بناسکتا: ایک شخص نے کچھ زمین فی سبیل اللہ وقف کر کے ایک آ دمی کے نام رجسڑی کر دی اور اس کو متجد اور مدرسہ کا متولی اور مہتم بنا دیا۔ اب وہ آ دمی بلاکسی عذر ، کسی دوسر سے کورجسڑی کر کے

التخريج: (۱) .....لما في الدرالمختار: شرط الواقف كنص الشارع اى في المفهوم والدلالة ووجوب العمل به (جلد۲ مفيم۲۲) وفيه ايضاً: ولاية نصب القيم الى الواقف ثم لوصيه (جلد۲ مفيم۲۲) وفيه ايضاً: ولاية نصب القيم الى الواقف ثم لوصيه (جلد۲ مفيم۲۲) وفي الشامية : اذا كان للوقف متول من جهة الواقف او من جهة غيره من القضاة لايملك القاضى نصب متول آخر بلاسب موجب لذالك وهو ظهور خيانة الاول (شاميه جلد۲ مفيم۲۲) متول آخر بلاسب وصى وقيم مع بقاء ولما في البحر الرائق: وفي جامع الفصولين من الثالث عشر ، القاضى لايملك نصب وصى وقيم مع بقاء وصى الميت وقيمه الاعند ظهور الخيانة منها (الجرالرائق: جلد٥ مفيه ٢٥٥) (مرتب بنده مجموع بدالشعفا الشعند)

دے سکتا ہے یانہیں ، جبکہ پہلے بخوشی بیذ مدداری قبول کی؟

سائل ..... منور پاشا، چشتیاں

## الجوال

#### adbeadbeadbe

سودخورکومسجد تمیٹی کاممبر یاصدر بنانا کیساہے؟

کیاسودخور،سودی رقم سے کاروبار کرنے والاشخص مسجد کاممبریا چیئر مین بن سکتا ہے ،اور''سودخور''مسجد کی تغمیریا انتظامی اخراجات کے لئے چندہ مٹیریل وغیرہ دیتولینا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... محمدافضل

## الجوال

> بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان نائب ملتان ۱۲۲/۱۱/۲۸

الجواب صحیح بنده محمداسحاق غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان

#### adbeadbeadbe

متولی یا نگران تغیر مسجد میں بطور مزدور (اُجرت کے ساتھ) کا منہیں کرسکتا:

مسجد کا متولی اگر مسجد کی تغییر میں بطور مزدور کام کرے یا مزدوروں کے کام میں تعاون کرے تو کیا بیمتولی شرعاً اجرت کا مستحق ہوگا؟

سأنل ....عبدالرحمٰن شاه ،سر گودها

## الجوال

بحرالرائق من عن قالوا اذا عمل القيم في عمارة المسجد والوقف كعمل الاجير الاستحق الاجر لانه لا يجتمع له اجر القوامة واجر العمل، (جلده، صفح ٣١٣) وفيه ايضاً: والمتولى اذا اجر نفسه في عمل المسجد واخذ الاجرة لم يجز في ظاهر الرواية، وبه يفتى، وفي جامع الفصولين: اذلا يصلح مؤاجراً ومستأجراً

التخريج: (١).....لما في الدرالمختار:وينزع وجوباً لوالواقف غير مأمون او عاجزاً او ظهر به فسق كشرب خمر ونحوه (النخ ) (جلد٢، صفح ٥٨٣ مط: رشيد بيجديد)

(٢).....اما لو انفق في ذالك مالاً خبيثاً او مالاً سببه الخبيث والطيب فيكره، لان الله تعالى لايقبل الا الطيب، فيكره تلويث بيته بما لا يقبله، (شاميه، جلدا، صفحه ٥٢٠) (مرتب بنده محم عبدالله عقاالله عنه)

وصح لو امره الحاكم بعمل فيه (جلده صفح ٢٠٠١)

وفى الشامية: لو عمل المتولى فى الوقف باجرٍ جاز، ويفتى بعدمه اذ لايصلح مؤجراً ومستأجراً (ثاميه، جلد٢، صفح ٢٦١)

ندکورہ بالا جزئیات ہے معلوم ہوا کہ وہ اجرت کامستحق نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ

مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲/۵/۲۱ساه

adosadosados

مسجد کی تولیت اورانظامی امور کے متعلق ایک تفصیلی فتویٰ:

مكرى جناب مفتى صاحب السلام عليكم ورحمة الله وبركانه

گذارش ہے کہ '' جامع مجد عبداللہ اور گی ٹاؤن نمبر/ / میرے تایا ذکرالرحمٰن صاحب نے قائم کی تھی اور میرے والدصاحب کواس کامتولی بنایا تھا'' بندہ اس کے متعلق ایک استفتاء آپ کی خدمت میں بھیج رہاہے جو دراصل میرے بھائی حافظ ذکاءالرحمٰن کی طرف سے پوچھا گیاہے لیکن مضمون اس کا میرا تیار کردہ ہے اس لئے کہ بھائی صاحبان اور خود والدصاحب بھی تحریری کاموں میں کمزور ہیں بلکہ مفتیانِ کرام اور فیصلہ کرنے والے حضرات کے سامنے اپنے مقدے کی صحیح وکالت بھی نہیں کریاتے جو جامعہ بنوریہ کراچی میں زیرتصفیہ ہے میں چونکہ حیدر آباد میں ملازم ہوں اور کراچی میں زیرتصفیہ ہے میں چونکہ حیدر آباد میں ملازم ہوں اور کراچی میں توری طرح چواس ہے، لہذا اپنے طور پریہا ستفتاء آپ کی خدمت میں اپنی جانب سے پیش مخالف پوری طرح چوک ہے، لہذا اپنے طور پریہا ستفتاء آپ کی خدمت میں اپنی جانب سے پیش کر رہا ہوں اخیر میں میرے تایا ذکر الرحمٰن صاحب کامؤ قف بھی مسلک ہے جو انہوں نے فیصل حضرات کے سامنے پیش کیا ہے۔

سوالات كالمخضرخا كدبيب!

(۱)....مسجد کے انتظامی امور میں بانیانِ مسجد کاحق زیادہ ہے یا کمیٹی والوں کا جبکہ ان حضرات کا

## تعلق اہل محلّہ ہے بھی نہیں ، نیزیہ کمیٹی خود بانیان کی قائم کردہ ہے؟

- (۲)..... بانیانِ مسجد کو گھر بدنام کرنا، جھوٹے مقد مات میں ملوث کرنا اور اپنی مرضی سے اذان واقامت نیز تقرری امام پرقابض ہوجانا شرعاً کیا تھم رکھتا ہے؟
- (٣) .....مسجد ومدرسه جوملحقه دارالعلوم كراجى سے منسوب ہاس كاالحاق "اپنى مرضى سے كسى اور ادارہ سے كرنا" كيا حكم ركھتا ہے كيا بيالحاق مؤثر ہوگا؟
- (۴)....متولی کازائد پییه بغرض حفاظت تجارت میں لگانا جبکهاس میں نقصان کا اندیشہ نہ ہو کیا ہے عمل غبن کہلائے گا؟
- (۵).....متولی اگر خدمت کا اہل نہ رہے تو کیا واقف کواختیار ہے کہ دوسرامتولی اپنی صوابدید ہے مقرر کر دے؟
- (۲) ..... احاط مسجد میں ایک حجرہ قائم ہے جن میں دادا جان حاجی عبداللہ صاحب قیام پذیر ہیں ہے حجرہ مسجد بنانے سے قبل ہی اس پلاٹ پر قائم ہے اباجان نے ان کی سہولت کے لئے باقی حصہ کو مسجد بنادیا تا کہ نزد کی رہے اب موجودہ اراکین (فریق مخالف) اس کو بالجبر شامل مسجد کرنا چاہتے ہیں اور جگہ کی تنگی کا عذر کرتے ہیں کیا یہ عذر قبول اور پیمل جائز ہے؟
- (2) .....قیام مجد سے اب تک رمضان کی تر اوت کہ ارے گھر کے تفاظ نے ہی پڑھا کیں لیکن اس دفعہ خطرہ ہے کہ ہمیں اس کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ کیا بیا سخقاق ترجیحا ہمیں حاصل ہے یا نہیں؟
  (۸) .....فریق مخالف کے پاس سب سے بڑا ہتھیا رہے ہے: اول ہے کہ متولی نے مسجد کی رقم کو کاروبار میں لگایا اور ثانی ہے ہے کہ آ کین میں ترمیم کردی ، اول کی حقیقت ہے ہے کہ متولی نے ایسا کیا تاکہ رقم محفوظ ہو جائے اور جب ضرورت ہووہ پلاٹ جومسجد کی اس رقم سے بغرض تجارت خریدا گیا ہے نہے کہ متولی کے بڑے لائے کا دیا گیا

یعی مستفتی نے بار ہاا تھائی مگر فریق مخالف اس پرمطمئن نہیں اس کئے کہ خودمتولی بنتا جا ہتا ہے۔

ٹانی کی حقیقت ہے ہے کہ اس کے مرتکب خود ہیدائی ہوئے ہیں اس لئے کہ والدصاحب فی بین بنا کرا گریزی کروانے کے لئے انہیں دیا تو انہوں نے والدصاحب کوان پڑھ بجھ کرآئین کین کا حلیہ تبدیل کردیا۔ والدصاحب نے مجھے لاکردکھایا اور ہیں نے مطالعہ کیا تو وہ مششدررہ گئے اور ان کی خیانت ظاہر ہوئی بہر حال ہم نے دوبارہ آئین کواس کی اصلی حالت کے مطابق انگریزی ہیں لکھ کر رجٹ ڈکروالیا جب انہوں نے بھی اس کا مطالعہ کیا تو اپنی تر میمات نہ پاکر مشتعل ہوئے اور پہلی بات کو بہانہ بنا کرغین کا الزام لگایا اور اس الزام کے ثبوت کے لئے امام مجد (جو انہوں نے ہمارے امام کو ہٹا کرخودرکھا) سے حلفیہ بیان دلوایا حالا نکہ وہ ان واقعات کے بہت بعدر کھے ہیں ہمارے انہوں نے بچھے اس انہوں نے بچھے اس حالی بیان میں والد صاحب کے ساتھ بچھے بھی شامل کیا حالانکہ انہوں نے بچھے اس انہوں نے بہتے دیکر می فرما کران تمام سوالات کا جواب حضرات اسا تذہ کرام وعلاء کرام کے شخطوں کے ساتھ عنایت فرما میں گے۔

سائل ..... نائب متولى ،عطاء الرحمٰن ولد ضياء الرحمٰن

## الجوال

(۱) .....واقف اگراپنے وقف کے لئے کچھٹرائط مقرر کردیتو ان شرائط کی تعمیل بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہوں واجب ہے اوران کے خلاف قاضی کا فیصلہ بھی معتبر نہ ہوگا مثلاً متولی کا تقرر ،کسی ادارہ سے الحاق ، تعمیری امور وغیرہ اوقاف کی ولایت کاحق اولاً واقف کو ہے خواہ خودسنجالے یا اپنے کسی نائب کے توسط سے کرے بعدہ بیت اس کی اولا دکواور اہل خاندان کو ہوگا ان کی موجودگی میں کسی اور کوتر جے نہیں ہوگ الا بیہ کہ نااہل ہوں ایسی صورت میں کسی اہل کو بیا نظام سونیا جائے گا تاوقت تکہ اہل خاندان میں سے کوئی اہلیت حاصل کرلے۔

(٢)....امورانظام میں سے کسی امر میں اگر اشتباہ واقع ہوتو واقف کی طرف رجوع کیا جائے گا

اوراس کی توضیح کے مطابق عمل کیا جائے گا اوراس کی عدم موجود گی میں اگراس کی کوئی واضح تحریر موجود ہوتو وہ قابل عمل ہوگی بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہوجیسا کہ گذر چکا۔

(۳) .....مبحد کی تغییر، اس میں امام ومؤ ذن کا تقرر اور دیگر انظامی امور میں بانی مسجد سے مقدم ہے، البتہ امام کے تقرر میں اختلاف ہونے کی صورت میں اس امام کوتر جیج ہوگی جومنصب امامت کے زیادہ لائق ہوجس کا فیصلہ الل علم پرموقوف ہے۔

(٧) ....بصورت الميت امامت واذان كازياده حقد ارباني مسجد خود بياس كى اولا دوابل خاندان \_

(۵) .....عبداللہ صاحب کا حجرہ اگرامام ومؤ ذن کے لئے یادیگرامورِ مبحد کے لئے ہے تب تو وہ مبحد کا حجرہ ہے اس کو شامل مبحد کا حجرہ ہے جس کا استعمال غیر متعلق محض کے لئے جائز نہیں اور اگر بانی مسجد نے اس کو شامل مسجد نہیں کیا تو یہ بدستورا نہی کی ملکیت ہے لہذا: بانی مسجد کا بیان اس بارہ میں فیصلہ کن ہوگا۔

(۲) ..... بصورت شامل مجدنہ ہونے کے دیکھا جائے گا کہ اگر مجد تنگ ہورہی ہے اور اوپر نیچ سے جرجاتی ہے، نیز علاقہ میں کوئی اور مجد بھی نہ ہوجس سے بوقت از دہام بینگی دفعہ ہو سکے تو پھر دائیں بائیں با آگے پیچھے کی جگہیں بقدر ضرورت بالاصرار خرید کرشامل مجد کر دی جائیں گی اگر چہ بیچرہ اس کی زدمیں آجائے۔ اور اگر ایسی صورت نہیں تو پھر جائز نہیں کہ اس جرہ کو اور نہ ہی کسی اور جگہ کو زیر دی خرید کرشامل مجد کیا جائے البتہ پڑوسیوں کے لئے اولی ہے کہ خت مجوری کے بغیر مجمد کو فروخت کرنے میں مانع نہ بنیں جبکہ محد کو فروخت کرنے میں مانع نہ بنیں جبکہ متولی خریداری میں دلچھی رکھتا ہو۔

(2) ....سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق امام مجد کا غیر واقعی یا غیر معلوم احوال کی واقفیت کا دعوی اور اس پر حلفیہ بیان موجب فسق ہے اندریں صورت ان کا امامت پر برقر ارر بہنا مکر وہ تحریی ہے واقعہ سے معافی مانگیں اور آئندہ کیلئے ان امور سے مجتنب رہیں۔ قولهم شرط الواقف کنص الشارع ای فی المفہوم والد لالة ووجوب

العمل به (درمختار، جلد٢، صفح ٢٦٢)

فما كان من عبارة الواقف من قبيل المفسر لايحتمل تخصيصاً ولاتأويلاً يعمل به ، وما كان من قبيل الظاهر كذالك ومااحتمل وفيه قرينة حمل عليها، وما كان مشتركاً لايعمل به .... وان كان حياً يرجع الى بيانه (شاميه، جلد ٢، صفحه ٢٢١) وفيه ايضاً: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه، جلد٢، صفح ٢٨٣) وفيه أيضاً: أن القضاء ينقض عندالحنفية اذا كان حكماً لادليل عليه وما خالف شرط الواقف فهو مخالف للنص وهو حكم لادليل عليه (شاميه، جلد٢، صفحه٤٧) وفي الهداية: أن المتولى أنما يستفيد الولاية من جهته (أي الواقف) بشرطه فيستحيل ان لايكون له الولاية، وغيرة يستفيد الولاية منه، ولانه اقرب الناس الى هذا الوقف فيكون اولى لولايته كمن اتخذ مسجداً يكون اولى بعمارته ونصب المؤذن فيه (بدايه، جلدا، صفح ٢٢٣، كتاب الوقف) قال ابن الهمام: قوله "ولانه اقرب الناس الى الوقف" فان القاضى ليس اقرب منه اليه (في القدير، جلده، صفي ٢٣٢) وفيه ايضاً: واما نصب المؤذن والامام فقال ابو نصر: فلاهل المحلة، وليس الباني احق منهم بذالك وقال ابوبكر الاسكاف: الباني احق بنصبها من غيره كالعمارة قال ابو الليث: "وبه ناخذ" الا ان يريد اماماً ومؤذناً والقوم يريدون الاصلح فلهم ان يفعلوا ذالك كذا في النوازل (في القدير، جلده، صفي ٢٨٨) وفي البحر: تنازع اهل المحلة والباني في عمارته او نصب المؤذن او الامام فالاصح ان الباني اولي به الا ان يريد القوم ما هو اصلح منه ..... والباني احق بالامامة والاذان، وولده من بعدم وعشيرته اولىٰ بذالك من غيرهم وفي المجرد عن ابي حنيفة رضى الله عنه انّ الباني اولى بجميع مصالح المسجد

ونصب الامام والمؤذن اذا تأهل للامامة (البحرالرائق، جلده، صفحه ١٨، ط: كوئه)

ومادام احد يصلح للتولية من اقارب الواقف لا يجعل المتولى من الاجانب لانه اشفق ومن قصده نسبة الوقف اليهم (تنويرالا بصارمع الدرالخار، جلد ٢، صفح ١٥٠)

وفى الشامية: فان لم يجد فيهم من يصلح لذالك فجعله الى اجنبى ثم صار فيهم من يصلح له صرفه اليه ومفاده تقديم او لاد الواقف (شاميه جلد ۲۵ مؤرد ۲۵ مؤرشد يجديد) وفى الدرالمختار: تؤخذ ارض ودار وحانوت بجنب مسجد ضاق على الناس بالقيمة كرها (الدرالخار، جلد ۲ مفي ۱۸۹)

وفى الشامية: قال فى نورالعين: ولعل الاخذكرها ليس فى كل مسجد ضاق بل الظاهر ان يختص بما لم يكن فى البلد مسجد آخر اذ لو كان فيه مسجد آخر يمكن دفع الضرورة بالذهاب اليه نعم فيه حرج لكن الاخذ كرها اشد حرجاً منه ويؤيد ما ذكرنا فعل الصحابة اذ لامسجد فى مكة سوى المسجد الحرام (ثاميه، جلد ۲، صفح المهم)

(۸) .... مبحد کے مال کوتجارت میں لگا نااس طریق پر کہ پیسہ کی حفاظت بھی ہواور آمدن کا ذریعہ بھی جا نزے، گرشرط یہ ہے کہ مجد کی رقم سے خرید کردہ چیز کی فروخت اصل قیمت سے کی کے ساتھ نہ ہو زیادتی کے ساتھ ہو، چنا نچہ اس غرض سے اس رقم کو قرض میں دینا بھی جا نز کہا گیا ہے جبکہ اپنی پاس حفاظت اتنی نہ ہوجتنی کہ قرض میں، البتہ مال مسجد کو تجارت میں لگا تافی زماننا خلاف احتیاط ہے۔ اشتری المتولی بمال الوقف دار آللوقف الاتلحق بالمنازل الموقوفة و یجوز بیعها فی الاصح، قوله بمال الوقف ، ای بغلة الوقف (الدر المخارم عالثا میے، جلد ۲، صفحہ ۱۳۸) وللمتولی ان یشتری بما فضل من غلة الوقف اذا لم یحتج الی العمارة مستغلا ولایکون وقفاً فی الصحیح حتی جاز بیعه (فتح القدیر، جلد ۵، مسفح ۴۳۸)

وفيه ايضاً: وفي النوازل: في اقراض ما فضل من مال الوقف قال ان كان احرز للغلة ارجوا ان يكون واسعا (فتح القدير، جلده، صفحها ٢٥٠) وبمثله في البحر (جلده، صفحها ٢٠٠٠)

بنده رفيع احمه

مخصص جامعه خیرالمدارس ملتان خادم انجمن مکه مجدریشم بازار، حیدرآ باد ۷۲ ، شعبان المعظم /۱۳۲۳ ه الجواب محج الجواب محج بنده عبد الستار عفا الله عنه مفتى خير المدارس، ملتان رئيس دار الافتاء خير المدارس، ملتان

addisadosados



# احام المساجد

مايتعلق ببناء المسجد وتعميره وتوسيعه

ضرورت کے موقع پرمسجد بنانا مسلمانوں کا شرعی حق ہے حکومت یا کسی محلّہ دار کو رکاوٹ بننے کاحق نہیں:

ایک مخص اپنی ذاتی ملکیت کے ایک عدد مگان کو فی سبیل اللہ وقف کر کے مسجد تغمیر کرانا چاہتا ہے اہل محلّہ میں سے ایک دوآ دمی حکومت کی آٹر لے کر مسجد کی تغمیر میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ کیاانہیں یاکسی اور آ دمی کو مسجد کی تغمیر میں رکاوٹ بننے کاحق حاصل ہے؟ اگر نہیں تو ایسے لوگوں کا شرعاً کیا تھم ہے؟

(نوٹ) واضح رہے کہ واقف تی مسلک کے ہیں اور روکنے والے شیعہ مسلک کے ہیں۔ سائل ..... محمر ساجد رفیق

الجوارب

ضرورت کے موقعہ پرمسجد بنانامسلمانوں کی شرعی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے: امر عمر ببناء المسجد (جلدا،صفح ۲۸)

معجد بنانا اوراُن کوآباد کرنا اہل ایمان کا کام ہے گویا بیان کی علامت ہے۔

لقوله تعالىٰ: انها يعمر مساجد الله من آمن بالله (الآير) (توبه، پاره ۱۰ آيت نمبر ۱۸) مجد كي تغير مين تعاون كرنا حضور صلى الله عليه وسلم اور حضرات صحابه كرام كي سنت ہے۔

بخاری شریف میں ہے: حتی اتی علی ذکر بناء المسجدفقال کنا نحمل لبنة لبنة وعمار لبنتین لبنتین (العرب) (بخاری شریف، جلدا، صفح ۲۳)

مسجد سے رو کنے والے کواللہ جل شاند نے سب سے بردا ظالم قرار دیا ہے۔ و من اظلم مِمَّن منع مساجد الله (الآیه) (بقره، یاره ۱، آیت نمبر۱۱۳)

الحاصل: جب اكثرة بادى الل سنت والجماعت كى بتوعند الضرورت انبين معربنان كا پوراحق ما الحاصل بنز جوجًد معرك لئ وقف موجائ است بيخاياكى دوسركام مين لا ناجائز بين - ماصل بنز جوجًد معرك لئ وقف موجائ است بيخاياكى دوسركام مين لا ناجائز بين - اذا صح الوقف لم يجز بيعه و لاتمليكه (بدايه ،جلدا ،صفحه ۱۹ ، ط: رحمانيه ، لا مور)

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۱۲/۲۱ه الجواب صحيح

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

مجدشری بنے کیلئے نقمیرشرط ہاورنہ ہی نماز پڑھناشرط ہے:

(۱) ....مبحد شرعی کی تعریف کیا ہے؟

(ب) ..... ہمارے علاقے میں چندلوگوں نے مل کرز مین مسجد کے لئے وقف کی ، انظامیہ مسجد نے موقو فہ جگہ میں مسجد کی نیت سے صرف دو تین فٹ اونچی بنیا در کھ دی اور بیہ بنیا د صرف ہال کمرے کی

رکھی گئی پھر کئی سال تک کام رکار ہا، لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ انظامیہ سجد بوجہ ضرورت اس موقو فہ جگہ (جہاں بنیا در کھی گئی تھی ) کی بجائے ساتھ دوسری جگہ پر مجد نتقل کرنا چاہتی ہے۔ اب در یافت طلب امریہ ہے کہ ''صرف جگہ کو مجد کے لئے وقف کرنے سے یاموقو فہ جگہ میں صرف بنیا در کھنے سے وہ شرعی محبد بن جاتی ہے؟ یا شرعی مجد بننے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم ایک مرتبہ اذان واقامت سے اس جگہ باجماعت نماز اوائی جائے یاصرف وقف کی نیت ہی شرعی مجد بننے کے لئے کافی ہے' واضح رہے کہ یہ پروگرام باہم مشورے سے طے پایا ہے اور دوسری جگہ جہاں مجد منتقل کرنے کا ادادہ ہے پہلی موقو فہ جگہ کے بدلے میں لی ہے یعنی موقو فہ جگہ دوسری جگہ کے محبد نشقل کرنے کا ادادہ ہے پہلی موقو فہ جگہ کے بدلے میں لی ہے یعنی موقو فہ جگہ دوسری جگہ کے مالک کو دیدی اور ان کی زمین مجد کے لئے بدلے میں لی ہے یعنی موقو فہ جگہ دوسری جگہ کے مالک کو دیدی اور ان کی زمین مجد کے لئے بدلے میں لیے کا مادر سہ کو تیب مجد بنا کر مدرسہ سے بیش آئی کہ پہلی جگہ مدرسہ سے دورتھی انتظامیہ نے سوچا کہ مدرسہ کے قریب مجد بنا کر مدرسہ سے بیش آئی کہ پہلی جگہ مدرسہ سے دورتھی انتظامیہ نے سوچا کہ مدرسہ کے قریب مجد بنا کر مدرسہ سے بیش آئی کہ پہلی جگہ مدرسہ سے خارج ہی ہے ایک داستہ باہرگلی سے بھی مجد کو جاتا ہے۔ آیا نہا جہ ہے گئی میں ہے یا نہیں؟

سائل .....ابومعاویه،سر گودها

## الجوال

جب مجد کے لئے وقف زمین پرمتولی یا انظامیہ نے مجد کی بنیادر کھ دی تو وہ جگہ مجد شرعی بنیادر کھ دی تو وہ جگہ مجد شرعی بن گئی اگر چہ وہاں ایک نماز بھی ادانہ کی گئی ہو۔ اذا سلم المسجد الی متول یقوم بمصالحہ یجوز وان لم یصل فیہ ہو الصحیح کذا فی الاختیار شرح المختار وہو الاصح کذا فی المحیط السر خسی (عالمگیریہ،جلد۲،صفحہ ۲۵۵)

مسجد شرى كودوسرى جكم منقل كرنا جائز نهيس به بلكه وقف شده زمين كا تبادله بهى تب موسكتا به جبكه عندالوقف تبادله كى شرط لگائى مو ورنه نهيس ففى الشامية: والثالث: ان الايشوطة ايضاً ولكن فيه نفع فى الجملة، وبدله خير منه ربعاً ونفعاً وهذا الا يجوز استبداله

على الاصع المختار، (شاميه، جلد ٢ ، صفحه ٥٨٥) ....... فقط والله اعلم الجواب صحيح بنده محمد عبدالله عفا الله عنه بنده عبدالتارعفا الله عنه بنده عبدالتارعفا الله عنه مفتى خير المدارس، ملتان رئيس دار الافتاء خير المدارس، ملتان مكتان مكتان

#### adosadosados

نئ مسجد كى تغمير سے اس ليے روكنا كماس كى وجہ سے دوسرے محلے كى مسجد بدونق ہوجائے گى:

بندہ کااپنے محلے میں مسجد تغییر کرنے کاارادہ ہے، لیکن پچھلوگوں کا خیال ہے کہاس کی وجہ سے دوسرے محلّہ کی مسجد کے نمازی کم ہوجا ئیں گے،اگر اسطرح وہ مسجد ہے آبادہوگئی تواسکے ذمّه دارتم تھہرو گے۔دریافت طلب امریہ ہے کہ کیادوسرے محلے کی مسجد کو بھرنے یا آبادر کھنے کی ذمّه داری دوروالے محلے والوں پرعائدہو علی ہے؟

سائل ..... عبدالسلام ساهيوال

الجوال

صورت مسئوله میں آپ ارادہ کے مطابق جگہ مذکور میں مبحد کی تعمیر شروع کردیں۔
من بنی للّٰه مسجداً صغیراً او کبیراً بنی اللّٰه له بیتاً فی الجنة (ترمذی شریف، جلدا صغیراً او کبیراً بنی اللّٰه له بیتاً فی الجنة (ترمذی شریف، جلدا صغیراً او کبیراً بنی مبدکو حدیث شریف کے تحت آپ اواب کے مستحق ہوئے آپ پر مسجد بنانے کی وجہ سے پہلی مبدکو با آباد کرنے کی ذمہ داری عائد نہیں ہوگ ۔ ...... فقط واللّٰداعلم بندہ مجمدا سخات غفر اللّٰد له الجواب صحیح بندہ مجمدا سخات غفر اللّٰد له محمد عبدالله عنه محمد عبدالله عنه محمد عبدالله عنه صدر مفتی خیر المدارس، ملتان صدر مفتی خیر المدارس، ملتان

adbeadbeadbe

## کیااس وقت مسجد ضرار کا وجود ہے:

آج کل کے دور میں روئے زمین پرکوئی مسجد ضرار ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر کوئی مسلمان مسجد بنا تا ہے تو بعض علماء فتوی دیتے ہیں کہ بیہ مسجد ضرار ہے دلائل سے جواب دیں؟
سائل سے محمد اسحاق مردان سائل سے محمد اسحاق مردان

## الجوال

شرعآ تعمير مساجد ميں كوئى تحديدنہيں بلكه ضرورت وحاجت و نيك نيتی پراس كا دارومدار ہے۔لہذا اگر کوئی اخلاص ونیک نیتی سے ایک مسجد کے قرب میں دوسری مسجد بنائے تو وہ شرعامستی اجرہےاور جب بیہ بات معلوم ہوئی کہ شرعا کوئی تحدید مساجد کے بارے میں نہیں بلکہ مدار ضرورت ونیک نیتی پر ہے تو جملہ مساجد بنا کردہ مؤمنین مساجد شرعیہ ہیں مسلمانوں کی بنائی ہوئی مساجد پر مسجد ضرار کا حکم نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ مسجد ضرار کفار و منافقین کی بنائی ہوئی تھی اوران کی بدنیتی اور فساد وتفریق کے لئے بنانانص قطعی سے معلوم ہو گیا تھا پس ملمانوں کی بنا کردہ مساجد پر بیکم کیے جاری ہوسکتا ہے جبکہ بناء مساجد کوحق تعالیٰ نے علامت ایمان قرار دیا ہے۔ قال الله تعالى: انما يعمر مساجد الله من آمن بالله ( الأيم) (توبه، ياره٠١، آيت نمبر١٨) اوررسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمايا: من بنى لله مسجداً صغيراً او كبيراً بنى الله له بيتاً في الجنة (ترندى شريف، جلدا، صفح ١٨١).... . فقظ والله اعلم بنده محمداسحاق غفراللدليه بنده عبدالستارعفااللدعنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان @14/1/12m نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان

#### adosadosados

## دوسرى مسجد كتنے فاصلے يربنائى جائے:

ایک مبحد کے آس پاس دوسری مبحد بنانے کے لئے کسی رقبے یا آبادی کی تعیین وتحدید شرع شریف میں موجود ہے کہ کتنے فاصلے پر دوسری مبحد بنائی جائے یا کتنی آبادی کے بعد دوسری مبحد بنائی جائے؟ علیم طور پرلوگ اگر ایک مسجد سے پچھ فاصلے پر دوسری مسجد بنائی جائے تو اس کو مسجد بنائی جائے تو اس کو مسجد ضرار کا نام دیدیتے ہیں اور دوسری مسجد بنانے والوں پرطعن وشنیع کی جاتی ہے۔
مسجد ضرار کا نام دیدیتے ہیں اور دوسری مسجد بنانے والوں پرطعن وشنیع کی جاتی ہے۔
سائل مسکم محمود احمد ، اقبال گر

## العوال

قرآن کریم، حدیث پاک، حضرات صحابہ "، تابعین اورائمہ مجہدین سے اس سلسلہ میں کوئی تحدید ثابت نہیں اس کا مدار ضرورت پر ہے ضرورت کے وقت ایک محلّه میں دو تین مساجد بھی بن سکتی ہیں، جبکہ محلّه بڑا ہو پہلے سے تغییر شدہ مساجد نمازیوں کے لئے ناکافی ہوں اور نیک نیتی اور اخلاص سے بنائی جائیں۔

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۸۲۲/۵/۱۰ه

#### adbisadbisadbis

مغصوبہزمین میں بنائی گئی مسجد کو گرانا درست ہے:

ایک شخص نے دوسرے کے مکان پر ناجائز قبضہ کرلیا ہے کیس عدالت میں چل رہا ہے

قابض اس مکان سے ایک حصہ سجد کے نام نیج کر مسجد بنانا چاہتا ہے۔ کیا بید حصہ سجد کے حکم میں آ جائیگا اور اس پرنماز جائز ہے یانہیں؟

سأئل ..... محمدعارف،ملتان

## الجوال

برتقد برصحت واقعہ جب تک قابض شخص اس کا ما لک نہیں قرار دیا جا تا اس وقت تک اس

کے لئے یہ ہرگز جا ئز نہیں کہ اس مکان کا پچھ حصہ سجد کوفر وخت کرے اگر وہ اس طرح کرے گا تو

وہ حصہ سجد کے تکم میں نہیں ہوگا اس کا گرانا جا ئز ہوگا ('' فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ له

مفتی خیر المدارس، ملتان

مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok

جعل سازی سے مدرسہ کا پلاٹ مسجد کے نام منتقل کرنے سے مدرسہ کا استحقاق ختم نہ ہوگا۔
مدرسہ اشاعت العلوم (رجٹرڈ) چشتیاں جامع مسجد چشتیاں کے قریب واقع ہے تقریباً
ہیں سال سے بتصدیق بلدیہ، بلدیہ کے پلاٹ پر مدرسہ قائم ہے، اس کی صورتِ حال یوں ہوگئ
ہے کہ جس پلاٹ پر مدرسہ قائم ہے اس کا انتقال غیر آئینی طور پر مسجد کے نام محکمہ اوقاف نے کردیا
ہے اب جب ہمیں پت چلاتو اس غیر آئینی انتقال کوختم کرنے کے سلسلے ہیں ہم نے تگ ودوشروع
کردی، ادھر محکمہ اوقاف والے مدرسہ کو گراکر مارکیٹ بنا کر مسجد کی توسیع کرنا چاہتے ہیں۔خلاصہ یہ
ہے کہ مدرسہ والے اپنے قبضہ کی بنا پر انتقال مدرسہ کے نام پر کروانا چاہتے ہیں جبکہ صدر مملکت

التخريج: (١).....لما في العالمگيرية: وان غصب داراً فجعلها مسجداً لايسع لاحد ان يصلي فيه ولا ان يدخله (الغ ) (جلده معقى ١٩٠٠م) (مرتب مفتى محرعبدالله عقاالله عنه)

ے حکام بلدیہ کوچھی آ چکی ہے کہ سرکاری اراضی پر قابض مدارس کوقبضہ کمکیت ویدیا جائے اور اوقاف والے اپنے غیر آ کینی انتقال کی بنا پر بیہ چاہتے ہیں کہ مدرسہ کوگرا کر مارکیٹ بنا کر مسجد کی توسیع کر دی جائے۔ لہذا آپتحریر فرماویں کہ اس سلسلہ میں حق بجانب کون ہے مدرسہ والے یامسجد والے یامسجد والے یامسجد والے کے دانتقال کرواتے وقت پلاٹ کو خالی ظاہر کیا گیا تھا۔

سائل ..... عبدالعزيز، بهاونتكر

## الجوال

اگرواقعة عرصه بیس سال سے ذکورہ پلاٹ پر مدرسة قابض ہے اور آئینِ حکومت بھی یہی ہے کہا سے عرصہ سے مقبوضہ جگہیں مدارس کو منتقل کردی جائیں تو صورت مسئولہ میں مدرسہ ہی اس پلاٹ کا جائز اور آئین مستحق ہے دروغ بیانی کے ذریعے سے مجد کے نام منتقل کرالینے سے مدرسہ کا استحقاق ختم نہیں ہوا۔ لقولہ علیہ السلام: لاضور و لاضوار فی الاسلام او کما قال علیہ السلام آبادد پنی مدرسہ کوگرا کر بازار و مارکیٹ بنانا (جبکہ پنیمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: ابغض

البلادالی الله اسواقها (مسلم شریف،جلدا صفحه ۲۳۷) سی طرح بھی دین اسلام کی خدمت نہیں گو بیمار کیٹ برائے مسجد ہو۔......فقط واللہ اعلم

بنده محمدا نورعفااللدعنه

نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲/۱۸/۱۹۹۱ه الجواب سجيح

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

سرکاری کاغذات میں جگہ اگر چہ کسی کے نام ہو جب اس کی اجازت سے مسجد بن گئی تووہ مسجد شرعی ہے:

ایک مسجد کے لئے زمین خریدی گئی تو وہ زمین دوآ دمیوں کے نام کردی گئی کہ چلو جب

تک مجدنہیں ہے گی اس وقت تک بیز مین انہی دوآ دمیوں کے نام پررہے گی تا کہ کوئی قبضہ نہ کرلے جب مجدین گئی تو ایک فریق تو کہتا ہے کہ میں وقف کرنے کے لئے تیار ہوں اور دوسرا تخص (ناصر) کہتا ہے کہ''میں تیارنہیں ہوں کیونکہ لوگ قبضہ کرلیں مے لہذامسجد میرے نام پر رے" کیاالی مجدمی نمازوغیرہ جائزے؟

سائل ..... محمر عنايت الله، او كا ژه

## العواب

ندکورہ مسجد مسجد شرعی بن چکی ہے خواہ سرکاری کاغذات میں کسی کے نام پر بھی ہو کیونکہ اگر کوئی مخض ذاتی زمین پرمسجد تغییر کرے اور لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کی اجازت دیدے تو ر جگه مجد شرعی بن جاتی ہے خواہ وقف کرنے کا زبان سے یاتح ریسے تذکرہ نہ کرے۔

لما في الشامية: اذا بني مسجداً واذن للناس بالصلواة فيه جماعة فانه يصير مسجداً (شاميه جلد ۲ مغي ۲۸۲)

اس مجد میں نماز اداکرنے سے مجد کا اواب ملے گا ہمارے ملک میں ایک مخصوص کروہ نے با قاعدہ مظلم طور برمجدوں بر قبضه كرنے كامنعوب بنايا ہوا ہے كى مساجد بروہ قابض بعى ہو يك ہیں خدانخواستہ الی صورت حال پیش آ جانے پراگرزمین کاغذات میں کسی کے نام پر موتو تعنیختم كرانا كبل موتا ہاس لئے قانونی طور يرنا صركى بات شايد درست مواس كے بعداس كے وراء ہے بھی کوئی خطرہ نہیں ، کیونکہ تغیر شدہ مجد کا کرانا کوئی آسان کا منہیں۔....فظ واللہ اعلم

بنده محمرعبدالله عفااللهعنه مفتى خيرالمدارس، ملتان

בורור/ד/דץ

ناصر كے دراء سے بيتح ريكرالياجائے كدية قطعه مارے والد کی ذاتی ملیت نہیں بلکہ مجد کے لئے وقف ہے مارااس ين كوكي حصيب ----والجوات يحج ينده عبدالستارعفااللدعنه رئيس دارالا فآء خيرالمدارس، ملتان

## كسى تالاب كے نزديك تغمير شده مسجد كا حكم:

ایک پرانے زمانے کے کنویں کے ساتھ نماز پڑھنے کی جگہ ہے جس کی کوئی چار دیواری نہیں اور نہ ہی مسجد کے نام سے وقف ہے ، صرف نشان لگایا ہوا ہے۔ اب جبکہ کنوال ختم ہو چکا ہے اور وہ جگہ ویران پڑی ہے اس جگہ کواپنے استعمال میں لایا جا سکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... محمرعاشق، پاک گیث ملتان

## الجوال

#### addisaddisaddis

ا گرقبله کی طرف قبرستان موتو و مال مسجد بنانے کا تھم:

ہم مسجد بنار ہے ہیں اور مغرب کی جانب قبرستان ہے کیامسجد بنانا درست ہے؟ سائل ..... محمد ایوب، احمد پورسیال

## الجوال

ندكوره جكه پرمسجد بنانا شرعاً درست بي كيونكه محراب كى ديواركى وجه سے قبرول كوسجده كرنا

التخريج: (۱).....لما في الدرالمختار: فحل دخوله لجنب وحائض كفناء مسجد ورباط ومدرسة ومساجد حياض واسواق وفي الشامية: قوله "ومساجد حياض" مسجدالحوض مصطبة يجعلونها بجنب الحوض حتى اذا توضأ احد من الحوض صلى فيها (درمخارم الثاميه، جلدا، صفح ١٥٥) (مرتب مفتى محموع دالله عفاالله عنه)

لازم نبيس آئے گا۔ الجواب سجح الجواب سجح بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ صاحد خیر المدارس، ملتان

جامعه خیرالمدارس،ملتان ۲۳/۱/۲۳ه

بيره جدو سار طه المدارس، ملتان رئيس دارالا فتاء خير المدارس، ملتان

#### adokadokadok

## عارضی مسجد شرعی مسجد نہیں اسے ختم کرنا شرعاً درست ہے:

ایک سکول کا ایک کمرہ چوکیدار کے لیے تھا تو محلے والوں کے کہنے پرسکول کے ہیڈ ماسٹر نے اس مکان میں نماز پڑھنے کے لئے عارضی طور پر اجازت دی تھی جب تک کہ دوسری مسجد نہیں بن جاتی اب جبکہ ساتھ والے دوسر ہسکول میں بڑی مسجد تعمیر ہوگئ ہے تو فدکورہ کو ارٹر جس میں تعمیر ہوئئ ہے تو فدکورہ کو ارٹر جس میں تعمیر ہوئئ ہے تو اس جگہ ہونے تھے یہ جگہ مسجد کے لئے وقف یا مقرر نہیں کی گئی تھی تو اس جگہ کے بارے میں شریعت کا کیا تھم ہے؟ کیا اس کا سامان اسپیکر الماری اور نیکھے وغیرہ نئی مسجد میں استعمال کر سکتے ہیں؟

سائل ..... ماستر محد شریف، و بازی

العوال

## برتقد برصحت واقعه صورت مسئوله میں مذکورہ کوارٹر کی حیثیت سکول کی دوسری عمارت کی

التخريج: (۱) .....لما في العالمگيرية: وتكلمواايضاً في معنى الكراهة الى القبر قال بعضهم لان فيه تشبها باليهود وقال بعضهم لان في المقبرة عظام الموتى، وعظام الموتى انجاس وارجاس، وهذا كله اذالم يكن بين المصلى وبين هذه المواضع حائط او سترة اما اذاكان، لايكره، ويصير الحائط فاصلاً لابندية بلده مقيم ٢٢٠،٢١٩) وفي البحر الرائق: ويكره ان يكون محراب المسجد نحو المقبرة او الميضاة او الحمام، الله يكن حائل كجدار، اما معه فلاكراهة كما ذكره في شرح منية المصلى (البحرالرائق، جلده، مؤهم) (مرتب مفتى محرواب المسلى (البحرالرائق، جلده، مؤهم) (مرتب مفتى محرواب المسلمي)

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲/۵/۱۱۳

الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

افغان مهاجرين كى بناءكرده مسجد كوكرانے كا حكم:

قبائلی علاقوں میں آج سے پندرہ یا تھارہ سال پہلے افغانستان کے مہاجرین نے ایک شخص سے ایک وسیع مکان گرامیہ پرلیا اور اس میں اپی ضروریات دین کے لئے ایک مجداور ایک مدرسہ قائم کیا جبکہ مالک مکان نے نہ تو وہ زمین مجد کیلئے وقف کی اور نہ ہی مدرسہ کے لئے اب جبکہ وہ مہاجرین یہ مکان چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور ہم نے وہ مکان مالکِ مکان سے خریدلیا ہے جب ہم نے مالکِ مکان سے کہا کہ آپ فتوی حاصل کرلیں میں مالکِ مکان سے کہا کہ اس میں تو مسجد اور مدرسہ ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ فتوی حاصل کرلیں میں اس کوگرادوں گا کیونکہ میں نے نہ تو مسجد کے لئے بیز مین وقف کی تھی اور نہ ہی مدرسہ کے لئے بلکہ وہ تو انہوں نے عارضی طور پر بنائی تھی ۔ اب آیا وہ مسجد اور مدرسہ شہید کردیا جائے تو گناہ ہوگا یا نہیں؟ سائل ...... گل شیرین ، وزیرستان سائل ...... گل شیرین ، وزیرستان

## الجوال

بر تفذیر صحت واقعہ صورت مسئولہ میں جب مالک اراضی نے اس کو وقف نہیں کیا بلکہ کرایہ داروں نے عارضی طور پراپنے لئے اس میں مسجد و مدرسہ بنالیا تھا، لہذا اس مسجد و مدرسہ کو

التخريج: (١)..... مندوب لكل مسلم ان يعد في بيته مكاناً يصلى فيه، الا ان هذا المكان لايات حكم التخريج: (١)..... مندوب لكل مسلم ان يعد في بيته مكاناً يصلى فيه، الا ان هذا المكان لايات حكم الكيرية بالده صفى ٣٢٠) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۳۲۳/۳/۳

#### adbisadbisadbis

سركارى زمين مين تغيير شده مسجد مين نماز يرا تهناجا ترابي

کوئی سرکاری رقبہ گورنمنٹ کی جانب سے برائے رفاہ عامہ وقف شدہ ہواور اس پر
سن ۱۹۳۵ء سے انسان اور حیوانات کے لئے پانی پینے کا کنوال تغییر شدہ ہواور عوام الناس کے آرام
کرنے کے لئے مخصوص جگہ ہوان سب چیزوں کوزبردی گرا کراور مسارکر کے بلا ادائے رقم اس
جگہ میں مجد تغییر کردی جائے حالانکہ بیجہ مسجد کے لئے منظور نہیں ہے۔ تو کیااس تغییر شدہ مسجد میں
ماز درست ہے؟

العوال

نمازاس مسجد میں جائز ہے سرکاری کاغذات کی تکیل کرالی جائے (پیفظ واللہ اعلم بندہ عبدالستار عفااللہ عنہ

رئيس دارالافتاء خيرالمدارس، ملتان ۲۴/ ۱/۱۳۱۱ه

التخريج: (١)....لما في العالمكيرية: واما شرائط (اى شرائط صحة الوقف) فمنها العقل..... ومنها الملك وقت الوقف (جلدا، مؤره ٢٥٣، ٢٥٣) ولما في الشامية: قوله: "وشرطه شرط سائر التبرعات" افاد: ان الواقف لا بد ان يكون مالكاً له وقت الوقف ملكاً باتاً (جلدا، مؤره ٢٥٢)

(٢) ..... لأن الطويق للمسلمين والمسجد لهم ايضاً (الحرالرائق، جلده، مغيمه)

(مرتب مفتى محمر عبد الله عفا الله عنه)

## سركارى زمين پرمسجد كے شل خانے تعمير كرنے كا حكم:

آئے ہے تقریباً ۲۵ سال قبل مجد ہے المحقہ کچھ سرکاری زمین سفید کلوا تقریباً ۲۰۰ مرابع فٹ بڑی ہوئی تھی زید نے اس کو بلا اجازت سرکار مجد کے فوائد کے لئے استعال کیا بعنی عسل خانے ، کنوال ، دوکا نات اور حجرہ تغییر کرائے کچھ حصہ خالی حجھوڑ دیا گیا جس وقت مجد کے فوائد کے لئے زمین ندکورہ پر قبضہ کیا گیا تھا اس وقت بیطاقہ ایک ریاست تھی اور حکومت ایک والئی ریاست کی تھی اب والئی ریاست کا اقتدار ختم ہو چکا اور وَن یونٹ بن چکا ہے۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ کیا ایک زمین پر مجد کے فوائد کے لئے قبضہ کرنا جائز ہے؟ اگر قبضہ کرنا ناجائز ہے تو زید کے ذمہ جو حق العباد باقی ہے اس کی ادائیگی کی شرعاً کیا صورت ہے؟ اور اس جگہ جو لوگ نماز پڑھے دمہ جو حق العباد باقی ہے اس کی ادائیگی کی شرعاً کیا صورت ہے؟ اور اس جگہ جو لوگ نماز پڑھے دمہ جو حق العباد باقی ہے اس کی ادائیگی کی شرعاً کیا صورت ہے؟ اور اس جگہ جو لوگ نماز پڑھے

سائل....هاجی احمه بخش، احمد پورشرقیه

العوال

شارع عام حکومت یا بادشاہ وفت کی ذاتی مملوک نہیں ہوتی بلکہ عام اہل اسلام کے لئے ہوتی جہ نارع عام حکومت یا بادشاہ وفت کی ذاتی مملوک نہیں ہوتی بلکہ عام اہل اسلام کے لئے ہوتی ہوتی ہے، اس لئے اگر مسلمان شارع عام میں سے پچھ حصہ مجد کی توسیع کے لئے شامل کریں تو راستہ تنگ نہ ہونے کی صورت میں اس کی شرعاً اجازت ہے۔

لما في الخانية: طريق للعامة هي واسع فبني اهل المحلة مسجداً للعامة والآ يضر ذالك بالطريق قالوالا بأس به وهكذا روى عن ابي حنيفة لان الطريق للمسلمين والمسجد لهم ايضاً (فانيكل المشارية على المنه والمسجد لهم ايضاً (فانيكل المشارية على المنه المنه والمسجد لهم ايضاً (فانيكل المشارية على المنه المنه والمسجد لهم ايضاً (فانيكل المشارية على المنه والمسجد لهم ايضاً (فانيكل المشارية والمسجد لهم ايضاً (فانيكل المشارية والمسجد لهم المنه المنه والمسجد لهم المنه والمنه والمسجد لهم المنه والمسجد لهم المنه والمسجد لهم المنه والمنه والمنه والمنه والمنه والمنه والمنه والمنه والمنه والمسجد لهم المنه والمنه والم

پس صورت مسئولہ میں اگر قطعہ مذکورہ بھی اسی نوعیت کا تھا تو ضروریات مسجد اور عامة المسلمین کے لئے شل خانے وغیرہ بنانے میں کوئی حرج نہیں حضرت تھا نوگ ایسے ایک استفتاء کے

### جواب میں تحرر فرماتے ہیں:

"ان روایات سے ثابت ہوا کہ طریقِ عام بادشاہ وقت کامملوک نہیں بلکہ فقِ عامّہ ہے
اوراگر مسجد میں حاجت ہواور را بگیروں کو تنگی نہ ہوتو اہل محلّہ کے اکثریا افضل لوگوں کی
رائے سے طریق کو مسجد میں ملالینا جائز ہے۔ "(امدادالفتاوی ،جلد ۲، صفحہ ۲۸۹)
البتۃ اگر اس قطعہ اراضی کی نوعیت اس سے مختلف ہو یعنی والی ریاست کی ذاتی ملکیت ہو
تو الی صورت میں بیغصب ہوگا اور والئی ریاست سے معاف کرانے کی صورت میں برات ذمّہ ہو

جائيگي \_ ......فقط والله اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس،ملتان ا/ ۱۳۸۳/۷ الجواب سيح عبدالله عفالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان

### addisados addis

# مسجد کوفراخ کرنے کے لئے شارع عام کوتنگ کرنا:

ایک متحرتعمیرِ جدید کے لئے منہدم کی گئی تعمیر جدید میں بقدرائیک فٹ زمین شارع عام پر اور پانی کی نالی پر دیوارِ مسجد و دوکانات ملحقہ مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی اہل محلّہ نے گلی کے تنگ ہو جانے کا کمیٹی کواعتراض کیااور بعدالتِ سول جج صاحب تھم امتناعی بابت تعمیر حاصل کرلیا۔ جواب طلب اموریہ ہیں!

- (۱)....کیاگلی وسیع کرنے کے لئے مسجد کی دیوارمنہدم کی جائے گی؟
  - (٢) ..... كيامغصو بهزمين پرمسجد كي تغمير جائز ہے؟
  - (m)..... کیااس مسجد میں اور مغصو بهزمین پرنماز پڑھنا جائز ہے؟
- (٣) ....مجد كوفراخ كرنے كے لئے شارع عام كوتك كرنا جائز ہے؟

### العوال

شارع عام عوام الناس کاحق ہے اگر مجد میں ضرورت ہواور گزرنے والوں کو تکلیف اور تنگی کا موجب نہ ہوتو محلّہ کے بااثر لوگوں کی رائے لے کرراستہ کا پچھ حصہ مجد میں ملا لینا جائز ہے ۔ '' کمیٹی کی اجازت کی ضرورت بمصلحت ہے بیتو نفس مسئلہ ہے، رہا بیا کہ صورت مسئولہ میں جو پچھ کیا گیا ہے بیدرست ہے یانہیں، اب دیوار گرائی جائے یا نہ بیز مین مغصو بہ ہے یانہیں ان سوالوں کا جواب کمل تفصیل معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم الجواب شحیح محمد انورعفا اللہ عنہ الجواب شحیح محمد انورعفا اللہ عنہ محمد انورعفا اللہ عنہ الجواب شحیح میں معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ محمد انورعفا اللہ عنہ الجواب شحیح میں معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ محمد انورعفا اللہ عنہ المحمد معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ محمد انورعفا اللہ عنہ المحمد معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ محمد انورعفا اللہ عنہ المحمد میں معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ محمد انورعفا اللہ عنہ المحمد معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ محمد انورعفا اللہ عنہ معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ محمد انورعفا اللہ عنہ معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ محمد انورعفا اللہ عنہ میں معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے میں معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے ہونے دیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے میں میں میں معلوم ہونے کے بعد دیا جاسکتا ہے ہونے دیا جاسکتا ہونے دیا جاسکتا ہے ہونے دیا ہونے دیا ہے ہونے دیا ہے ہونے دیا ہے ہونے دیا ہو

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۹۸/۸/۲ بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان

#### adosadosados

كس مسجد كيلي جبرأز مين لينادرست ہے؟

قصبہ مخدوم عالی میں لوگ ایک مسجد کی توسیع کررہے ہیں کیونکہ رمضان شریف میں جمعہ کے دن لوگ سانہیں سکتے قریب ہی لوگوں کے مکان ہیں وہ نہیں دیتے ، باوجوداس کے کہان کو معاوضہ بھی دیا جارہ ہے۔ کیاازروئے شریعت ان لوگوں سے جبراً زمین لے سکتے ہیں یانہیں؟ معاوضہ بھی دیا جارہ ہے۔ کیاازروئے شریعت ان لوگوں سے جبراً زمین لے سکتے ہیں یانہیں؟ سائل سسجا فظ شبیراحمہ، ملتان

التخريج: (۱)....لما في العالمگيرية: ذكر في المنتقىٰ عن محمد في الطريق الواسع بني فيه اهل المحلة مسجداً و ذالك لايضر بالطريق فمنعهم رجل فلاباس ان يبنوا كذا في الحاوى، (عالمگيريه، جلد٢، صفح ٢٥٩) وفيه ايضاً: قوم بنوا مسجداً واحتاجوا الى مكان ليتسع المسجد واخذوا من الطريق وادخلوه في المسجد ان كان يضر باصحاب الطريق لايجوز وان كان لايضربهم رجوت ان لايكون به باس (عالمگيريه، جلد٢، صفح ٢٥٩) كان يضر باصحاب الطريق لايجوز وان كان لايضربهم رجوت ان لايكون به باس (عالمگيريه، جلد٢، صفح ٢٥٩)

### الجوال

اگرصرف رمضان المبارک کے جمعہ میں لوگوں کونگی ہوتی ہوتو اس کے رفع کرنے کا کوئی دور اانظام کرنا چاہیے پڑوسیوں کے مکانات جرآ لے کرمجد میں شامل کرنا درست نہیں ہوگا،البتہ انہیں رضامند کرلیا جائے تو جواب ظاہر ہے، مجد کے لئے ''جرآ''اراضی حاصل کرنے کا تھم اس صورت میں ہے جبکہ شہر میں دوسری مجد نہو۔ قال فی نور العین: ولعل الاخذ کو ها لیس فی کل مسجد ضاق، بل الظاهر ان یختص بما لم یکن فی البلد مسجد آخر اذلو کان فیه مسجد آخر یمکن دفع الضرورة بالذهاب الیه نعم فیه حرج لکن الاخذ کرها آشد حرجا منه (شامیہ،جلد لا ،صفح المه)

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/۱/۱۸ه

#### addisaddisaddis

# مسجد کی دوکانوں میں کچھ سرکاری جگہ شامل کرنے کا تھم:

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

کوٹ ادوشہر میں ایک مبحد''مسجد قاسمیہ''عرصہ ۵سال سے آباد چلی آرہی ہے آئ کل نقشہ جدید کے مطابق مبحد زیرتغمیر ہے متولی مبحد اور انظامیہ نے محراب کی جانب (مبحد کے مغربی جانب) دیوار کے ساتھ سرکاری زمین پر چندفٹ تجاوز کر کے دوکا نیں تغمیر کردی ہیں جبکہ مبحد جدید نقشہ پر بھی سابقہ جگہ پر ہی تغمیر کی گئی ہے اور مبحد کی جگہ دوکا نوں میں شامل نہیں ہوئی ، دوکا نیں صرف اس غرض سے تغیری گئی ہیں کہ ان کی آمدنی سے مجد کا انظام چلایا جاسکے۔اب دریافت طلب امریہ ہے کہ کیا ایسا کرنا شرعاً واخلا قا درست ہے؟ کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے؟ کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے؟ کیا اس غیر شرعی حرکت پرمسجد کی انتظامیہ اور متولی عنداللہ مسئول اور گنہگار ہوں گے؟

سائل ..... اظهرضياء شوز، مين بازاركوث ادو

### العوال

ندکورہ مسجد میں نماز پڑھنا شرعاً درست ہے کیونکہ مسجد اپنی پہلی جگہ پر ہے مسجد کی جگہ مخصو بنہیں ہے۔ حضرات فقہاء کی کلام سے دوکانوں کے لئے تجاوز کا تھم صراحنا نہیں ملاء البعثہ مسجد میں راستے کا کچھ حصد شامل کرنے کا تھم کھا ہے جس کا حاصل ہیہ ہے کہ مسجد میں تنگی ہواوراس تجاوز کی وجہ سے راستہ تنگ نہ ہوان دوشر طول کے ساتھ اس کی مجانش ہے۔

قوم بنوا مسجداً واحتاجوا الى مكان ليتسع المسجد واخذوا من الطريق وادخلوه في المسجد ان كان يضر باصحاب الطريق لا يجوز وان كان لايضر بهم رجوت ان لايكون به بأس (بنديه بالام مفه ٢٥٨)

بهرحال مذكوره تجاوز مناسب نهيس \_ ......فقط والله اعلم

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتى خير المدارس، ملتان

ב/דו/מדחום

الجواب صحيح

بنره عبدالستارعفااللدعنه

رئيس دارالافتاء خيرالمدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

مندؤوں کی زمین میں بلاا جازت ِحکومت مسجد کی تغمیر درست نہیں:

مندۇوں كى زمين ميں مسجد بنانابلاا جازت حكومتِ پاكستان اور بلاا جازت مالكان كيسا ہے؟ سائل ..... صوفی الله دنة موجی

### الجوال

بنده عبدالله غفرالله له صدر مفتی خبرالمدارس، ملتان ۲۵رجب/ ۱۳۶۸ ه

الجواب صحیح بنده عبدالرحمٰن غفرالله له مدرس مدرسه خیرالمیدارس ، ملتان الجواب صحيح خبرمحمد عفاالله عنه مهتم مدرسه طذا

#### adosadosados

غيرمسلموں كى عبادت گاہوں كومساركر كے مسجد بنانے كا حكم:

ایک غیرمسلم کی عبادت گاہ کومسار کر کے مسجد بنانا چاہتے ہیں اگر اس کومسار کر کے مسجد تغمیر کی جائے گی تو شرعاً وہ مسجد بن جائے گی؟

سائل ....عبدالحميد، گوجرانواله

### العوال

اگر حکومت نے ایسے مقامات کے باقی رکھنے کا معاہرہ نہ کررکھا ہوتو صورت مسئولہ میں اس جگہ شرعی مسجد بن جائے گی۔حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وفد کوفر مایا تھا کہ ''اذا

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۹۲/۲/۲۲ چونکہ ہر دو حکومتوں کا معاہدہ عبادت گاہوں، مسجدوں اور مندروں کی حفاظت کا ہو چکا ہے، لہذا ان کو مسمار کر کے مسجد بنانے کی اجازت' بنابر معاہدہ' نہیں دی جاسکتی۔والجواب سیجے اجازت' بنابر معاہدہ' نہیں دی جاسکتی۔والجواب محمد عبداللہ عفااللہ عنہ صدر مفتی خیر المدارس، ملتان صدر مفتی خیر المدارس، ملتان

# غيرمسلم كى متروكه زمين پرمسجد ومدرسة تميركرنا:

سائل کے گاؤں میں ایک قطعہ اراضی متر وکہ غیر مسلم کا ہے جس پرعرصہ ۱۹/۱سال سے شہر کے بااثر اوراعلی خاندان کے ایک فرد کا قبضہ چلا آ رہا ہے، پرانے وقت میں ہندولوگ انہی کے خاندان کی رعایا تھے۔ قابض کا دعوی ہے کہ بیر قبہ اس کی اپنی ملکیت ہے کیونکہ اس کے آباء واجداد نے ہندور عایا کو دیا تھا اس لئے قابض نے وہ رقبہ سائل کو بچے قطعی کر کے زر بچے نقد وصول پالیا ہے اور قبضہ حوالے کر دیا ہے۔ اب سائل اپنے محلّہ میں ایک متجداور ایک اسلامی مدرسہ تعمیر کرنا چاہتا ہے کیا ایسی اراضی میں متجدیا اسلامی مدرسہ تعمیر کرنا شرعاً جائز ہے؟

سائل ..... ماسر محمدنواز ،خوشاب

العوال

اگریز مین فی الواقع بالع کی ملکت تھی توبیع تھے ہوگئی مشتری اس میں مجدوغیرہ جوچاہے تھی توبید تھے ہوگئی مشتری اس میں مجدوغیرہ جوچاہے تعمیر کرسکتا ہے اوراگر بیز مین کسی ہندو کی مملوکتھی موجودہ قابض نے ہی اس کو ہبدی ہوئی تھی تواس جگہ مسجدوغیرہ بنانے کے لئے حکومت سے اجازت بھی حاصل کرلینا چاہیے۔فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللدعنه

نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۸۸/۸/۱۵ الجواب صحیح خیرمجم عفاالله عنه مهتم خیرالمدارس،ملتان

adbeadbeadbe

وقف قبرستان مين مسجد بنانا جبكه قبرول كيليّ جلّه كي تنكى بهو:

جارے ہاں ایک قبرستان ہے اس کی صورتحال ہے ہے کہ جگہ بہت تک ہے قبروں کے لئے مزید جگہ کی ضرورت ہے اس قبرستان کے درمیان تھوڑی می جگہ باقی ہے جبکہ اردگر دقبریں ہیں۔ آیا اس جگہ پرمسجد بنانا درست ہے کہ نہیں جبکہ قبرستان کے باہر دومسجدیں موجود ہیں اور

بنانے کا پس منظریہ ہے کہ بنانے والے کوکس پیر کی زیارت ہوئی ہے کہ یہاں پر مجد بنا کیں۔اب الل علاقہ کا آپس میں جھڑا ہوگیا ہے کہ سجد بنائی جائے یانہ بنائی جائے تو معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ اگر علاء یہ فرمادیں کہ سجد بنانا درست نہیں تو ہم سجز نہیں بنا کیں گے۔

سائل ..... حافظ نذيرا حمد الودهرال

### العوال

اگریہ جگہ قبرستان کے لئے دقف ہاور قبروں کے لئے ضرورت بھی ہے تواس جگہ مجد بنانا درست نہیں خصوصاً جبکہ ضرورت بھی نہیں ہے قریب آس پاس مساجد موجود ہیں۔فقط واللہ اعلم الجواب سیج

بروسان منتی نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۱/۸ ۱۳۲۸ه اجواب بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان

#### अविक्रिक्ष अविक्रिक्ष अविक्रिक्ष

مجوری کے وقت قبرستان کی زمین مسجد میں شامل کرنا باؤن قاضی ورست ہے:

ایک مبحد جس کے مغرب اور جنوبی طرف متصل قبرستان کی جگہ ہے البتہ قبریں صرف مغربی طرف ہیں اور وہ بھی مبحد سے تقریباً ۸۰ یا ۱۰۰ فٹ دور ہیں۔ دریا فٹ طلب امریہ ہے کہ اب اس مبحد کو توسیع کی اشد ضرورت ہے۔ تو آیا قبرستان کی جگہ میں مبحد کی توسیع کر سکتے ہیں یانہیں؟ نیز مسجد کو توسیع کر سکتے ہیں یانہیں؟ نیز مسجد کے مشرق اور شال کی جانب شارع عام ہے اس طرف سے ایک فٹ کی بھی مخواکش نہیں ہے فتظ توسیع قبرستان کی طرف ہی ہوسکتی ہے۔

سائل ..... سيف الرحن طارق

التخريج: (۱).....انهم صوحوابان مواعاة غوض الواقفين واجبة (ثاميه، جلد ٢، صفح ٢٨٣) (مرتب مفتى محرعبدالله عفالله عند)

### العواب

#### अवेकिक अवेकिक अवेकिक

مسجد یا مدرسه کی وقف زمین میں متولی وغیرہ کی قبر بنانا کیسا ہے؟

سندھاور پنجاب کے دیہاتوں میں بہت سے لوگ مسجدوں میں قبریں بنادیتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہ مخض یقیناً جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ برائے مہر یانی بتا کیں کہ اسلام میں اس فعل کی کیا حیثیت ہے؟

سائل .... محمعاصم تونسه شريف

العواب

مجدى وقف زين بن قرينانا شرعاً جائز نبيس \_ كيونكه واقف كى شرا لط كولمح ظار كهنا شرعاً واجب برحضرات فقهاء فرمات بين: شرط الواقف كنص الشارع اى فى المفهوم

التخريج: (۱).....وفي الشامية: وتقييده بقوله "وقف عليه" اى: على المسجد يفيد انها لو كانت وقفاً على غيره لم يجز لكن جواز اخذالمملوكة كرهاً يفيد الجواز بالاولى لان المسجد لله تعالى والوقف كذالك ولذا ترك المصنف في شرحه هذا القيد وكذا في جامع الفصولين (جلد المحدد)

(مرتب مفتى محرعبدالله عفالله عنه)

والدلالة ووجوب العمل به (الغ ) (درمخار، جلد ٢، صفح ٢٦٢)

واقف نے مسجد یا مدرسہ کے لئے وقف کی ہے، لہذا زمین اسی مصرف پرلگنی چاہیے اسے قبر کے لئے استعمال کرنا واقف کی غرض کے خلاف ہے .....فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۲۰۰۲/۸/۲۸

#### addisaddisaddis

واقف متولى ياامام صاحب كى قبرمسجد ميں بنانا جائز نہيں:

میری والده نے ایک قطعہ دو کنال کارقبہ مجد کو وقف کردیا ہے اب اس پلاٹ کو قبرستان یا دوسرے استعال میں لاسکتے ہیں یانہیں؟

سائل ..... چومدری نذیر،سامیوال

العوال

یہ پلاٹ صرف مجد کے مصارف کے لئے استعال کرنا ضروری ہے اس میں کسی کو دفنانا درست نہیں ،خواہ وقف کرنے والی عورت کی میت ہویا کسی قریبی رشتہ دار کی ہویا خودامام صاحب

كى ميت بى كيول نه مو (1)

بنده محمراهمحاق غفرالله له مفتی خبرالمدارس، ملتان ۱۲/۲/۳/۳۱ه الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس ،ملتان

التخريج: (١).....انهم صرحوابان مراعاةغرض الواقفين واجبة (ثاميه،جلدا، صفح ٢٨٣) وفي العالمگيرية: ولايجوز تغيير الوقف عن هيئته فلا يجعل الدار بستاناً ولا الخان حماماً (عالكيريه،جلدا، صفح ٢٩٠) (مرتب مفتى محمدالله عفاالله عنه)

## قبروں کے او پر حصت ڈال کرمسجد کی توسیع جائز ہے:

(۱)....مبحد کے گرد قبریں ہیں جومبحد کی توسیع میں مانع ہیں آیا قبروں پر چھت ڈال کرمسجد وسیع کی جاسکتی ہے یانہیں؟

(٢) ..... مسجد كانحلاحصه مدرسه مين استعال كياجاسكتا بي البين؟

سائل ..... مسعوداحمه

### الجوال

(۱).....اییا کرنا جائز ہے۔ یینی شرح بخاری میں ہے: قال ابن القاسم: لو ان مقبرة من مقابر المسلمین عفت فبنی قوم علیها مسجداً لم ار بذلک باساً، وذلک لان المقابر وقف من اوقاف المسلمین لدفن موتاهم لایجوز لاحد ان یملکها فاذا درست واستغنی عن الدفن فیها جاز صرفها الی المسجد لان المسجد ایضاً وقف من اوقاف المسلمین لایجوز تملکه لاحد فمعناهما علی هذا واحد (عمرة القاری، جلرم، صفح ۲۲۵، ط:رشیدیوئی)

(۲).....مجد کے نچلے صے کو درسہ بنانا درست نہیں اس میں مجد کے آداب کی رعایت نہیں ہوتی خصوصاً چھوٹے بچوں کا مجد میں جانا کروہ ہے۔ درمخار میں ہے: ویحوم ادخال صبیان ومجانین حیث غلب تنجیسهم والا فیکرہ (جلدم، صفح ۱۵۸۵)۔ فقط والداعم بندہ عبداکلیم عنی عنہ ائب مفتی نیر المدارس، ماتان بندہ عبداکلیم عنی عنہ اکرم ۱۲۸/۳/۳۱

#### adokadokadok

سوال مثل بالا:

ایک معجد کی شالی دیوار کے ساتھ قبریں ہیں چونکہ معجد مذکور بہت تک ہے اس لئے

متولیان مبحد کاخیال ہے کہ اگر قبروں کے درثاء کی اجازت سے ان قبروں پرایک گزاونچی پختہ دیوار بنا کراس کو چھت بنا دیا جائے اور حجست نہایت مضبوط ہو پھراس پر مسجد کا ایک کمرہ بنا کر مسجد کو بڑھا دیا جائے تو کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟

سائل ..... گل محد مظفر گڑھ

الجوال

adokadokadok

مسجد کے حن میں موجود قبر کومسار کرے مسجد کی توسیع کرنا:

"بلال مسجد" بستی مانگانزدگنگرسرائے جھنگ روڈ مظفر گڑھ میں واقع ہے مسجد کے حن میں نامعلوم فرد کی قبرہے جو کافی پرانی ہے جعلی پیراس قبر پر در بار بنانا چاہتا ہے، اور ہم مسجد کی توسیع کرنا چاہتا ہے، اور ہم مسجد کی توسیع کرنا چاہتا ہے، اور ہم مسجد کی توسیع کرنا چاہتا ہے، اور ہم اگر کو مسارکر سکتے ہیں؟ قرآن سنت کی روشنی میں ہماری را ہم اگی فرمائیں۔

سائل ..... قارى محمدرياض بستى مانگا

الجوال

اگر قبراتی پرانی ہے کہ اس میں میت بالکل مٹی بن چکی ہے تو مسجد کی توسیع کرتے ہوئے

التخريج: (۱) ...... لوضاق المسجد وبجنبه ارض وقف عليه .....جاز ان يؤخذ ويدخل فيه وتقييده بقوله "وقف عليه" اى على المسجد يفيد انها لو كانت وقفاً على غيره لم يجز لكن جواز اخذالمملوكة كرهاً يفيد الجواز بالاولى لان المسجد لله تعالى والوقف كذالك ولذا ترك المصنف في شرحه هذا القيد وكذا في جامع الفصولين (شاميه بجلد المسجد مقيال الله عنه عنه الله عنه عنه الله عنه عنه عنه عنه عنه الله عنه عنه عنه عنه عنه عنه عنه عن

#### addsaddsadds

## سوال مثل بالا

ایک ولی کامل کی میت کو پندرہ برس ہو گئے ہیں بجائے قبرستان کے مسجد کے جن میں دفن کیا گیا ابستی والے ان کی آل واولا دکونگ کرتے ہیں جبکہ آل واولا دتقریباً دورہتی ہے کیا گیا ابستی والی سے نگ آ کراپنے والدیا دادا جی جن کوفوت ہوئے پندرہ برس گذر چکے ہیں ان کی ہڈیاں وغیرہ نکال کرعام قبرستان میں دفن کردیں؟

نیز اس اللہ کے ولی نے دومسجدیں بنائی تھیں دوسری مسجد میں ان کی اولا دمقیم ہے تو کیا اجازت ہوسکتی ہے کہ دوبارہ وہاں لے جا کر دفن کر دیں اور کچی قبر کی شکل دیدیں۔ورنہ کوئی بڑا نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔قرآن وسنت کی روشنی میں اس کاحل بتلا کرممنون فرما ئیں۔
سائل ..... محماحمد نعیم ، بہاولنگر

### العوال

اگریقبری مسجد کی وقف زمین میں ہوں اور متولیان کوتھیر وغیرہ کی ضرورت ہوتوان کو برابر کر کے ان پر تھیر کرسکتے ہیں۔ ویخیر المالک بین احراجه و مساواته بالارض کما جاز زرعه و البناء علیه اذا بلی و صار ترابا (الدرالخار،جلد سمفیا کا،ط:رشید بیجدید)

adbeadbeadbe

ینچے مارکیٹ اور او پرمسجد بنانا جائز ہے یانہیں؟

متجد کے بنچ کمل مارکیٹ بنادی جائے تا کہ سجد کے لئے مستقل آ مدنی ہواور او پر چھت پر متجد بنا دی جائے کیا اس طرح متجد بنائی جاسکتی ہے جبکہ تمام زمین متجد کے لئے خریدی گئی ہو یا واقف نے تمام زمین متجد کے لئے وقف کی ہو؟

سائل ..... ابوتراب،سنده

العوال

جائز تو ہے کین بہتر یہ ہے کہ درمیان میں اگر ہوسکے تو کچھ جگہ خالی چھوڑ دی جائے جس پرکلیۂ مسجد ہوا ورار دگر دیار کیٹ بن جائے اوراو پر مسجد بنازی جائے ۔..... فقط واللہ اعلم الجواب سیح بندہ محمد اللہ عنہ اللہ عنہ بندہ محمد اللہ عنہ اللہ ارس ملتان صدر مفتی خیر المدارس ملتان صدر ملتان صدر مفتی خیر المدارس ملتان صدر مفتی خیر المدارس ملتان صدر ملتان صدر ملتان صدر مفتی خیر المدارس ملتان صدر ملتان صدر

التخريج: (١).....لما في الدرالمختار: واذا جعل تحته سرادباً لمصالحه اى المسجد جاز كمسجد القدس ولو جعل لغيرها..... لا يكون مسجداً (طِد٢، صغي ٥٣٨)

وفى الشامية: واذا كان السرادب او العلو لمصالح المسجد او كانا وقفاً عليه صار مسجداً ..... قال فى البحر حاصله: ان شرط كونه مسجداً ان يكون سفله وعلوه مسجداً لينقطع حق العبد عنه لقوله تعالى "وانَّ المساجد لله" بخلاف ما اذاكان السرادب و العلو موقوفاً لمصالح المسجد، فهو كسرادب بيت المقدس (شاميه جلد ۲ مفيه ۵ مرب مفتى محمد الله عفاطه عنه)

## نیچدرسهاوراو پرمسجد بنانے کا حکم:

بھائی شیرمحرصاحب نے ایک پلاٹ خریدااورا سے مدرسہاور مسجد کے نام وقف کردیااور وقف کردیااور وقف کرتے وقت نیت کی کہ بیسمنے اور گراؤنڈ فلور پر مدرسہ بناؤں گااور فرسٹ فلور پر مسجد بناؤں گا، وقف نامہ تحریر کردیااوراس میں یہ بھی تحریر کیا کہ ''میں یعنی شیر محمہ تاحیات مسجد و مدرسہ کا متولی رہوں گااور آئندہ میری وصیت کے مطابق متولی مقرر ہوگا''اب بھائی شیرمحمصاحب مسجد کا انتظام این متولی مقرر ہوگا' اب بھائی شیرمحمصاحب مسجد کا انتظام میں عالم دین کے حوالے کرنا چاہتے ہیں اور عالم دین کو مدرسہ کا متولی بنانا چاہتے ہیں۔اب دریافت طلب اموریہ ہیں!

- (١) ..... كياشر عابيهمن اوركراؤ تذفكور يرمدرسه بنانا جائز ي؟
- (٢) .....كياشر محمصاحب مدرسكامتولى مقرركرن كااختيار ركهتين؟
- (٣)....مجد كے متولى خودر ہيں اور مدر سكا انظام كى اور كے حوالے كردي كيابيہ جائز ہے؟
  - (م) .....مرستقوى (فدكور) كودوسرے مدسة قانيكى شاخ بنادينا كيا ہے؟

سائل ..... عبدالشكور حقاني

### الجوال

صورت مسئولد میں نیچ مدرسداوراو پرمسجد بنانے کی مخبائش ہے اورامام ابو یوسف کے قول کے مطابق مذکورہ مسجد شرع بھی ہوگ ۔ الجوہرة النيرة میں ہے: وان بنی علی السطح مسجداً وسکن اسفلہ فھو میراث عندهما وقال ابو یوسف یکون مسجداً (جلد ۲۵ مسخد ۲۵)

جب معدے نیج ذاتی مکان باتی رہ سکتا ہے تو دی مصالے کے لئے مدرسہ بطریق اولی جائز ہوگا۔ نیز مساجد میں مدارس قائم کرنے کاعرف بھی ہے اور ابتداء امسجد کے مصالح کے لئے مسجد کے مصالح کے لئے مسجد کے نیج تہدخانہ یا دوکا نیس بنانے کی شرعاً اجازت ہے۔

چنانچ مندييش ع:ولو كان السرداب لمصالح المسجد جاز كما في مسجد

بيت المقدس كذا في الهدايه، (منديه، جلدا مفيهه)

الحاصل: حضرت امام ابویوسف کی تحقیق کے پیش نظرعلووسفل میں دو الگ الگ جہتیں ممکن ہیں لہٰذا ان دونوں (مسجد اور مدرسه) میں تولیت تقسیم کرنے کی بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ مدرسہ کا نیامتولی تحریر کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ اور کسی دوسرے ادارے سے الحاق کی بھی گنجائش ہے۔ مدرسہ کا نیامتولی تحریر کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ اور کسی دوسرے ادارے سے الحاق کی بھی گنجائش ہے۔

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۵/ ۱۳۲۳/۱۵

الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا ف**ناء خیرال**یدارس ،ملتان

#### adosadosados

تغیر جدید میں مسجد کے نیچے دو کانیں وغیرہ بنانا شرعاً ممنوع ہے:

ہماری مبحد الفاروق عنایت محلّہ میں عرصہ پچاس سال سے بنی ہوئی تھی ہائی وے والوں نے سڑک کی دوطر فداو نچائی کی جس سے مبحد نیچے ہوگئ اور بارش وغیرہ کا پانی مبحد کو گندا کر دیتا ہے اس مبحد کو ہم او نچا کرنا چاہتے ہیں۔اب اگر ہم مبحد کو یوں او نچا کریں کہ نیچے دوکا نیس بنادیں جس سے مبحد کی آ مدنی بھی ہوگی اور مبحد بھی او نچی ہوجائے گی تو کیا دوکان کی جھت پرنماز ہوجائے گی انہیں؟ مبحد کی آ مدنی بھی ہوگی اور مبحد بھی او نچی ہوجائے گی تو کیا دوکان کی جھت پرنماز ہوجائے گی انہیں؟ سائل ..... صوفی احمد دین

### العوال

اگرمجد بنانے سے پہلے نیچ دوکا نیس وغیرہ بناکراو پرمجد بنائی جائے تواس کی گنجائش ہے لیکن ایک مرتبہ ممل مجد بناکر پھر اس کومنہدم کر کے نیچ دوکا نیس ، تہد خانہ ، گودام وغیرہ بنانا اس کی شرعاً مخجائش نہیں۔ لوبنی فوقه بیتاً للامام لایضر لانه من المصالح اما لوتمت المسجدیة ثم اراد البناء منع (درمخار، جلد ۲ ، صفح ۵۳۹) وقال الشامی تحت قوله: "اما

لو تمت المسجدية وعبارة التاتر خانية وان كان حين بناه خلى بينه وبين الناس ثم جاء بعد ذالك يبنى لايترك (جلد ٢، صفح ١٥٠٥ ط: رشيد بيجديد) ..... فقط والله اعلم الجواب صحح بنده محمد اسحاق غفر الله له بنده عمد السحاق غفر الله له بنده عبد الستار عفا الله عنه منتي خير المدارس ، ملتان رئيس دار الافتاء خير المدارس ، ملتان ميس دار الافتاء خير المدارس ، ملتان ميس دار الافتاء خير المدارس ، ملتان ميس دار الافتاء خير المدارس ، ملتان

#### adbeadbeadbe

مسجد کے نیچے بنی ہوئی دوکا نیں بھی مسجد پر وقف کر دی جا ئیں تو وہ مسجد شرعی بن جائے گی:

ایک فخص کی دوکانیں ملکت ہیں اور دوسری منزل پرمجد بنائی ہے، اب اگر بیخض
دوکانیں وقف بشرط کرد ہے بعنی اس طرح کے مسجد کا انظام میرے ہاتھ میں رہے گا، تازندگی میں
خودمتولی رہوں گا اور دوکانوں سے کرایہ میں خودوصول کروں گا وغیرہ۔ کیا اس طرح وقف باشرط
جائز ہے؟ اور یہ مسجد وقف ہوگی یانہیں؟ اور نماز پڑھنے والوں کو مسجد کا اواب ملے گایانہیں؟
سائل سے کا جائز ہے۔ سائل سے حاجی نصیرالدین

### العوال

جب دوکانیں بھی مسجد پروقف کردی جائیں گی تواب سابقہ مسجد شرعاً مسجد بن جائیگی کیونکہ علوس فل سب مسجد کے لئے ہوگیا اس کے کسی جزومیں کسی انسان کی ملکیت نہیں رہی (ا) وراس طرح ملوس فل سب مسجد کے لئے ہوگیا اس کے کسی جزومیں کسی انسان کی ملکیت نہیں رہی (ا) وراس طرح این کے تولیت اور آمدنی کی شرط کر لینا بھی جائز ہے۔ و جاذ جعل غلة الوقف او الولاية

التخريج: (١).....لما في الشامية: وإذا كان السرادب أو العلو لمصالح المسجد أو كانا وقفاً عليه صار مسجداً (ثامي، جلد٢، صغيه ٥٣٩)

(مرتب مفتى محمر عبدالله عفا الله عنه)

لنفسه عندالثاني وعليه الفتوى (درمخار،جلد٢،صفحه٥٥) - فقط واللهاعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس، ملتان ناسب ۱۳۹۴/۲/۷

الجواب صحیح محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان

addisaddisaddis

تغمير جديد مين سابقة مسجد كى جگه مين وضوء خانه يابيت الخلاء بنانے كاتھم:

ہم نے چھوٹی م مجد بنائی تھی اب نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اس لئے پچھاورزمین مجد کے لئے خرید لی ہے تو پرانی مسجد کووضوء خانہ یا طہارت خانہ بنا سکتے ہیں؟

سائل ..... سعيداحد،ملتان

الجوال

جوجگہ ایک مرتبہ مسجد شرعی بن جائے وہ تا قیامت مسجد ہی ہے، اسے مسجد سے خارج کرنا شرعاً جائز نہیں۔ لہذامسجد کی جگہ کونماز کے علاوہ کسی دوسرے مصرف میں نہیں لا سکتے۔ بیت الخلاء یا وضوء خانہ کے لئے استعمال کرنے سے تلویث مسجد لازم آئیگی ......فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۱۳/۸/۸ الجواب سحيح بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس ، ملتان

#### adosadosados

التخريج: (١).....لما في الدرالمختار: ولو خرب ماحوله واستغنى عنه يبقى مسجداً عندالامام والثاني ابداً الى قيام الساعة وبه يفتي (الدرالخار،جلد٢،صغه٠٥٥)

وفيه ايضاً: وكره تحريماً الوطئ فوقه والبول والتغوط لانه مسجداً الى عنان السماء وكذا الى تحت الثرى كما في البيرى (الدرالخارم الثاميه، جلدا، صفح ١٥١١ ما الماجد) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

# مسجد كے سابقة محن میں بیت الخلاء بنانا اگر چه جگه كی تنگی ہوجا ترنہیں:

مارے گاؤں کی مجد کو گرا کراہے وسیع کیا گیا ہے ایک طرف جگہ ہے گئی تھی جو کہ پہلے والی مجد کا حق تھی جہاں نماز پڑھی جاتی تھی اب اس حق میں لیٹرینیں بنائی جارہی ہیں ایک آدی کہتا ہے کہ اس جگہ پر بیت الخلاء بنانا درست نہیں اور دوسرا آدی کہتا ہے کہ جگہ کی کی وجہ ہے مجبور آبیت الخلاء بنانا درست ہے جس طرح روضة رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہے اب جواس آدی نے روضت رسول کے ساتھ تشبیہ دی ہے اس کا شرق تھم کیا ہے جبکہ پنچایت کے روبر واس نے نہ کورہ الفاظ کا انکار کیا لیکن دوسرے دن پنچایت کے روبر واقر ارکر لیا اور معذرت کی اور مسجد میں معافی ما تھی۔

انکار کیا لیکن دوسرے دن پنچایت کے روبر واقر ارکر لیا اور معذرت کی اور مسجد میں معافی ما تھی۔

سائل سے حافظ نوراحم

### العوال

جوجگدایک مرتبه مجد شرق بن جا نے وہ تا قیامت مجد بی رہتی ہے اسے مجد سے خارج کرنا ہر گر جا کرنہیں وہاں بیت الخلاء بنانا گویا مجد میں لوگوں کو پیشاب پا خانہ کی اجازت وینا ہے کیونکہ وہ جگد مجد ہے کوڑا کرکٹ کا بھی احر ام ضروری ہے عام گندگی کی جگہ پراس کا ڈالنا جا کرنہیں۔ چنانچہ ہندیہ میں ہے: لاتو می برایة المستعمل لاحترامه کے حشیش المسجد و کناسته لایلقی فی موضع یخل بالتعظیم (عالمگیریہ، جلد ۵، صفح ۲۲) جس شخص کے بدن پرنجاست ہو وہ مجد میں داخل نہیں ہوسکتا۔ لاید خل الذی علی بدنه نجاسة المسجد (ہندیہ، جلد ۵، صفح ۱۳۲)

ناپاک پانی سے بنائے ہوئے گارے سے مجد کی لپائی جائز نہیں۔ویکرہ ان یطین المسجد بطین قد بل بماء نجس (ہندیہ،جلد۵،صفحہ۳۱۹)

الحاصل کی بھی غرض کے لئے مسجد سے کی حصہ کو خارج کرنا جائز نہیں قرآن وحدیث میں کہیں بھی اس کی اجازت نہیں ہے باقی مذکورہ صورت کے جواز میں روضة اقدس (علی صاحب الف الف

الخية والسلام) كوپیش كرناجهالت اورجمافت كامظاهره بـ .....فقظ والله اعلم الجواب سخيح بنده محمد عبدالله عفاالله عنه بنده محمد الله عفاالله عنه بنده محمد اسحاق غفر الله له منتى خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس ملتان ملتان مفتی خیر المدارس ملتان مفتی خیر المدارس ملتان مفتی خیر المدارس ملتان ملت

#### adokadokadok

## تغير جديد ميل فيج مدرسهاوراو يرمسجر تغير كرنا:

(۱) .....ایک قدیم معجد کوشهید کر کے برابر سے ایک اور جگہ خریدی تا کہ معجد بڑی بن جائے اب مختطمین کا ارادہ ہوا کہ اس معجد کے بنچ زمین کی کھدائی کر کے بنچ زمین دوز مدرسہ بنایا جائے اوراس کے او پرچھت ڈال کر معجد بنادی جائے اور مدرسہ بھی قائم ہوجائے گا۔ کیا شرعاً پرانی معجد کوشہید کرکے اس کے بنچ مدرسہ بنانا جائز ہے یانہیں؟ اور منظمینِ معجد گنهگارتو نہیں ہوں گئرعاً کیا تھم ہے؟ اس کے بنچ مدرسہ بنانا جائز ہے یانہیں؟ اور کی اور پھر او پر معجد بنالیں اور دونوں جگہ نماز وجعہ وعیدین بھی ہواور بنچ دین تعلیم بھی بچوں کودی جاتی ہوجبکہ استاد شخواہ لیس گے۔ کیا تنواہ کیکر بچوں کو معجد میں دین تعلیم دینا جائز ہے بانہیں؟

### العوال

(۱).....جائز نہیں ہے، جوجگہ ایک دفعہ مسجد میں داخل ہوجائے وہ اوپر نیچے تحت الثری تک مسجد کا حکم رکھتی ہے، لہٰذا مدرسہ کے لئے الگ جگہ حاصل کریں (۱)

(۲) ..... بیجی تجویز سیح نہیں کیونکہ بیاو پر نیچ تک تمام مسجد ہی بن گئی ہے اور مسجد میں باتنخواہ آدمی کے لئے پڑھانا درست نہیں البتہ بدرجہ مجبوری جب تک متبادل جگہ کا انظام برائے مدرسہ نہ ہوجائے

التخريج: (۱).....ثاى من ب: وكره تحريماً الوطئ فوقه والبول والتغوط لانه مسجد الى عنان السماء وكذا الى تحت الثرى (الدرالتخارمع الثاميه، جلد ۲، صفح ١٤٦٠)

قاری صاحب با تنخواه مجد میں بیٹے کر پڑھا سکتے ہیں جو نہی متبادل انظام ہوجائے مدرسہ وہال منظل ہو جائے تو اس کی گنجائش ہے ۔فقط واللہ اعلم الجواب سے کی دوسری تجویز قابل عمل ہے۔فقط واللہ اعلم الجواب سے کے دوسری تجویز قابل عمل ہے۔فقط واللہ اللہ لہ الجواب سے کی دوسری تجویز قابل علی مندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ مندہ کے دالہ دارس ملتان مندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ مندہ کے دالہ دارس ملتان مندہ کے دالہ دارس مندہ کے دالہ دارس ملتان مندہ کے دالہ دارس من

#### addisaddisaddis

وضوءخانهاوراستنجاءخانه وغيره كے اوپرقرآن كريم كى درسگاه بنانا كيساہے؟

ایک مکان مبحد، ایک مجره واستنجاء خانه و خسل خانه اور برآیده برائے ٹوٹیاں (وضوخانه) کے اوپر ایک درسگاه برائے تعلیم قرآن درج ذیل نقشہ کے مطابق بنانے کا خیال ہے تاکہ بجائے مبحد شریف کے قرآن کی تعلیم وہاں دی جائے اس کا راستہ بھی مبحد سے باہر ہوگا۔ کیاا یسے برآ مدہ میں قرآن کی تعلیم وہاں دی جائے اس کا راستہ بھی مبحد سے باہر ہوگا۔ کیاا یسے برآ مدہ میں قرآن کی تعلیم دینا شرعاً جائز ہے یانہیں؟ سائل ..... احمہ یار ، مظفر گڑھ

(نقشه برائے درسگاه)

درسگاه برائے علیم قرآن		
برآ مده برائے ٹوٹیاں	عسل	استنجا
(وضوخانه)	خانے	خانے
	برآ مده برائے ٹوٹیاں	عسل برآمه برائے ٹوٹیاں

مندرجه بالانقشه میں جودرسگاہ برائے علیم قرآن بنانے کا خیال ہےوہ درست اور سے

(۲) .....ولوجلس المعلم في المسجد والوراق يكتب فان كان المعلم يعلم للحسبة والوراق يكتب لنفسه فلابأس به لانه قربة وان كان بالاجرة يكره الا ان يقع لهما الضرورة كذا في محيط السرخسي (بنديه، جلده، صفحات) (مرتب مفتي محموم بدالله عفاالله عنه)

اور بلاشباس میں تعلیم قرآن دینا شرعاً جائز ہے مکان کے اوپر کے حصے کا تھم شرعاً نیچے والے حصے سے علیحدہ ہے نیچے استنجاء خانداور خسل خاندوغیرہ ہوں اور اوپر قرآن کی تعلیم کی درسگاہ ہواس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں (۱) میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں - مسلم

بنده احمد عفالله عنه نائب مفتی قاسم العلوم ، ملتان ناسب مسلم العلوم ، ملتان الجواب صحیح عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، مکتان

#### adbeadbeadbe

مسجد کی حصت پرڈا کانداوراس کے دفاتر بنانا کیساہے؟

کیاایک نی تغیر شدہ کمل پختہ دومنزلہ مجد کوشہید کر کے اس جگہ پرینچے ایک منزلہ مجداور مسجد اور مسجد کے اور گیارہ منزلہ ڈاک خانے کے دفاتر کے لئے بلڈنگ تغیر کی جاسمتی ہے؟ مفصّل اور مرّل جواب مع حوالہ جات تحریر فرما کیں۔

سائل ..... محدایوب، کراچی

الجوال

مجد کمل ہوجانے کے بعداس کے اوپر کسی دوسری عمارت کو تعمیر کرنا جائز نہیں۔

قال في الدرالمختار: اما لو تمت المسجدية ثم اراد البناء منع، وفي الشامية: وان كان حين بناه خلى بينه وبين الناس ثم جاء بعد ذالك يبنى لايترك (جلد المقيم منه)

التخريج: (۱).....لايكره ما ذكر (اى من الوطئ والبول والتغوط) فوق بيت جعل فيه مسجلًا (اى موضع اعد للسنن والنوافل) لانه ليس بمسجد شرعاً ..... فهو كما لوبال على سطح بيت فيه مصخف وذالك لايكره كما في جامع البرهاني (الدرالخارم الثاميه جلدا م م 10 ما 10 مرتب م الم عمر عبدالله عقالله عند)

27

پسعمارت ندکوره برگرنغمیرندکی جائے اور مجدکو بحال رکھا جائے۔فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس، ملتان ا/ ۸/ ۱۳۸۷ه الجواب صحیح بنده محمداسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس ،ملتان

#### adbeadbeadbe

مسجد كى جگه ميں درسگاه ، وضوء خانه يا امام كيليح حجره يامكان بنانا:

حکومت کی طرف سے سات مرلہ سکیم میں دو پلاٹ مسجد کے لئے رکھے گئے ہیں اس میں ایک پلاٹ میں مسجد اور دوسرے بلاٹ میں وضوء کی جگہ، لیٹرین اور ایک درسگاہ بچوں کی تعلیم کے لئے بنائی گئی ہے کیا ہید درست ہے؟ اور یہ بلاٹ مدرسہ کے کام میں لگا سکتے ہیں یا موجودہ بلاٹ مسجد کائی رہیگا جبکہ مدرس صاحب کو شخواہ دی جاتی ہے۔

سائل ..... الله وسايا، خير بورثاميوالي

الجوال

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان نامبر ۱۳۲۳/۱۱/۲۵ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (۱).....و إذا جعل تحته سردابا لمصالحه اى المسجد جاز كمسجد القدس، وفي الشامية: قوله سرداباً هو بيت يتخذ تحت الارض لغرض تبريد الماء وغيره (الدرالخارمع الثاميه، جلد٢ ، صفحه ٥٨٨) (مرتب مفتى محمود الله عفا الله عنه)

### مدرسه کی زمین میس طلباء کی ضرورت کیلئے مسجد بنانا:

ایک شخص نے دینی ادارہ'' فتح العلوم' کے لئے زمین دی اس پر مدرسہ بنایا گیا پھراس پر مدرسہ بنایا گیا پھراس پر عملہ اورطلباء کے لئے مسجد بنائی گئی ، آبادی کے بڑھنے کے بعداس مسجد میں خودواقف کی زندگی میں توسیع کی گئی اب واقف فوت ہو گیا ہے تو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جتنے حصہ میں مسجد بنائی گئی ہے اس عامی قیمت مسجد کے فنڈ سے مدرسہ کودینی چاہیے۔ شرعاً اس کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... مولوی نورمحر، چنیوٹ

### الجوال

بظاہر بیمعلوم ہوتا ہے کہ واقف نے مدرسہ کوخود مختار بنا دیا ہے جس کی دلیل خود سوال سے ظاہر ہے کہ واقف کی زندگی میں محبر بنائی گئی اور واقف نے نکیر نہیں کی لہذا بید مدرسہ کی مصالح میں شامل ہے اس لئے مسجد کے فنڈ سے مدرسہ کو قیمت اوا کرنا ضروری نہیں ''فقط واللہ اعلم معاملہ میں محبر انور عفا اللہ عنہ

مه در حداله الدرية مفتی خيرالمدارس، ملتان ۱۲/۲۹م

#### adokadokadok

# مسجد کی دوکانوں کوکشادہ کرنے کیلئے مسجد شرعی کے سی حصہ کوشامل کرنا جائز نہیں:

ایک مبحد جے دوبارہ تغیر کرنے کے لئے شہید کردیا گیا ہے اس مبحد کی تین دوکا نیں ہیں انہیں بھی گرایا گیا ہے تا کہ نئے سرے سے دوکا نیں بنائی جا کیں۔اب کچھلوگ کہتے ہیں کہ مبحد کی زمین کے جھے سے دو دوفٹ جگہ دوکا نوں کو دیدی جائے تا کہ دوکا نیں وسیع ہو جا کیں اور مبحد کی

آمدنی میں اضافہ وجائے۔کیاایا کرناشرعا جائزہے؟

سائل .....اہلیان محلّه،ملتان

## العوال

صورت مسئوله مين مجدكي حدود مين دوكانين بنانا شرعاً ناجائز جشريعت مطهره مين ال كي كوئي تنجائش نهين لها في الهنديه: قيم المسجد الايجوز له ان يبني حوانيت في حد المسجد او في فنائه الان المسجد اذا جعل حانوتاً و مسكناً تسقط حرمته وهذا الايجوز (بنديه جلدا مفي 17 ملامي المسجد اذا جعل حانوتاً و مندا تنده عبدا علم الملامي المسجد المواجع بنده عبدا كيم عفي عنه الجواب محيح بنده عبدا كيم عفي عنه بنده عبدا كيم عفي عنه بنده عبدا كيم عفي الله له بنده عبدا كيم عفي الله له مفتى خير المدارس ، ملتان مفتى خير المدارس ، ملتان

#### अवेर्वक्रअवेर्वक्र

مسجد کے ہال میں مسجد کی ضروریات کیلئے کمرہ بنوانا کیساہے؟

جارے گاؤں میں مسجد کے اندرا یک طرف دودیواریں تغییر کر کے مسجد کی ضرورت کیلئے ایک کمرہ بنادیا گیا ہے،جس میں مسجد کا سامان وغیرہ رکھاجا تا ہے۔ آیا پیشر عاجا کز ہے یانہیں؟ سائل ..... محمدا شفاق، چیچہ وطنی

### الجوال

متحد کے ہال کے اندرایا کرہ نہ بنایا جائے کیونکہ امام کامحراب کے وسط میں کھڑا ہونا ضروری ہے۔ لمافی الشامیة: السنة ان یقوم فی المحراب لیعتدل الطرفان ولو قام فی احد جانبی الصف یکرہ (شامیہ،جلد۲،صفحہ ۱۳۷۱) وفیه ایضاً: الاتری ان المحاریب ما نصبت آلا وسط المساجد وهی قد عینت لمقام الامام (شامیہ،جلد۲،صفحہ ۱۳۷۲)

ہال کے کونے میں کمرہ بنانے سے محراب درمیان میں ندرے گاریزرانی برآ مدہ یا سخن میں کمرہ بنانے سے لازم نہیں آتی ، لہذا برآ مدے یاضحن میں عندالضرورت بنانے کی گنجائش ہے۔ و لاہاس مان يتخذ في المسجد بيتاً توضع فيه البواري (عالمكيرية جلدا صفحه ١١٠) \_ فقط والله اعلم الجواب فيحج بنده محرعبدالله عفااللهعنه مفتى خيرالمدارس،ملتان بنده محمد اسحاق غفر الله له DIME /1/1 مفتى خيرالمدارس،ملتان

addisaddisaddis

مسجد کی وقف زمین میں طلباء کیلئے رہائٹی کمرے تعمیر کرنے کا حکم:

ایک قطعہ زمین جو کہ وقف ہے اس کے کچھ تھے میں مسجد تغمیر ہو چکی ہے اور کچھ حصہ سجد کی دیواروں سے باہر خالی ہے۔ تو آیا اس وقف زمین کے خالی حصہ میں دینی مدرسہ کے طلباءاور امام مسجد کی اقامت کے لئے حجر ہے بنانا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... محمه نذیر،ملتان

الجو (ل

اگر قطعہ زمین جواس وقت فارغ ہے اسی تغمیر شدہ مسجد کے لئے وقف نہیں ہے تو پھراس میں دینی مدرسہ کے طلباء کے رہنے کے لئے کمرے بنانا جائز ہے اور اگر اسی مسجد کی ضرورت کیلئے اس زمین کو وقف کیا گیا ہے تو پھراس میں امام مسجد کے لئے مکان بنانا تو جائز ہے [' کیکن طلباء

التخريج: (١).....لما في البحر الرائق: والذي يبتدأ به من ارتفاع الوقف عمارته شرط الواقف اولا، ثم ماهو اقرب الى العمارة واعم للمصلحة كالامام للمسجد والمدرس للمدرسة يصرف اليهم الى قدر كفايتهم (جلده صفحه ٣٥٦)

(مرتب مفتى محمة عبدالله عفاالله عنه)

کر ہے کے لئے کمرے بنانا درست نہیں '' الجواب صحیح الجواب محیح ندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ خیر محمد عفا اللہ عنہ مہتم خیر المدارس، ملتان مہتم خیر المدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

## مسجد کی د بوار پردرسگاه کاشهتر رکھنا:

(۱).....ایک زمین مدرسہ کے نام وقف ہے اب اس میں طلباء کی ضرورت کے لئے مسجد بنائی جا رہی ہے اور مسجد کے ساتھ ہی درسگاہ اور کمرے وغیرہ ہیں۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ مسجد اور درسگاہ وغیرہ کی دیوار ششتر کے ہوسکتی ہے یانہیں؟

(۲) .....نیز اگر مبحد پہلے سے تعمیر شدہ ہے اب اس کے متصل در سگاہ تعمیر ہور ہی ہے تو کیا در سگاہ وغیرہ کا ھہتیریا گارڈرمسجد کی دیوار پر رکھنا جائز ہے یانہیں؟

(۳) .....درسگاه پہلے سے تعمیر شدہ ہے اب مسجد کی تعمیر ہور ہی ہے تو کیا مسجد کے شہیر وغیرہ درسگاہ کی دیوار پررکھنا جائز ہوگا یا نہیں؟ نیز اگر مذکورہ بالانتیوں صورتیں الی صورت میں ہوں کہ مدرسہ اور مسجد کی زمین علیحدہ وقف ہوتو ان کا کیا تھم ہوگا؟ اسی طرح اگر مسجد کی زمین کے ساتھ ذاتی زمین ہوا وراس میں مذکورہ بالانتیوں صورتیں پیش آئیں تو ان کا کیا تھم ہوگا؟

سائل ..... صوفی احددین

### العوال

مسجد کی د بوارکوسی صورت میں درسگاہ یا کمروں کے لئے استعال کرنا جائز نہیں خواہ مسجد

(٢) .....لما في البحر الرائق: وإذا كان اصل البقعة موقوفاً على جهة قربة، فبني عليها بناءً ووقف بنائها على جهة قربة اخرى الحتلفوا فيه وظاهره ان الصحيح عدم الجواز مطلقاً (البحرالرائق، جلده، صفحه ١٣٠٠) على جهة قربة اخرى اختلفوا فيه وظاهره ان الصحيح عدم الجواز مطلقاً (البحرالرائق، جلده، صفحه معمدالله عقاالله عنه)

#### adbeadbeadbe

مسجد کی جگه میں لوگوں کے عام استعمال کیلئے ٹینکی بیاجانوروں کو پانی بلانے کیلئے تالاب بنانا:

مسجد شریف کی خالی اور سفید زمین پرعملہ کے لوگوں کی سہولت کے لئے پانی کی ٹیکی اور جانوروں کو پانی پلانے کے لئے تالاب اور اس کے علاوہ عام لوگوں کے استعمال کے لئے لیٹرین بنائی گئی ہیں۔اگران تینوں چیزوں سے ہمسائے کو تکلیف پنچے تو کیا ہمسائے کی تکلیف دور کرنے بنائی گئی ہیں۔اگران تینوں چیزوں سے ہمسائے کو تکلیف پنچے تو کیا ہمسائے کی تکلیف دور کرنے کے لئے ان تینوں چیزوں کویا کسی ایک یا دوکوا پی جگہ سے ہٹایا یا بالکل ختم کیا جاسکتا ہے یانہیں؟

اللہ نواز سائل سے اللہ نواز سے نواز

### الجوال

(از دارالا فتاءمر كزى عيرگاه دُيره غازى خان)

اگر ٹینکی یا بیت الخلاء مسجد کے مصالح اور عوام الناس کے فائدے کی خاطر تیار کئے گئے ہیں اور وہ عارضی بنائے گئے ہیں پھرتو کوئی حرج نہیں۔اگر کسی ہمسائے کواس سے تکلیف ہورہی ہو یا مسجد کے مصالح کے خلاف ہیں تو ان کومنہدم کر سکتے ہیں۔..... فقط واللہ اعلم یا مسجد کے مصالح کے خلاف ہیں تو ان کومنہدم کر سکتے ہیں۔.... قاضی شمس الدین علوی مفتی مرکزی عیدگاہ ڈیرہ غازی خان

### الجوال

## (از دارالا فتاء جامعه خيرالمدارس ملتان)

### अवेर्वहरू अवेर्वहरू

## مسجد کے وقف مکان کامسجد کی طرف دروازہ کھولنا:

مسجد کے متصل خادم یا خطیب صاحب کی رہائش گاہ ہے۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ اس رہائش گاہ کا دروازہ مسجد کی طرف کھل سکتا ہے یانہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

سائل ..... صفدر رمضان ، او کاڑہ

### الجوال

مجد کے وقف مکان کا دروازہ مجد کی طرف کھولنے کی شرعا گنجائش ہے بشرطیکہ اسے صرف نماز کے لئے استعال کیا جائے۔ ہندیہ میں ہے: لو کان الی المسجد مدخل من دار موقوفة لابأس للامام ان یدخل للصلوة من هذاالباب کذا فی

#### adokadokadok

# نزاع كوختم كرنے كيلئے مسجد كوتشيم كرنے كاحكم:

ایک علاقہ میں ایک مسجد ہے اور اس میں نماز پڑھنے والوں کے دوگروہ ہیں ایک اہلسنت والجماعت اور دوسرے غیر مقلد ہیں اور دونوں میں باہم منافرت اور مخالفت ہے چونکہ دونوں گروہ ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں اس لئے آپس میں لڑائی جھگڑے کی نوبت کئی مرتبہ آچکی ہے اور بار ہامعا ملہ پولیس اور عدالت تک چلا گیا ہے لیکن اب دونوں فریق روزانہ کے جھگڑوں سے تنگ بار ہامعا ملہ پولیس اور عدالت تک چلا گیا ہے لیکن اب دونوں فریق روزانہ کے جھگڑوں سے تنگ آگئے ہیں اور اس بات پر متفق ہوگئے ہیں کہ ہر دوفریق کے لئے علیحدہ علیحدہ حصہ تعین کردیا جائے اور اپنی مسجد میں محدودر ہے تا کہ دوزانہ کا جھگڑا اور فسادختم ہوجائے کیونکہ دونوں فریق ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں تو جھگڑ ااور فساد ہوتا ہے جب علیحدہ مسجد متعین ہوجائے گی تو اس کا احمال ختم ہو جائے گا۔ کیا شرعا اس طرح کرنے کی گئجائش ہے؟

سائل ..... عبدالستار، شيخو پوره

### الجوال

فسادكوفتم كرنے كيك مجدكوالگ الگ كرنے كى شرعاً اجازت بـ لقوله تعالىٰ: ان الله لايحب الفساد وقوله تعالىٰ: لاتتبع سبيل المفسدين وقوله تعالىٰ: لاتفسدوا فى الارض بعداصلاحها (لله )ولما فى البحرالرائق: اهل المحلة قسموا المسجد وضربوا فيه حائطاً ولكل منهم امام على حدة ..... لاباس به ..... كما

يجوز لاهل المحلة ان يجعلوا المسجد الواحد مسجدين (جلد٥، صفحه ٢٥)
اورية هم اس وقت ہے جبکہ دونوں مجد کی تغیر میں شریک رہے ہوں بصورت دیگر مسجد واقفین
یامتولیان کودینی چاہید دوسر نے فریق کواپنی علیحدہ مسجد بنانے کا پابند کیا جائے۔فقط واللہ اعلم
بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنه
مفتی خیر المدارس، ملتان
مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adosadosados

تغمير مسجد كيلي جوقر ضه حاصل كيا كيااس ك ذمته دار قرض لينے والے ہيں:

ایک گاؤں کے چند آ دمیوں نے مسجد کی تغییر کے لئے بہتی کے چندایک آ دمیوں سے اس شرط پر قرض لیا کہ مسجد کے بھٹے سے اپنیٹی فروخت کر کے ان کا قرض ادا کریں گے چنانچہ اس رقم سے مسجد کے لئے اشیاء خرید لی گئیں۔ بعدازاں اچا تک فسادات کی وجہ سے سب پچھو ہیں رہ گیا۔ اب وہ لوگ پاکستان میں آ کر اپنا قرض طلب کرتے ہیں تو کیاریقرض لینے والوں کے ذمہ ہوگایا تمام گاؤں والوں پرعائد ہوگا؟

(نوٹ) قرض لینے والے اشخاص میں سے ایک فوت ہو گیا ہے۔

سائل ..... حكيم حميد الله، خانيوال

### العوال

ضابطهاورقانون کی بات توبیہ کہ جن لوگوں نے قرض اٹھایا ہے چاہوہ مسجد کے لئے تھا اور ادائیگی کا بھی مسجد کی اینٹول کوفروخت کرنے کے بعد وعدہ تھا۔ وہ لوگ اپنے مال سے ادا کریں، کیونکہ قرض ابتدائا عاریت اور صلہ ہے اور انتھاءً معاوضہ ہے ،اور معاوضات وغیرہ میں حقوق عاقد اور مباشر کی طرف راجع ہوتے ہیں۔ کما فی الهدایة: لانه اعارة و عداة فی الابتداء معاوضة فی الانتھاء (جلد مسجم قی ۵ معاوضة فی الانتھاء (جلد می معاوضة فی الانتھاء (جلد میں معاوضة فی الانتھاء (جلد میں معاوضة فی الانتھاء (جلد میں معاوضة فی الانتھاء کی معاوضة فی الانتھاء (جلد میں معاوضة فی الانتھاء کی معاوضة فی الانتھاء کی معاوضة فی الانتھاء کی معاوضت کی معاوضت کی معاوضت فی الانتھاء کی معاوضت کی معاوضت

پس اندریں صورت قرضہ اٹھانے والوں پر ادائیگی قرض واجب ہے البتہ اخلاقاً ومرقة تمام اہل قربیہ کوحتی کہ قرض دینے والوں کو بھی چندہ کر کے ادائیگی کی سبیل کرنی بہتر ہے۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۲/۱۰/۲۱ هستاه الجواب صحيح خير محمد عفاالله عنه مهتم خير المدارس ،ملتان

#### addisaddisaddis

غیرمسلم مستری ہے مسجد بنوانا کیسا ہے؟

ہمارے گاؤں چک نمبر۱۳۳ میں مسجد شہید کرکے دوبارہ بنانی ہے برائے کرم یہ بتا کیں قرآن وحدیث کے مطابق اگر سلمان مستری نہ ملتا ہو یا مسلمان مستری سیجے کام نہ کرتا ہوتو غیر مسلم مستری مسجد کا کام کرسکتا ہے؟ قرآن وحدیث کے مطابق اسکی اجازت ہے؟

سائل ..... مولوی افتخاراحمه

الجوال

کوشش تو یمی کریں کہ کوئی سی حصلمان مستری مل جائے اگر نہ ملے تو پھر غیر مسلم مستری سے اگر اس کے غیر مسلم مستری سے اگر اس کے غیر میں بیقر برت ہواور وہ پاکی کا بھی خیال رکھتا ہوتو اس سے تغییر کرا سکتے ہیں ('') کذافی امدادامفتیین واحسن الفتاویٰ)....... فقط واللہ اعلم

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان نا/۱/۸۲۸۱۱ه

الجواب سيح بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خير المدارس ،ملتان

التخريج: (١)....لما في الشامية: في البحر عن الحاوى: ولابأس ان يدخل الكافر واهل الذمة المسجد التحرام وبيت المقدس وسائر المساجد لمصالح المساجد وغيرها من المهمات (شاميه جلد المفيه ٥٨) (مرتب مفتي مجرع بدالله عفاالله عنه)

# مسجد شرعی کواگر کوئی گراد ہے تواس پر دوبار ہتمیر کرنا شرعاً لازم ہے:

ایک گاؤں میں ایک مبحدتی اس گاؤں کے بڑے مالکان نے اس کو وقف کیا تھا۔ تقریباً

ایک صدی سے اس مبحد میں باجماعت نماز پڑھی جارہی تھی اور اس میں گئ ختم قرآن بھی ہوئے
لیکن اس بارے میں معلوم نہیں کہ سرکاری کاغذات میں اس زمین کو مبحد کے نام کرایا گیا تھایا نہیں،
لیکن اس گاؤں کے دو بڑے بزرگوں نے اس جگہ کو وقف کر دیا اور خود بھی پابندی کے ساتھ نماز
لیکن اس گاؤں کے دو بڑے بزرگوں نے اس جگہ کو وقف کر دیا اور خود بھی پابندی کے ساتھ نماز
لیکن اس گاؤں کے دو بڑے بزرگوں نے اس جگہ کو وقف کر دیا اور خود بھی پابندی کے ساتھ نماز
لیکن اس گاؤں کے دو بڑے بزرگوں نے اس جگہ کو وقف کر دیا اور خود بھی پابندی کے ساتھ نماز
لیکن سے اس مبحد کو مبدد کرنا چا ہے ہیں اور اس جگہ کو این استعمال میں لانا چا ہے ہیں ۔ آیا ان کا ایسا کرنا صبح ہے یا
لیکن اس کی تعمیر کاخر چدلازم ہے یانہیں؟
سائل سس رب نواز، جلال پور

## العوال

جوجگہ ایک مرتبہ مسجد کے لئے وقف ہوجائے وہ تا قیامت مسجد ہی رہتی ہے اسے شہید کرکے اپنے استعال میں لانا ہرگز جائز نہیں ہے۔

اگراس کوگرا دیا گیا ہوتو ان پر لازم ہے کہ اس کی تغیر کریں۔وقال ابو یوسف مو

@IMTA/1/1M

مسجد ابدأ ابدأ الى قيام الساعة لا يعود ميراثاً ولا يجوز نقله ونقل ماله الى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه اولا (البحرالرائق، جلد٥، صفحه ٢٢١) ..... فقط والله اعلم بنده عبدالحكيم فى عنه بنده عبدالحكيم عنى عنه بنده عبدالحكيم عنى عنه نائب مفتى خير المدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

DIMIY/2/2

## مسجد کی اینٹیں بیت الخلاء میں استعال کرنا خلاف اوب ہے:

ایک مسجد کے فرش کواکھیڑا گیا ہے آیااس کی اینٹیں بیجنا جائز ہے یانہیں؟ اگر بیجنا جائز ہے تو مشتری اس سے لیٹرین وغیرہ بناسکتا ہے؟ یامشتری ان اینٹوں کو کسی اچھی جگہ پرلگائے؟ سائل ..... حافظ محمد اسلم، جهانیاں، خانیوال

### العوال

صورت مسئولہ میں مسجد کے فرش کی اینٹوں کومسجد ہی پر لگایا جائے اگر اس کی ضرورت ہو،اگراس کی ضرورت نہ ہوتو پھران کور کھ زیا جائے ہوسکتا ہے کہ بعد میں کام آ جائیں اگروہ ایس ہوں کہ دوبارہ ان کامسجد میں لگا نامتعذر ہوتو اس صورت میں ان کا بیجنا جائز ہوگا پھران کی قیمت کو مجدكمصارف يرخرج كياجا في وما انهدم من بناء الوقف وآلته صرفه الحاكم في عمارة الوقف ان احتاج اليه وان استغنى عنه امسكه حتى يحتاج الى عمارته فيصرفه فيها لانه لابد من العمارة ليبقى على التأبيد فيحصل مقصود الواقف..... وان تعذر اعادة عينه الى موضعه بيع وصرف ثمنه الى المرمة صرفا للبدل الى مصرف المبدل (بدايه،جلد٢،صفحه٩٢٠،ط:رحمانيه) بيت الخلاءاور ليثرين وغيره چونكه ناياك جگهبيں ہيں ،لہذاايسے مقام ميں مسجد كى اينثوں وغيره کولگانا خلاف ادب ہے بلکہ بہتریمی ہے کہ ان کوسی اچھی جگہ لگایا جائے۔ ولاترمی برایة القلم المستعمل لاحترامه كحشيش المسجد وكناسته لايلقي في موضع يخل بالتعظيم اى ما ذكر من الحشيش والكناسة (درمخار، جلدا، صفحه ٣٥٥) \_ فقط والله اعلم بنده عبدالستارعفااللدعنه رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان

# مسجد کی پرانی اینٹوں کومسجد کے خسل خانوں میں استعمال کرنا:

ہمارے ہاں ایک مسجد کوشہید کر کے دوبارہ نگ تغییر کی جارہی ہے اور اس کے لئے نگ اینٹیں منگوائی گئی ہیں مسجد کی تغییر چونکہ نگ اینٹوں سے ہوگی اس لئے پرانی اینٹوں کے بارے میں پوچھا ہے کہ ان کا کیا کیا جائے آیاان کوشسل خانہ ولیٹرین وغیرہ کی تغییر میں لگایا جاسکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... ربنواز، حافظ واله

### الجوال

سواصل توبیہ ہے کہ مجد کی اینٹیں مجد میں ہی استعال ہوں تا ہم اگر معجد والی پرانی اینٹیں تغیر مجد میں لگنے ہے دہ گئیں تو انہیں غسل خانوں میں استعال کرنے کی گنجائش ہے۔ تا ہم ادب کے خلاف ہے۔ لما فی البحر: الاحر مة لتر اب المسجد اذا جمع وله حر مة اذا بسط (جلد ۵، صفح ۱۳۱۹) (کذافی عزیز الفتاوی ، جلد ا، صفح ۱۳۵۹) ...... فقط والله اعلم بنده محموع بدالله عفا الله عنه بنده محموع بدالله عفا الله عنه مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok

قبرستان کے درختوں کی قیمت بعض صورتوں میں مسجد پرخرچ ہوسکتی ہے:

قبرستان میں جو درخت موجود ہوں ان کوفروخت کر کے کہاں کہاں رقم خرچ کر سکتے ہیں؟ مسجد یا مدرسہ یا عیدگاہ کی مرمت یا قبرستان کی کسی ضرورت کے لئے مثلاً اینٹیں وغیرہ کے لئے اگر کوئی آ دمی ذاتی استعال میں لانا چاہے تولاسکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... حافظ محمع عثان بسر كودها

الجوال

قبرستان کے درختوں کی رقم صرف قبرستان میں خرچ کرنا ضروری ہے مسجد، مدرسہ یا عیدگاہ

#### ados ados ados

چندہ کی شرط پرالیشن سے دستبر دار ہونا

بلدیاتی انتخابات کے موقع پرہم نے سوچا کہ اختلاف بھی نہ پڑے اور مسجد کی تغییر بھی ہو جائے اس سلسلہ میں یہ طے ہوا کہ جوسب سے زیادہ رقم دے گااس کے مقابلے پرکوئی دوسرا کھڑا نہیں ہوگا چنا نچے ایک شخص نے سب سے زیادہ پانچ ہزاررو پے کی پیشکش کی اور کہا کہ یہ میں نمبردار کے پاس رکھتا ہوں میرے مقابلے کے لئے کوئی اور درخواست نہ دے اور میں ممبر بن جاؤں اس کے باس رکھتا ہوں میرے مقابلے کے لئے کوئی اور درخواست نہ دے اور میں ممبر بن جاؤں اس قم کو مجد کے بعد میرقم مسجد کے میناروں پرخرچ کردیں اوروہ آدمی بلامقابلہ مجبر بن گیا۔ اب اس رقم کو محبد کے بائیں؟

سائل ..... ملك مجمة عمران

### الجوال

بہترصورت یہی ہے کہ بیرقم مالک کوواپس کردی جائے اور پھراس کو چاہیے کہ اپنی خوشی

(۱) .... تاہم اگر قبرستان میں اس رقم کا کوئی صحیح مصرف نہ ہوتو پھراس رقم کومجد پرخرچ کرنے کی مخبائش ہے۔

لما فى العالمگيرية: سئل ابن نجيم فى مقبرة فيها اشجار هل يجوز صرفها الى عمارة المسجد؟ قال "نعم ان لم تكن وقفاً على وجه آخر" قيل له: فان تداعت حيطان المقبرة الى الخراب يصرف اليها او الى المسجد؟ قال "الى ماهى وقف عليه" (عالى بي، جلدا م في ٢ ٧٤) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

ے مبحد کے لئے دیدے اور اپنے پاس ہرگزندر کھے۔۔۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبدالتار عفااللہ عنہ رئیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان رئیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان اا/ ۱۱/۱۰۸۱ھ

#### adokadokadok

سوال مثلِ بالا

اگردست بردار ہونے والاممبریشرط کرے کہتم اتناروپیم سجد پرخری کردوتو میں دست بردار ہوجاؤں گا۔ آیا بیشرط لگانا جائز ہے یانہیں؟

سائل .... عبدالطيف، ملتان

العوال

الیکن سے دست بردارہونے والے کا دست برداری کے عوض میں مسجد پرخرج کرانا ناجائز ہے۔ ......فقط واللہ اعلم

> عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۳۸۴/۶/۱۸

> > adbisadbisadbis



# مايتعلق بصرف مال الكافروالمال الحرام في المسجد

# غیرمسلم کی تعمیر کردہ مسجد شرعی نہیں ، شیعہ سے چندہ لینامنع ہے:

اگرشیعه سنیوں کی معجد تعمیر کرے یاسنی کسی معجد کی تعمیر پرشیعوں سے رقم لے کرخرچ کریں تو کیا یہ ٹھیک ہے یانہیں؟ حالانکہ با تفاق علاء اہلست شیعہ کا فر ہیں تو کیا کفار مساجد تعمیر کر سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالی فرمات ہیں ماکان للمشر کین ان یعمروا مساجد الله شاهدین علی انفسهم بالکفر اولئک حبطت اعمالهم وفی النار هم خلدون (پ•ا، سورة توبه، آیت نمبراا)

تو کیا ایسی معجد میں نماز پڑھنا جا کڑے یانہیں؟ اگر جا کڑے ہو قرآن مجیداور حدیث کے حوالوں سے جواب دیکر مطمئن فرمائیں۔

سائل ..... محد منظورالزمان

# الجوال

غیرمسلم کی تعمیر کرده مسجد، مسجدِ شرعی نہیں۔ ہندیہ میں ہے: لو جعل ذمی دارہ مسجدا

للمسلمين وبناه كما بنى المسلمون واذن لهم بالصلوة فيه فصلوا فيه ثم مات يصير ميراثاً لورثته وهذا قول الكل (مندية علد ٢٥٣ معمم ٣٥٣)

شیعه حضرات ہے اپنی مسجد کے لئے چندہ لینا بھی مناسب نہیں۔فقط واللہ اعلم الجواب سے خیر اللہ عفااللہ عنہ بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ بندہ عبدالستار عفااللہ عنہ مفتی خیر المدارس،ملتان منیں دارالافتاء خیر المدارس،ملتان میں دارالافتاء خیر المدارس میں دارالافتان میں دارالافتاء خیر المدارس میں دارالافتاء خیر دارالافتاء خیر المدارس میں دارالافتاء خیر دارالافتاء

# قادیانیوں کی تعمیر کردہ مسجد کوا گرخرید کروقف کردیا جائے تو وہ مسجد شرعی بن جائے گی:

كيافرماتے علماء دين درج ذيل واقعات كے بارے ميں:

- (۱) ....بستی جلّہ ارائیں کے بشیراحمہ قادیانی نے مسلم وقادیانی مشتر کہ قطعہ اراضی پر قادیانی عبادت گاہ بصورت مسجد تعمیر کی۔
  - (٢)....ملمانوں نے تھانہ میں رپورٹ درج کرائی۔
- (۳) ..... تھانہ کے ذریعے بید مسئلہ پنچایت میں رکھا گیا پنچایت نے فیصلہ کر دیا کہ تعمیر کا کوئی ماہر ٹھیکیدار بشیراحمد قادیانی کی تعمیر کردہ مسجد نما عمارت کا تخمینہ لگائے ،اوراہلِ اسلام بشیراحمد قادیانی کو تعمیر کاخر چہادا کریں۔
- (۴) ..... چنانچەمسلمانوں نے قادیانی کونغمیر کاخر چەدینا مان لیااورمسجدنما قادیانی عمارت میں نماز ادا کرناشروغ کردی۔

ازروئے شریعت بتایا جائے کہ مذکورہ واقعات میں کیا پنچایت کا فیصلہ بچے اور درست ہے یانہیں؟ کیاخرید کردہ مسجد میں اداکی جانے والی نمازیں سچے ہیں؟

سائل ..... سير سير سيطين شاه صاحب، جله ارائيس، لودهران (لاجو (رب

کسی غیرمسلم کے متجد بنانے سے اور مسلمانوں کواس میں نماز پڑھنے کی اجازت دیے سے بلکہ مسلمانوں کے اس میں نماز اداکر نے سے بھی وہ شرعاً مجد نہیں بنتی۔ لو جعل ذمی دارہ مستحداً للمسلمین و بناہ کما بنی المسلمون و اذن لھم بالصلوۃ فیہ فصلوا فیہ ثم مات یصیر میراثاً لور ثتہ و هذا قول الکل (الاخ) (ہندیہ جلد ۲، صفح ۳۵۳) لہذا قادیانی کی تغیر کردہ مجد شرعی مجد نہیں بلکہ اس کی ملک ہے۔ البتہ اگر کوئی اسے خرید کرمیجد کے لئے وقف کردے تو وہ مجد شرعی بن جائے گی۔

الحاصل: مذکورہ فیصلہ شرعاً درست ہے۔

الحاصل: مذکورہ فیصلہ شرعاً درست ہے۔

الجواب شیح جے اللہ عفا اللہ عفا اللہ عفا اللہ عفا اللہ عفا اللہ عنہ مخدا سحاق غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس ملتان مفتی مفتی خیر المدارس ملتان م

### adokadokadok

تغمیر مسجد میں غیر مسلم سے چندہ لینا:

کیانصرانی کا چندہ مسجد کولگ سکتا ہے یانہیں؟ جو''امام''مسجد کے لئے چندہ نصرانی سے لیتا ہے اس کا کیا تھم ہے اور کیا اس امام کے پیچھے نماز جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... مولوى غلام مصطفیٰ عابد بستی ملوک

الجوال

مسجدایک خالص مذہبی معاملہ ہے اور خالص دینی اور مذہبی معاملے میں ان سے چندہ نہ لیا جائے اگر نفرانی کا چندہ وصول ہو چکا ہوا ور واپس کرنا مناسب نہ ہوتو بادل نخو استہ بیت الخلاء اور عنسل خانے وغیرہ میں استعال کر لیا جائے۔ وصول چندہ کی وجہ سے امامت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ (کذافی فناوی رجمیہ ،جلدہ ،صفحہ ۱۰۱) ...... فقط واللہ اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له جامعه خیر المدارس، مکتان ۱۲/۴ ماس

### ados ados ados

غیرمسلم کا چندہ مسجد میں کن شرائط کے ساتھ قبول کیا جا سکتا ہے؟

غیرمسلم، عیسائی وغیرہ کا چندہ مسجد کی تغیر کے سلسلہ میں خرچ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ہمارے ہاں مسجد تغییر ہورہی ہے یہاں کے عیسائی لوگ چندہ دیتے ہیں، مگر ہم نے ابھی تک

استعالٰ نہیں کیا آپ کے فرمان کا انتظار ہے۔

سائل ..... محددین،نوشهره

# الجوال

قال في الهندية: واما شرائطه (اى الوقف) ...... واما الاسلام فليس

بشرط (جلد ٢، صفح ٢٥٦) وفي كتاب الوقف من شرح التنوير: بدليل صحته من

الكافر، وفي الشامية: حتى يصح من الكافر، (جلد٢، صفحه٥١٩، ط: رشيد بيجديد)

روایات بالا ہے معلوم ہوا کہ اگر کا فرثواب کی نیت سے مسجد کے لئے چندہ دی و جائز ہے، البتہ اگراس چندہ سے مسلمانوں پر کفار کے افتخار اور اظہار منت کا اندیشہ ہوتو ان کے اس چندہ کو قبول کرنا جائز نہ ہوگا۔ حاصل ہے کہ کفار کا چندہ اہل اسلام کواس شرط سے قبول کرنا جائز ہے

کے کل کووہ اہل اسلام پراحسان نہ رکھیں اور نہ ہی اہل اسلام ان کے ممنون ہوکران کے مذہبی شعائر

میں شرکت کرنے لگ جائیں۔

بنده محمراسحاق غفراللدله

نائب مفتی خیرالیدارس، ملتان

DITAA/L/D

الجواب سيح خير محمد عفا الله عنه

مهتم خيرالمدارس،ملتان

### addisaddisaddis

مسلم، غیرمسلم، شیعه کے مشتر که چنده کومسجد کی ضروریات کیلئے استعال کرنا:

ایک مسجد کے باہر چندہ کے لئے گلّہ لگا ہوا ہے جس میں مختلف قتم کے لوگ چندہ ڈالتے ہیں جس میں مختلف قتم کے لوگ چندہ ڈالتے ہیں جس میں یہودی، نصرانی اور شیعہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ کیااس چندہ کواستعال کرنا جائز ہے بیانا جائز؟ صور تحال واضح فرمائیں۔

سائل ..... نويداحمه

# الجوال

# كافرا گرقربت كى نىت سے مسجد كے لئے چندہ دے تو جائز ہے۔

قال في الهندية :واما سببه فطلب الزلفي ..... واما الاسلام فليس بشرط (جلرا مفي ٢٥١)

وفي الدر المختار: لانه مباح بدليل صحته من الكافر، (جلد٢، صفحه٥١٩)

وفي الشامية: حتى يصح من الكافر ..... بخلاف الوقف فانه لابد فيه من ان يكون

فى صورة القربة وهو معنى ما يأتى فى قوله "ويشترط ان يكون قربة فى ذاته" اذلو اشترط كونه قربة وهو معنى ما يأتى فى الكافر (جلد ٢، صفح ١٥٥) ـ فقط والله اعلم

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان نامب مفتی خیرالمدارس، ملتان

### adokadokadok

(۱)مسجد کاامام کسی غیرمسلم سے تنخواہ لےسکتا ہے یانہیں؟

(۲) ہندومسجد کا فرش لگوانا جا ہے تو اس کی کیاصورت ہے؟

(۱).....ایک امام مسجد کو ہندو سے تنخواہ وغیرہ لینی جائز ہے یانہیں؟ جبکہ اس بستی والے مسلمان کوئی چیز نہ دیں۔

(٢)....مبحد كافرش بنانے كااراده بھى ہےاس كے بارے ميں كياتكم ہے؟

سائل ..... محم بخش ضلع نواب شاه

# الجوال

(۱) ..... ہندو کی جب دوسری ملازمت جائز ہے تواگروہ امام کومتعین کرکے تخواہ دیے تواس کی بھی گنجائش ہے بشرطیکہ دین میں مداخلت نہ کرے اور مسائل شرعیہ تبدیل کرنے پرمجبور کرنے کا

احمال بھی نہ ہو۔

(۲)..... ندکورہ ہندو،رقم کسی مسلمان کی ملک کردے اس کے بعداس رقم سے فرش لگوالیا جائے۔ میرین

فقظ والثداعكم

بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۹۳/۱/۳۰ الجواب صحیح محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس ،ملتان

### adokadokadok

سى ائمه كرام كامرزائي مِل مالك ي تنخواه وصول كرنا كيسا ي؟

بھکرشہر میں گیڑا بنانے کی ایک مِل ہے اس مِل سے ملحقہ جتنی مساجد ہیں ان کے اماموں کی تخواہیں مِل کی طرف سے مقرر ہیں۔ امام صاحب کومِل میں روزانہ صرف حاضری دینے کے لئے جانا پڑتا ہے کیا امام صاحب کا حاضری کیلئے جانا اور تخواہ حاصل کرنا درست ہے؟ جبکہ مالک مِل مرزائی ہو، ہاں اتنا ضرور ہے کہ مالک مِل جمعہ وعیدین ہماری مسجد میں پڑھتا ہے حالا نکہ قریب میں مرزائی وامام مسجد مقرر کرنے پرزور دیتا ہے۔ اب مِل کی رقم سے بڑی مسجد بھی ہے اور نہ ہی کسی مرزائی کو امام مسجد مقرر کرنے پرزور دیتا ہے۔ اب مِل کی رقم سے بڑی مسجد زیرتھیر ہے۔ آپ مفصل تحریفر ماویں کہ اس رقم کو حاصل کریں یا نہ؟

سائل..... محد شریف نائب مدرس، مدرسه عربیه دارالهدی، بهمکر (النجو (کرب

یہ بڑی ہے میتی کی بات ہے کہ مسلمان اپنے امام کو تخواہ نہیں دے سکتے اور اس کی تخواہ مرتدین سے وصول کی جاتی ہے۔ اہل مساجد کو چاہیے کہ ایسے ائمہ کی تخواہیں اپنی جیب سے اوا کریں اور ائمہ کو میل سے تخواہ وصول کرنے پر مجبور نہ کریں۔ خود ائمہ کو بھی اس سے احتر از لازم ہے۔ اہل باطل اپنے روپے پسے کو تالیف قلب کے لئے اکثر اسی طرح خرج کرتے رہتے ہیں ، لیکن ایسی امداد حاصل کرنے والے مسلمانوں کو بالآخراس کی بڑی بھاری قیمت اوا کرنی پڑتی ہے یعنی اپنے ایمانوں و بالآخراس کی بڑی بھاری قیمت اوا کرنی پڑتی ہے یعنی اپنے ایمانوں

ے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ لہذا مرتدین اور اہل باطل سے اس قتم کے تعلقات ندر کھے جائیں۔
( نوٹ) اگر بیصورت ہو کہ امام مذکور واقعہ میں مِل کا ملازم ہے جیسے دوسرے مزدور ہوتے ہیں لیکن مِل والوں نے اس کے نماز پڑھانے کی وجہ سے اس کی ڈیوٹی معاف کردی ہے اور امام مذکور کو میل کا ملازم تصور کرتے ہوئے تنخواہ دی جاتی ہے تو اس کی گنجائش ہے۔ فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس ،ملتان

@1729/11/1r

الجواب سيح عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبرالمدارس،ملتان

अवेर्वहरू अवेर्वहरू अवेर्वहरू

امام كامرزائي شخص يا نجمن سے نخواہ لينے كاتھم:

مرزائی کا بیبہ مسجد کی تعمیر وغیرہ میں لگانا جائز ہے یانہیں؟ اگر کسی مسجد کی تعمیر میں مرزائی کا بیبہ لگایا جائے تواس مسجد کی حیثیت کیا ہوگی؟ کیا ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے، نیز جوامام مسجد امامت کی تخواہ مرزائی سے لیتا ہواس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یانہیں؟ عدم جواز کی صورت میں مقتدیوں کی سابقہ نماز وں کا اعادہ ضروری ہے یانہیں؟

سائل ..... محمد عبد الله، مدرس مدرسه عربیدد ارالهدی بھکر، میانوالی (الجو (رب

غلام احمد قادیانی کے تنبع خواہ لا ہوری پارٹی کے ہوں یا قادیانی جماعت کے ہر دوعلی السوتیہ دائر ہ اسلام سے خارج اور قطعاً کا فر ہیں۔ اہل اسلام کوان کے ساتھ میل جول اور تعلقات قائم رکھنا جا ئز نہیں اور نہ ہی ان لوگوں سے مسجد کی تغییر میں امداد لینا جا ئز ہے کیونکہ بیلوگ اس طرح اعانت اور چندہ کے ذریعے سے اہل ایمان کو ہڑی ہوشیاری کے ساتھ عقائم سلف صالحین سے متنفر اور بنظن کر دیتے ہیں، البتہ جن مسجدوں کی تغییر میں ان کا روپیدلگ چکا ہو آئندہ احتیاط کو مدِنظر

رکھتے ہوئے ان میجدوں میں نما نہ جا کڑے اوران کے لئے میجد کا ہی تھم ہے۔

نیز اسی خطرہ کے پیش نظر کسی امام کو بھی مرزائی انجس یا فردسے تخواہ قبول کرنی جا تزنہیں جوامام ان کا تنخواہ دار ہواگر وہ تائب ہوکر آئندہ کے لئے ان سے قطع تعلق نہ کرے تو اسے امامت سے الگ کردیا جائے ،سابقہ نمازوں کے اعادہ کی ضرورت نہیں ......فقط واللہ اعلم عبذاللہ عفا اللہ عنہ صدر مفتی خیرالمدارس ،ملتان صدر مفتی خیرالمدارس ،ملتان

### adosadosados

كياسودى كاروباركرنے والاامام وخطيب كوننخواه دےسكتاہے؟

ایک جامع مسجد کا ایک خطیب اور امام ہے اور وہ جس سے تنخواہ لیتا ہے وہ آ دمی سود کا کار دبار کرتا ہے۔ کیاا مام کیلئے اس سود والے فیض سے تنخواہ لینا جائز ہے یانہیں؟ اگر جائز نہیں تو کیا اس کے پیچھے نماز ہوگی یانہیں؟ دونوں صورتوں کی وضاحت فرمائیں۔

سائل ..... محمدعامر

العوال

سودى رقم سے امام كونخواه دينا شرعاً جائز نہيں۔ (محموديه ، جلد ۱۳ ام اسفحہ ۱۳۷)

منتظم كو چاہيے كہ اپنى جائز كمائى سے تخواه دے يا پھر كسى سے قرض لے كرتنخواه دے۔ ان الشيخ ابا القاسم الحكيم كان يأخذ جائزة السلطان و كان يستقرض لجميع حوائجه وما يأخذ من الجائزة يقضى بها ديونه (بنديه ، جلد ۵، صفح ۱۳۲۵) \_ فقط والله اعلم الجواب سجح بنده محمود الله عفاالله عنه بنده عبدالله عفاالله عنه بنده عبدالله عفاالله عنه بنده عبدالسارعفاالله عنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس ملتان منتی خيرالمدارس ملتان رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس ملتان منتی حيرالمدارس ملتان منتین منتی حيرالمدارس ملتان منتین منتی حيرالمدارس ملتان منتین منتی حيرالمدارس ملتان منتین م

ہیبتال، پُل یادیگر رفاہی کاموں میں غیر سلم سے تعاون لینا جائز ہے جبکہ مسلمانوں کیلئے اہتلاء کا باعث نہ ہو:

سی غیرمسلم مخص کی رقم مسجد کی تغییر یا مسجد کے سی سلسلے میں (اخراجات میں) یا کسی اسلامی کارخیر کے لئے استعال کی جاسکتی ہے یانہیں؟

سائل ..... بقاءالله،نشر سپتال،ملتان

# الجوال

مسجد کی تغیر میں کسی غیر مسلم سے چندہ لینا مناسب نہیں ویسے کسی کار خیر میں جو ہمارے نزدیک اور ان کے نزدیک بالاتفاق باعث قربت ہواس میں غیر مسلم کا وقف وغیرہ جائز ہے۔ شامیہ میں ہے: ان شرط وقف الذمنی ان یکون قربة عندنا وعند هم کالوقف علی

الفقراء او على مسجد القدس (شاميه جلد ۲، صفح ۵۲۲، ط: رشيد به جديد)

الحاصل: هپتال، پُل، سڑک اور دوسرے رفاہی کاموں میں غیرمسلم حصہ شامل

كرسكتا ہے..... فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۱/۱۲/۲۵ غیرمسلم سے چندہ لینے کی صورت میں بیامر ملحوظ رکھنا چاہیے کہوہ چندہ دے کر کمزور گا ایمان ومسلمانوں کے لئے اہتلاء کا باعث ندبن سکے۔فقط۔والجواب صحیح

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فیاء خیرالمدارس ،ملتان

### ados ados ados

متولی حرام مال کومسجد کے لئے قبول کرنے سے انکار کرسکتا ہے: مشتبہ مال کومسجد پرخرج کرنے کے لئے ایک حیلہ:

ا یک عورت کا انتقال ہو گیا فوت ہونے سے پہلے اس نے اپنے ترکہ کا ایک حصہ نقدی مسجد

کیلئے وقف کرنے کی وصیت کی کہ اتنی رقم مسجد میں دے دینا،کین بعد میں متولی مسجد نے اس رقم کے لینے سے انکار کر دیا کہ متوفیہ کی آمدنی حرام مال کی تھی اس لئے مسجد میں اس کونہیں لگایا جاسکتا،شرع شریف کی روشنی میں بتایا جائے کہ اس وقف رقم کا کیا کیا جائے کسی حیلہ سے بیرقم مسجد وغیرہ میں لگ جائے، تا کہ متوفیہ کوثو اب پہنچتا رہے۔اطلاع یہ ہے کہ بیٹورت طوائف میں سے تھی۔

سائل ..... محدا كبر، كبيرواله

### العوال

متولى نے حرام كمائى لينے سے جو انكاركيا وہ متحن ہے مجد ميں پاكيزہ مال بى لكنا چاہئے۔لقوله عليه السلام: لايقبل الله الا الطبب ((العربث) (مشكوة شريف، صفحه ١١٧) شاميه ميں ہے: قال تاج الشريعة: اما لو انفق في ذالک ما لا خبيثاً او مالاً سببة الخبيث والطيب فيكره ؛ لان الله تعالىٰ لايقبل الا الطيب فيكره تلويث بيته بما لا يقبلة (شاميه، جلدا، صفحه ٥٢٠ مط: رشيد بيجديد)

الی رقم مجدیں لگانے کی صرف آیک صورت ممکن ہے کہ قرض کے کرمجدیں لگادیا جائے پھر وہ قرض ندکورہ حرام یا مشتبہ مال سے ادا کردیا جائے۔ ہندیے بیں ہے: آن الشیخ اباالقاسم کان یاخذ من جائزۃ السلطان و کان یستقرض لجمیع حوائجہ وما یاخذ من الجائزۃ یقضی بھا دیونہ ، والحیلۃ فی ہذہ المسائل ان یشتری نسیئۃ ٹم ینقد ثمنه من ای مالِ شاء، وقال ابویوسف سألت ابا حنیفۃ عن الحیلۃ فی مثل هذا فاجابنی بما ذکرنا، کذا فی الخلاصة (عالمگیریہ،جلدہ،صفحہ۳۲)۔فقط واللہ اعلم بندہ محموع بداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیرالمدارس،ماتان مفتی خیرالمدارس،ماتان

#### adokadokadok

# ہیروین کا کاروبارکرنے والوں کا چندہ مساجداور مدارس کیلئے قبول نہ کیا جائے:

(۱) ..... ہیروین کی تجارت سے حاصل کی گئی رقم سے زکوۃ کی ادائیگی اور جج بیت اللہ کی سعادت کاحصول کہاں تک درست ہوسکتا ہے؟

(٢) ..... ہیروین کے کاروبار اور تجارت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۳) .....کیا خالصتاً ایسی تجارت سے وابسۃ لوگول کواپی کمائی ہوئی دولت سے امور خیر جیسے مساجد اور گیردین تعلیمی ادار نے تمیر کرا کے اور پھران کی جملہ دیگر ضروریات کو پورا کر کے ثواب دارین کی امید رکھنی چاہیے؟ نیز اپنے طور پر پارسااور مقی کہلانے والے حضرات کی نمازی الیم مساجدیا ان میں بچھے ہوئے قالینوں پر درست ہو سکتی ہیں؟ اور کیا عام نمازی اس ضمن میں اپنے شکوک وشبہات کا از الہ کیونکر کر سکتے ہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں ہماری را ہنمائی فرمائیں۔

سائل ..... "پیرمحد" ہیڈ ماسٹر چاغی ، بلوچستان مجمو (ر

ہیروین کا کاروبارکرنے والے کا پیدمساجد اور مداری میں قبول نہ کیا جائے۔ ایسے قالین بھی مساجد سے اٹھوا ویئے جاکیں۔ لما فی الشاعیة: قال تاج الشریعة، اما لوانفق فی ذالک مالاً خبیثاً او مالاً سببهٔ الخبیث والطیب فیکرہ، لان الله تعالیٰ لایقبل الا الطیب فیکرہ تلویث بیته بمالا یقبله (شامیہ، جلد۲، صفحه ۵۲۰ احکام المساجد) الی رقم سے جج اواکرنے سے گوفرض ذمہ سے ماقط ہوجائے گالیکن اجروثواب سے محروی رہے گا۔

قال في البحر: ويجتهد في تحصيل نفقة حلال؛ فانه لايقبل بالنفقة الحرام كما ورد في البحر: ويجتهد في الفرض عنه معها (شاميه جلر ۳ مفي اله يسقط الفرض عنه معها (شاميه جلر ۳ مفي الله عنه عنه الله عنه

# اگر مسجد کی انتظامیہ نے مسجد کیلئے سود پر قرضہ لیا تو سود کی ذمہ دار کمیٹی ہے مسجد کے فنڈ سے ادائیگی جائز نہیں:

مسجد کی ضروریات واخراجات کے لئے سود پر قرض لینا اور پھر مسجد کے جمع ہونے والے چندہ سے سود کی ادائیگی کرنا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... عبدالقادر، در مازيخان

# العوال

سودشرعاً حرام بهاس پرسخت وعيدي بين اس لئے معجد كيلئے سودى قرضه كى برگز اجازت نہيں فروه سودكى ذمه دارا انظاميه كمينى بهوه اپنى جيب سے اداكري، معجد كے چنده سے سودكى ادائيكى برگز جائز نہيں لقوله تعالىٰ: واحل الله البيع وحرم الرّبوا (الآية) وفى الشامية: فيكره تلويث بيته بهما لايقبلة (جلدا، صفحه ۵۲۰) ..... فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفالله عند مفتى خير المدارس، ملتان مفتى خير المدارس، ملتان

### adokadokadok

حرام كمائى والشخص كےعطاء كردہ يكھے مسجد میں ہرگز نہ لگائے جائیں:

ایک محلّہ کی متجد کے لئے پنگھوں کی ضرورت تھی ،اس کیلئے چندہ کیا گیا،لیکن ایک شخص نے کہا کہ پچھے میں لگوا کر دیتا ہوں لیکن اس شخص کا مال ساراحرام کا ہے سود کا کاروبار کرتا ہے۔ کیااس کی طرف سے خریدے گئے بچھے متجد میں لگائے جاسکتے ہیں یاوا پس کردیئے جائیں ؟

سائل .... محدجنید،مظفرگڑھ

# الجوال

### adokadokadok

جس مسجد میں مندریا ہندو کے مکان کی اینٹیں استعال کی گئی ہوں اس میں نماز پڑھنے کا حکم:

کیامسجد میں مندر کی اینٹیں یا ہندو کے مکانات کی اینٹیں لگانا جائز ہے؟ کیا اس مسجد میں نماز ہوجائیگی؟

الجوال

### adosadosados

ہندؤوں کے پرانے کنوئیں کی اینٹیں مسجد میں استعال کرنے کا حکم:

ایک کنوال جو کہ ہندؤوں کے وقت کا بنا ہوا ہے، اب اس میں یانی نہیں ہے بلکہ ہمیشہ

كيليخ خشك مو كيا ہے۔ آياس كى اينين مسجد ميں استعال كى جاسكتى ہيں؟

سائل ..... محمدا قبال، مدرسه خير المدارس، ملتان

الجوال

مسلمان حاکم کی اجازت سے ان اینوں اور اسباب کا استعال مسجد میں درست ہے ۔

فقظ والله اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، مکتان ۱۳۹۱/۲/۲ الجواب سيح بنده عبدالستار عفالله عنه نائب مفتی خبر المدارس، ملتان نائب مفتی خبر المدارس، ملتان

अवेर्वा अवेर्वा अवेर्व

التخريج: (۱) ..... سئل شمس الائمة الحلواني عن مسجد او حوض خرب ولايحتاج اليه لتفرق الناس هل للقاضي ان يصرف إوقافه الى مسجد آخر او حوض آخر؟ قال: نعم (عالكيريه بلدا معنى المدهدة عنه ان كان يعرف وفيه ايضاً: حوض في محلة خرب فصار بحيث لاتمكن عمارته واستغنى اهل المحلة عنه ان كان يعرف واقفه يكون له ان كان حياً ولورثته ان كان ميتاً وان كان لايعرف واقفه فهو كاللقطة في ايديهم يتصدقون به على فقير ثم يبيعه الفقير فينتفع بالثمن (عالميريه جدام مفه الاعرام)



# مايتعلق ببيع ارض المسجد واستبدالها واخراجها من المسجد

# معجد کے وقف راستہ کی بیع کرنا:

ایک فیخص نے مسجد کے لئے اپنی زمین سے راستہ وقف کیا ہے کیاں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بیر راستہ ہمیں دیدو ہم مسجد کو اور راستہ دینا چاہتے ہیں۔ تو کیا مسجد کا وقف شدہ راستہ کسی کو دینا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... غلام مصطفیٰ بستی رام کلی،ملتان

### العوارب

موری جگه کوراست کے لئے لینا جائز نہیں کیونکہ یہ جگہ مجد کیلئے وقف ہے۔اور جب ایک راستہ مجد کے لئے وقف کر دیا جائے تو وقف کرنے والے کے لئے بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ وقف شدہ راستہ کو تبدیل کر سکے۔ ان ارادوا ان یجعلوا شیئاً من المسجد طریقاً للمسلمین فقد قیل لیس لھم ذالک وانه صحیح (عالمگیریہ،جلد۲،صفحہ ۵۵۷)۔فقط واللہ اعلم بندہ مجمد اسحاق غفر اللہ له مفتی خیر المدارس،ملتان مفتی خیر المدارس،ملتان

adokadokadok

# مسجد کی جوز مین آبادی سے دور ہواس کو بھی فروخت کرنا جائز نہیں؟

ایک آ دی نے زمین کا کچھ حصداین زندگی میں مسجد کے نام وقف کر دیا اور وہ زمین مسجد سے اورآ بادی سے دور ہے اس کو مسجد کا حصہ بنانا ناممکن ہے اور نہ ہی اس پرآ بادی ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت میں اس زمین کوفروخت کر کے اس کی رقم کو مجد کی تغییر کے لئے استعمال کرنا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... چوہدری عطاء الحق

# (لجو (ل

اگر مذکورہ بالا زمین سے کھیتی باڑی کی صورت میں نفع اٹھایا جاسکتا ہوتو اس وقف شدہ زمین کوفروخت کرنا ناجائز ہے۔ چنانچہ فناوی ہندیہ میں ہے: وعندهما حبس العین علی حكم ملك الله تعالى على وجه تعود منفعته الى العباد فيلزم ولايباع ولايوهب ولايورث كذا في الهدايه وفي العيون واليتيمة ان الفتوى على قولهما كذا في شرح الشيخ ابي المكارم للنقاية. (منديه، جلد٢، صفحه ٣٥٠)

وفيه ايضاً: في الفتاوي النسفية سئل عن اهل المحلة باعوا وقف المسجد لاجل عمارة المسجد قال لايجوز بامر القاضي وغيره كذا في الذخيرة (منديه جلدا صفحه ١٦٨) تاہم اس زمین سے حاصل شدہ منافع کو مسجد کی تعمیر پرخر چ کیا جاسکتا ہے۔اورا گراس زمین پر بھیتی باڑی ممکن بنہ ہوتو اس کو بچے کر حاصل شدہ رقم کو مسجد کی تعمیر میں لگایا جاسکتا ہے۔ چنا نچے فتاوی شامی ميں ہے: والثاني ان لايشرطه سواء شرط عدمه او سكت لكن صار بحيث لاينتفع به بالكلية بان لايحصل منه شئ اصلاً او لايفي بمؤنته فهو ايضاً جائز على الاصح اذاكان باذن القاضي ورأى المصلحة فيه (شاميه، جلد ٢ صفحه ٥٨٩) - فقط والله اعلم

بنده محرعبداللهعفااللهعنه مفتى خيرالمدارس،ملتان מורדר/וד/ד.

بنده عبدالستارعفااللهعنه رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس

# مسجد کے خسل خانوں کی بیچ جائز نہیں:

مسجد کی شالی جانب مسجد کا عسل خانہ ہے اور اس عسل خانہ کے متصل شالی جانب گھر ہیں اور دیہاتی ماحول ہونے کی وجہ سے گھر والوں کی عزت مجروح ہوتی ہے۔ اس وجہ سے مالکانِ گھر یفسل خانہ خرید ناجا ہے ہیں۔ تو کیا خرید سکتے ہیں؟

سائل .....محموداحمه

### العوال

۔ اگر خسل خانوں کی جگہ وقف ہے توان کی بیع شرعاً جائز نہیں۔ بلکہ باطل ہے اس لئے اس کاخرید ناجائز نہیں ہے بردگ ہے بیجنے کے لئے گھر کی دیواریں اونچی کرلیں۔

لما في الشاعية: ولوقضى الحنفى بصحة بيعه فحكمه باطل .....ولذا قال في القنية فالبيع باطل (شاميه، جلد ۲ ، مفي ۱۰۵ ، ط: رشيد بيجديد) ......فقط والله اعلم بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتى غير المدارس، ملتان مفتى غير المدارس، ملتان مفتى غير المدارس، ملتان ماسر ۱۳۱۳/۳/۲۵

addisaddisaddis

مسجد کے لئے وقف زمین کی قیمت کے برابررقم مسجد پرخرچ کر کے زمین کواپنی ملکیت میں داخل نہیں کیا جاسکتا:

ایک شخص (طارق)نے ۱۹۸۰ء میں مسجد کے لئے جگہ وقف کی تھی ،اوراس پرایک نگران

التخريج: (١)....فاذا تم ولزم لايملك ولايملك، اى: لايقبل التمليك لغيره بالبيع ونحوم لاستحالة تمليك التخارج عن ملكه (الدرالتخارمع الثاميه، جلد ٢ ، صفح ٥٠٠٠)

(مرتب مفتى محمر عبدالله عفالاً عنه)

مقررکیا،اب نگران (ناصر) نے وقف شدہ زمین پراپنے گھر کی تغییر شروع کردی ہے اور نگران نے بیہ و قف اختیار کیا ہے کہ وقف شدہ زمین کی مالیتی رقم ( یعنی جس قدراس کی قیمت ہے اس کے ) برابررقم ہم نے فلال مسجد کی تغییر میں خرچ کر کے اس کوہم نے اپنی ملکیت میں داخل کردیا ہے، جبکہ سرکاری کا غذوں میں بھی وہ جگہ وقف ہی ہے اور وقف کرنے والے نے بھی مسجد کی تغییر کے لئے ہی وقف کی تحفی کہ فذکورہ زمین میں مسجد بنائی جائے لیکن واقف دنیا سے رحلت فرما گیا۔اب سوال یہ ہے کہ فذکورہ وقف شدہ زمین کی اس طرح تیج اور اس پرمکان کی تغییر جائز ہے یا نہیں؟ اور موجودہ قابض شخص اس کا شرعی طور پر مالک ہے یا نہیں؟

سائل ..... شابدمسعود

# الجوال

وقف شدہ زمین کی بیج یا دوسری زمین سے تبادلہ صرف اس صورت میں ممکن ہے جبکہ واقف نے وقف کرتے وقت اس کی اجازت دی ہواور شرط لگائی ہو۔ ظاہر ہے کہ مذکورہ زمین کے وقف نامہ میں ایسی کوئی شرط نہیں۔ لہذا اس زمین کی قیمت دوسری مسجد میں خرچ کرنے کا نگران (ناصر) شرعاً مجازنہ تھا، لہذا وہ اداشدہ رقم مسٹی ناصر کی طرف سے صدقہ شار ہوگی۔

درمخار میں ہے: اما الاستبدال .....بدون الشوط فلايملكه الا القاضى (جلد ٢، صفحه ٥٩١) وفى العالمگيرية: ولو كان الوقف موسلاً لم يذكر فيه شوط الاستبدال لم يكن له ان يبيعها ويستبدل بها وان كانت ارض الوقف سبخة لاينتفع بها (عالمگيريه، جلد ٢، صفحه ١٠٠٠) ناصر پرلازم ہے كم مجدكے وقف پلاٹ سے فوراً اپن تغييرا كھيڑے اوراسے مبحدكے لئے فارغ كردے تعمير مسجد كے لئے كوئى كميٹى بن جائے تو مناسب ہوگا۔

نیز نگران کا مذکورہ عمل خیانت کے مترادف ہے، لہذا اسے تولیت سے بھی فارغ عمر درینا چاہیے۔ درمختار میں ہے: وینزع وجوباً لو الواقف درر فغیرہ بالاولیٰ غیر

مامون ..... وان شرط عدم نزعه (جلد٢، صفح ٥٨٣، ط: رشيد بيجديد)

وفى الشامية: قال فى البحر: واستفيد منه ان للقاضى عزل المتولى الخائن غير الواقف بالاولى (شاميه، جلد ۲ ، صفحه ۵۸ ، ط:رشيد بيجديد) ...... فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفا الله عنه مفتى خير المدارس ، ملتان مفتى خير المدارس ، ملتان

adokadokadok

مسجد کی وقف جگہ ہے گلی دینے کا حکم:

زید کے والد نے یا دادا نے مبحد کی وقف زمین میں اپنے مکان کا درواز واس غرض سے
لگایا تھا کہ کنوئیں سے پانی لینے اور مبحد میں آنے جانے کے لئے سہولت رہے۔ واضح رہے کہ زید
کے مکان کا اصلی درواز ہ دوسری گلی میں موجود ہے۔ اب مبحد کی جدید تغییر کے باعث زید مبحد کی
وسعت کی راہ میں حائل ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ '' ہمارایہ درواز ہ مسجد کے لئے نہیں بلکہ راستہ کے
لئے ہے اور یہ ہماراقد کمی حق ہے اس لئے ہمیں گلی دی جائے'' زید اور اس کے بعض ساتھی گلی کے
لئے اصرار کررہے ہیں سرکاری کا غذات میں یہ وقف ہے۔ اب دریافت طلب اموریہ ہیں!
لئے اصرار کرد ہے ہیں سرکاری کا غذات میں سے وقف کی زمین میں سے ہم گلی دینے کے مجاز ہیں؟
(۱) .....کیا گلی کی جمایت کرنے والوں میں سے کوئی حق پر ہے؟

سائل ..... حمادالقادری، محلّه سادات، ملتان

الجوال

وقف زمین صرف ای غرض کے لئے استعال کی جاسکتی ہے جس غرض کے لئے وقف کی گئی ہے، نیز تکمیلِ وقف کے بعد موقو فہ زمین کسی شخص کی ملکیت کو قبول نہیں کرتی اور نہ ہی اسے عاریت کے طور پر دیا جا سکتا ہے۔ لما فی اللدر المختار: فاذا تم ولزم لایملک

ولايملك ولا يعار (الدرالخار، جلد٢، صفحه ٥٨٠ ط: رشيد بيجديد)

پی صورت مسئوله میں برتفذیر صحت سوال زید کوموقو فه زمین سے الگ گلی ہر گزنہیں دی جاسکتی نة تملیکا نه عاریتاً اور اہل محلّه ہر گزگلی دینے کے مجاز نہیں۔....فقط واللّٰداعلم

بنده عبدالستارعفاالتدعنه

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۴/۹/۹ الجواب سيح بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خيرالمدارس، ملتان

adbeadbeadbe

نماز والے حصے کومسجد سے خارج کرناکسی صورت میں بھی درست نہیں:

جوجگہ مسجد کے احاطہ بیں آگئی اور اس پرنمازیں پڑھی جانے لگیں ایسی جگہ کا استعمال کسی اور مقصد کے لئے جائز ہے یانہیں؟ مثلاً راستہ بنادینا، جوتے رکھنا اور وضوء کے لئے جگہ بنادینا وغیرہ؟

سائل ..... محرمسعود .

الجوال

جوجگہ سجد کے حن میں آگئ اس کواور کسی مقصد کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

كما في العالمگيرية: أن ارادوا أن يجعلوا شيئاً من المسجد طريقاً للمسلمين فقد قيل ليس لهم ذالك وأنه صحيح كذا في المحيط (جلد٢، صفحه ١٥٥٥) - فقط والتّداعم بنده محمد اسحاق غفر التّدلم بنده محمد اسحاق غفر التّدلم مفتى خير المدارس، ملتان

DIMA/A/L

التخريج: (١).... وفي الشامية: قوله: "لاعكسه" يعنى لا يجوز ان يتخذ المسجد طريقاً .....لو جعل الطريق مسجداً يجوز الصلوة في الطريق فجاز جعله مسجداً ولا يجوز الطريق مسجداً يجوز لاجعل المسجد طريقاً لانه لا تجوز الصلوة في الطريق فجاز جعله مسجداً ولا يجوز المرور في المسجد فلم يجز جعله طريقاً (ثاميه جلدًلا ، صفحه ٥٨٠) (مرتب مفتى محمود الله عقا الله عنه)

# مسجد کے ایک حصہ کوگر اکر راستہ بنانے کے جواز پر استدلال اور اس کامحققانہ جواب:

"نوتک محم" گاؤل میں عمومی سڑک نکالی جارہی ہے ابتدائی سروے میں مسجد کا ایک حصہ تقریباً چھ گزسڑک میں آتا ہے اگر مسجد کا بید حصہ سڑک کو خد دیا جائے تو دوسری صورت میں بیسڑک نہ بن سکے گی یا تین میل کا چکر پڑے گاجس میں مسلمانوں کی زمینیں ضائع ہوجا کیں گی۔ بعض علاء نے بید کہا ہے کہ مسجد اوقاف کی ہے اور سڑک بھی وقف زمین ہے اس کا استفادہ عام مخلوق کے لئے ہوگا۔ لہذا ایسا کرنا جائز ہے اور کنز الدقائق باب الاوقاف کی عبارت بھی جواز پر دال ہے" کو محکسمہ" کا لفظ موجود ہے۔ براہ کرم مفصل جواب ارسال فرمایا جائے کہ ایسا کرنا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... عبدالحي، چوڻي زيرين، ڈيره غازي خان

# العوال

مسجد بہر حال مسجد بی اوراس کا کوئی حصہ بھی راستہ یا سڑک میں داخل کرنا جائز نہیں ہے۔ موجودہ زمانے میں جوسڑ کیس لمبی چوڑی بنائی جاتی ہیں ان کی وجہ سے احکام شریعہ میں تغیر وتصر ف جائز نہیں ہے، بلکہ لوگوں نے یا حکومتوں نے از خود ضرور تیں بنائی ہیں۔ بیضرور تیں شرع شریف کی نظر میں ضرور تیں ہی نہیں ہیں اور " محک سمبہ" کامعنی وہ نہیں ہے جو ظاہر عبارت سے مراد لے رہے ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ مجد میں مرور کے لئے راستہ بنایا جائے۔

كما في البحر: ومعنى قوله "كعكسه" انه اذا جعل في المسجد ممرّاً فانه يجوز لتعارف اهل الامصار في الجوامع وجاز لكل احد ان يمرّ فيه حتى الكافر الا الجنب والحائض والنفساء لما عرف في موضعه وليس لهم ان يدخلوا فيه الدوابَّ كذا ذكره الشارح ، (الجرالرائق، جلده، صفح ٢٨٨)

بہرحال "كعكسم" كامطلب يہ كم كم مجد ميں گزرنے كے لئے بوقت ضرورت راسته بنانا

جائز ہے نہ بید کہ سجد کو ہدم کر کے اس کوراستہ بنانا اوراس میں داخل کرنا جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم الجواب سجیح بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ خیر محمد عفا اللہ عنہ مہتم خیر المدارس، ملتان مہتم خیر المدارس، ملتان مہتم خیر المدارس، ملتان مہتم خیر المدارس، ملتان مہتم خیر المدارس، ملتان

### adbeadbeadbe

مسجد کی زمین کا دوسری زمین سے تبادله کرنا:

ایک گاؤں میں مجد کا احاطہ ہے جس کے نشانات اب مث بھے ہیں صرف لوگ بتاتے ہیں کہ یہاں مسجد تھی یہ جگہ راستہ سے کچھ دور ہے اور اس کے اردگر دایک شخص کی زمین ہے زمیندار کہتا ہے کہ چونکہ یہ مسجد راستے سے دور پڑے گی اس لئے میں دوسری جگہ دے دیتا ہوں وہاں نئی مسجد بنا کی جائے ۔ تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟ اور اگر دوسری مسجد بنا بھی لی تو اس پہلی جگہ کا کیا تھم ہوگا؟ ماجائے ۔ تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟ اور اگر دوسری مسجد بنا بھی لی تو اس پہلی جگہ کا کیا تھم ہوگا؟ سے افظار جیم بخش ، ابدالی مسجد ، ملتان سائل مسید مافظار جیم بخش ، ابدالی مسجد ، ملتان

العوال

# مسجد کی جگہ پرمرغی فارم بنادیا گیاہے کیااس کی متبادل جگہ پرمسجد بناسکتے ہیں؟

عاجی عبدالعزیز مرحوم نے کچھ زمین مسجد کے لئے وقف کی تھی اور ابھی تک مسجد نہیں بنائی گئی۔اس مسجد کی جگہ پرایک صاحب نے مرغی فارم بنادیا ہے۔اب وہ صاحب اس کے متبادل جگہ دینا چاہتے ہیں۔کیا متبادل جگہ پر مسجد بنا سکتے ہیں یااسی وقف کی ہوئی زمین پر بنا کیں؟

سائل ..... غلام اكبر، روميلانوالى

# الجوال

#### adbeadbeadbe

حکومت نے مسجد کی زمین کا جومعاوضہ دیا ہے اس سے مسجد کے لئے زمین خرید ناضروری ہے:

ایک مسجد کا پچھ حصہ حکومت نے سڑک میں شامل کر کے روڈ بنا دیا ہے اور اس حصہ کا
معاوضہ ادا کر دیا ہے۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ جومعاوضہ حکومت کی طرف سے متولی کو ملا
ہے اس کا کیا کرنا چاہے آیاز مین خرید کروقف میں شامل کردی جائے یا دوسرے مصارف میں اس

كاستعال كرناجا تزہے؟

سائل ..... محمد احمد، چیچه وطنی

# الجوال

addisaddisaddis

مسجد کے قطعہ کا کلیم اپنے نام سے حاصل کرنا:

کیافرماتے ہیں علاء دین اس مسئلہ کے ہارے میں کہ ہندو و پاک کی تقسیم سے پیشتر ایک مسجد کی توسیع کے لئے ایک غیر مسلم کے مکان کو مبحد کے جمع شدہ چندہ سے خرید کرایک شخص زید کے نام رجٹری کرائی گئی۔ بعداز تقسیم زید پاکستان منتقل ہو گیا اور جب حکومتِ پاکستان نے ہندوستان کی جائیداد کے لئے لوگوں سے درخواستیں طلب کیس تو زید نے باوجود یکہ اس کی ہندوستان میں کوئی جائیداد نے لئے لوگوں سے درخواستیں طلب کیس تو زید نے باوجود یکہ اس کی ہندوستان میں کوئی جائیداد نتھی اور اسی مبحد کی رجٹری کی بناء پرسولہ مرلہ کی درخواست دیدی جو کہ قبول کرلی گئی۔ کیا زید کے مصرف میں آ سکتی ہے یا

نہیں ،اوراب رقم کامصرف کیاہے؟

سائل ..... محمد عمران ملك

# الجوال

زید کے لئے اس رقم کا استعال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ بیر قم اس نے اس زیبن کے عوض وصول کی ہے جو کہ متجد کے لئے خریدی گئی تھی۔ زید کے مقدمہ کی صورت ہیہے کہ وہ اس زمین یا کلیم کا پورا معاوضہ کسی مستحق متجد یا مساجد میں صرف کرے یا متجد کے لئے زمین خرید ہے۔ اور حکومت کو اپنی مختاجی اور ضرور تمندی ظاہر کر دے سچائی کے ساتھ کچھ قطعہ اراضی الاٹ کرا ہے۔ ۔ اور حکومت کو اپنی مختاجی اور ضرور تمندی ظاہر کر دے سچائی کے ساتھ کچھ قطعہ اراضی الاٹ کرا ہے۔ ۔ ۔ ۔ اور حکومت کو اپنی مختاجی اور ضرور تمندی خطاواللہ اعلم

عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۴/۳/۱۵ه

### ados ados ados

مسجد کے لئے مخصوص زمین میں کمی کرناغلط اورخلاف شریعت ہے:

ساہ وال شہر میں محکمہ ہاؤسنگ بنجاب نے سکیم نمبر امیں تین بلاث شروع سکیم سے ہی معجدوں کے لئے مخصوص کردیئے۔ گذشتہ تقریباً دس سال کے عرصہ سے یہ بلاث مخصوص رہے ہیں۔اب حال ہی میں ڈسٹر کٹ معجد کمیٹی نے ۲ بلاٹ تو پورے بورے تقسیم کردیئے جبکہ تیسرامرکزی بیل ۔اب حال ہی میں ڈسٹر کٹ معجد جس کا رقبہ کا کنال اور سات مرلہ ہے اس کیلئے ہماری انجمن اسلامیہ نے درخواست الاٹ منٹ دائر کر رکھی ہے یہ درخواست ۱۹۸۰ء سے زیر فیصلہ جلی آ رہی ہے۔اس

التخريج: (۱).....اذا غصبه غاصب او اجرى عليه الماء حتى صار بحراً فيضمن القيمة ويشترى المتولى بها ارضاً بدلاً (شاميه، جلد٢ ، صفي ٥٩٣)

(مرتب بنده محمر عبدالله عفاالله عنه)

تیسرے پلاٹ میں جامع معجد کے لئے ڈسٹر کٹ مجد کیلے جائے اور بقایا سات مرلے دو کنال رقبہ میں سے صرف دو کنال رقبہ میں گے۔ استعالی یاالاٹ کردیا جائے۔ حالانکہ شردع سے یعنی دس رقبہ یو پیلی سٹوریا کسی دوسری غرض کے لئے استعالی یاالاٹ کردیا جائے۔ حالانکہ شردع سے یعنی دس سال سے یہ سالم چار کنال سات مرلہ رقبہ جامع معجد کے لئے نامزداور مخصوص ہے اور خود محکمہ نے تجویز کی ہے بلکہ ایک مرتبہ ۲ جنوری ۱۹۸۹ء کوسالم رقبہ کی تجویز اس وقت کی مجد کیلی نے ہماری انجمن اسلامیہ کے حق میں کردی تھی ایک دباؤ کے تحت اس فیصلہ کا اعلان اور اس پڑمل در آ مدروک دیا گیا۔ اب سوال میہ کہ کیا اب شرعاً پلاٹ میں سے صرف دو کنال رقبہ مجد کودینا اور سات مرلہ اور دو کنال رقبہ مجد کودینا اور سات مرلہ اور دو کنال رقبہ مجد کے سواکسی اور غرض کے لئے استعالی یاالاٹ منٹ جائز ہے؟ قانو ناڈ سٹر کٹ کمیٹی یہ کامنہیں کرسکتی بلکہ انہوں نے محکمہ ہاؤسٹگ کوتر کے لئے سرکار اور محکمہ نے مخصوص کردکھا ہے تو کیا اب وہ سے کہ کوئلہ جب رقبہ استعالی سے مسجد کے لئے سرکار اور محکمہ نے مخصوص کردکھا ہوتو کیا اب وہ استعالی کرسکتی ہے یانہیں؟

الجوال

محکمہ ہاؤسنگ پنجاب نے جتنی زمین مسجد کے لئے متعین کر دی ہے اس میں کمی نہ گی جائے وہ جگہ مسجد کو ہی ملنی چاہیے۔ جائے وہ جگہ مسجد کو ہی ملنی چاہیے۔ بندہ محمد انور عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ، ملتان مفتی خیر المدارس ، ملتان

adosadosados

مسجد كي حكمه سابقه امام صاحب كو بحق الخدمت دينا جائز نبيرى؟

ایک قطعه اراضی شروع آبادی (تقریبا ۱۹۱۸ء) سے مجدے لئے وقف ہے۔اب کچھ

لوگ بہزمین سابقہ امام صاحب کوبطور حق الخدمت مستقل طور پرذاتی ملکیت میں دیے کیلئے مصر ہیں جبکہ کچھ لوگ بہزمین مسجد کیلئے واگز ارکرانے کی کوشش کررہے ہیں۔ازروئے شرع شریف کیا تھک ہے کیا مسجد کی بیز مین سابقہ امام صاحب کوبطور حق الخدمت دی جاسکتی ہے؟ اور فریقین میں سے کون حق پرہے؟

سائل ..... محمد عمر منجن آباد

# الجوال

جوجگہ ایک دفعہ وقف ہوجائے اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا، لہذا مسجد کے لئے وہ جگہ سے طور پر وقف ہو چکی ہے تواب وہ تا قیامت وقف ہی رہے گی۔ کسی کوبطور حق الحذمت وبطور تملیک و بنا جائز نہیں (ا) امام صاحب کے لئے مناسب سمجھیں تو چندہ کر کے خرید لیں جولوگ مسجد کو مسجد کا حق دلانے میں سعی کرتے ہیں وہ حق پر ہیں۔ مقط واللہ اعلم بندہ مجمدانور عفااللہ عنہ بندہ مجمدانور عفااللہ عنہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

(۱) "امام سجد" مسجد کی وقف زمین کواینے نام نہیں کراسکتا: (۲) مسجد کا یانی ، بجلی ذاتی مکان میں استعال کرنے کا حکم:

(۱) ..... ایک پلاٹ مسجد کے لئے وقف شدہ ہے جس کی حدبر آری ہو چکی ہے اس پلاٹ کے

التخريج: (١)....لما في الدر المختار: فاذا تم ولزم لايملك ولا يملّك، اي لا يقبل التمليك لغير إ بالبيع ونحو إلى الستحالة تمليك الخارج عن ملكه (الدرالخارع الثاميه، جلد ٢، صفح ٥٠٠٥)

و في العالمگيرية: وعند هماحبس العين على حكم ملك الله تعالىٰ على وجه تعود منفعته الى العباد فيلزم ولا يباع ولا يوهب ولا يورث (عالكيريه،جلد٢،صفحه٣٥) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه) نصف حصہ پرمجور تغییر ہے کچھ حصہ پرامام کے لئے ایک مکان تغییر کیا گیا تھا جس میں سابقہ امام کی رہائش تھی اس کے بعد دوسرے امام کو مقرر کیا گیا انہوں نے مسجد سے ملحقہ مکان کو گرا دیا اور اس قطعہ زمین کو کنٹو نمنٹ بورڈ سے اپنے نام کرالیا اور اپنے ذاتی خرچہ سے مکان تغییر کرایا جبکہ جگہ مسجد کے نام وقف ہے کیا ان کے لئے ایسا کرنا اسلامی ضابطہ کے مطابق درست ہے؟ جگہ مسجد مذکور اپنے گھر پرذاتی استعال کے لئے پانی اور بحل مسجد سے استعال کرتے ہیں۔ کیا ان کے لئے بیدرست ہے؟

سائل ..... رؤف احمد، شوركوث، جھنگ

# الجوال

رب ہوررب (۱) ..... برتقد برصحت واقعہ وقف ہونے کے بعد کنٹو نمنٹ بورڈ سے اپنا نام کرا نا جائز نہیں ہے اور اس طرح سے بیز مین اس کی ملکیت نہ ہوگی ۔ بیز مین بدستور موقو فدر ہے گی ۔ (۲) ..... متولیان کی اجازت اور رضامندی سے جائز ہے۔ .....فقط واللہ اعلم الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ رئیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان رئیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان

### addisaddisaddis

التخريج: (۱) ..... فاذا تم ولزم لايملك ولايملك، وفي الشامية: ولايملك اى لايقبل التمليك لغيره بالبيع ونحوه (الدرالخارم الثامي، جلد ٢، صفحه ٥٠٠٥) وفي العالمگيرية: عند ابي حينفة حكمة صيرورة العين محبوسة على ملكه بحيث لاتقبل النقل عن ملك الى ملك (عالمگيريه، جلد ٢، صفح ٣٥٠) (مرتب بنده محم عبدالله عفاالله عن)

# مايتعلق بانتقال المسجد وامتعته

# وریان مسجد کا ملبددوسری قریبی مسجد میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

ہمارے گاؤں سے چند میل کے فاصلے پرایک گاؤں تھا جوڈ اکوؤں کی زیادتی کی وجہ سے
ویران ہو چکا ہے۔ جس میں ایک مسجد بھی تھی گاؤں کے ویران ہونے کی وجہ سے مسجد بھی شہید ہوگئ
جس کا ملبہ ویسے ہی پڑا ہے۔ اجڑے ہوئے گاؤں والے کہتے ہیں کہ آیا اس شہید شدہ مسجد کا ملبہ
دوسری مسجد کی تغییر میں استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ لو ہے کوزنگ لگ جانے کی وجہ سے ختم ہو
جانے کا اندیشہ ہے۔

سائل ..... خيرمحد پيهان شلع دادو،سنده

### (لجو (ب

اصل میہ ہے کہ اسی مسجد کو تغییر کر کے آباد کیا جائے اور اگر مستقبل میں اس کی امید نہ ہوتو اس کا ملبہ دوسری قریبی ضرور تمند مسجد میں منتقل کیا جاسکتا ہے '۔اللّٰہ تعالی ان ڈاکوؤں کو ہدایت دے

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، ملتان سما/۱۲/۱۲ اه

### adokadokadok

جنات كى وجدسے جومسجدوريان موجائے اس كےسامان كاحكم:

ایک مسجد کے قریب جنات وغیرہ کی شکایت معلوم ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس میں لوگ نماز پڑھنا چھوڑ گئے ہیں۔ ہارا خیال ہے کہ اس مسجد کا سامان وغیرہ دوسری مسجد میں لگا دیں کیااس طرح کرنا جائز ہے؟

سائل ..... محمدانور،ملتان

الجوال

جانوروں وغیرہ سے اس مسجد کی حفاظت ضروری ہے اگر مسجد کا سامان چوری ہونے کا خوف
ہوتو وہ سامان منتقل کر کے دوسری مسجد میں لگا سکتے ہیں ()
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ له
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ له
مفتی خیر المدارس، ملتان
مسار الرام اس

(۱) .....اگرواقعة جنات كى شكايت بوتوكى ما برعامل جنات كى خدمات حاصل كى جائير ـ جنات ك تبلط كوفتم كرك ات آبادكياجائ ـ علاج معالجه سے فائده بوجاتا ہے اسلے ابتداء الكي كوشش كى جائے ـ بصورت ديگر سامان فتقل كياجائ ـ لما فى الشامية: ونقل فى الذخيرة عن شمس الائمة الحلواني انه سئل عن مسجد او حوض خوب، ولا يحتاج اليه لتفرق الناس عنه هل للقاضى ان يصوف او قافه الى مسجد او حوض آخر؟ فقال: "نعم" ومثله (بقيم حاشيدا كل صفحه برملاحظ فرمائيں)

# مسجد کا سامان اگر ضائع ہور ہا ہوا ہے قریبی ضرورت مندمسجد کی طرف منتقل کرنے کی گنجائش ہے:

# وران مبحدى جگه كاحرام باقى إس مين زراعت جائز نهين:

"درودکونی" کے رخبد لنے کی وجہ سے نصف قریداورا یک مبحد تباہ ومنہدم ہو بھے ہیں اب نصف قرید کے منہدم شدہ مکانات کو دوسری جگہ تغیر کیا جارہا ہے اس واسطے اہل قرید دوسری مبحد تیار کرنا چاہتے ہیں کیونکہ پہلی مبحد نصف بلکدا کثر گر بھی ہے اور باقی بھی گرنے کے قریب ہے اب دریا ونت طلب امرید ہے کہ اس مبحد کا سامان دوسری مبحد پرلگایا جا سکتا ہے یانہیں اگر و لیے رہنے دیا جائے تو ضائع ہونے کا خطرہ ہے نیز اول مبحد کی جگہ مبحد کے تھم میں ہی رہے گی یا تھم بدل جائے گا؟
جائے تو ضائع ہونے کا خطرہ ہے نیز اول مبحد کی جگہ مبحد کے تھم میں ہی رہے گی یا تھم بدل جائے گا؟
مبحد رہ گئی ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں اس کا سامان ضائع ہور ہا ہے۔ کیا اس مبحد کا سامان دوسری مبحد کی جگہ کا شت و مبحد پرلگایا جا سکتا ہے یانہیں؟ نیز اگر سامان دوسری جگہ لگانا جائز ہے تو پہلی مبحد کی جگہ کا شت و زراعت کرنا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... حاجى الله بخش، تو نسه شريف

# (لجو (ب

ہر دوسوالوں کا جواب ایک ہی ہے یعنی اگرید دونوں مسجدیں گررہی ہیں اور ان کا سامان

### (بقيه حاشيه صفحه گذشته)

فى البحر عن القنية ...... ولاسيما فى زماننا ، فان المسجد او غيره من رباط او حوض اذا لم ينقل ياخذ انقاضه اللصوص والمتغلبون كما هو مشاهد .... وفى فتاوى النسفى، سئل شيخ الاسلام عن اهل قرية رحلوا وتداعى مسجدها الى الخراب ، وبعض المتغلبة يستولون على خشبة وينقلونه الى دورهم هل لواحد لاهل المحلة ان يبيع الخشب بامر القاضى ويمسك الثمن ليصرفه الى بعض المساجد او الى هذا المسجد؟ قال "نعم" (شاميه، جلدا ، صفح ۵۵۱ كذا في العالميم به المراقي العالميم به المراقي العالميم به المراقي العالميم به المسجد؟ قال "نعم" (شاميه، جلدا ، صفح ۵۵۱ كذا في العالميم به المراقية على التمان المسجد؟ قال "نعم" (شاميه، جلدا ، صفح ۵۵۱ كذا في العالميم به المراقية على التمان المسجد؟ قال "نعم" (شاميه، جلدا ، صفح ۵۵۱ كذا في العالميم به المراقية الله عنه المسجد؟ قال "نعم" (شاميه ، جلدا ، صفح ۵۵۱ كذا في العالميم به المراقية الله عنه المسجد؟ قال "نعم" (شاميه ، جلدا ، صفح ۵۵۱ كذا في العالميم به المراقية المراق

بوجہ رود کو ہی یا کسی اور وجہ سے ضائع ہونے والا ہے تو اس سامان کو منتقل کر کے قریب والی مسجد مختاج میں خرچ کیا جائے۔ وہ جگہ جہاں پہلے مسجد واقع تھی وہ قابل احترام ہے اس میں کاشت وغیرہ کرنا جائز نہیں نشانات وغیرہ لگا کر بقدراستطاعت ان کی حفاظت کی جائے ۔ ()

بند معبد الله عفا الله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان صدر ۱/۴/۱۸

### නුවර්ය නුවර්ය නුවරුය

مسجد کی زائداز ضرورت مٹی کوفروخت کرنایا فقراءکو ہبدکرنا درست ہے:

ایک مسجد پخته گنبد دار جو که آبادی بستی "کھاول" میں عرصہ ڈیڑھ سوسال سے بنی ہوئی ہے جس میں نماز جعد با قاعد گی سے ادا ہوتی ہے اس وقت قابل مرمت ہے جس کے فرش سے بقدر ڈیڑھ فٹ گہری شور آباد ومٹی اٹھا کر دوسری نئی مٹی ڈالی جانی ہے۔اب سوال بیہ ہے کہ اس مٹی کو کہاں ڈالا جاوے کیونکہ اصاطم سجد میں اس قدر مٹی کی گنجائش نہیں ہے آیا یہ ٹی آبادی سے دورزری اراضی میں گڑھا کھود کر دفن کی جاسکتی ہے؟
میں گڑھا کھود کر دفن کی جاسکتی ہے؟

التخريج: (۱).....سئل القاضى الامام شمس الائمة محمودالازوجندى عن مسجد لم يبق له قوم وخرب ما حوله و استغنى الناس عنه هل يجوز جعله مقبرة؟ قال "لا. (عالمكيريه، جلدا، صفحه ٢٧٠)

وفى الدرالمختار: ولو خرب ماحوله واستغنى عنه يبقى مسجداً عندالامام والثانى ابدأ الى قيام الساعة، (جلد۲،صفيه۵۵)(مرتبمفتىمحداللهعفااللهعنه)

### الجوال

اس تکلیف کی (کمٹی نکال کراگر ہا کھود کر فن کیا جائے) کوئی ضرورت نہیں () مجد کی مٹی نکال کراگر فروخت ہو سکے تو اس کونے دینا چا ہے اور اس کے پینے مجد کی ضروریات ہیں صرف کئے جائیں اگر فروخت نہ ہو سکے تو مفت فقراء کودے دی جائے (\*) مجد کی مٹی اکٹھی کر لینے کے بعد مختر منہیں رہتی۔ قاضی خان میں ہے: وان مسح بتر اب فی المسجد ان کان ذالک التر اب مجموعاً فی ناحیہ غیر منبسط لاباس به وان منبسطاً مفروشاً یکرہ لانه بمنزلة ارض المسجد (خانیک هامش الهندیہ جلدا، صفح کی الله علم بندہ عبدالله عفا الله عنہ مدرمفتی خیر المدارس ، ملکان مدرمفتی خیر المدارس ، ملکان

### adokadokadok

مسجد کی مٹی اور پرانی اینٹیں فروخت کرنے کی اجازت ہے: مسجد کا کوڑ اکر کٹ کہاں بچینکا جائے؟

ایک مسجد کا گنبدگرایا گیااس کے ملبے کی مٹی اور اینٹیں وغیرہ ضرورت سے زائد ہیں مٹی میں دو حصے روڑیاں ہیں وہ مٹی مسجد کے کسی کام کی نہیں۔اب دریافت طلب امریہ ہے کہ کیااس مٹی کوفروخت کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی شخص اس مٹی کوفرید ہے تو کیاوہ اسی مٹی کواپنے مکان وغیرہ کے کام میں لاسکتا ہے یا نہیں اور مسجد کے پیچھے جگہ پست ہے اور بارش وغیرہ کا یانی کھڑا ہو

التخريج: (١) .... لما في العالمگيرية: لاحرمة لتراب المسجد اذا جمع (جلد٥ صفح ١٣١)

<sup>(</sup>٢) .....وفي البحر الرائق: اذا رأى حشيش المسجد فرفعه انسان جاز ان لم يكن له قيمة فان كان له ادنى قيمة لا ياخذه الا بعد الشراء (البحر الرائق، جلد٥، صفحه ٣٢٠) (مرتب مفتى محرعبد الله عقاالله عنه)

جاتا ہے تو کیااس مٹی کواگر وہاں ڈال دیا جائے تو از روئے شریعت بیرجائز ہے یانہیں جبکہ وہ شارع عام ہے اور لوگ جانور وغیرہ وہاں سے گذارتے ہیں نیز مسجد کا کوڑا کرکٹ وغیرہ کسی اچھی جگہ پر ڈالنامتے ہے یانہیں اور اگر ایسانہ کیا جائے تو کوئی گناہ تونہیں؟

سائل ..... عبدالرحمٰن شلع ملتان

# الجوال

جوفض اس منی کوخرید ہے گاوہ اس کواپنے مکان میں اور صحن وغیرہ میں استعال کرسکتا ہے (\*)
اورا گراس منی کواس بست جگہ میں بچھا دیا جائے تو یہ بھی درست ہے (\*) اور مسجد کے کوڑا کر کٹ وغیرہ کو جو جواڑ و دینے سے جمع ہوتا ہے ایسی جگہ پرنہیں بھینک دینا جا ہے جہاں اس کی بے حرمتی ہوتی ہو۔ لہذا کوئی گڑھا وغیرہ کھودکراس میں ڈال دینا جا ہے۔ (\*)

کوئی گڑھا وغیرہ کھودکراس میں ڈال دینا جا ہیے۔ (\*)

سیست مقط واللہ اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان ساسب السرال ۱۳۹۱/۲/۲۲

الجواب سيح بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس،ملتان

### adosadosados

مسجد کاپرانا الپیکرنچ کرنیا الپیکرخریدنے کی اجازت ہے:

ایک مسجد کے لئے مسجد کے فنڈ سے لاؤڈ سپیکر خریدا گیا جو کہ دو تین سال سے چل رہا ہے آواز کچھ کم ہے اگراس کو پچے دیا جائے اور اس کی قیمت لے کرزائدر قم شامل کر کے نیالاؤڈ سپیکر خرید

التخريج: (١)....في البحو الرائق: اذا رأى حشيش المسجد فرفعه انسان جاز ان لم يكن له قيمة فان كان له التخريج: (١)....في البحو الرائق: اذا رأى حشيش المسجد فرفعه انسان جاز ان لم يكن له قيمة فان كان له ادنى قيمة لاياخذه الا بعد الشراء (جلد٥،صغحه٣٠)

- (٢).....لاحرمة لتراب المسجداذاجمع وله حرمة اذا بسط (البحرالرائق،جلد٥،صفحه٣١)
- (٣)..... الاترمى براية القلم المستعمل الاحترامه كحشيش المسجد وكناسته الايلقى في موضع يخل بالتعظيم (الدرالتخارع الثاميه جلدا م في 200) (كذا في العالمكيريه ،جلده ، صفي ٣٢٣) (مرتب مفتى محم عبدالله عقاالله عنه)

سائل صدرالدين شاه، خانگره

لياجائة كيابه جائزے يانہيں؟

### الجوارب

متولى المسجد اذا اشترى بمال المسجد حانوتاً او داراً ثم باعها جاز اذا كانت له ولاية الشراء (منديه، جلد۲، صفحه ۱۳۷۷)

> نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۹/۲/۷ه

بنده خیرمحمدعفااللدعنه مهتنم خیرالمدارس،ملتان

### अवेर्वक्रअवेर्वक्र

مسجد میں رکھے گئے ضرورت سے زائد قر آن کریم کوفروخت کرنا:

لوگ معجدوں میں قرآن کریم لاکر جمع کراتے ہیں اورلوگ پڑھتے کم ہیں ویسے ہی پڑے رہتے ہیں کیاان کوفروخت کر کے اس کے پیسوں کو معجد میں خرچ کر سکتے ہیں یانہیں یا کسی مسجد میں یہ قرآن دے سکتے ہیں؟

سأئل ..... سراج احمد،غله منڈی،شجاع آبادملتان (لنجو (رب

ان قرآنوں کودوسرے کی مدرسہ میں دینا جائز نہیں اور نہ ہی ان کوفروخت کر کے ان کی قیمت کومسجد کی ضروریات میں صرف کرنا جائز ہے۔اس لئے موجودہ قرآن پاک کومسجد میں رکھنا اوراس کی حفاظت کرنالازی ہے۔ اور آئندہ کے لئے دہندگان کو سمجھایا جائے کہ وہ سجد میں قرآن یاک جمع نہ كروائيں اور بياعلان ضروركريں كه "جوآ دى قرآن ياك ديگااس كوفروخت كر كےاس كى قيمت مسجد ميں استعال کی جائے گی' تو پھراس کی قیمت مسجد میں استعال کرنا درست ہوگا۔فقط واللہ اعلم بنده محمداسحاق غفراللدليه نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان عبدالتدعفاالتدعنه

01191/11/1A

<u> නුවරුණ නුවරුණ</u>

مسجد کی پرائی دریاں اینے استعال میں لاسکتے ہیں یانہیں؟

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

مسجد کا کچھ سامان ایباہے جومسجد کے سی کامنہیں آسکتا مثلاً مسجد کی دریاں پرانی ہوگئی ہیں اوروہ مسجد کے کسی کا منہیں ہسکتیں۔ اب اگران در یوں کو مسجد کا متولی یا کوئی اور شخص اپنے ذاتی کا موں کے لئے استعال کرنا جا ہے تو کرسکتا ہے پانہیں؟ اگر کرسکتا ہے تو رقم بھی دے پانہیں؟

سائل ..... غلام حسين،ملتان

ایسی چیزیں جومسجد کی تغمیر میں داخل نہیں یعنی دریاں چٹایاں وغیرہ جس وقت مسجد میں کام نہ آئیں پرانی ہوجائیں تو وہ معطی کی ملک ہوجاتیں ہیں،لہذاان کی اجازت سے فروخت کر کے مسجد میں اس کا پیسہ لگایا جاسکتا ہے، اگر وہ نہ ہوتو دارث کی اجازت سے فروخت ہوسکتی ہیں۔ اگر دارث معلوم نہ ہوتو پھراگرایی چیزیں مال وقف سے ہوں تو منتظمین مسجد فروخت کر کے مسجدیر

التخريج: (١) ..... لما في الشامية: لو وقف المصحف على المسجد اي: بلا تعيين اهله قيل يقرأ فيه: اي يختص باهل المترددين اليه وقيل لا يختص به اي: فيجوز نقله الي غيره وقد علمت تقوية القول الاول بما موعن القنية، (شاميه، جلد٢ ، صفحه ٢٥١ ه : رشيد بيجديد) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

صرف کرسکتے ہیں۔

#### adokadokadok

(۱) مسجد کی نا قابل انتفاع اور نا قابل فروخت اشیاء چینکنے کی اجازت ہے:

# (٢) ایک مسجد کی اشیاء دوسری مسجد میں استعمال کرنا:

(۱) .....زید مسجد کے بوسیدہ ضہتر لینا جاہتا ہے اور کہتا ہے کہ جب نئی مسجد تعمیر ہوگی تو میں ضہتر لے کر دوں گا۔ آیا اس صورت میں زید کے لئے مسجد کے بوسیدہ ضہتر لینا جائز ہے یانہیں؟ (۲) .....ا یک مسجد کی چیز دوسری مسجد میں استعال کرنا جائز ہے یانہیں؟

سأل ..... مختاراحمهْ

### العوال

(۱) .....اگروہ شہیر وغیرہ مسجد کے کام کے نہ ہوں توان کوفروخت کر کے ان پیپوں کومسجد کی صور یات میں خرچ کرنے کی اجازت ہے۔ اور اگر مسجد کی کوئی چیز قابل فروخت بھی نہ ہوتو اس کو و لیے بھی پھینک سکتے ہیں۔ حشیش المسجد اذا اخرج عن المسجد ایام الربیع ان لم یکن له قیمة لاباس بطرحه خارج المسجد ولاباس بدفعه

والانتفاع به (خلاصة الفتاوي، جلدم، صفحه ٢٥٠٠)

(۲) .....جائز نہیں ہے۔ قال الشامیؒ: الفتویٰ علیٰ انّ المسجد لایعود میراثاً، ولایجوز نقله و نقل ماله الیٰ مسجد آخر (شامیه،جلد ۲، صفحه ۵۵) ..... فقط والله اللیٰ مسجد آخر (شامیه،جلد ۲، صفحه ۵۵) ..... فقط والله الله مسجد آخر (شامیه،جلد ۲ مفتی خیر الله الله منتی خیر المدارس،ملتان مفتی خیر المدارس ملتان مفتی خیر المدارس ملتان مفتی خیر المدارس مفتی مفتی خیر المدارس مفتی خیر مفتی خیر المدارس مفتی خیر مفتی خیر المدارس مفتی خیر مفتی خیر مفتی مفتی خیر مفتی خیر مفتی مفتی خیر مفتی مفتی خیر مفتی خیر مفتی مفتی خیر مفتی خیر مفتی مفتی خیر مفتی خی

€ PY9 €

#### adosadosados

مسجد کی چٹائیاں قوالی کی محفل کیلئے لے جانا:

ایک شخص نے مسجد کی چٹائیاں بلاا جازت اٹھا کرقوالی کے لئے فرش بنایا اوران پرحقہ سگریٹ نوشی کی اور کھینچا تانی سے ان کوخراب کردیا گیا۔ کیا اس پرشرعاً مواخذہ ہے؟ نیز ان چٹائیوں کا استعال جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... محمدعباس

العوال

مسجد کی چیز کومسجد کے علاوہ دوسرے کاموں میں استعال کرناخصوصاً ایسے منکرات جس میں قوالی ،حقہ اورسگریٹ نوشی بھی ہوتی ہواور الی صورت میں جبکہ ان کوخراب بھی کر دیا گیا ہوحرام اور گناہ ہے '' جس سے رو کنا ضروری ہے شریعت میں اس پرضان واجب ہے چٹا ئیاں اگرنجس ہو چکی ہوں تو ان کودھونا بھی ضروری ہے اور اگرنجس نہ ہوئی ہوں تو ان کواسی طرح استعال کر سکتے ہیں

التخريج: (۱).....متولى المسجدليس له ان يحمل سراج المسجد الى بيته (عالمكيريه، جلد٢، صفح٢٢٨) وفيه ايضاً: الايحمل الرجل سراج المسجد الى بيته (جلدا، صفح١١) (مرتب بنده محم عبدالله عقاالله عنه)

مگراحتیاط دھولینے میں ہے۔

علامه ابن امير الحاج مرخل جلد ٢، صفح ١٥١ مين لكصة بين: قالت الحنفية الحواشي يوقص

عليها لايصلى عليها

بند معبد الله عفا الله عنه صدر مفتی خیر المدارس، مکتان ۱/۱/۱۳۲۹

الجواب صحيح خيرمحمد عفاالله عنه مهتم خيرالمدارس، ملتان

#### adosadosados



# ما يتعلق باموال المسجد

مسجد کے چندہ میں تبدیلی کرنا، یا پی ضرورت میں خرچ کر کے لوٹا دینا کیساہے؟
مسجد کے چندہ میں تبدیلی کرنا، یا پی ضرورت میں خرچ کرکے لوٹا دینا کیساہے؟
مسجد کے متولی کے پاس اگر چندہ کے پینے ہوں اور و پیکو تبدیل کرنے کیساہے؟
سائل ..... مولوی شیرزادہ

الجوال

متولی کیلئے مسجد کا چندہ اپنے استعال میں لانا ہرگز جائز نہیں، البتۃ اگر کسی مجبوری کی بناء پر مال مسجد صرف کر لے پھراپنے مال سے اس میں جمع کر ہے قوضان سے بری ہوگا۔

لمافى فتح القدير: ولو انفق دراهم الوقف في حاجة نفسه ثم انفق من ماله ........... في الوقف جاز ويبرأ عن الضمان (جلده، صفح ۴۵۰) (١) .....فقط والتداعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱/۳/۲ اره

التخريج: (۱) ..... ولما في العالمگيرية: ولو اراد ان يصرف فضل الغلة الى حوائجه على ان يردّه اذا احتيج الى العمارة فليس له ذالک وينبغى ان يتنزه غاية التنزة فان فعل مع ذالک ثم انفق مثل ذلک في العمارة اجزت ان يكون ذالک تبريئاً له عما وجب عليه وفي فتاوى الفضلى انه يبرأ عن الضمان مطلقاً (عالمگيريه، جلد٢ مغه ۴٥٠) (مرتب مفتي محم عرالله عقاالله عنه)

# مسجد کے فنڈ سے تجارت کرنایا بطور قرض لینا، دینا کیساہے؟

زید ہماری مسجد کاخزانجی اپنے پاس مسجد کی رقم بطورامانت رکھنے کیلئے تیار نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ''میں سرکاری آ دی ہوں بیبہ ادھراُدھراستعال ہوتار ہتا ہے میرے لئے رقم بطورامانت رکھنامشکل ہے ہاں اگر مسجد کی کمیٹی بیرقم بطور قرض دیدے تو مسجد کو جب اور جتنی ضرورت ہوگی دیتارہوں گا'' مسجد کی انتظامیہ کوزید پراعتاد ہے ایسی صورت میں انتظامیہ کمیٹی مسجد کی رقم زید کوبطور قرض دے سکتی ہے؟ اگر ایسا کرنا جائز نہ ہوتو متبادل صورت کیا ہو سکتی ہے؟ کیونکہ عموماً ہرساتھی بیرقم بطورامانت رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

سائل ..... غلام مصطفیٰ، ڈریه غازی خان

# العوال

مجد كافئد بينك ميں جمع كياجائے، كھانة دويا تين معتدساتھوں كنام ہو عندالضرورت بينك سے نكاواليا جائے۔ لمافى الهداية: وان افرض الوصى ضمن لانه لايقدر على الاستخراج (ہداية، جلد سمفي ١٨٣١)

خزانجی کا استعال کرنا جائز نہیں ہے۔ ولو اراد ان یصرف فضل الغلة الی

حوائجه على ان يرده اذا احتيج الى العمارة فليس له ذالك وينبغى ان يتنزه غاية التنزه (عالمكيريه، جلد٢، صفحه ٢٩٠)

اور مضاربت پر دینا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ نقصان اور ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ فقط واللہ علم

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۳۲۱/۵/۲۸ه

الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان

### (١) : متولى معركى رقم بطور قرض نبين د سكتا:

- (٢) : مسجد كے چنده سے امام وخطيب كونخواه دينا جائز ہے:
- (۱).....ایک آ دمی کے پاس معجد کا فنڈ ہے اور معجد کا انظام بھی اس کے پاس ہے کیا معجد کے فنڈ سے بطور قرضہ اپنی ضروریات میں خرچ کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور کسی ضرورت مندکو معجد کے فنڈ سے قرضہ دے سکتا ہے یا نہیں؟
- (٢) .....جمعة المبارك اورعيدين كے موقع پرمسجد كے نام پرجو چنده كيا جاتا ہے آياس چنده ميں سے خطيب صاحب كى خدمت كرنا جائز ہے يانہيں؟ وضاحت فرمائيں

سائل ....مسعودالرحمٰن،ملتان

# العوال

(۱) .....مبركامتولی یا خزانجی مجد کے فنڈ سے نہ خود بطور قرض خرج کرسکتا ہے اور نہ ہی کی اور کو بطور قرض دے سکتا ہے۔ لما فی البحو الوائق: لیس للمتولی ایداع مال الوقف والمسجد ...... و الا اقراضه فلو اقرضه ضمن، و کذا المستقرض (جلدہ ، صفحا ۱۰۲۰) ....مبرکا چندہ مبرکی ضروریات کے لئے ہوتا ہے اور امام اور خطیب مبرکی ضرورت ہیں ، لہذا ان حضرات کی خدمت کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔ لما فی البحو الوائق: لووقف علی مصالح حضرات کی خدمت کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔ لما فی البحو الوائق: لووقف علی مصالح المسجد یہوز دفع غلته الی الامام و المؤذن والقیم (جلدہ صفح ۲۵)۔ فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان سما/ // ۱/۱۵

#### adokadokadok

# اگرمتولی نے مسجد کا مال قرض پر دیا تو اس کی ضمان متولی پر ہے:

# انظامیم مجد کا قرض معاف کرنے کی شرعا مجاز نہیں:

ایک متولی مسجد نے ایک مخص کو مسجد کی رقم سے پچھ قرض دیا، لیکن اب وہ مخص قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا متولی مسجد نے کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ چونکہ بیٹ مخص غریب ہواورادا میگی کی استطاعت نہیں رکھتا اس لئے اس کو مسجد کی رقم معاف کردی جائے۔ کیا شرعاً متولی اور کمیٹی کے ممبر متفقہ طور پریہ قرض معاف کرنے کے شرعاً مجاز ہیں یانہیں؟

سائل ..... محمداشرف، ببه سلطان بور

العوال

اولاً تومعدى رقم كى كوقرض ديناغيرقاضى كے لئے درست بى نبيس ، ثانيا عدم استطاعت كى وجہ سے انظامية كمينى معاف كرنے كى شرعاً مجاز نبيس لما فى البحر الرائق: ليس للمتولى ايداع مال الوقف والمسجد ...... والا اقراضه فلو اقرضه ضمن وكذا المستقرض (جلده مفحدا می) ...... فقط والله الملم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱/۳۸ ماس

#### adbisadbisadbis

متولیمسجد کافنڈ بطور قرض نہ خود خرج کرسکتا ہے اور نہ کی دوسرے کوقرض دینے کامجاز ہے:
میر میر کافنڈ بطور قرض نہ خود خرج کرسکتا ہے کئی معتدعلیہ محفی کوقرض اس شرط پر کہ'' جب بھی مسجد کی تعمیر ہوئی واپس ویگا'' دے سکتا ہے؟ یاای طرح خود خرج کرسکتا ہے؟
سائل سیسہ احمد حسن خان ، رشید آباد، ملتان

### الجوال

#### adosadosados

اگرمتولی اپنی ذاتی رقم مسجد کی ضروریات میں رجوع کی نیت سے خرچ کرے تو مسجد کے

### فنڈے لینے کا شرعاً مجاز ہے:

زید مبحد کامتولی ہے بعض اوقات مبحد کی ضروریات کے لئے کوئی چیز خریدنی پڑتی ہے یا
جل کے بل کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے یا تعمیر وغیرہ پرخرج کرنا ہوتا ہے، لیکن مبحد کا چندہ اس کے لئے
ناکافی ہوتا ہے تو زیدا پئی جیب سے اس خیال سے خرچ کر دیتا ہے کہ آئندہ مبحد کے چندہ سے
واپس لے لوں گا۔ شریعت کی روسے بتایا جائے کیا زید کا یمل صحح ہے اور کیا زیدوہ رقم واپس لے
سکتا ہے جس قدراس نے اپنی جیب سے شامل کی ہے؟

سائل .... محمداشرف، ومازى

الجوال

اگرمتولی نے واپس لینے کی غرض سے اپنا ذاتی روپیزج کیا تو اس صورت میں رجوع

التخريج: (١)..... لما في البحر الرائق: ان القيم ليس له اقراض مال المسجد ، قال في جامع الفصولين: ليس للمتولى ايداع مال الوقف والمسجد....ولا اقراضه فلو اقرضه ضمن وكذا المستقرض (الجرالرائق، جلده، صفحه ۱۰۰۰) (مرتب بنده مجمع بدالله عفاالله عنه)

وفيه ايضاً: اما لو كان في يده شئ فاشترى للوقف من مال نفسه ينبغي ان يرجع ولوبلاامر قاض (شاميه،جلد۲،صفحه۵۲)................... فقط والنّداعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲۰/۵/۲۰

#### adokadokadok

### مسجد یامدرسه کا قرض عموی چنده سے اتارنا:

(۱)....ایک شخص قرض لے کرمسجد کے لئے زمین خربیرتا ہے اور مسجد کے لئے زمین کو وقف کر دیتا ہے۔اب آئندہ مسجد کے لئے جو چندہ جمع ہوگااس سے قرض ادا کرنا جائز ہے یانہیں؟

(۲)....ا یسے ہی اگر کوئی شخص زمین رہن رکھ کر مسجد کی زمین خرید لے بعد میں مسجد کے چندہ سے مرہونہ زمین کوچھڑ واسکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... محمر شيداحد، ميان چنون

### الجوارب

(۱) .... صورت مسئولہ میں شخص مذکور نے اگر انفرادی طور پر قرض لے کرمسجد کے لئے زمین وقف کی ہے تو اب جو آئندہ چندہ جمع ہوگا اس سے بیقرض ادا کرنا جائز نہیں۔البتہ اس صورت میں کہ مذکور شخص چندہ جمع کرتے وقت چندہ دہندگان سے بیہ بات ظاہر کردے کہ میں نے قرض لے کرمسجد کے لئے زمین خریدی ہے اب میں مقروض ہو چکا ہوں آپ حضرات مجھے چندہ دیں تا کہ میں قرض کے بوجھ زمین خریدی ہے اب میں مقروض ہو چکا ہوں آپ حضرات مجھے چندہ دیں تا کہ میں قرض کے بوجھ سے سبکدوش ہوسکوں۔اس تصریح کے ساتھ جو چندہ ملے اس سے ادائیگی قرض جائز ہے اور اگر اس

شخص نے انفرادی طور پر بذات خود قرض نہیں لیا بلکہ ایک انجمن اور شوری کے ماتحت اس نے سب کی رائے سے بیکاروائی کی کہ قرض لے کر زمین خرید کر وقف کر دی تو بھی انجمن کو اس تصریحات کے ساتھ چندہ جمع کرنا چاہیے کہ انجمن تعمیر مسجد کے سلسلہ میں مقروض ہے، لہذا انجمن کولوگ چندہ دیں تاکہ انجمن کے تعمیری کا موں میں ترقی ہواور قرضہ مرتفع ہو۔واضح رہے کہ بغیر ان تصریحات کے جو چندہ تعمیر کے لئے جمع ہوگا اس سے سابقہ قرضہ اداکر ناجائز نہ ہوگا ۔''

(۲)....اس باب میں بھی اسی تصریح اور تفصیل کے ساتھ مرہونہ زمین کو فک کروایا جا سکتا ہے بنید

بنده محمداسحاق غنرابلدله نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۲۰/۸۰ الجواب سيح عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

جسمقصد کے لئے چندہ کیا گیا ہے ای مقصد پرخرچ کیا جائے:

مسجد کے لئے برآ مدہ تغمیر کرنے کے لئے بعض احباب نے رقم دی، مگر بعد میں تغمیر برآ مدہ کی رائے بدل گئی، لہذا وہ رقم ایک صاحب کے پاس بطور امانت ابھی تک موجود ہے، رقم دینے والے حضرات انتقال کر بچے ہیں۔ آیا بیرقم مسجد کے لئے وقف مکان کی تغمیر میں خرچ کی جاسکتی ہے یانہیں؟

سائل ..... بشيراحد،ملتان

التخريج: (۱) ..... لمافى الشامية: ان الناظراذاانفق من مالِ نفسه على عمارة الوقف ليرجع في غلته له الرجوع ديانة ، لكن لوادّعي ذلك لايقبل منه ،بل لابدان يشهدانه انفق ليرجع (شاميه ،جلد٢ ،صفح ١٤٥٥) وفي العالمگيرية ..... المتولى اذا اراد ان يستدين على الوقف ليجعل ذالك في ثمن الرهن فان كان بامر القاضى يملك ذالك والا فلا (عالمگيريه ،جلد٢ ،صفح ٣٢٣) (مرتب مفتي محموم الشعفاالشعنه)

### الجوال

جس مقصد کے لئے چندہ لیا گیا ہے اور دینے والوں نے دیا ہے اس مقصد میں وہ رو پینے رہے کیا جائے دوسرے مقصد میں اس کوخرچ کرنے کی اجازت نہیں ۔ لہذا اس رو پیدے مجد کائی کوئی کام کیا جائے۔ مکان یا کسی اور کام میں رو پینے خرچ کرنا درست نہیں ہے۔ (فقاوی محمودیہ، جلد ۱۱ ہے ہے ۱۳ مکان کام کیا جائے۔ مکان یا کسی اور کام میں رو پینے خرچ کرنا درست نہیں ہے۔ (فقاوی محمودیہ، جلد ۱۲ ہے ہے کہ وہ البت اگر چندہ دہندگان معلوم ہوں تو ان کی اجازت سے مذکور فی السوال کاموں میں ان کا خرج کرنا درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس ، ملتان ۱۳/۳/۳/۱۴

#### addisaddisaddis

کسی خاص مقصد کے لئے جمع شدہ چندہ کو دوسرے مصرف میں خرچ کرنے کیلئے چندہ د ہندگان کی اجازت ضروری ہے:

شامیانہ کے لئے چندہ کیا گیالیکن تھوڑا ہے۔ کیااس کو سی اور ضرورت میں خرج کیا جا سکتا ہے یا مزید ملا کرشامیانہ ہی خریدا جائے؟

سائل ..... محد حسين ،موتى مسجد،ليه

الجوال

مزید چندہ جمع کرے شامیانہ خریدا جائے۔ دوسری جگہ خرچ کرنے کے لئے تمام چندہ

التخريج: (١).....انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه، جلد٢ ، صفح ٢٨٣)

وفى فتح القدير: واذاكان(الوقف)على عمارة المسجد لايشترى منه الزيت والحصير و لايصرف للزينة والشرفات ويضمن أن فعل (جلده صفحه ٥٠٠٥) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳/۲/۲۷ها ه

مفتی خیرالمدارس،ملتان

#### adosadosados

مسجد کورنگ روغن کرنے کیلئے لیا گیا چندہ متولیوں نے بیت الخلاء پر لگا دیا تو ان پر

#### ضمان واجب ہے:

مجد کے رنگ کے لئے چندہ جمع کیا گیا اور معاونین حفرات نے بھی خاص مجد کے بیت رنگ وروغن کے لئے چندہ دیا تھا پھر مجد کے متولی حفرات نے اس جمع شدہ رقم سے مجد کے بیت الخلاء تغیر کرائے۔ کیا معاونین حفرات نے جورقم خاص رنگ کے لئے دی ہے اس کا استعال متولی حفرات کے لئے بیت الخلاء کی تغیر میں خرج کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں ہے تو اس کی صفان متولی حضرات پر آئے گی یا نہیں؟

سائل ..... مولوی تکیل احمد، جلد آرائیں

### الجوال

صورت مسئولہ میں چندہ جس مصرف کے لئے دیا گیا ہے اس میں استعال کرنا چاہیے۔ غیر مصرف میں اس چندہ کے استعال کرنے کی وجہ سے متولیان پرضان آئے گا۔ اگر چندہ دینے والوں کی اجازت سے کیا ہوتو گنجائش ہے۔ ان الوقف علیٰ عمارة المسجد ومصالح المسجد

التخريج: (۱).....انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه،جلد٢،سفي٣٨٣) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه) 

#### adosadosados

مسجد کے فنڈ سے جلسہ کروانا کیسا ہے؟

مسجد کے فنڈ سے دینی جلسہ کیلئے اشتہار چھپوا سکتے ہیں یانہیں؟اسی طرح جس عالم کو بلا رہے ہیں اس کوفیس یعنی تقریر کرنے کا معاوضہ دے سکتے ہیں یانہیں؟ سائل....علی فراز، ڈیرہ غازی خان

العوال

جله کامنجد کوکوئی مفادنه مور لما فی الشامیه: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفین و اجبة (جلد مفی ۱۸۳۳)

#### adokadokadok

# مبجد کے فنڈ سے جلسہ کروایا گیا تو منتظمین پراسکی ضمان لازم ہے:

ایک علاقے میں مسجد کے اندرایک جلسہ منعقد ہوا، بڑے بڑے واعظ اور نعت خوال بلائے گئے اور جلسہ میں روشنی اور پپیکروغیرہ کا انتظام مسجد کے فنڈ سے کیا گیا۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ آیا مسجد کے فنڈ سے کیا گیا۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ آیا مسجد کے فنڈ سے کسی اصلاحی جلسے وغیرہ پرخرج کیا جاسکتا ہے؟ اور مسجد کی بجلی استعمال کی جاسکتی ہے یانہیں؟

سائل ..... سيدعبدالرحمٰن،سر كودها

### الجوال

مبحد کا فنڈ ضروریات مبحد کے لئے وقف ہوتا ہے اسے کی دوسری غرض کے لئے استعال نہیں کیا جاسکتا۔ انھم صوحوا بان مواعاۃ غرض الواقفین واجبۃ (شامیہ،جلد ۲۸۳ بسفی ۲۸۳)

غیر مصرف پرخرج کرنا موجب ضان ہوتا ہے، لہذا اس جلسہ پرمسجد کے فنڈ سے جو پچھ خرچ کیا گیااس کی ضان منتظمین اپنی جیب سے ادا کریں۔ وضمن متولیہ لو فعل النقش او البیاض (شامیہ،جلد ۲، مسفیہ ۵۲)

وفى فتح القدير: واذا كان (الوقف) على عمارة المسجد الايشترى منه الزيت والحصير والايصرف للزينة والشرفات ويضمن ان فعل (جلده صفحه ۵۲۰) دفقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفا الله عنه مفتى فيرالله الله عنان مثنى فيرالمدارس، ملتان

#### adosadosados

مسجد ك فند سے مسجد ك عسل خاف بنانے كا حكم:

مسجد کی رقم سے مسجد کے حن ،فرش اور عسل خانے وغیرہ بناسکتے ہیں یانہیں؟ سائل ..... حافظ جلیل احمد ،فیصل آباد

# (الجو (اب معدکی رقم ہے معد کاصحن وفرش بنانا جائز ہے کیونکہ رہی مسجد ہے۔

لما في البحر: والذي يبتدأ به من ارتفاع الوقف عمارته .....ثم ما هو اقرب الى العمارة ((لغ) (البحرالرائق، جلده، صفحه٣٥)

البتة شل خانے وغیرہ بنانے کو'' فآوی محمودیی' میں جائز لکھاہے۔ (جلد ۱۵ اصفحہ ۲۲۲)

مر" احسن الفتاوي" ميں اس كونا جائز لكھا ہے۔ (جلد ٢ ،صفح ٢٣٣)

لہذااس کے لئے مستقل چندہ کیا جائے۔

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۱/۱۱/۱۲۲۱۱

الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،مکتان

#### adokadokadok

مسجد کے عمومی چندہ سے بیت الخلاء بنانے کی اجازت ہے:

مسجد کے چندہ سے مسجد کی لیٹرینیں اور عسل خانے وغیرہ بنا سکتے ہیں یانہیں؟ ایک آدی کہتا ہے کہ مسجد کی لیٹرینیں اور عسل خانے کسی حرام کے پیسے سے بنانے چاہمییں۔ مثلاً سود کا پیسہ ہو یا اور کوئی حرام آمدنی کا پیسہ ہو مسجد کے پیسے میں سے لیٹرینیں وغیرہ نہیں بنا سکتے۔ سے بات کہاں تک درست ہے؟

سائل ..... محمدخال، کوٹ ادو

الجوال

بعض علاء کے نز دیک مسجد کے چندہ سے مسجد کے لئے بیت الخلاء بنانا جائز

ہے۔ (فآوی محمودیہ،جلد ۱۵م،صفحہ ۲۲۷) اور آ دمی کا بیہ کہنا کہ حرام مال سے لیٹرین اور عنسل خانے بنانا جا ہے بیہ درست

نہیں ہے (r) فقط واللہ اعلم

بنده عبدالحكيم عفى عنه

نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان

DIMTM/2/19

الجواب صحيح

بنده محمداسحاق غفراللدله

مفتى خيرالمدارس،ملتان

adbeadbeadbe

مسجد کے فنڈ سے گندے یانی کو کھیانے کیلئے کنوال بنانا:

مسجد کے خسل خانوں اور طہارت خانوں اور وضوء کا پانی نکل کر باہر جمع ہوتا ہے اور راستے کے متصل ہی پینے کا تالاب ہے اس پانی سے راستہ چلنے والوں کے کپڑوں کے آلودہ ہونے کا اور اس سے چھینٹے اڑکر اس تالاب میں پڑنے کا خطرہ ہے۔ کیا اس صورت میں مسجد کے چندہ سے اس گندے یانی کوختم کرنے کیلئے کنواں بناسکتے ہیں یانہیں؟

سائل سسفیل احمد سائل سیسٹے ہیں یانہیں؟

الجواب

اسی مقصد کیلئے مستقل چندہ کر کے بیکام سرانجام دیاجائے ایک فقط واللہ اعلم

محمدانورعفااللدعنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان

ا/۱/۹۹۱۱ه

الجواب صحيح بنده عبدالستار عفااللدعنه

مفتى خيرالمدارس،ملتان

التخريج: (١).....ويبدأمن غلته بعمارته، ثم ماهو اقرب لعمارته كامام مسجد ومدرس ..... ثم السراج والبساط كذالك الى آخر المصالح (الدرالخار،جلد٢،صفي٢٥٦)

(٢) ....قال تاج الشريعة: اما لوانفق في ذالك مالا خبيثاً .... فيكره لان الله تعالى لايقبل الاالطيب (ثاميه، جلد ٢) معالى المالي المالي الاعتبال الماليب (ثاميه، جلد ٢) معالى الماليب (ثاميه، جلد ٢) معالى الماليب (ثاميه، جلد ٢) معالى الماليب (ثاميه مالا عبد ١٠٠٠ عبد ١٠٠ عبد ١٠٠٠ عبد ١٠

(٣).....انهم صوحوا بان مواعاة غوض الواقفين واجبة (شاميه،جلد٢ صفح٣٨٣) (مرتب مفتى محمودالله عفاالله عنه)

# مسجد کی ضروریات سے زائد فنڈ کو مدرسہ کے اخراجات میں استعال کرنا:

چندسال ہو چکے ہیں کہ ایک شخص نے ساڑھے چھا یکڑ زمین زرعی مجد کے لئے وقف کی اور بعد میں وہ فوت ہو گیا جس کی آ مدنی سے بفضلہ تعالی وہ مسجد شریف ہر لحاظ سے تیار ہے۔ اب کوئی قابل ذکر خرج نہ ہوگا علاوہ ازیں متفرق آ مدنی بھی ہو تی ہے اس وقت مبلغ ۳۵ ہزار رو پے بچت ہے اور سالا نہ اس زمین کی آ مدنی \* کے ہزار رو پے آتی ہے جبکہ اس مسجد کی جماعت نے ایک وین مدرسہ کی تعمیرات وغیرہ کا کام شروع کر رکھا ہے جس کی کوئی مستقل آ مدنی نہیں ہے اور اخراجات لاکھوں تک ہوں گے، لہذا سوال یہ ہے کہ باتفاقی انتظامیہ مسجد، مذکورہ مدرسہ کے اخراجات کے لئے مسجد کی رقم خرج کرنا کیسا ہے؟

سائل ..... محمد عبد الكريم نياز ، اشرف المدارس ، رحيم يارخان

### العوال

جن صاحب نے مسجد کے لئے زرعی زمین وقف کی تھی اگر وقف کے وقت انہوں نے بید شرط لگائی تھی کہ جورو پیم مجد کے خرج سے زائد ہووہ کی اسلامی مدرسہ میں یا کی اور مصرف خیر میں صرف کیا جائے تب تو بیز اندرو پیمدرسہ پرضرف ہوسکتا ہے اور اگر ہوقت وقف بیشر طنہیں کی گئ تو پھر مسجد کا فاضل رو پیم کی مدرسہ پرخرچ کرنا جائز نہیں۔ وفی النو ازل سئل ابوبکو عن رجل وقف داراً علی مسجد علی ان ما فضل من عمارته فھو للفقراء فاجتمعت الغلة والمسجد لایحتاج الی العمارة ھل تصرف للفقراء؟ قال: لاتصرف الی الفقراء و ان احتمعت غلة کثیرة لانه یجوز ان یحدث للمسجد حدث والدار بحال لاتغل قال الفقیه سئل ابوجعفر عن ھذہ المسئلة فاجاب ھکذا ولکن الاختیار عندی انه اذا علم الفقیه سئل ابوجعفر عن ھذہ المسئلة فاجاب ھکذا ولکن الاختیار عندی انه اذا علم الفقیه من الغلة مقدار ما لو احتاج المسجد والدار الی العمارة امکن العمارة

منها صرف الزيادة على الفقراء على ما شرط الواقف انتهى (الاشاه، صفحه ۲۵۳)

(ماخوذ از امداد المفتين ، جلد ۲ ، صفحه ۱۲۳)

الجواب صحح بنده عبد الحكيم عفى عنه بنده عبد الحكيم عفى عنه بنده عبد السارع فاالله عنه بنده عبد السارع فاالله عنه بنده عبد السارع فاالله عنه ركيس دار الافتاء ، خير المدارس ، ملتان مركيس دار الافتاء ، خير المدارس ، ملتان مركيس دار الافتاء ، خير المدارس ، ملتان مركيس دار الافتاء ، خير المدارس ، ملتان منتان مركيس دار الافتاء ، خير المدارس ، ملتان منتان مركيس دار الافتاء ، خير المدارس ، ملتان منتان منتان

#### adokadokadok

# مسجد میں قائم مستقل مدرسہ پر مسجد کے فنڈ سے خرج نہ کیا جائے:

(۱) .....ایک مدرسہ میں ایک استاذ اور ایک استانی کو حفظ قرآن کے لئے رکھا گیا ہے اور ان دونوں کی تخواہ مجد کی آمدنی سے دیجاتی ہے میدو پید بطور قرض کے لیاجا تا ہے کین اس قرض کی اوائیگ کے اسبب نہ توفی الحال مدرسہ کی انظامیہ کے پاس موجود ہیں اور نہ بی آئی کے بارے میں شامیہ والے قرض کو اوا کرنے کی کوئی صورت یا کوئی سبب اپنانے والے ہیں بلکہ اس اوائیگ کے بارے میں شامیہ بھی سوچا بھی نہیں ہے یہ بات بھی یا درہے کہ ناظرہ قرآن پڑھانے کے لئے محبد کے امام وخطیب الگ موجود ہیں، لہذا ہے بتا کیں کہ میدو پید لینا ان صور توں کے ہوتے ہوئے جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) .....مدرسہ کے مدرس اور استانی کو بھی علم ہے کہ گاؤں والے ہماری شخواہ مجد ہی کے پینے سے اداکرتے ہیں اور یہ بھی علم ہے کہ انظامیہ والوں کے پاس مدرسہ کی آمدنی کا ذریعہ سوائے اس کے کوئی نہیں کہ وہ مجد کا روپیہ پیسہ ہم پرخرج کرتے رہیں۔ آیا ان دونوں کو ایسے روپے پینے سے شخواہ کوئی نہیں کہ وہ مجد کا روپیہ پیسہ ہم پرخرج کرتے رہیں۔ آیا ان دونوں کو ایسے روپے پینے سے شخواہ لینا کہنا ہے ، اور بیہ بات بھی یا درہے کہ آس پاس شہر میں بے شار مدرسے ہیں وہاں بخو بی ھنظ قرآن کی تعلیم کا کام ہورہا ہے۔ تفصیل سے جوابتح ریزم رائیں۔

سائل ..... شنراداحمه

### العوال

# جب مدرسه متقل ہے تواس میں معجد کا چندہ صرف کرنا شرعاً جا ترجہیں۔

لما في الدرالمختار: وإن اختلف احد هما بان بني رجلان مسجدين اورجل مسجداً ومدرسة ووقف عليهما اوقافاً لايجوزله ذلك (اى لا يجوزله ان يصرف من فاضل غلة احدهما على الآخر) (درمخار، جلد٢، صفح ۵۵۳)

ایسے ہی مسجد کی انتظامیہ کامسجد کی وقف رقم سے قرض دینا بھی درست نہیں بالحضوص جبکہ وصولی کا امکان بھی معدوم ہواسی وجہ سے مسجداور مدرسہ کے فنڈ سے کسی کوقر ضددینا جائز نہیں۔

لما في البحر الرائق: أن القيم ليس له اقراض مال المسجد ...... ليس للمتولى

ايداع مال الوقف والمسجد ..... والااقراضه، فلو اقرضه ضمن، وكذا المستقرض (البحرالرائق، جلده، صفحانه)

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خبرالمدارس، ملتان ۱۳۲۲/۱۲/۲۹ه

الجواب سجح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

جومدرسه مسجد کے تابع ہوحساب کتاب الگ نه ہواس پر مسجد کے فنڈ سے خرج کرسکتے ہیں:
مدرسه اگر مسجد کے تابع ہوتو مسجد کی اشیاء اور فنڈ مدرسه میں استعال ہوسکتا ہے یانہیں؟
اورا گر مسجد مدرسہ کے تابع ہوتو مدرسہ کی اشیاء اور فنڈ مسجد میں استعال ہوسکتا ہے یانہیں؟
سائل سست کریم بخش، احمد پورشرقیہ

### الجوال

اگر مسجد و مدرسه کا حساب کتاب الگ الگنهیں بلکہ ایک دوسرے کے تابع ہیں اور چندہ بھی مشتركہ وتا ہے توایک كافنڈ دوسرے پرخرچ كرنے كى گنجائش ہے۔فقط واللہ اعلم

بنده محمدعيدالله عفااللهعنه مفتى خيرالمدارس،ملتان

011-9/1/FA

بنده عيدالستارعفااللهعنه رئيس دارالافتاء خيرالمدارس،ملتان

#### adosados ados

ذیلی مدرسه برمسجد کے فنڈ سے خرچ کرنا کیسا ہے؟

مبحد تمینی کی رائے ہے کہ سجد کی آمدنی سے کچھ حصہ سجدا نظامیہ کے زیرا نظام جومدرسہ ہاس برخرج کردیاجائے۔کیااس طرح کرناجا تزہے یانہیں؟

سائل ..... توصیف امجد،خان بیله

لوگوں کومطلع کردیا جائے کہ بیمسجد و مدرسہ ایک ہی ہیں بعنی مدرسہ سجد کا جز وہان کی آمدنی وخرچ ایک ہی ہے اس کے بعد جو چندہ آئے وہ حسب ضرورت دونوں پر استعال فقظ والثداعكم كرناجائزے 🗓

> محمدا نورعفااللدعنه نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان DIM-1/4/11

الجواب صحيح بنده عبدالستارعفااللهعنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

التخريج: (١).....انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه، جلد٢ ، صفح ٢٨٣) (مرتب مفتی محمد عبدالله عفاالله عنه)

# مسجد کے درختوں سے مدرسہ کے اخراجات بورے کرنا:

مسجد کے اندر درخت ہیں ان کوفروخت کر کے مدرسہ کے اخراجات پرلگایا جاسکتا ہے یانہیں؟ سائل ..... محمدز اہد، جان محمد کالونی، ملتان

# الجوال

سئل نجم الدين عن رجل غرس تالة في مسجد فكبرت بعد سنين فاراد متولى المسجد ان يصرف هذه الشجرة الى عمارة بئر في هذه السكة والغارس يقول هي لى فاني ما وقفتها على المسجد قال الظاهر ان الغارس جعلها للمسجد فلايجوز صرفها الى البئر ولايجوز للغارس صرفها الى حاجة نفسه كذا في المحيط (عالمكيريه، جلد ۲٬۰۰۵) روايت بالا معلوم بواكه بيردخت اگرفروخت كرديئ گئوان كي قيمت مدرسكي روايت بالا معلوم بواكه بيردخت اگرفروخت كرديئ گئوان كي قيمت مدرسكي كتب اورطلباءكرام كلباس وخوراك بيس خرج كرنادرست نبيس ميده محمد استاق غفراللد الجواب صحيح بنده محمد استاق غفراللد المدارس، ملتان بنده عبدالتارعفاالله عند مفتى خيرالمدارس، ملتان مفتى خيرالمدارس، ملتان مفتى خيرالمدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

مسجد کے فنڈ سے مدرسہ کیلئے اور مدرسہ کے فنڈ سے مسجد کیلئے قرض لینا کیسا ہے؟ کسی مدرسہ دیدیہ کامِلک شدہ روپیہ مسجد پر یامسجد کا روپیہ مدرسہ پر بطور قرض حسنہ کے استعمال کیا جاسکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... محمر عباس، ميانوالي

الجوال

مسجد كارو پييدرسه پراسي طرح مدرسه كارو پييمسجد پربطور قرضِ حسنه جبكه قرض كى ادائيگى يقينى

نائب مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۱/۲۳ه

#### adbeadbeadbe

خطیب یاا مام اگرچه خودمتونی هوشخواه لےسکتاہے:

ہاری جامع مسجد میں ایک خطیب مقرر ہے لیکن وہ اسی مسجد کا متولی بھی ہے اور شخواہ وغیرہ ہمی نہیں ہے ہمی نہیں ہے بھی نہیں ایس کے پاس ہوتا ہے، ہماری اس مسجد کی کوئی کمیٹی وغیرہ نہیں ہے اگر وہ خطیب اس چندہ میں سے کچھر قم بطور جمعہ پڑھائی حاصل کر لے تو اس کے لئے بیرجائز ہے یا نہیں اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟

سائل ..... قاضى غلام مصطفىٰ، دُيره غازى خال

العواب

خطیب وامام اگرچه متولی جووه تنخواه لے سکتا ہے۔ لما فی البحر: لووقف علی

مصالح المسجد يجوز دفع غلته الى الامام والمؤذن والقيم (جلده، صفح ٣٥٨)

وفيه ايضاً: وقوله"الي آخر المصالح" اى مصالح المسجد فيدخل المؤذن

والناظر لاناقد منا انهم من المصالح، وقدمنا ان الخطيب داخل تحت الامام لانه امام الجامع (البحرالرائق، جلده، صفحه ٣٥٩)

لیکن تخواہ کا تعین کسی اور سے کرایا جائے جوخد مات اور آمد کا جائزہ لے کر تنخواہ متعین

التخريج: (١).....وذكران القيم لو اقرض مال المسجد ليأخذ ه عندالحاجة وهو احرز من امساكه فلابأس به (الحرالرائق،جلده،صفحاه،) (مرتب مفتى مجرعبدالله عقاالله عنه)

کرے، نیز مالیات کے شعبہ میں ایک دومخلص ساتھیوں کوساتھ رکھنا جا ہے تا کہ تہمت اورنفس کی .. فقط والله اعلم شرارت سے هاظت رے۔.. بنده محدعيداللهعفااللهعنه مفتى خيرالمدارس،ملتان بنده عبدالستارعفااللدعنه رئيس دارالافتاء خيرالمدارس،ملتان

DIMTY/4/TA

addisaddisaddis

مسجد کے عمومی چندہ سے امام وخطیب کوتنخواہ دینا جائز ہے:

(۱)....مبرکی وقف املاک کی آمدنی سے امام مبر، مدرس ،خطیب ،کو نخواہ دی جاسکتی ہے یانہیں؟

(٢) ..... آیا چنده سے حاصل شده فنڈ سے مذکوره حضرات کو شخواه دینا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... محمر عبدالله، خانیوال

جس چندہ کے متعلق دینے والے نے مسجد کی خاص مدمیں خرچ کرنے کی قیدنہ لگائی ہو اس چندہ اور اوقاف مجد میں سے امام مجدو مدرس کو تنخواہ دینا جائز ہے۔ الذی يبدأ به من ارتفاع الوقف عمارته، شرط الواقف ام لا، ثم ما هو اقرب الى العمارة واعم للمصلحة كالامام للمسجد والمدرس للمدرسة، يصرف اليهم قدر ...فقط والتداعلم كفايتهم. (الاشاه والنظائر ،صفحه ١٩٨) ..... بنده عبدالستارعفااللهعنه رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس ملتان וו/ד/דוחום

නුවර්ය නුවර්ය නුවර්ය

# مسجد كيليّ وقف زمين كى آمدنى سے امام كونخوا و يناجائز ہے:

سائل ..... عبدالجيد كرازى ،كوث ميانوالي

# العوال

اہلِ محلّہ اگر اس زمین کی آمدنی امام مسجد کو دینا چاہیں توامام اس کی آمدنی اپنے استعال میں لاسکتا ہے @ .......فقط واللہ اعلم

> بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان سا/۱۳/۵ اس

الجواب سيحج

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

#### addisaddisaddis

# امام ومؤذن كى تنخواه كامعيار مقرركرنے ميں كن چيزوں كولمحوظ ركھا جائے؟

(۱) .....ایک مجد کی کمیٹی جس کوسال کے اختتام پرامام اورمؤ ذن کی تخواہ بر حمانی پڑتی ہے چونکہ کمیٹی بھی اس بات کی ذمہ دار ہے کہ وہ کسی کی حق تلفی نہ کرے اور نہ ہی متجد کے مال کا اسراف کرے اس لئے ازروئے شریعت اس کے کسی اصول ، ضابطہ اور معیار ہے آگاہ فرما کیں تاکہ اس کی روشنی میں بیہ فرض ادا کیا جا تار ہے۔ بعض دفعہ اہل کمیٹی دوسری مساجد کے امام اورمؤ ذن کی تخواہوں کو معیار قرار دیتے ہیں حالا نکہ خود ان کی کمیٹیاں بھی کسی شرعی ضابطہ سے واقف نہیں ہوتیں۔ اس طرح اگر اہل

التخريج: (١)..... لما في البحر الرائق: لووقف على مصالح المسجد يجوز دفع غلته الى الامام والمؤذن والقيم (البحرالرائق، جلده، صفح ٣٥٠) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

تمیٹی اپنی دوکانوں کے ملاز مین کی تنخواہوں کومعیار قرار دیں تو کیساہے؟

(۲).....بعض دفعہ وہ امام کسی اور جگہ مدرسہ وغیرہ میں ملازم ہوتے ہیں وہاں سے بھی تنخواہ پاتے ہیں ،تو کیا پینخواہ مسجد سے ملنے والی تنخواہ میں محسوب کی جائے گی؟

(٣).....نیزمهنگائی کی بناء پر تنخواه میں اضافہ کرنا کیساہے؟

سائل ..... عبدالمجيب، مدرس جامعها شرفيه بتكهر

# الجوال

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۳۱۲/۲/۱۹ه

addisaddisaddis

امام كى بيني اورداماد جوياني ، كيس اور بجلى استعال كريس اس كابل جمع كروائيس:

ایک امام اورخطیب کومسجد کے ساتھ مکان ملا ہوا ہے اس میں بجلی ، پانی اور گیس کے کنکشن بھی مسجد سے ملے ہوئے ہیں مسجد محکمہ اوقاف کے تحت ہے مذکورہ چیزوں کے بل محکمہ اوقاف ادا

کرتا ہے اور عملاً تمام مساجدِ اوقاف میں ایسا ہی ہوتا ہے اگر چیتح ریزاً آپس میں تعاقد کوئی بھی نہیں ہے الیی صورت میں ایک امام وخطیب نے اپنے بچوں کی شادیاں کر کے اکثر کوعلیحدہ کر دیا ہے ایک لڑکی شادی کے بعدمجبوراً بمعہ شوہر باپ کے گھریر ہے اور انہوں نے مسجد کے امام وخطیب کے مکان کے صحن میں اپنے خرچ سے ایک عدد کمرہ بنایا اور ساتھ ایک عدد باور چی خانہ بنایا اور ایک عدد بیت الخلاء بنایا حالات کی مجبوری سے کہیں جگہنہ ملنے پراس طرح کیا، اب امام وخطیب کے مکان ہی ہے گیس ، بحلی اور یانی کے کنکشن لیے ہیں ایسے حالات میں ان کے بل امام خطیب مسجد کے ساتھ محکمہ اوقاف ادا کررہا ہے۔ آپ شرعی حکم بتائیں کہ اس کا کیا حکم ہے جبکہ اوقاف والوں سے اس کی صراحناً اجازت بھی نہیں ہوئی اور نہ اس کی طرف سے مصرّ ح طور پر ممانعت ہے اور نہ ان کے ہاں اس طرح کے واضح قوانین ہیں اور نہاس کے آفیسران کے ایسے اختیارات ہیں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اگر افسران امام وخطیب سے خوش ہوں تو اجازت دیدیں گے اور اگر ناراض ہوں تو اجازت نەدىي گے۔فلھذاان تک معاملہ پہنچایائہیں گیا آپ مہربانی فر ما کرشرعی تھم بتلا ئیں کہامام وخطیب کااینی شادی شده لژکی کواس طرح جگه دینااور پھر مذکوره چیزوں کی سہولت جو کهامام وخطیب کوملی ہوئی ہےاس کوبھی دیناشرعا کیساہے؟

سائل ..... مجمد عبدالله مهتم جامعه فريد بياسلام آباد

الجوال

بیٹی جو بجلی اور گیس وغیرہ استعمال کرے اس کا بل محکمہ اوقاف کودینا چاہیے ۔ فقط واللہ اعلم

محمدا نورعفااللدعنه

نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان

olmo/A/Ir

الجواب

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (١).....لو سكن بلا اذن او اسكنه المتولى بلا اجر كان على الساكن اجر المثل ولو غيرمعد للاستغلال، به يفتي صيانة للوقف (الدرالخار، جلد ٢، صفح ١٢٥) (مرتب مفتى محرعبد الله عنه)

# معجد کے تیل کی آمدنی سے امام سجد کے لئے مکان تغیر کرنا:

ایک چک کی معجد کا امام مقرر کیا گیا اور چک والے امام کور ہائش کا مکان بنا کرنہیں دیتے۔اب اگرامام معجد سے چلا جائے تو معجد کے ویران ہونے کا خطرہ ہے اور امام کے پاس اتن رقم نہیں کہ رہائش کے لئے مکان بنائے۔اس حالت میں معجد میں جولوگ تیل ڈالتے ہیں وہ تیل ضرورت سے زیادہ ہوتو کیا اس تیل کوفروخت کرکے اس سے حاصل شدہ رقم کوامام معجد کی رہائش کے لئے صرف کر سکتے ہیں یانہیں؟

اسائل مسائل مسجد کی میان بنان کی کے ایک سائل سے مسائل سید محمضاء الحق ، یزمان

### الجوال

اگرتیل ڈالنے والے حضرات کو بیمعلوم ہے کہذا نکرتیل فروخت کر کے اس سے امام مجد کی خدمت کی جاتی ہے امام مجد کی خدمت کی جاتی ہے تو پھر بیر قرم امام مجد پر صرف کرنا درست ہوگا۔ ۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائیب مفتی خیر المدارس ، ملتان نائیب مفتی خیر المدارس ، ملتان بائیب ملتان بائیب مفتی خیر المدارس ، ملتان بائیب مفتی خیر المدارس ، ملتان بائیب ملتان بائیب مفتی بائیب بائیب ملتان بائیب بائ

#### adokadokadok

# مسجد کے فنڈ سے امام سجد کے مکان کا بجلی بل اداکرنا:

ایک بہتی میں مجد کے امام کی رہائش کے لئے مکان نہیں تھا بہتی والوں نے چارا کردور مہد کے فنڈ سے پلاٹ خرید کرمکان بنایا کیونکہ مجد کے قریب کوئی پلاٹ نہیں اور جومکان بنایا گیا ہے اس پرتمام خرچہ مجد کے فنڈ سے کیا گیا ہے اور وہ مکان مجد کی ملکیت ہے، آٹھ سال سے امام اس مکان میں رہائش پذیر ہے اور امام کی بجلی کا بل مجد کے فنڈ سے ادا ہور ہا ہے۔ اس بارے میں شریعت کا کیا تھم ہے؟ کہ بجلی کا بل مجدادا کرے یا امام ادا کرے جبکہ امام کی ماہانہ تنخواہ نہیں ہے فصل کے موقع پریا کوئی بارات دے جاتی ہے جو طے شدہ ہے لیکن وہ بھی پوری امام صاحب کونہیں فصل کے موقع پریا کوئی بارات دے جاتی ہے جو طے شدہ ہے لیکن وہ بھی پوری امام صاحب کونہیں

دی جاتی۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بتایا جائے کہ امام کے مکان کی بجلی کا بل مسجد کے فنڈ سے ادا کرنا جائز ہے یانہیں؟ نیز امام کے لئے مسجد کے فنڈ سے جومکان بنایا گیا ہے درست ہے یانہیں؟ سائل ...... رانا سراج دین ،خزانجی مسجد طذا

الجوال

مسجد کی انتظامیه کی اجازت سے بیبل مسجد کے فنڈ سے اداکرنے کی گنجائش ہے جیسے مکان کی سہولت دی گئے گئی انتظامیہ کی اجازت سے بیبل مسجد کے فنڈ میں سے دیئے جاسکتے ہیں (۱) فقط واللہ اعلم گئی ہے اس طرح بجلی کے مصارف بھی مسجد کے فنڈ میں سے دیئے جاسکتے ہیں (۱) فقط واللہ اعلم بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

رئیس دارالافتآء خیرالمدارس،ملتان ۱۳۱۹/۲/۲۰هد

#### **ෂාවිරුයු නැවරුයු**

تبلیغ میں جانے والے امام کو تخواہ دی جائے بانہ؟

اگرمسجد کی انتظامیه ایسا کرتی ہے کہ امام کواس کی غیر موجودگی میں شخواہ دے اور باقی ملاز مین جب تبلیغی جماعت کے ساتھ جا ئیں توان کو شخواہ ند ہے۔ تو کیا انتظامیہ کا پیل جائز ہوگایا نہیں؟ حب بہاولنگر سائل ..... فیاض ندیم ،مروث، بہاولنگر

الجوال

اگر چندہ دہندگان کی طرف سے تبلیغ میں جانے والے کو بلامل تنخواہ دینے کی اجازت ہوتو

التخريج: (۱)..... لما في البحر الرائق: والذي يبتدأ به من ارتفاع الوقف عمارته، شرط الواقف او لا، ثم ماهو اقرب الى العمارة واعم للمصلحة كالامام للمسجد والمدرس للمدرسة، يصرف اليهم الى قدر كفايتهم ثم السراج والبساط كذلك الى آخر المصالح، وظاهره تقديم الامام والمدرس على جميع المستحقين (النم ) (البحرالرائق، جلده، مقره ٢٥٧)

وفيه ايضاً: لووقف على مصالح المسجد يجوز دفع غلته الى الامام والمؤذن والقيم (البحرالرائق، جلده، صفح مهم الله عنه) (مرتب مفتى محمد عبدالله عفاالله عنه) ال صورت مين تخواه دين كى اجازت جتابهم ال صورت مين امام وغيره كى تفريق كل نظر جسب كي ليخ الكرب المعام وقف مال سي تخواه دين لين كى شرعاً اجازت بين - كي ليخ ايك بى اصول به ونا چا بيد ، ورنه عام وقف مال سي تخواه دين لين كى شرعاً اجازت بين - لما فى الهندية : غاب المتفقه شهراً او شهرين يحرم عليه الحذ المرسوم

تما في الهندية عاب المنطقة شهرا او شهرين يحرم عنيه احد المرسوم بلاخلاف ان كان مشاهرة ((النم) (منديه،جلد المشفي ۴۸۸)

وفي الدرالمختار :ليس للقاضي ان يقرر وظيفة في الوقف بغير شرط الواقف (جلد ٢٩٨٨)

وفى الشامية: أن المدرس ونحوه أذا أصابه عذر من مرض أو حج بحيث لايمكنه المباشرة لايستحق المعلوم (شاميه جلد ٢ ، صفح ١٣٢)........... فقط والتداعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۵/۵/۱۲۳۸

adokadokadok

مسجد کی آمدنی سے امام مسجد کا مکان مرمت کروانا جائز ہے:

ایک مسجد کی چند دوکانیں ہیں اسی مسجد کے نام ایک مکان ہے امام صاحب اس میں رہائش پذیر ہیں۔اب کیااس مکان کی مرمت عطیہ مسجد سے کراسکتے ہیں؟

سائل ..... حافظ الله داد، رحيم يارخال

(لرجو (رب مسجد کی مجموعی آمدنی سے اس مکان کی مرمت کرانا درست ہے۔فقط واللہ اعلم محمد انور عفا اللہ عنہ

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (١) .... لما في البحر الرائق: والذي يبتدأ به من ارتفاع الوقف عمارته، شرط الواقف او لا، ثم ماهو اقرب الى العمارة واعم للمصلحة كالامام للمسجد والمدرس للمدرسة يصرف اليهم الى قدر كفايتهم (البحرالرائق، جلده، صحد ٣٥) (مرتب مفتى محموم بدالله عفا الله عنه) مسجد کے فنڈ سے امام مسجد کے مکان کی مرمت کروانا اور بیت الخلاء تعمیر کرانا جائز ہے تاہم علیحدہ چندہ کرنا بہتر ہے:

امام مبحد کامکان مبحد کے تھوڑ ہے فاصلہ پر ہے جوامام مبحد کے لئے خریدا گیا ہے کہ جو بھی امام مبحد آئے گااس میں رہے گا۔ آیا اس کی مرمت پر مبحد کا فنڈ لگا سکتے ہیں یانہیں؟ فنڈ امام مبحد کے لئے اکٹھا نہیں کیا گیا نیز مسجد کا فنڈ امام مبحد کے مکان میں لیٹرین بنوانے اور بجلی کی فئنگ کروانے پرخرچ کر سکتے ہیں یانہیں؟

سائل ..... حافظ عبدالتتار، سر گودها

الجوال

گنجائش ہے کیونکہ امام ضروریات مسجد میں سے ہے۔ لما فی الدر المختار: ويبدأ من

غلته بعمارته ثم ما هو اقرب لعمارته كامام مسجدومدرس مدرسة، (جلد٢،صفح٢٥)

وفي الشامية: فإن انتهت عمارته وفضل من الغلة شي يبدأ بما هو اقرب للعمارة وهو

عمارته المعنوية التي هي قيام شعائره .....كالامام للمسجد والمدرس للمدرسة

يصرف اليهم الى قدر كفايتهم (الدرالمخارمع الثاميه، جلد٢، صفحه٥٦٣، ط: رشيد بيرجديد، كذا في البحرالرائق، جلد٥، صفحه٥٦٣ وكذا في الاشاه، الفن الثاني صفحه١٩٨)

لیکن بہتر بیہ ہے کہاس کے لئے الگ چندہ کرلیا جائے۔....فقط واللہ اعلم م

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۵/۳/۱۵ میراه الجواب سيح

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان

adokadokadok

# مسجد كے فنڈ سے امام صاحب كو جج كيلئے رقم بطور امداددينا جائز نہيں:

مرکزی جامع مسجد کے امام صاحب فج پرتشریف لے گئے ہیں انہیں فج پر جاتے ہوئے انجمن اسلامیہ رجسٹر ڈلورالائی (جو جامع مسجد کا کام چلاتی ہے) نے دو ہزار رو پے مسجد کے فنڈ میں سے امداد کے طور پر دیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا بیر قم اس طرح دینا جائز ہے کیونکہ بیمسجد کی ضرورت کے لئے وقف ہوتی ہے؟

سائل ..... محمد يق، پاپولر كلاته ماؤس، لورالا كى

# العوال

مسجد کے فنڈ میں سے امام صاحب کو بیر قم دینا جائز نہیں (') لہٰذاا مجمن کے حضرات بیہ رقم امام سے لے کریاا پی طرف سے مسجد کے فنڈ میں جمع کروا کیں اور آئندہ ایسا کرنے سے بچیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط واللٰداعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۳/۱۲/۲۸

adokadokadok

سابقہ امام کی خدمات کی وجہ سے اسکی بیوہ یا یتیم بچہ کیلئے مسجد کے مال سے وظیفہ مقرر کرنا کیسا ہے؟

ایک عالم ۱۳۰/ ۴۰ سال اوقاف مسجد سے تخواہ حاصل کرتار ہااور دینی خدمات انجام دیتار ہا۔

التخريج: (١)....انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه،جلد٢، صفح ٢٨٣)

وفي الدرالمختار:ليس للقاضي ان يقرر وظيفة في الوقف بغير شوط الواقف يعني وظيفة حادثة لم يشوطها الواقف (الدرالتخارمع الثاميه،جلد٢ مفحد٢٧)

وفي الشامية: أن المتولى ليس له أن يزيد للامام (شاميه، جلد ٢ ، صفحه ١٤٤) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

کیااس کی بیوہ کواوقاف مسجد سے وظیفہ وغیرہ بطور امداد دیا جاسکتا ہے یانہیں، جبکہ مسجد کے اوقاف کی مالی حالت بہت اچھی ہو۔ سائل .....محمداحسن،خطیب ریلو ہے مسجد، بہاولپور (البجو (مرب

صورت مسئولہ میں اگر واقف نے اس قتم کی کوئی اجازت تحریری ہوئی ہے کہ امام مجد کی وفات کے بعد اس کی بیوہ کو وظیفہ دیا جائے تب تو دینا جائز ہے ور نہیں ۔ کیونکہ اس قتم کا کوئی جزئیہ باوجود تلاش کے فقہ کی کتابوں میں نہیں ال سکا، البتہ اہل اسلام چندہ دہندگان اگر مجد کو چندہ دیتے ہوں تو وہ اپنے چندہ میں سے پھے سابقہ امام کے حقوق کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی بیوہ کیلئے مخصوص کر دیں یامستقل نے سرے سے چندہ مقرر کرکے پھے خدمت بیوہ کی کردی جائے۔ ہاں اگر مفروک کا جائے کہ اس کی جو کا اس کی جو کے اس کی بیوہ کیلئے مخصوص کر دیں یامستقل نے سرے سے چندہ مقرر کرکے پھے خدمت بیوہ کی کردی جائے۔ ہاں اگر ہے ہوئے اس کی جو بیا بالغ لیکن دینی مدرسہ کا طالب علم ہوتو اس کا وظیفہ وقف سے مقرر کرنا جائز ہے۔ کہا یظہر من الشامید (۲)

عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۸۸/۳/۲۱

التخريج: (١) .....لما في الدرالمختار: شرط الواقف كنص الشارع اى في المفهوم والدلالة ووجوب العمل به (الدرالتخار، جلد ٢ ، صفح ٢٢٣)

(۲) ..... ففى الشامية: قال الحموى فى رسالته: وقد ذكر علماؤنا انه يفرض لاولادهم تبعاً ولايسقط بموت الاصل ترغيباً اه ، وذكر العلامة المقدسى: ان اعطائهم بالاولى لشدة احتياجهم، سيّما اذا كانوا يجتهدون فى سلوك طريق آبائهم ......قال البيرى اقول: هذا مؤيد لما هو عرف الحرمين الشريفين ومصر والروم من غير نكير من ابقاء ابناء الميت ولو كانوا صغاراً على وظائف آبائهم مطلقاً من امامة وخطابة وغير ذالك عرفاً مرضياً لان فيه احياء خلف العلماء ومساعدتهم على بذل الجهد فى الاشتغال بالعلم، وقد افتى بجواز ذالك طائفة من اكابر الفضلاء الذين يعوّل على افتائهم (شاميه، تمابا الجهاد، مصارف بيت المال، جله ٢، مقى ١٣٣٤) (مرتب مقتى محرفا الله عنه)

# سابقہ امام صاحب کی بیوہ کومسجد کے فنڈ سے بطور امداد کچھر قم دینا کیسا ہے؟ اس کے جواز کی کوئی صورت ہے؟

ہماری معجد میں ماہواری چندہ برائے اخراجاتِ معجد جمع کیا جاتا ہے اس میں عشر، ذکوۃ وصدقہ فطرنہیں ہوتا، البتہ معجد کے فنڈ سے امام معجد کو ماہانہ تخواہ دی جاتی ہے۔ اب دوسال ہوگئے سابقہ امام وفات پانچے ہیں ان کے رشتہ دار حافظ صاحب جو کہ سرکاری محکمہ میں ملازم بھی ہیں ان کی وفات پراپ آپ کو پیش کر کے تخواہ وصول کرتے ہیں امام کے مرنے کے دو تمین ماہ بعدا پنی تخواہ کی وفات پراپ آپ آپ کو پیش کر کے تخواہ وصول کرتے ہیں امام کے مرنے کے دو تمین ماہ بعدا پنی تخواہ کے اس تفالہذا بجائے اپنی تخواہ کے اس میں اضافہ کرالیا تھا چونکہ معجد کار جسٹر بھی حافظ صاحب کے پاس تھالہذا بجائے اپنی تخواہ کے اس میں '' تخواہ ہوہ مرحوم' ککھتا رہا اب وہ رجسٹر دوسر ہے شخص کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اب دریافت طلب امور درج ذیل ہیں ۔

- (۱) .....کیاصورتِ مسئولہ میں مسجد کے امام کے فوت ہوجانے کے بعد مسجد کے فنڈ سے اس کے پیماندگان کو ماہانہ رقم بطور''امداد'' دین چاہیے؟
- (۲).....اگرکسی صورت میں بھی جائز نہیں تو پھر کیا اہل محلّہ کونجی طور پر چندہ جمع کر کے ہر ماہ اس کی امداد کرنی جاہیے؟
- (۳) .....اگراہل محلّہ اس کو قبول نہ کریں اور ازخود کہیں کہ امام تنخواہ لے یانہ لے ہم اس کو مسجد کے فنڈ سے بیوہ اور اس کے بچوں کو امداد دینے کے حق میں ہیں۔ اگر اس پرعمل کیا جائے تو کیا گنہگار تو نہ تھریں گے؟
- (۴).....اگر منتظم جس کے پاس فنڈ ہوتا ہےان کے اس ناجائز فیصلہ پڑمل کرنے میں لیت ولعل کرےتو کیاوہ حق بجانب ہوگا؟

سائل ..... ماسرعبدالله محلّه خنك، وبره اساعيل خال

### الجوال

(۱)....یهی صورت متعین ہے کہ نے امام صاحب اپنے لئے تنخواہ مقرر کرا کروصول کرلیں اور پھر وہ ساری یا جتنی مناسب سمجھیں ہیوہ وغیرہ کو دیدیں۔اس سے امام صاحب کو زیادہ ثواب ہوگا براہ راست ہیوہ وغیرہ کو دینا جائز نہیں (۱)

(۲)....اگراس طرح امداد کریں گے توباعث اجرہوگا۔

(۳).....جدید چنده میں اگرسب چنده دہندگان اس پرراضی ہوجا کیں تو جائز ہوگا (۲) قدیم فنڈ سے دینا جائز نہ ہوگا۔....

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،مکتان ناسب مفتی خیرالمدارس،مکتان ناسب مفتی خیرالمدارس،مکتان الجواب صحیح بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

مسجد کے بیت الخلاء کی فیس مسجد کے فنڈ میں جمع کروانا اور اس سے امام صاحب کو شخواہ

ویناکیساہے؟

مسجد کی چند لیٹرینیں ہیں ان کے پانی اور بجلی کابل مسجد اداکرتی ہے جیسا کہ عام طور پر بیہ ہوتا ہے۔ اب ان لیٹرینوں کے پاس ایک آ دمی کو ماہانہ تخواہ پر بٹھایا ہے وہ ہر پییٹا ب کرنے والے سے مسجد کے نام (کہ بھٹی مسجد کی خدمت کرتے جا کیں اور اگر کوئی پیے نہ دے تو بعض کو سخت ست کہا جاتا ہے اور بعض سے نرمی بھی برتی جاتی ہے) پر پیے اکٹھے کیے جاتے ہیں۔ اب دریافت

التخويج: (۱).....ليس للقاضى ان يقور وظيفة في الوقف بغير شوط الواقف (الدرالخار، جلد ٢، صفح ٢٦٨)

(٢).....شوط الواقف كنص الشارع اى في المفهوم والدلالة ووجوب العمل به (الدرالخار، جلد ٢، صفح ٢٦٢٣)

(مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عند)

طلب اموريه بين!

- (۱) ..... آیابدر قم مسجد میں خرج کرنا درست ہے یانہیں؟
- (۲)....انهی پیپول سے امام مسجد اور خادم مسجد کو نخواه دینا کیسا ہے؟
- (۳).....اگران کااستعال مسجد میں درست نہیں تو کیاا مام مسجداور خدام وغیرہ میں ہے کوئی شخص بغیر اجازت ِمتولیانِ مسجداستعال کرسکتا ہے یانہیں؟
- (۳) .....اور جو پیسه اس طریقے سے مسجد کے اکا ؤنٹ میں جمع کیا گیااس کوکہاں خرچ کیا جائے؟ سائل ..... شنرادنہیم، کوٹ چٹھہ

الجوال

فدکوره آمدن حرام نہیں لبذاا مام ،مؤ ذن اور خادم مسجد کی تنخوا ہوں میں اس کا استعمال کرنا درست ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس ،ملتان

#### adokadokadok

# مسجد کی لائٹ کب تک جلتی رہنی جا ہے؟

ایک مسجد میں ایک ہی ٹیوب لائٹ ہے عشاء کے وقت وہ ٹیوب لائٹ بندر کھی جاتی ہے

ایک آ دمی نے اعتراض کیا کہ لائٹ جلانی چاہیے کیونکہ اس کے کئی فوائد ہیں ، اور دوسر نے فریق
نے کہا کہ 'نہیں ، لائٹ نہیں جلانی چاہیے' انہوں نے اپنی بات پر دلائل دیئے اور معاملہ جھگڑ ہے کی
صورت اختیار کر گیا۔ اب آ پ شرعاً اس مسئلہ میں را ہنمائی فرما ئیں کہون حق پر ہے؟
سائل ..... سیدعبدالرحمٰن شاہ ، سرگودھا

### الجوال

مغرب کے بعد سے کیرعشاء تک ضرورت کے تحت اگر مسجد میں بجلی کو بند نہ کریں تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہوتو بیافضل ہے ۔ البتہ بلاضرورت بجلی کو کھلا چھوڑ ناجا ترنہیں ہے۔

پھر نمازیوں کا اس مسئلہ کے بارے میں جھگڑا کرنا انتہائی بری بات ہے روشنی کرنا صرف راحت کی خاطر ہے ہرا یک مقتدی کا اپنی بات پراڑ ناسخت غلطی ہے ۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ اللہ مفتی خیر المدارس ، ملتان مفتی خیر المدارس ، ملتان

#### addisaddisaddis

مسجد میں بوری رات زیرو کابلب جلانا اسراف نہیں بالخصوص جہاں اس کامعمول ہو:

رات كونماز كے اوقات كے علاوہ مسجد ميں معمولی وولٹ يعنی زير ووغيرہ كابلب جلاناتعظيم

مجد کے لئے کیسا ہے آیا جائز ہے یا اسراف میں داخل ہے؟

سائل ..... محم عبيدالله خطيب جهانيال مندى ملتان

الجوال

نصف یا ثلث لیل تک اگر نمازیوں کی آمدورفت رہتی ہے تو بجلی جلانا جائز ہے اس سے زیادہ نہیں ہاں اگر وہاں پہلے سے یہی عادت ہے کہ عمولی روشنی رات بھرر کھی جاتی ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ فی الهندیة: و لایجوز ان یترک فیه کل اللیل الا فی موضع جرت العادة فیه

التخريج: (۱).....و لاباس بان يترك سراج المسجد فيه من المغرب الى وقت العشاء (البحرالرائل، جلده، صفحه ٢٠٠٠) وفي العالم گيرية: لو وقف على دهن السراج للمسجد لا يجوز وضعه جميع الليل بل بقدر حاجة المصلين ويجوز الى ثلث الليل او نصفه اذا احتيج اليه للصلاة (عالمكيريه، جلدا، صفحه ٢٥٥) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

بذالك كمسجد بيت المقدس ومسجدالنبي صلى الله عليه وسلم والمسجد الحرام (بنديه، جلد ٢، صفحه ٢٥٥)

یتفصیل چراغ مسجد کے بارے میں ہے زیرو کا قتمہاں کی بظاہرا جازت و گنجائش ہونی چاہیے۔ .....فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ناکب/۲۷ ۱۳۸۸ الجواب صحیح بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خبر المدارس، ملتان

### adokadokadok

مسجد کی حدود میں جو پھل دار درخت ہوں ان کے پھلوں کامصرف کیا ہے؟

عام طور پر دیہات وغیرہ میں احاطۂ مسجد میں جو پھلدار درخت ہوتے ہیں ان کے پھل مسجد کے نمازیوں کے لئے کھانا جائز ہے یا ان کو پچ کررقم مسجد پرخرچ کرنالازم ہے؟ یافقراء وغرباء کودے دیئے جائیں؟

# الجوال

اگرغارس کی غرض ہیہے کہ لوگ اس کا پھل کھا ئیں اس صورت میں نمازیوں کے لئے پھل استعمال کرنے کی گخوش ہیں ہے کہ لوگ اس کا پھل کھا ئیں اس صورت میں نمازیوں کے لئے پھل استعمال کرنے کی گنجائش ہے اورا گرمسجد کی آمدنی کے لئے لگائے ہیں یا نبیت معلوم ہیں تو ایس صورت میں اس پھل کوفروخت کر کے ان کی قیمت ضروریات مسجد میں صرف کی جائیگی۔

در مختار ميس به عن المسجد اشجاراً تثمر ان غرس للسبيل فلكل مسلم الاكل، والا فتباع لمصالح المسجد (الدرالخار، جلد ٢ مفي ٢٦٢ ) وقظ والله اعلم بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتى فيرالمدارس، ملتان مفتى فيرالمدارس، ملتان

# كيانغميرم مجدكيليّے چندہ كرنے والا اپني خدمت كامعا وضه وصول كرسكتا ہے؟

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں "مسجد حمزۃ " بوین روڈی نی تعمیر کے لئے اس چندہ سے چھمعاوضہ لے سکتا ہوں؟ کے لئے اس چندہ سے پچھمعاوضہ لے سکتا ہوں؟ سائل ..... عبداللہ، بند بوین ملتان سائل ..... عبداللہ، بند بوین ملتان

# العوازب

محمدانورعفااللهعنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان نامب مفتی خیرالمدارس،ملتان

### addisaddisaddis

مسجد كاياني ملحقه مدرسه مين استعال كرنے كاتكم:

ہارے گاؤں میں چھوٹی می مجد سے ملحقدایک دین مدرسہ ہمدرستہ میں اپناالگ پانی و بھی کا کوئی بندو بست نہیں ہے مدرسہ میں پانی و بھی مسجد سے ہی جا ور بھی کے بل کی ادائیگر ، بھی مسجد کے فنڈ سے ہی ہوتی ہے جبکہ مدرسہ کے ایک مدرس کی رہائش گاہ میں بھی بھی مسجد کے فنڈ سے ہی ہوتی ہے جبکہ مدرسہ کے ایک مدرس کی رہائش گاہ میں بھی بھی مسجد سے ہی

التخريج: (١)....لما في البحر الرائق: لووقف على مصالح المسجد يجوز دفع غلته الى الامام والمؤذن والقيم (الخ )(الجرالرائق، جلده، صفح ٣٥٠)

لین بیاجرت تخواہ کے طور پرمقرر ہوخواہ چندہ قلیل ہو یا کثیر، چندہ سے کوئی حصہ مشروط نہ ہوورنہ اجرت کے جُہول ہونے کی وجہ سے اجارہ فاسد شار ہوگا۔ کیونکہ مین ممکن ہے کہ پورام ہینہ چندہ ما نگٹار ہےاوروصول پچھ بھی نہ ہو۔

ہندیہ میں ہے: اما شرائط الصحة (ای صحة الاجارة) فمنها رضاء المتعاقدین ومنها ان تکون الاجرة معلومة (ہندیہ،جلدم، صفحاام) (مرتب مفتی محمود الله عقاالله عنه)

جاتی ہے۔اور مدرسہ کے قاری صاحب اس معجد میں بغیر تنخواہ کے امامت بھی کرواتے ہیں۔کیااس طریقے سے معجد سے مدرسہ کا پانی وبحلی استعال کرنا شرعاً جائز ہے یانہیں؟

سائل سابوطلح محمداشرف، چک نمبر دبلیو- بی/ ۵۷، وبازی

# الجوال

انظامیدوالے چندہ دینے والوں سے عام اعلان کردیں کہ ہم اس چندہ سے ملحقہ مدرسہ میں بھی پانی و بحل کا استعمال کریں گے تو اس اطلاع کے بعد ایسا کرنا جائز ہوگا ۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبد الکیم عفی عنہ بندہ عبد الکیم عفی عنہ نائب مفتی خیر المدارس، ملتان نائب مفتی خیر المدارس، ملتان

### addisaddisaddis

# شادی وغی کے موقع پر مسجد کا یانی اور دیگر اشیاء استعال کرنا:

مسجد کی کوئی چیز دنیاوی کام میں لاناجیے مسجد سے پانی بھرنا، یامسجد کی پانی نکالنے والی موٹر کواستعال کرنا، وغیرہ جائز ہے یانہیں؟ یاشادی بیاہ کے لئے یامرگ ہوجاتی ہے اس کے لئے یا مرک ہوجاتی ہے انہیں؟

سائل ..... منور،چشتیاں

# العوال

مجد کا پانی مسجد کے ساتھ مخصوص ہے مخصوص مواقع میں استعال کر سکتے ہیں، شادی عمی یا

التخريج: (۱).....انهم صوحوا بان مراعاة غوض الواقفين واجبة (شاميه بطد٢ ،صفح ٢٨٣) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عند)

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۱۲/۲/۲۸

الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس ،ملتان

### अवेर्वक्रअवेर्वक्र

غیرنمازیوں کیلئے مسجد کے شل خانوں میں نہانا اور بییثاب کرنا کیسا ہے؟

# ہرنمازی کا الگ الگ پنگھا چلانا کیساہے؟

(۱)....ایک شخص مسجد میں آیانماز وغیره پڑھ کریاویسے ہی مسجد میں لیٹ گیا ایسا کرنادرست ہے یانہیں؟

جبدایک عکھے کے نیچدوآ دمی نماز پڑھ سکتے ہیں،ایا کرنا کیا اسراف تونہیں؟

(۳) .....بعض لوگ صرف نہانے یا پیٹاب وغیرہ کیلئے مسجد میں آئے ہیں، کیا بید درست ہے؟ سائل ..... نعیم اللّٰہ ہیمی، جھنگ

# الجوال

(۱)....صورت مسئوله میں بلاضرورت مسجد میں سونا مکروہ اوراحتر ام مسجد کے خلاف ہے۔ ویکوہ

التخريج: (١) .....لما في العالمگيرية: لايحمل الرجل سراج المسجدالي بيته ويحمل من بيته الى المسجد، كذا في الخلاصة (عالمكيريه، جلدا المغيرها)

(مرتب بنده محمر عبدالله عفاالله عنه)

النوم والاكل فيه (اي في المسجد) لغير المعتكف (عالمكيريه، جلده، صفح ١٣٢)

(٢) ....اس میں اسراف ہے اور مسجد کے مال کا ضیاع ہے۔

(٣) ..... چنده د مندگان ،متولی اور اہل محلّه کی اجازت سے درست ہے ۔فقط واللہ اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان ۱/۲/۲

### adokadokadok



(۱) ..... بیت الخلاء اور عسل خانوں کے استعال پر معاوضہ مقرر کرنے کی بھی مخبائش ہے اس سے بھی استعال میں معتد بہ کی آ جائے گی۔ (مرتب مفتی محرعبداللہ عفااللہ عنه)

# مايتعلق بتزيين المساجد والكتابة عليها

# مسجد کی تعمیر پرسونے جاندی کا پانی پھرانا کیہا ہے؟

ایک شخص نے مسجد کا دروازہ بنایا ہے اور ایک اینٹ پر 'اللہ اکبر' ککھ کرسونے کا پتر چڑھوانا چاہتاہے کیا پیجائزہے؟

سائل ..... عبدالرحمٰن سميجه آباد

العوال

اس طرح الله اکبر پرسونے کا پتر چڑھانا جائز تو ہے تا ہم کار ثواب نہیں ہے اس لئے احتر ازاولی ہے <sup>1</sup> ...... فقط داللہ اعلم

محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان مه/ ۱۳۹۴/ه

### adokadokadok

التخريج: (١)..... لما في العالمگيرية: لاباس بان يجعل المصحف مذهباً او مفضضاً او مضبباً وعن ابي يوسفُ انه يكره جميع ذالك (طِده، صفح ۲۲۳)

ولما في الحلبي الكبير: لاباس بتحلية المصحف يعني انه لايأثم بفعله لكن تركه اولي (صفح ١١٥) (مرتب بنده محم عبدالله عفاالله عنه)

# مسجد پر کھی ہوئی قرآنی آیات میں اگر غلطی واقع ہوجائے تواس کی تھیج لازمی ہے:

مسجد کے اندرمحراب کے اردگرد'' آیۃ الکری'' ٹاکلوں پر پختہ طور پرتحریر ہے مگر کا تب کا فلطی سے یا کسی اور وجہ سے ایک جگہ حرف 'الف' زائد ہے جبکہ ساتھ ہی دوسری جگہ پر''الف' چھوڑ دیا گیا ہے، چنانچہ اس طرح لکھا ہوا" و اھو لعلی العظیم" حالانکہ اس طرح ہونا چاہیے "وھو العلی العظیم" ۔ دریافت طلب امریہ ہے کفلطی طذا کا درست کرنا ضروری ہے یانہیں جبکہ خوبصورتی متاکرہ ویافی الحال درست کرنا مشکل ہو۔

سائل ..... بنده محمدامير بهشه

# الجوال

ندکورہ غلطی چونکہ ایک قرآنی آیت میں ہے اس لئے اس کی تھیجے شرعا ضروری ہے اگرنگ ٹائل بنوانا یا حاصل کرنامشکل ہوتو کاغذیا ٹیپ وغیرہ کے ذریعے تھیجے کرلی جائے۔

مندييمي ، وينبغي لمن اراد كتابة القرآن ان يكتبه باحسن خط و ابينه على

احسن ورقةٍ وابيض قرطاس بافخم قِلم وابرق مداد ويفرّج السطور ويفخم الحروف (الز) (هنديه،جلده،صفح٣٢) ......فقط واللهاعلم

> بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان

DIPTT/0/TP

الجواب صحیح بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان

### adosadosados

مسجد کے فنڈ سے مسجد کی تزبین کرنے والے متولی پرخرچ کردہ رقم کی صاب واجب ہے: اپنے ذاتی اور حلال مال سے اگر کوئی شخص مسجد میں اس کی تزبین وخوبصورتی کے لئے سامان لگائے ، مثلاً فانوس وغیرہ اسی طرح دیواروں کی اور میناروں کی تزبین وفقش ونگار بنائے تو شرعاً اس کا کیا

عم ب جائز ب يانبين؟

سائل ..... محماشرف،اشرف، باد،ملتان

# العوال

ذاتی حلال مال سے مسجد کی زیبائش وتزبین کی شرعاً اجازت ہے، چنانچ حضرت عثمان می فق نے مسجد نبوی کی خوب تزبین کی اور سمار ہے اخراجات خود برداشت کئے۔

بخارى شريف من ہے كہ: ثم غيره عثمان، فزاد فيه زيادة كثيرة وبنى جدارة الحجارة المنقوشة والقصة، وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفة الساج (بخارى شريف، جلدا، صفح ٢٠٠٠)

البتة مسجد کے وقف مال ہے مسجد کی تزیین اور زیبائش جا ئزنہیں۔

لما في الدر المختار: لاباس بنقشه خلامحرابه ...... بجص او ماء ذهب

لو بماله ، لامن مال الوقف فانه حرام وضمن متوليه لو فعل النقش او البياض ( (الن ) ( الدرالخار، جلد۲، صفحه ۵۱۹ ) ...... فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۰/۵/۱۰

### addisaddisaddis

# مسجد کی د بواروں پراشعار لکھنا:

ایک مسجد میں اس کے تیار کنندہ نے اپنی مرضی سے پچھ فاری واُردو' اشعار' ککھ دیے تھے صفائی میں وہ سب اشعار مث گئے تو پچھ لوگوں نے اعتراض کیا کہ مسجد کی صفائی کا بہانہ بنا کرسب تخریب مٹادی گئیں لوگوں نے جب دوبارہ لکھنا چاہا تو ان کو دیو بندی حضرات نے کہا کہ اب لکھنا تحریب مٹادی گئیں لوگوں نے جب دوبارہ لکھنا چاہا تو ان کو دیو بندی حضرات نے کہا کہ اب لکھنا

ضروری نبیں کیونکہ اس کالکھنا تو پہلے بھی جائز نہ تھا۔جواب دیں دوبار ہکھیں یانہ کھیں؟ سائل ..... محمدا کرم،خانیوال ضلع ملتان

# الجوال

یہ بات درست ہے کہان اشعار اور آیات کا دوبارہ لکھنا ضروری نہیں بلکہ مکروہ تحریبی ہے۔

لما في فتح القدير: تكره كتابة القرآن واسماء الله تعالىٰ علىٰ الدراهم والمحاريب والجدران ومايفرش (فتح القدير، جلدا، صفح ١٥٠) كذا في الشامية (فقط والله الملم

بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خبر المدارس، ملتان ۱۲/۲۵ مساح

الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالافتاء خيرالمدارس، ملتان

### adosadosados

مسجد ہے" یارسول اللہ" و" یاعلی مدد "مثانانہ تو بین رسالت ہے اور نہ ہی تو بین صحابی ہے لکھنے والا مجرم ہے:

اہلسنت والجماعت حفی دیوبندی مسلک کی معجد جس میں شروع سے لے کر آج تک دیوبندی اللہ اور ''یاعلی دیوبندی امام وخطیب چلا آرہا ہے اس مسجد میں چندون پہلے کسی شریبند نے ''یارسول اللہ''اور''یاعلی مدد'' لکھ دیا ہے نمازیوں میں سے ایک نمازی نے ان دونوں جملوں کومٹا دیا ہے اور اس نیت سے مٹایا

التخريج: (١) ..... و لاينبغي الكتابة على جدر انه، (الدرالخارمع الثاميه، جلد ٢ ، صفح ٥٢٨)

وفى البحر الرائق: والاولى أن تكون حيطان المسجد ابيض غير منقوشة ولامكتوب عليها، ويكره أن تكون منقوشة بصور أو كتابة (جدده، مقحه ٣٢٠)

وفى العالمگيرية: ولو كتب القرآن على الحيطان والجدران بعضهم قالوا يرجى ان يجوز وبعضهم كرهوا ذالك محافة السقوط تحت اقدام الناس (جلده صفح ٣٢٣) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه) کہ بیالفاظ اہل سنت والجماعت کے نزدیک شرکیہ ہیں اور اہل تشیع کے مذہب کی ترجمانی کرتے ہیں تو اس پر بعض نے کہا کہ بیغل اس کا تو ہین رسالت اور تو ہین صحابی کو مستزم ہے۔ آیا شریعت مطہرہ میں اس بارے میں کیا تھم ہے؟

سائل ..... عبدالغفار،ليه

# العوال

شخص نہ کور نے درست کیا ہے اس کا پیمل تو ہین رسالت اور تو ہین صحابی کے تحت داخل نہیں ہے (ا) جن لوگوں نے شخص نہ کور کے بارے میں الزام لگایا ہے وہ خلطی پر ہیں۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس ، ملتان منتان منتا

### adbsadbsadbs



التخريج: (۱)....لما في العالمگيرية ولو كان فيه (الكافد) اسم الله تعالى او اسم النبي صلى الله عليه وسلم يجوز محوه ....ولو محا لوحاً كتب فيه القرآن واستعمله في امر الدنيا يجوز (عالميريه، جلده، صفي ٢٣٢) يجوز محوه ....ولو محا لوحاً كتب فيه القرآن واستعمله في امر الدنيا يجوز (عالميريه، جلده، صفي محرورات عنه الله عنه)

# مايتعلق بالتدريس في المساجد و اقامة المدرسة فيها

# ضرورت کے وقت تنخواہ دار معلم بھی مسجد میں تعلیم دے سکتا ہے:

آئ کی دہی اور شہری سینکڑوں مساجد میں حفظ و ناظرہ اور دینی کتابوں کے درس و تدریس کے مراکز (مدارس) قائم ہو چے ہیں جہاں ہزاروں بیچ قرآن دسنت کے علوم سے بہرہ ورہوتے ہیں ان مدارس میں پڑھانے والے اکثر حضرات یا تو انظامیہ سے یا کسی اور مخیر حضرات سے ماہانہ تخواہ بھی لیتے ہیں بعض مساجد کے اندر ہال کے دائیں اور بائیں جانب گیریاں بنی ہوتی ہیں ان گیلریوں کو عام دنوں میں بطور درسگاہ جبکہ جمعہ کے دن نماز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ بعض اوقات ان گیلریوں کو طلباء کی رہائش کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جبکہ بعض اوقات ان گیلریوں کو طلباء کی رہائش کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے بعض فقہاء کی کتابوں سے عدم جواز کے حوالے لل جاتے ہیں، گرسوال ہے ہے کہ دور حاضر میں ملک کو در پیش لاد بنیت کے طوفان میں ان مساجد والے مدارس کو ممنوع قرار دے کر بند کر دینا کس صدتک شیح ہوسکتا ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجد نبوی کے حالات سے تو ہمیں جو نظام نظر آتا ہے اس میں مجد صرف عبادت خانہ ہی نہیں بلکہ بیک نبوی کے حالات سے تو ہمیں و نظام نظر آتا ہے اس میں مجد صرف عبادت خانہ ہی نہیں بلکہ بیک وقت وہ مجد بھی مدرسہ بھی اور خانقاہ بھی اور بجا ہدین کے آئے جانے کا مرکز بھی نظر آتی ہے اور باہر سے آئے ہوئے مسلم ضوف کو بھی مظہر ایا جاتا ہے نیز اگر فقہاء کے فتوی پڑمل کرتے ہوئے مساجد قبی درس و تدریس کا سلسلہ بند کیا جائے تو دور حاضر کی ضروریات کی بناء پر "المضرور و ات تبیع قبیں درس و تدریس کا سلسلہ بند کیا جائے تو دور حاضر کی ضروریات کی بناء پر "المضرور و ات تبیع علی درس و تدریس کا سلسلہ بند کیا جائے تو دور حاضر کی ضروریات کی بناء پر "المضرور و ات تبیع کیں درس و تدریس کا سلسلہ بند کیا جائے تو دور حاضر کی ضروریات کی بناء پر "المضرور و ات تبیع

المعطورات "كقاعد ب نظام مدارس كومساجد مين باقى ركھنے كى گنجائش نگلتى ہے كنہيں؟ اميد بكة بحر مقرآن وحديث كے حوالہ جات كے ساتھ تھم سے مطلع فرمائيں گے۔ بہت احد عمر ، كامونكى سائل ..... احد عمر ، كامونكى مائل ..... احد عمر ، كامونكى

# الجوال

تغوّاه دار مدرس كا بلاضرورت مجد مي تعليم دينا مروه ب، البته الگ جگه مهيا نه هون كي صورت مي مجد مي اجازت بـ لو جلس المعلم في المسجد والوراق يكتب فان كان المعلم يعلم للحسبة والوراق يكتب لنفسه فلابأس به لانه قربة وان كان بالاجرة يكره الا ان يقع لهما الضرورة كذا في محيط السرخسي (عالمگيري، جلده، صفح اسم)

وفيه ايضاً: وامّاالمعلِّم الذي يعلم الصبيان بأجرِاذا جلس في المسجد يعلِّم الصّبيان لضرورة الحرّ اوغيره لايكره (جلدا صفح ١١٠)

وفيه ايضاً: يجوز الدرس في المسجد وان كان فيه استعمال اللبود والبواري المسبلة لاجل المسجد (عالمگيريه، جلده، صفحه ٣٢٠، كذا في البحر، جلده، صفحه ٢١٩)

مسجد میں عندالضرورت سونے کی بھی اجازت ہے خصوصاً مسافرطلباء کے لئے۔ لاہاس

للغريب ولصاحب الدار ان ينام في المسجد في الصحيح من المذهب والاحسن ان يتورع فلاينام (منديه، جلده، صفح است)

وفى الشامية: أن أهل الصفة كانوا يلازمون المسجد وكانوا ينامون، ويتحدثون (الغ) (شاميه، جلد٢، صفح ١٥٢٠)

الحاصل: جومدارس مساجد مين قائم بين ان كومنوع قرارد \_ كربندكرنا برگز درست نبين اگر

ممکن ہوتوان کے لئے درس و تدریس اور رہائش کے لئے الگ انتظام کر دیا جائے۔فقط واللہ اعلم الجواب تحیی بندہ محم عبداللہ عفااللہ عنہ بندہ عبداللہ عفااللہ عنہ صدر مفتی خیر المدارس،ملتان ملتان میں دارالا فی انتہ خیر المدارس،ملتان میں دارالا فی انتہ خیر المدارس،ملتان میں دارالا فی انتہ جیرالمدارس،ملتان میں دارالا فی انتہ میں دارالا فی انتہ جیرالمدارس،ملتان میں دارالا فی انتہاں میں دارالا فی دورالا دارالا فی دارالا دارالا فی دارالا فی دارالا فی دارالا فی دارالا دارالا فی دارالا فی دارالالا فی دارالا فی دارالا فی دارالا دارالال

adbeadbeadbe

(۱): متبادل جگه کی موجودگی میں شخواه دار معلم مسجد میں تعلیم نہیں دے سکتا:

(٢) : مسجد کی حدود میں انگریزی مدرسہ قائم کرنے کا حکم:

(۱)....مبحد میں شخواہ دارمولوی یا قاری بچوں کوتعلیم قرآن دے سکتے ہیں؟ جبکہ چھوٹے بچوں کی وجہ سے منفوں اور دریوں کے ناپاک ہونے کا خطرہ ہوتا ہے بچے مسجد میں بغیر پاؤں دھوئے آجاتے ہیں کودتے ہیں وغیر ذاک۔ آجاتے ہیں کودتے ہیں وغیرذاک۔

(٢) ....مبحد مين انگريزي تعليم دينا كيساميج؟

سأكل ..... حافظ محرر فيق، وزيرآ باد

العوال

(۱) ..... بهتریه به که خارج مجد بچول کی تعلیم کا انظام کیا جائے بلا اجرت قرآن مجید پڑھانے والا مدرس مجد میں تعلیم دے سکتا ہے البتہ معاوضہ و تخواہ لینے والا متبادل انظام نہ ہونے کی صورت میں مجد میں تعلیم دے سکتا ہے اگر آلودگی کا خطرہ ہوتو تعلیم کے لئے الگ چٹائیاں مہیا کی جائیں۔
قال فی الهندیة: لو جلس المعلم فی المسجد والوراق یکتب فان کان المعلم یعلم للحسبة والوراق یکتب لنفسه فلاباس به لانه قربة وان کان بالا جرة یکرہ الا ان یقع لهما الضرورة کذا فی محیط السرخسی (ہندیہ آداب الماجد، جلده، صفح الاسن محدودِ مجد میں اگریزی مدرسہ جاری کرنے کی اجازت نہیں۔قال فی الشامیة: و فی الاسعاف و لا یجوز له ان یفعل الا ما شرط وقت العقد. (شامیہ جلده ، صفح ۱۷۰)

وفيه ايضاً: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (جلد٢، صفحه ٢٨٣) كذا في عزيز الفتاوي (صفحه ٢٦٩)

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۸/۲۰ه الجواب سحيح

بنده عبدالستارعفااللدعنه

رئيس دارالافتاء خيرالمدارس،ملتان

### adosadosados

سكول كى مسجد ميں كلاس لگانا كيسا ہے؟

سکول کی مسجد میں بھی بھی نماز باجماعت ہوتی ہے اور سردیوں میں نماز ظہر مستقل طور پر باجماعت ہوتی ہے کیااس مسجد میں سکول کے طلباء کی جماعت بٹھانا اور تعلیم سکول کے متعلق مضامین پڑھانا درست ہے یانہیں؟

سائل ..... عمران الحق رشيدي

# العوال

صورت مسئولہ میں چندوجوہ سے مساجد میں اردوکی تعلیم دینادرست نہیں ہے۔

(۱) ..... بالکل چھوٹے بچوں کا مسجد جانا کروہ ہے۔ درمختار میں ہے: ویحوم ادخال صبیان و مجانین حیث غلب تنجیسهم و الا فیکرہ (الدرالخار،جلدا،صغیہ ۱۵)

(۲) .....مجد، نماز، تلاوت اور ذکر اللہ کے لئے ہے دنیوی تعلیم کے لئے نہیں۔ ان المسجد ماہنی لامور الدنیا (بندیہ، آداب المسجد،جلدہ،صغیہ ۱۳۲۱، کذافی الشامیہ بجلدا،صغیہ ۱۵۷۵)

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۹/۴/۱۹ه

### addisaddisaddis

# مسجد کی حجیت پر بنات کامدرسه بنانا:

ہارے شہرجام پور میں ایک جامع مسجد ہے اور ہم جامع مسجد کی جھت پر بنات کا مدرسہ بنانا چاہتے ہیں جس میں صبح وشام قرآن کی تعلیم دی جائے گی اور ہمارے قرب و جوار میں بنات کا کوئی مدرسنہیں ہے، کافی لوگ کہتے ہیں کہ مسجد کی دوسری منزل میں خواتین کا مدرسنہیں بناسکتے۔ مہر بانی فرما کرشریعت کی دوشنی میں بتا کیں کہ بیمدرسہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟

سائل ..... الحيب ثريدرز، جام پورضلع راجن بور

# الجوال

مسجد كى حجيت بھى مسجد الى عنان السماء (در مختار، جلد ٢، مسخد ١١) اور مسجد مسجد الى عنان السماء (در مختار، جلد ٢، مسخد ١٥) اور مسجد ميں حائضه اور نفاس والى عورت كا داخل ہونا شرعاً حرام ہے جبكه فدكوره عارضه استانيوں اور بحيوں كو يقيناً پيش آتا ہے۔ ہنديہ ميں ہے: منها انه يحرم عليهما و على الجنب الدخول في المسجد (ہنديہ، جلدا، صفحہ ٣٨)

نیزعورتوں کا فرض نماز کے لئے مسجد میں آنا شرعاً ممنوع ہے تو غیر فرض کے لئے کیوں منوع نہ ہوگا۔مسجد سے باہر جگہ مہیا ہونے کی صورت میں نخواہ دار معلم بچوں کو مسجد میں بیٹھ کرتعلیم منبیں دے سکتا۔ ولو جلس المعلم فی المسجد والوراق یکتب فان کان المعلم

### adokadokadok

مسجدى كيكرى مين مدرسة البنات قائم كرنا:

ہم اپنی مسجد کی گیلری میں بچیوں کے لئے مدرسۃ البنات بنانا چاہتے ہیں۔راستہ اس کامسجد کے درسۃ البنات بنانا چاہتے ہیں۔راستہ اس کامسجد کے درسۃ البنات بنانا چاہتے ہیں۔راستہ اس کامسجد کے داستے سے الگ ہوگا۔ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دے کرمشکور فرما کیں۔

سائل سنائل ..... محماحمہ

العوال

مبحدی گیلری یا دوسری منزل پر مدرسة البنات کا قیام شرعاً جائز نہیں کیونکہ بعض طالبات ومعلمات نایاک بھی ہوسکتی ہیں۔جبکہ جا تضہ کامسجد میں داخل ہونا شرعاً حرام ہے۔

لما في المراقى: ويحوم بالحيض والنفاس دخول المسجد لقوله عليه السلام: "لااحل المسجد لجنب ولاحائض" (مراقى الفلاح، صفيه ١٨٠٠) \_ فقط والله اعلم

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۹/۱۰/۱۹هاه الجواب سيح

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، ملتان

adbeadbeadbe

# مسجد كودرسگاه بنانے كاحكم:

ضلع خانیوال میں مسجد کے احاطہ میں بجانب جنوب مسجد تغییر ہے مگر نمازیوں کی کثرت کے باعث مسجد میں توسیع کرنے کی اشد ضرور قت ہے ، مگر اس مسجد کے مشرق میں بالکل گنجائش نہیں ہے اس لئے طے پایا ہے کہ اس احاطہ میں بجانب شال خالی جگہ پر مسجد تغییر کی جائے جہاں جگہ کی کافی گنجائش ہے۔ کیا اگر مسجد سابقہ کو بطور مدر سہ استعال کیا جائے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ سائل سے مران الحق رشیدی ، الے 142/9-1 ساہیوال سائل سے مران الحق رشیدی ، الے 142/9-1 ساہیوال

# الجوال

جوجگدایک مرتبه سجد بن چکی ہووہ تا قیامت مجد بی رہے گی اس کی محدوالی حیثیت کوختم نہیں کیا جاسکا۔ ولو خوب ما حوله واستغنی عنه یبقی مسجداً عندالامام والثانی ابداً الی قیام الساعة، وبه یفتی (الدرالخار،جلدالا ،صفحہ ۵۵، ط:رشید بیجدید) درسگاہ نہ ہونے کی صورت میں مجد میں تعلیم دینے کی گنجائش ہے۔

لمافى الهندية: وامّاالمعلِّم الذي يعلم الصبيان بأجرِاذا جلس في المسجد يعلِّم الصّبيان لضرورة الحرّ اوغيره لايكره (جلدا صفح ١٠١)

وفيه ايضاً: ويجوز الدرس في المسجد وان كان فيه استعمال اللبود والبوارى المسبلة لاجل المسجد، (عالمكيريه، جلده، صفحه ٣٢٠)......... فقط والثراعلم

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۰/۷ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان

adbeadbeadbe

# مايتعلق بآداب المساجد

# مسجد میں آتے اور جاتے ہوئے سلام کہنے کا حکم:

ایک آ دی معجد میں آتا ہے اور السلام علیم بلند آواز سے کہتا ہے اور جب جاتا ہے تو بھی بلند آواز میں کہتا ہے۔ کیا مسجد میں السلام علیم کہنا ہوفت دخول وخروج جائز ہے یانہیں؟ جبکد آدی مختلف صور توں میں ہوتے ہیں ،کوئی نماز میں ہوتا ہے اور کوئی ذکر دفکر میں مصروف ہوتا ہے۔ مختلف صور توں میں ہوتے ہیں ،کوئی نماز میں ہوتا ہے اور کوئی ذکر دفکر میں مصروف ہوتا ہے۔ ماکل مسائل مسائل مولی محمود الحن ،خانیوال

# العوال

مورين آت اورجات سلام كرنا شرعاً جائز نهيل السلام تحية الزائرين والذين جلسوا في المسجد للقرأة والتسبيح او لانتظار الصلوة ما جلسوا فيه لدخول الزائرين عليهم فليس هذا اُوانُ السلام فلايسلم عليهم ولهذا قالوا لو سلم عليهم الداخل وسعهم ان لايجيبوه ، كذا في القنية (عالمگيريه جلده صفحه ۱۳۲۵) وقط والله الله عليه الداخل الجواب صحح بنده محموج دالله عفاالله عنه بنده محموج دالله عفاالله عنه مفتى خيرالدارس ، ملتان ملتان مفتى خيرالدارس ، ملتان ملتان مفتى خيرالدارس ، ملتان مل

adbeadbeadbe

# تبلیغی جماعت کامسجد میں رہنااورسونا کیساہے؟

اکثرلوگ معجد میں آکرراتیں گذارتے ہیں حالانکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود جمرے میں سوتے تھے معجد میں نہیں سوتے تھے۔ ہم نے کئی علماء سے سنا ہے کہ معجد میں نہیں سونا چاہیے؛ کیونکہ معجد پاک جگہ ہے اور انسان کے ذہن میں شیطان ہر طرح کے خیالات بیدا کرتا ہے اور جولوگ اعتکاف بیٹھتے ہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن جماعت والے اکثر معجد کے اندر ڈیرہ ڈال لیتے ہیں حالانکہ ججرہ اور رہائش کی جگہ علیحدہ معجد میں ہوتی ہے اس کے باوجود وہ معجد کے اندر سوتے ہیں ۔ قرآن سنت کی روشنی میں اس کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمد يوسف، كيا كھوہ، خانيوال

العوال

معتلف اور مسافر کے لئے مجد بیل کھانے پینے اور سونے کی گنجائش ہے، الہذا تبلیقی جماعت کا پیوستور جائز ہے اس لئے کہ تبلیغ والے اکثر مسافر ہوتے ہیں، البذا بہتر بیہ ہے کہ اعتکاف کی بھی نیت کرلیا کریں اور اس کا بھی اہتمام کریں کہ مجد سے لمحق کوئی ایسا ججرہ وغیرہ ہو کہ جس میں تمام ساتھی مع ضروری سامان کے ساسکتے ہوں تو مجد میں نہ سوئیں۔ ویکرہ النوم و الاکل فیہ (ای فی المسجد) لغیر المعتکف و اذا اراد ان یفعل ذالک ینبغی ان ینوی الاعتکاف فید حل فیہ ویذکر الله تعالیٰ بقدر ما نوی او یصلی ٹم یفعل ما شاء ولا باس للغریب ولصاحب الدار ان ینام فی المسجد فی الصحیح من المذھب و الاحسن ان یتورع فلاینام (عالکیریہ، جلدہ، صفحالا) ..... فقط واللہ الله مفتی غیر المدارس، ماتان بندہ محمد اللہ اللہ مفتی غیر المدارس، ماتان

# مسجد صلوة كى حدود مين تغير كرده مكان مين بچول سميت رہنے كا تھم:

ایک ججرہ نما باپردہ مکان جو کہ لینٹر کی مدد سے مسجد کے حن پر بنایا گیا ہے اس میں امام مسجد مع اہل وعیال قیام پذیر ہونا چاہتے ہیں ظاہر ہے کہ وہاں مجامعت کی نوبت بھی آئے گی۔ازروئے شریعت اس کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... محداشرف،انگلش فيچرگورنمنث سكول،ملتان (الجو (رب

صورت مسئولہ میں برتفر برصحت واقعداس حجرہ میں بیوی بچوں کے ساتھ رہائش رکھنا جائز

بين تا جم اس مين مسجد كاسامان ركهنا درست بهوگا<sup>()</sup>

بنده محمد اسحاق غفر الله له

ا تنا حصہ جومسجد کے صحن کو گھیرے ہوے ہواستعمال کرنا

نائب مفتى خير المدارس، ملتان

جائز ہے واتی حصہ احتیاط کے ساتھ استعال ہوسکتا ہے اور راستہ ئی کسی اور طرف سے بنایا جائے۔والجواب سیجے

שוריקר/ון

محرعبدالله عفااللهعنه

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۱۲/۱۲ ماس

adosadosados

تجد کے حصہ کوا مام سجد کار ہائش کیلئے استعمال کرنا:

مجدكے لئے خريد شده زمين جس ميں مجدكے نام پربلانگ بنائي كئ ہواس مجدكا ايك

خريج: (١) .....لما في الدرالمختار: وكره تحريماً الوطئ فوقه والبول والتغوط لانه مسجد الى عنان سماء (الغ) الدرالخار، جداً، مؤداً ٥١١ ما الماجد)

(مرتب مفتی محمر عبدالله عفاالله عنه)

حصہ مجد کے پیش امام صاحب کے گھر کے ساتھ ملایا جائے اس کی سکونت کے لئے۔ تو کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے؟

سائل ....عبدالله حيدري

العوال

جتنا حصہ نماز کے لئے مخص کردیا گیا ہوخواہ وہ چھتا ہوا ہویا صحن کی شکل میں ہواس میں رہائش کے لئے مکان نہیں بناسکتے اور باقی جگہ میں مکان بنانے کی گنجائش ہے (۱) فقط واللہ اعلم محمد انور عفا اللہ عنہ محمد انور عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ، ملتان مفتی خیر المدارس ، ملتان مفتی خیر المدارس ، ملتان

### adbeadbeadbe

چودہ سال کے بچے کو سجد سے رو کنا جائز نہیں:

سائل (محرکاشف) نے اپنی بیٹھک میں درجہ قرآن کا مدرسہ بنایا ہوا ہے نماز کے لئے مہر میں اسی مدرسہ کے بیچ بھی جاتے ہیں جن کی عمر ۱۸ مارال سے زائد نہیں اب مسجد والوں (متولی) نے بچوں کومسجد میں آنے سے منع کیا کہ ان بچوں پر نماز فرض نہیں یہ نماز پڑھنے مسجد میں نہ آئیں تم بڑے آدی ہوتم آجایا کرودوچار مرتبہ اسی طرح ہوا بعد میں ہم نے بیٹھک میں مسجد میں نہ آئیں تم بڑے آدی ہوتم آجایا کرودوچار مرتبہ اسی طرح ہوا بعد میں ہم نے بیٹھک میں جماعت اداکر رہے جاءت کرانی شروع کردی ہے اور ہم سب لوگ بیٹھک میں کی روز سے نماز باجماعت اداکر رہے ہیں ہمارا یہ بیٹھک میں نماز پڑھنا ٹھیک ہے یانہیں ؟ اور ہم کیا کریں ؟

سائل ..... محمد كاشف، وبارى

التخريج: (۱).....ثاميه من ب: وكره تحريماً الوطئ فوقه والبول والتغوط لانه مسجد الى عنان السماء وكذا الى تحت الثرى (الدرالخارم الثاميه، جلد ٢، مغير ١٥١٠ (مرتب مفتى محرعبد الله عفا الله عنه)

۱۴/۵ اسال کی عمر کے بچوں کومتولی کامسجد سے روکنا درست نہیں اتنی عمر کے بیچے بلا کراہت مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز اوا کر سکتے ہیں (')ای طرح آپ کامسجد کی جماعت کو چھوڑ کر بیٹھک میں جماعت کروانا درست نہیں۔مسجد ہی میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھا فقظ والثداعكم

> بنده عبدالحكيم عفى عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان די/יו/חדייום

الجواب صحيح بنده عبدالستارعفاللهعنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

### adosadosados

مسجد کے وضوء خانے میں کپڑے دھونے کا حکم:

اگر کوئی مسافر طالب علم کسی مسجد میں جہاں عام طور پر وضوء کرنے کی جگہ بنی ہوتی ہے كيڑے دھوئے اور كيڑے دھونے كے چھنے مجد ميں پڑتے ہوں تواس سے كوئى دين جرم تون ہوگا؟ سائل ..... محمرقاسم متعلم خير المدارس، ملتان

نا پاک کیڑے ایس جگہ پر دھونا جہاں ان کے چھنٹے مسجد میں پڑتے ہوں جائز نہیں۔

لتخريج: (١) .....فاذا كانوا مميزين ويعظمون المساجد بتعلُّم من وليهم فلاكراهة في . خولهم ( تقريرات الرافعي على الثاميه ، جلد ٢ ، صفحه ٥١٨ ) (مرتب مفتى محمر عبد الله عفا الله عنه )

تخريج: (١) .....لما في الهندية: والرابع عشر ان ينزهه عن النجاسات (جلد٥ مقرا٣٢)

في الدرالمختار: وكره تحريماً الوطئ فوقه والبول والتغوط .....واتخاذه طريقاً بغير عدر ..... وادخال

جاسة فيه (جلد٢ صغه٤١٦) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

البنة اگر چھینے میں نہ پڑیں ان کی آواز اگر چہاندر پنچے تو کوئی جرج نہیں۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی خیر المدارس،ملتان نائب مفتی خیر المدارس،ملتان سائٹ ملتان ملتان

### adbeadbeadbe

مسجد كے نماز والے حصہ میں جوتوں سمیت جانا جائز نہیں:

ایک معجد کوشہید کر کے اس کے سامنے نئی معجد تغییر کی گئی ہے دوسری معجد پہلی سے اتنا دور ہے کہ پہلی معجد اس کے حق میں بھی نہیں آتی بالکل الگ ہے اور اب لوگ اس پر سے جوتے سمیت گذرتے ہیں ایبا کرنا درست ہے یانہیں؟ پہلی معجد کی تغییر والی جگہ اس کا صحن کہلائے گی یا مسجد؟ اورا گرایبا کرنا درست ہے یانہیں؟ پہلی معجد کی تغییر والی جگہ اس کا صحن کہلائے گی یا مسجد؟ اورا گرایبا کرنے پرکوئی وعید ہوتو وہ بھی ضرور تحریر فرما کیں؟

سائل ..... حافظ عبدالرحمٰن،ملتان

011/07/11/rz

الجوالب

موری جگرگرزرگاه کے لئے استعال کرنا درست نہیں۔ لما فی العالمگیریه: آن ارادو ان یجعلوا شیا من المسجد طریقاً للمسلمین فقد قبل لیس لهم ذالک وانه صحیح کذا فی المحیط (عالمگیریه، جلدا مفی ک۵۸) ......فقط دالته اللم المحیط (عالمگیریه، جلدا مفی ک۵۸) .....فقط دالته الله المحیط الجواب محیم بنده محمد الحکیم عفی عنه بنده محمد اسحاق عفر الله له بنده محمد اسحاق عفر الله بنده محمد الله بنده الله بنده محمد الله بنده محمد الله بنده محمد الله بنده الله بنده محمد الله بنده محمد الله بنده ا

adbeadbeadbe

مفتى خيرالمدارس،ملتان

# مسجد کے اندر جوتے لے جانے کا حکم:

ہم جس معید میں نماز پڑھتے ہیں اس کے حن میں (جو معید میں شامل کیا ہوا ہے) جو تیاں اتارتے ہیں اور پھر جولوگ باہر سے آتے ہیں وہ اس جگہ پر جہاں جوتے رکھے ہوتے ہیں تھوک دیتے ہیں اور پھر ہم اس جگہ پر مغرب، عشاء اور ضبح کی نماز اداکرتے ہیں۔ واضح فرما کیں کہ یہاں ہمیں مسجد کا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اور یہاں پر جوتے اتار ناٹھیک ہے یا نہیں؟ میں مسجد کا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اور یہاں پر جوتے اتار ناٹھیک ہے یا نہیں؟ اور یہاں پر جوتے اتار ناٹھیک ہے مان الحق رشیدی ساہوال سائل ..... عمران الحق رشیدی ساہوال

# الجوال

> بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۳۲۴/۴/۲

التخريج: (۱) .....لما في الشامية: أن دخول المسجد متنقلاً من سوء الادب (جدام مؤر۵۱۸) وفيه ايضاً: يجب تنزيهه عن المخاط و البلغم (ثاميه جدام مؤر۵۲۵) وفي العالمگيرية: والثاني عشر أن لايبزق فيه (جده مؤرا٣) وفيه ايضاً: و دخول المسجد متنقلاً مكروه كذا في السراجيه (جده مورا٣)

(مرتب مفتی محمر عبدالله عفاالله عنه)

# (۱)مسجد میں تعویذ فروشی کا کیاتھم ہے؟

### (۲) نسواراستعالی کرے مسجد میں جانا:

(۱) .....پیش امام صاحب معجد میں دن کے تقریباً گیارہ بج تشریف لاتے ہیں ان کی آ مد کے ساتھ ہی ان کامسجد کے جمرے میں تعویذ وغیرہ دینے کا کاروبار شروع ہوجا تا ہے اور بیسلسلہ نماز عشاء تک جاری رہتا ہے تعویذ وغیرہ لینے کے لئے زیادہ ترعورتیں مسجد میں آتی ہیں کیونکہ امام صاحب مسجد کے جمرے میں بیٹھتا ہے اور جمرے تک جانے کے لئے مسجد کوراستہ بنانا پڑھتا ہے۔ صاحب مسجد کے جمرے میں بیٹھتا ہے اور جمرے تک جانے کے لئے مسجد کوراستہ بنانا پڑھتا ہے۔ اب معلوم نہیں کہ وہ عورتیں پاک ہوتی ہیں یا ایام میں ، اور ان کی موجودگی اور باتیں کرنے سے نماز میں خلل آتا ہے کیا مسجد میں تعویذ وغیرہ کا کاروبار درست ہے؟

(۲) ..... پیش امام صاحب بیز ااستعال کرتے ہیں اور اکثر بیز اان کے منہ میں ہوتا ہے اور اگر نماز کا وقت ہوجا تا ہے تو امام صاحب منہ سے بیز انکال کر پھینک دیتے ہیں اور کلی کر کے نماز پڑھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں وضوء سے ہوں۔کیا ایسی حالت میں امام صاحب کے پیچھے ہماری نماز ہوجاتی ہے؟

سائل ..... عبدالخالق منس آباد، ملتان

# الجوال

تعوید لکھنے کے لئے مجد سے باہرا نظام کیاجائے۔ کیونکہ یہ نماز میں خلل کا موجب ہے اوراس میں مجد کو گزرگاہ بنانا پڑتا ہے اور لوگ مجد کو انظارگاہ کے طور پر استعال کرتے ہیں جبکہ مجد کی تغییراس مقصد کیلئے نہیں اس لئے مجد میں تدریس تخواہ دار مدرس کے لئے جبکہ دوسری جگہ مہیا ہو کروہ ہے۔ ولو جلس المعلم فی المسجد والورّاق یکتب وان کان بالاجرة یکرہ الا ان تقع لهما الضرورة (ہندیہ، جلدہ، صفحہ ۱۳۲۱)

### اسی طرح فقہاء نے مسجد میں تعویذ فروشی کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔

رجل يبيع التعويذ في المسجد الجامع ويكتب في التعويذ التوراة والانجيل والفرقان ويأخذ عليه المال ويقول ادفع التي الهدية لايحل له ذالك (بنديه بجلده بسفي المال ويقول ادفع التي الهدية لايحل له ذالك (بنديه بجلده بسفي التي نماز الحاصل: مجد مين بيسلم من بيسلم من المنتنة فلايقر بن مسجدنا فان الملائكة تتأذى مما تتأذى منه الانس، (بخارى ومسلم) (مشكوة ، جلدا بسفي المالانكة تتأذى مما تتأذى منه الانس، (بخارى ومسلم) (مشكوة ، جلدا بسفي المالانكة تتأذى مما تتأذى منه الانس، (بخارى ومسلم) (مشكوة ، جلدا بسفي المالانكة تتأذى مما تتأذى منه الانس، (بخارى ومسلم) (مشكوة ، جلدا بسفي المالانكة تتأذى المنتنة فلايقر بن مسجدنا فان الملائكة تتأذى مما تتأذى منه الانس، (بخارى ومسلم) (مشكوة ، جلدا بسفي الملائكة المسلم)

وفي الشامية: قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخارى: قلت: .....

ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ماله رائحة كريهة مأكولاً او غيره وانما

خص الثوم هنا بالذكر وفي غيره ايضاً بالبصل والكراث لكثرة اكلهم لها (شاميه، جلد ٢، صفح ٢٠١٠).................................. فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۸/۱/۱۳۲۸

#### adosadosados

مسجد میں پھول اور حجنٹ یاں لگانا:

رمضان المبارک میں ختم قرآن کے موقع پر مسجد کومختلف چیزوں سے سجانا مثلاً چوناوغیرہ کرنااور کاغذی پھول پیتاں ں دغیرہ لگانااور جھنڈیاں لگانااور چراغاں کرنا کیسا ہے؟ سائل .....محمرشریف معاویہ

### العوال

جوچیز مسجد کو متحکم اور پخته کرنیوالی ہو بحسب ضرورت اسراف سے بچتے ہوئے جائز ہزائد حجنٹہ یاں اور پھول بیتاں وغیرہ لگانا میلا دیاختم قرآن کے موقع پر جائز نہیں ()

لما ورد في الدرالمختار: ويكره التكلف بدقائق النقوش ونحوها خصوصاً في جدار القبلة (الدرالخار،جلد۲،صفحه۵۲)......فقط والتداعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، مکتان ۱۲/۳ ما۱۸ ماه

### addisaddisaddis

ختم قرآن كى رات معدين جهنديان لكانے كاتكم:

رمضان المبارك ميں ختم قرآن والى رات مساجد كوجيند يوں سے يامخلف برقى ذرائع سے سجايا جاتا ہے؟ شرعاً اس كاكيا تھم ہے۔

سأئل ..... محمر كاشف ملك، ملتان

# الجوال

مسجد کوجھنڈیوں سے یا اور دوسری برقی آلات سے سجانا جائز نہیں کیونکہ بیہ ہندووں کی رسم ہادر صدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محض کسی قوم کے ساتھ مشابہت

التخريج: (۱)..... لما في البحر الرائق: ولا يجوز ان يزاد على سراج المسجد لان ذالك اسراف سواء كان ذالك في رمضان او غيره ولا يزين المسجد بهذه الوصية....... واسراج السرج الكثيرة في السكك والاسواق ليلة البرأة بدعة، وكذا في المساجد، ويضمن القيم، وكذا يضمن اذا اسرف في السرج في رمضان وليلة القدر (جلده مقيم ٢٥٠) (مرتب مفتي محمود الشعفا الشعن)

### adbeadbeadbe

معتكف كاحالت اعتكاف ميں ڈاكفانے سے متعلق كام كرنا كيسا ہے؟

زیدایک مبحد کا امام ہے اور ساتھ ہی ڈاکنانہ کا کام بھی سرانجام دیتا ہے، ماہ رمضان شریف میں فہ کورامام سجد کا اخیر عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ ہے۔ کیا امام سجد ڈاکنانہ کا ضروری سامان جوروز مرہ کے کام میں لایا جاتا ہے اعتکاف کی حالت میں اعتکاف کی جگہ پرر کھ کرڈا کانے کا کام پندرہ یا ہیں منٹ سرانجام دے سکتا ہے یا نہیں؟ شریعت میں اس کا کیا تھم ہے؟ اگر اس طرح کیا جاوے تواعتکاف سجے ہوگا یا نہیں؟

سائل ..... محدر فيق، يك نمبر١٠/خوشاب،سر كودها

التخويج: (۱)....لما في البحرالرائق: ولا يجوز ان يزاد على سراج المسجد لان ذالك اسراف سواء كان ذالك في رمضان او غيره ولا يزين المسجد بهذه الوصية......واسراج السرج الكثيرة في السكك والاسواق ليلة البرأة بدعة، وكذا في المساجد، ويضمن القيم، وكذا يضمن اذا اسرف في السرج في رمضان وليلة القدر (جلده، مغره ٣٦٠، ٣٥٩)

(مرتب مفتی محمر عبدالله عفاالله عنه)

### العوال

مسجد کے اندر بحالت اعتکاف ڈاکنانے کا کام کرنا مکروہ ہے ۔ لہذا اس کے آلات وغیرہ بھی مسجد میں نہ رکھے جائیں احضار مبیع کو فقہاء کرام نے مکروہ لکھا ہے اسی طرح خیاطت، تدریس اور کتابت کوبھی مکروہ قرار دیاہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط داللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان

DIFAA/A/FI

### adbeadbeadbe

مسجد کی حصت بھی مسجد کا ہی علم رکھتی ہے:

جارا گھرمسجد کے اوپر ہے اور ایک کمرہ بھی مسجد کی حصت کے اوپر ہے اور ایک کمرہ ایسی جگہ پر واقع ہے جومسجد تو نہیں لیکن مسجد کے جن سے گذر کر جانا پڑتا ہے۔ آیا حائضہ عورت کسی کام کی غرض سے ان کمروں میں جاسکتی ہے یانہیں؟

سائل ..... ايوب صابر منجن آباد

# الجوال

حائضہ عورت مسجد میں داخل نہیں ہوسکتی خواہ گذرنے کے ارادہ سے ہی کیوں نہ ہواور مسجد کی

حصت بحى مجدكم من ب-ومنها انه يحرم عليهما وعلى الجنب الدخول في المسجد

التخريج: (١) ..........لمافي الخانية: ويكره ان يخيط في االمسجد لانة اعد للعبادة دون الاكتساب (غانيالي بامش البنديه ، جلدا ، صفحه ٢٥)

(٢).....ويكره....كل عقد الالمعتكف بشرطه، وهو ان لايكون للتجارة بل يكون ما يحتاجه لنفسه او عياله بدون احضار السلعة (الدرالخارمع الثاميه، جلد ٢، صفح ٥٢٦)

وفيه ايضاً: لآن المسجد ما بني لامور الدنيا (شاميه جلدا صفى ٥٢٥) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

### adokadokadok

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے:

نماز جنازہ پڑھنامبحد میں کیسا ہے؟ جبکہ میت مبحد کی حدود سے باہر ہولیکن امام اور مقتدی مبحد کے اندر ہوں۔

سائل .....محمدا قبال محلّه غريب آباد ، حاصل پور الجو (رب

صورت مسئوله میں نماز جنازه مکروه ہے۔ ابوداؤدشریف میں ہے: من صلیٰ علیٰ جنازة فی المسجد فلاشئ له (جلد ۲، صفحه ۱۰۱، ط: رحمانیدلا مور)

# مسجد کی د بوار پر پروس کاههتیر رکھنا جا تر نہیں:

ایک مخص مسجد کی جارد بواری کے ساتھ مکان بنانا جا ہتا ہے اس کاارادہ ہے کہ سجد کی دیوار جو کہ پہلے سے تیار کھڑی ہے اس کومکان کی مجھلی دیوار بنا کراس کے اوپر حصت کا ملبہ ڈال دے۔ کیا اس طرح کرنے کی شریعت میں دخصت ہے؟ سائل ....عمر حيات ،ميانوالي

مسجد کی دیوار پرنداینے مکان کاهمتر ڈال سکتا ہے اور نہ ہی اپنے مکان کی حصت کا دوسراملبہ والسكتاب-اياكرناجار ببيل لما في الشامية: ولايوضع الجذع على جدار المسجد

وان كان من اوقافه وبه علم حكم ما يصنعه بعض جيران المسجد من وضع جذوع على جداره فانه لا يحل ولو دفع الاجرة (جلد اسفيه ٥٥٠)..... فقط والله اعلم

بنده محمراسحاق غفراللدليه

الجواب سيحج

الجواب ضجيح

بنده اصغرعلى غفرله معين مفتى خير المدارس، ملتان

عبداللهعفااللهعنه

تائب مفتى خير المدارس، ملتان ٢١١/٨ ١٣/٨ ١٣

صدر مفتى خيرالمدارس،ملتان

### addisaddisaddis

كيامسجد ميں سوال كرنے والے كوخيرات دينا كناه ہے؟

کوئی مخص مسجد میں سوال کرے تو اس کو خیرات دینی جاہیے یانہیں؟ سنا ہے کہ مسجد میں سوال کرنے والے کوخیرات دینا گناہ ہے؟

سائل ..... ضياءالدين، شيخوبوره

مسجد میں بھیک مانگنا اور سوال کرنا مطلقاً حرام ہے اور سائل کو خیرات دینے میں تفصیل ہے کہ اگر وہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہے تو منع ہے درنہ جائز ہے اور بعض کے نزد یک دینا بھی

### adbeadbeadbe

هم شده چیز کا اعلان مسجد میں جا تر نہیں:

مسجد کے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے دنیاوی اعلانات کرنا گاؤں کے لوگوں کی ضرورت کے لئے شرعا کیبیا ہے؟ جبکہ مقابل دوسری مسجد میں''اٹھارہ آنے'' لے کراعلان کرتے ہیں اُدھر بھی مجبوراً کیاجا تا ہے، کہ بلی کابل ادا ہوجاتا ہے۔

سائل ..... عبدالرشیدام مسجد چک نمبرگ\_ب/۲۳۲، جژانواله (النجو (گرب

اگراعلان کی ضرورت ہوتو اعلان کی جگہ سجد کے باہر بنائی جائے وہاں سے اعلان جائز ہو گا، سجد کے اندر سے اعلان گمشدگی درست نہیں کیونکہ حدیث شریف میں صراحة ممانعت آئی ہے (')

التخويج: (۱).....عن ابى هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سمع رجلاً ينشد ضالة في المسجد فليقل لا اداها الله اليك فان المساجد لم تبن لهذا (ابوداوَدشريف، جلدا مقوم) واخرجه الترمذي في سننه ولفظه: " واذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا لارد الله عليك" (تزرى، باب البي عن البيح في المجر، جلدا، مؤرسه)

وفي الدرالمختار: ويحرم فيه السوال....وانشاد ضالة او شعر (جلدا مفح ٥٢٣)

وفي الشامية: قوله "انشاد ضالة" هي الشي الضائع وانشادها السوال عنها وفي الحديث: "اذا رأيتم من ينشد ضالة في المسجد فقولوا لارد الله عليك" (الدرالتارم الثاميه كتاب الصلوة ، جلد ٢ ، صفح ١٥٢٣) (الدرالتارم الثاميه كتاب الصلوة ، جلد ٢ ، صفح عمو الله عفا الله عني عموم بوالله عنه الله عني الله عنه الله عنه عنه عموم بوالله عنه الله عنه الله

#### adbeadbeadbe

اجرت لے کرمسجد کے اسپیکرسے دنیاوی اعلانات کرنا:

(۱) .....کیاجامع مسجد کے اندر دنیاوی کاروبار کا اعلان کیاجاسکتا ہے؟

(۲).....قاری صاحب (امام مسجد) کاروباری اعلان مبلغ ۱۰روپے فی اعلان مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پرکرتے ہیں۔کیابیدقم کاروباری اعلان والی مسجد کے اخراجات پرجائز ہے یانہیں؟

سائل ..... جمال الدين، چكنبر ٢٧ رحيم يارخان

الجوال

ر . ورب (۱)....مبجد کے اندرد نیادی کاروبار کااعلان جائز نہیں ہے <sup>(۱)</sup>

لقوله تعالىٰ: وانَّ المساجد لله فلاتدعوا مع الله احداً (اللَّايم)

ولقوله عليه السلام: من سمع رجلاً ينشد ضالةً في المسجد فليقل لاردها الله

عليك فان المساجد لم تبن لهذا (مسلم شريف، جلدا، صفح ٢١٥)

ويدخل فيه كل مالم يبن له المسجد (مجمع بحارالانوار، جلرم، صفحه ا - 2)

(۲).....اگرسپیکر کی مشین ، مائیک اور ہارن وغیرہ مسجد کے اندر ہوتو اعلان جائز نہیں۔نہ پیسوں کے

التخريج: (١) .... والسابع ان لايتكلم فيه من احاديث الدنيا (عالكيريه، جلد٢، صفح ٢٢١)

وفي الخانية: انه اعد للعبادة دون الاكتساب (خانيكل بامش الهنديه جلدا اصفحه ٢٥)

(مرتب مفتی محمد عبدالله عفاالله عنه)

> محمد انورعفا الله عنه مفتی خیر المدارس، مکتان ۱۹/۵/۱۹ه

#### adbeadbeadbe

# (١) كم شده چيز كاعلان كيلية ايك حيله:

# (٢) دين امور كااعلان مجدمين جائز ب:

(١).....ا گركوئى بچه ياكوئى بردا آ دى كم موجائة كيامسجد كيپيكر پراعلان كياجائي يانبيس؟

(٢).....گريلوكوئى بھى چيزگم ہوجائے تو كيامسجد ميں اعلان كرسكتے ہيں؟

سائل .... محرصد يق، لياقت بور

# العوال

گم شدہ چیز کا اعلان یا دوسرے دنیاوی امور کے اعلانات مسجد میں جائز نہیں، اگرعوام کامطالبہ شدید ہوتو سپیکر اور ہارن خارجِ مسجد رکھ کر بالمعاوضہ اعلان کرنے کی گنجائش ہے البتہ دینی اعلانات مثلاً جنازہ وعظ وغیرہ کی اجازت ہے۔

مندييس ع: والخامس ان لا يطلب الضالة فيه (منديه، جلده، صفح ا٣٢)

وفي الدرالمختار: ويحرم فيه السوال .... وانشاد ضالة او شعر (جلدا بصفي ٥٢٣)

وفي الشامية: قوله "انشاد ضالةً" هي الشي الضائع وانشادها السوال عنها

وفي الحديث: "اذا رأيتم من ينشد ضالة في المسجد فقولوا لارد الله

رئيس دارالافتاء خيرالمدارس،ملتان

عليك (الدرالخارمع الثاميه جلدا منوسه)...... فقط والثداعلم الجواب منج بنده محمد عبدالله عفا الله عنه بنده عبدالتارعفا الله عنه

مفتی خیرالمدارس ،ملتان ۱۰/۹/ ۱۳۰۸

अवेरिक अवेरिक अवेरिक

مساجد، مدارس، جہادی یا فرہی تظیموں کیلئے مجدیس اعلان کرنے کا حکم:

عام طور پرمجد میں سوال کرنے سے منع کیا جاتا ہے اورای طرح کمشدگی کا اعلان کرنے سے منع کیا جاتا ہے اورای طرح کمشدگی کا اعلان کرنے سے مجھی منع کیا جاتا ہے لیکن سے جومعمول ہے کہ مجد میں کسی اسلامی مدرسہ وغیرہ کے لئے اس طرح کسی تنظیم کے لئے مسجد میں اپلی کی جاتی ہے اس کا شرعا کیا تھم ہے؟

سائل ..... حبيب الرحمن ، رجيم يارخان

العواب

بيبات محقق بكرم معرف فيركاسوال كرنام على تخطى رقاب اورايذا كي صورت على الله على معالية المعادة معلاء مطلقاً وينا شرعاً ناجا كزيد ورمخار على ب: ويعوم فيه السوال ويكره الاعطاء مطلقاً وقيل: ان تخطى (الدرالخار، جلد ٢، صغير ٥٢٣، ط: رشيد بيجديد)

مجد، مادى، جهادوغيره كے لئے مجد ملى چنده كرنا جائز ہے بشرطيك كى نمازى كے لئے توليش كاباعث ند بئے حضور صلى الله عليه وللم كام جديل چنده كرنا اور اور حضرات صحاب كرام كاچنده دينا ابت ہے۔ عن المنذر بن جرير عن ابيه قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في صدر النهار قال فجاء ه القوم حفاة عواة مجتابي النمار او العباء متقلدى السيوف عامتهم من مضر، بل كلهم من مضر فتعمر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن

واقام فصلى ثم خطب ..... تصدق رجل من ديناوه، من درهمه، من ثوبه من صاع بره، من صاع تمره حتى قال ولوبشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة كادت كفه تعجز عنها بل قد عجزت قال ثم تتابع الناس حتى رايت كومين من طعام وثياب حتى رأيت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهلل كانه مذهبة ( (لعرب ) (مملم شريف، جلدا موسلم)

بنده محد عبدالله عفاالله عند مفتی خیرالمدارس سکتان ۱/۱۰/ ۱۳۰

### अवेदिक अवेदिक अवेदिक

- (١) بلاضرورت شديده طلباء كوسجد من نفهرايا جائ
  - (٢)مجديس مدرسكيك چنده كرنا جائز ي:
- (٣) درسكاچنده مجدكے چنده يس شامل ندكياجائے:
- (۱) .....مبحد میں کسی متم کی دنیاوی تعلیم دینا یا سکول کے طور پراسے استعال میں لے آنا از روئے شریعت جائز ہے؟ نیز نابالغ مچھوٹے بچوں کومجد میں قرآن کی تعلیم دینا جائز ہے؟ جبکہ بیٹابت ہوا ہے کہ وہ بچمسجد کے احترام کولمح ظانیں رکھتے اور بلاخوف و خطرآ مدور فت جاری دکھتے ہیں اور پاکی بلیدی کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔
- (۲) .....مبریں مدرسہ کی صورت ہواور چوہیں کھنے کچھ بیرونی طلباءر ہائش کی خاطرسونے اور خوردونوش وغیرہ سے مبد کے احترام کولموظ ندر کھتے ہوں کیاسب کچھاز روئے شریعت جائز ہے

مسجد کی اہمیت عصمت اور اقد ارکو طحوظ خاطر رکھ کرتح برفر مائیں؟

(۳) .....کیا مجد میں مجد کے ذاتی استعال سے قطع نظر ایسی امداد بصور میں بندہ کی جائے کہ جو مجد پر تواستعال نہ ہولیکن ایک غیر ادارہ پر استعال ہوا وراسی غیر ادارہ کے لئے مجد کواستعال میں لا یا جارہ ہوکیا بیصورت جائز ہے اور مجد میں مجد سے لاتعلق ادارے کے لئے چندہ سے مجد کے حقوق ومفادات کے خلاف کوئی مباحانہ پہلونکل سکتا ہے جبکہ ایک مجد کی کوئی چیز دوسری مجد میں استعال کرنا منع ہے تو ادارہ غیر اگر چدد بی ہی کیوں نہ ہو مجد کی چارد یواری میں اس کے لئے چندہ کرنا از روئے شریعت جائز ہے؟ مثلاً میں ایک مجد کا صرف پیش امام ہوں ، اور میں نے ایک مدرسہ بھی جاری کررکھا ہے اور اس مدرسہ کے لئے میں ہر جمعہ کو عوام سے چندہ وصول کروں اور اس چندہ کو حماب میں جمع نہ ہواور نہ ہی مجد کے مفاد کی مدرسہ پر استعال کی خاطر رکھا ہی اور چندہ مجد کے حماب میں جمع نہ ہواور نہ ہی مجد کے مفاد کی مفاد

الجواب

(۱)....طلباء کی رہائش کے لئے الگ کمرہ ہونا چاہیے ایساانظام نہ ہوتو مسجد میں رہنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ مسجد کااحتر ام پوراپورا بجالا یا جائے ۔

(۲) ..... د نیوی تعلیم کے لئے مسجد کواستعال نہ کیا جائے -

التخريج: (۱).....ولاباس للغريب ولصاحب الدار ان ينام في المسجد في الصحيح من المذهب، والاحسن ان يتورع فلا ينام كذا في خزانة الفتاوي (عالكيريه، جلده، صفحا٣١)

وفي الشامية: أن أهل الصفة كانوا يلازمون المسجد وكانوا ينامون، ويتحدثون (الغ) (شاميه، جلدا م صفي ٥٢٧) (٢)...... لان المسجد ما بني لامور الدنيا (شاميه، جلدا م صفي ٥٢٧)

وفي الهندية: والسابع ان لايتكلم فيه من احاديث الدنيا (جلده صفحا٣٢) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

(۳) .....مبحد میں چونکہ قرآن مجید کی تعلیم دینا سخت ضرورت کے وقت جائز ہے دوسری جگہ مہیا ہو سکتی ہوتو ایسی جگہ تعلیم کا انظام کرنالازم ہے بیاس وقت ہے جبکہ مدرس شخواہ دار ہو۔ استادکو چا ہیے کہ بچوں کی نگرانی کرتار ہے اور مسجد کے احترام کا حکم دیتار ہے۔

(۲) .....مبحد میں مدرسہ کیلئے چندہ کی اپیل کرنے میں کوئی حرج نہیں (۲)جو چندہ مدرسہ کے لئے جمع کیاجائے اسے مدرسہ ہی میں خرچ کرنا جا ہے مبحد میں صرف نہ کیاجائے ۔.... فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفاالتدعنه

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۴/۳/۲ الجواب سيح بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبرالمدارس،ملتان

adosadosados

مساجد میں سحری کے وقت و تفے سے اعلانات کرنا:

دورمضان گزر گئے میری عادت ہے کہ محری کے وقت مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ ' بھائی روزہ والواتنے اسنے منٹ باقی رہ گئے ہیں جلدی سحری کھالو' دوسراجب سحری کا وقت ختم ہوجا تا ہے توروزہ بند کرلوفوراً وگرندروزہ نہیں ہوگا، دوسال ہو گئے میری یہی عادت ہے اس سال میں نے ایسا

التخريج: (١).....لوجلس المعلم في المسجد....فان كان المعلم يعلم للحسبة ....فلا بأس به لانه قربة وان كان بالاجرة يكره الا ان يقع لهما الضرورة (عالكيريه جلده مفيا٣٢)

وفيه ايضاً: وامّاالمعلِّم الذي يعلم الصبيان بأجرٍاذا جلس في المسجد يعلِّم الصّبيان لضرورة الحرِّ اوغيره لايكره (جلدا،صغيراا)

(٢).....عن عبدالرحمن بن خباب قال شهدت النبي صلى الله عليه وهو يحث على جيش العسرة فقام عثمان فقال على مأة بعير ....... فانا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عن المنبر وهو يقول ( (العربث) مكاوة شريف، جلد٢، صفحا ٥٦)

(٣) ....انهم صوحوا بان مواعاة غوض الواقفين واجبة (شاميه، جلد٢ بصفح ٢٨٣)

(مرتب مفتی محرعبدالله عفاالله عنه)

کیا تو ایک تبلینی ساتھی نے کہا کہ مجد ہے یا کوئی کلب کھر ہے ایمانیس کرنا چاہیے کہ بزرگ اس سے مع کرتے ہیں میں نے اس دن سے اعلان کرنا چھوڑ دیا ہے کہ واقعی بات تو درست ہے تو کچھ کلے والوں نے کہا کہ یار ، تو اعلان کرنا تھا بڑا فا کہ وہونا تھا کیونکہ بعض جابل ان پڑھ ہیں گھڑی کا پت فہیں چلا افران کے انظار میں رہے ہیں اور ہم افران تقریباً سات منٹ بحری کے وقت کے ختم ہونے کے بعد دیے ہیں اب تو ہم کھاتے رہے ہیں پت نہیں چلا میں نے کہا بھائی ابھی جھے شک بونے کہ بعد دیے ہیں اب تو ہم کھاتے رہے ہیں پت نہیں چلا میں نے کہا بھائی ابھی جھے شک

سائل .... صوفى الله ركعا، بيث معترو

## العوال

مساجد می سری کے وقت و تف و تف سے اعلانات کرنے کی شرعا مخوائش ہے۔

عن سالم عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تأذين ابن ام مكتوم (ترثري ،جلدا مغيمه)

ال يركش لكي ين ان التكرار كان للتسحير كما في كتاب الحج وهو المتبادر من الفاظ الصحيحين ليرجع قائمكم وينتبه نائمكم (ترزى شريف، جلدا مفه ١٣٩هما المرارمانيلامور)

ليكن مرف وقت بتايا جائ الاوت بنعت خوانى وغيره كى بالكل اجازت نبيس كيونكهاس ي

نمازتبجري فلل واقع موتاب .....

بنده مجرعبدالأعفاالأعنه

مفتى خيرالمدارس ملتان

m1070/11/10)

الجواب سحج

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالافتاء خيرالمدارس،ملتان

adbeadbeadbe

## مجدمیں محفل مشاعرہ کا انعقاد کیساہے؟

ہم نے اپنی مجد میں حضرت ابو برصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی یاد میں ایک محفل منعقد کی جس میں چند علائے کرام اور چند شعراء نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا جس پرلوگوں نے استے خیالات کا اظہار فرمایا جس پرلوگوں نے اعتراض کیا کہ مجد میں مشاعرہ منعقد نہیں کیا جانا چا ہے تھا۔ آپ تفصیل بتا کیں کہ کیا ایسا مشاعرہ مجد میں منعقد کرنا جا کڑے یانہیں؟

سائل .... مولوى معيدا حرسعيدى ميلسى ،ومارى

## العوال

شعرکامضمون اگرقواعد شرعید کے مطابق ہوتو شرعا ایے شعر پڑھنے کی اجازت ہے حضرات محابہ کرام میں سے حضرت حیان بن قابت اور حضرت عبداللہ بن رواحة مشہور شاعر بیں حضرت عائشہ ضی اللہ تعالی عنہا کے سامنے واقعدا کل کی وجہ سے حضرت حیان بن قابت کو برا بھلا کہا گیا تو حضرت حیان بن قابت کو برا بھلا کہا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ارشاد فرمایا کہ: لا تسبه فانه کان ینافع عن رسول الله صلی اللہ علیه و سلم (بخاری شریف، جلد اصفیه ۹۰)

حضرت حسان رضی اللہ تعالی عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی ججوکا جواب دیے کا بھم صادر فرمایا تھا اور ان کے لئے دعابھی فرمائی: باحسان: اجب عن رسول الله: اللهم ایده بروح القدس (بخاری شریف، جلدا، صفحه ۹۰۹) وعن البراء لمن النبی صلی الله علیه وسلم قال لحسان : اهجهم اوقال: هاجهم وجبر ئیل معک (بخاری شریف، جلدا، صفحه ۹۰۹) سوره شعراء کی آخرا یات انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھیں۔

مجد میں مضمون سیح پر مشمل اشعار پڑھنے کی اجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حاشیہ تر فدی شریف میں ہے: وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی غیر

حدیث رخصة فی انشاد الشعر فی المسجد ......وحمل احادیث الرخصة علی شعرحسن مأذون فیه کهجاء حسان الکفرة و مدحه صلی الله علیه وسلم (قوت المغندی عاشیر تذی شریف، جلدا، صفی ۱۸۱، ط:رحمانیدلا مور) جن بعض اعادیث میمانعت معلوم موتی بان کاممل ایسے اشعار بی کرجن کامضمون قواعدِ شریعہ کے مطابق نه مور المنع من انشاد الشعر بالمسجد محمول علی ما به هجاء او مدح بغیر حق (قوت المغندی عاشیر تذی شریف، جلدا، صفی ۱۸۱، ط:رحمانیدلا مور)

وفي الشامية: فما كان منه في الوعظ والحكم وذكر نعم الله تعالى وصفة المتقين

فهو حسن (شاميه جلدا ،صفح ۵۲۲، ط:رشيد بيجديد) ..... فقط والله اعلم

بنده محرعبداللدعفااللدعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان

018-6/2/9

الجواب صحيح

بنده عبدالستارعفااللدعنه

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

addsaddsadds



# المسائل شتى

## متولى سى محلّه داركومسجد مين نماز برا صف سينبين روك سكتا، جبكه باعث فتنه نه مو:

ا کیا وی کی ایک مسجد کے متولی سے پچھذاتی کاوش تھی اس کاوش کی بناء پراس متولی نے اس آ دمی کواپنے بندوں سے پکڑوا کر باہر نکلوا دیا اور کہا کہ' آ پ مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے کیونکہ مسجد محلّہ یا شہر کی نہیں بلکہ میں اس کا مالک ہوں' تو کیا کسی آ دمی کا یہ کہنا جائز ہے؟ اور ایسے شخص کو پیر بنانا جائز ہے؟

سائل ..... عبدالرشيد، بهاولپور

العوال

متولی کویی چین نہیں کہ محلّہ کے کسی آ دمی کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دے، البت اگر کوئی شخص فتنہ پرداز ہوتو اسے مسجد سے روکا جاسکتا ہے ''………فقط واللہ اعلم الجواب سجیح بندہ عبدالستار عفااللہ عنہ عبداللہ عنہ عبداللہ عنہ عبداللہ عنہ عبداللہ عنہ عبداللہ عنہ ملتان

BITAT/A/TT

التخريج: (۱)....لما في الدرالمختار: ويمنع منه وكذا كل موذ ولوبلسانه، وفي الشامية: والحق بالحديث كل من آذى الناس بلسانه، وبه افتى ابن عمر وهو اصل في نفى كل من يتأذى به (شاميه، جلدا ، صفح ١٥٢٦) كل من آذى الناس بلسانه، وبه افتى ابن عمر وهو اصل في نفى كل من يتأذى به (شاميه، جلدا ، صفح ١٥٢٦) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

addesaddesaddes

## جو خص باعث شروفساد ہو اُسے مسجد سے رو کنا:

ہمارے ہاں محلّہ میں ایک شخص فتنہ و فساد کی جڑ ہے خصوصاً مسجد کے معاملات میں دخل اندازی کرتا ہے آنے والے ہرامام صاحب پراعتراض ،اس کے ساتھ بدتمیزی اور بدکلامی کرتا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی امام زیادہ عرصہ نہیں تھہرسکتا نمازیوں کے لئے تکلیف اور پریشانی کا باعث ہے بعض او قات وہ لوگ بھی اس کو بھڑ کاتے ہیں جوخود تو مسجد میں نہیں آتے لیکن ان کووہ باعث ہے بعض او قات وہ لوگ بھی اس کو بھڑ کاتے ہیں جوخود تو مسجد میں نہیں آتے لیکن ان کووہ امام پہند نہیں ہوتا۔ تو کیاان حالات میں فتنہ و فساد ختم کرنے کے لئے ایسے شخص کو مسجد اور جماعت سے روکا جاسکتا ہے؟

سائل ..... حبیب،الله ایم، ڈی،اے، چوک ملتان (الجو (رب

جوفض حفظ وامن میں خلل انداز ہو، باعث شروفساد ہواور عام نمازیوں کوایذ ارسال ہو اسے مسجد و جماعت سے روکنا قانونِ شرع کے عین مطابق ہے۔ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اکل من هذه الشجرة فلا یقربن مسجدناولا يؤذينا بريح الثوم (اخرجه مسلم، جلدا ، صفحه ۲۰)۔

حضرات فقہاء کرام نے کوڑھی اور جس شخص کی بغل وغیرہ سے نا قابل برداشت بد ہوآتی ہوا سے بھی مسجد سے رو کئے کی اجازت دی ہے۔

چنانچ مافظ ابن جُرِّ فَحَ البارى مِن لَكُمَة بِن والحق بعضهم بذالک من بفیه بخو او به جرح لهٔ رائحة ، وزاد بعضهم فالحق اصحاب الصنائع كالسماك والعاهات كالمجذوم ومن يؤذى الناس بلسانه (جلد ۲، صفح ۲۳۷، ط: قد كي كتب فانه كراچى) در مختار مِن ب و اكل نحو ثوم و يمنع منه و كذالك كل موذ و لو بلسانه ( (لخ ) و في الشامية: والحق بالحديث كل من آذى الناس بلسانه و به افتى ابن

عمر ( (لنح ) ( درمختار مع الشاميه، جلد۲، صفحه ۵۲۵)......فقط والله اعلم بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیر المدارس، ملتان ماتان ۱۳۲۷/۳/۱۵

#### adosadosados

ايكمسجد ميں بيك وقت دو جماعتوں كاحكم:

ایک مسجد میں امام متعین ہے اذان اور جماعت با قاعدہ وقت پر ہوتی ہے جس وقت جماعت ہوئے جماعت ہوئے جماعت ہوئے ہوئے جماعت ہوں ہونت ہوں ہوئے ہوئے ہوئے ایک طرف نماز پڑھناشروع کرویتے ہیں۔ کیابیدوسری اذان اور نماز علیحدہ پڑھناجائز ہے؟

سائل ..... چوہدری رحمت علی ممیاں چنوں

## العوال

ایک ہی متجد میں ایک ہی وقت میں دواذا نیں کہنا اور دو جماعتیں کرنا شرعاً اوراخلا قابہت ہی بری بات ہے (ا) پتو ایک قتم کا نماز کے ساتھ مستحر ہے اگر عقائد کے ختلف ہونے کی وجہ سے ایک فریق دوسر نے ریق کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہے تو یہ دونوں فریق انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کر کے ایک فریق کے لئے کوئی دوسری علیحدہ جگہ کا انتظام کر دیں یعنی دوسری جگہ کا انتظام کرنا فیصلہ کر کے ایک فریق کے لئے کوئی دوسری علیحدہ جگہ کا انتظام کر دیں یعنی دوسری جگہ کا انتظام کرنا میں میں دھیا چاہے وہ دوسر نے ریق کے لئے مسجد بنانے میں امداد کرے تاکہ دوسر افریق بھی اپنی علیحدہ متجد بنا سکے، بہر حال جس طرح بھی ہو جھگڑا مسجد بنانے میں امداد کرے تاکہ دوسر افریق بھی اپنی علیحدہ متجد بنا سکے، بہر حال جس طرح بھی ہو جھگڑا

التخريج: (۱).....وقد علمت ان تكوار ها مكروه في ظاهر الرواية (شاميه، جلد ۲، صفحه ۸۰) (مرتب مفتي محم عبدالله عفا الله عنه) & AMA >

کی موجودہ صورت اختیار کرنا جائز نہیں اس کا تدارک بہت جلد کیا جائے۔فقط واللہ اعلم الجواب سيحج بنده اصغملي غفرله

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان

01720/11/1A

عبدالله غفرالله له صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

محلے داریا دوکان دار مسجد کا یانی استعال نہ کریں:

مسجد کی موقو فہاشیاء جیسے گھڑی نیکھے وغیرہ تواپنے گھریا دوکان پر ذاتی استعال میں نہیں لائے جاسکتے ۔ کیا اس طرح نکا یا ٹینکی وغیرہ کا یانی اینے گھریا ہوٹل میں لے جاکر استعال كياجا سكتاب يانبير؟

سائل .....مجمدعارف، ببيرواله

مسجد کی وقف اشیاء کومسجد سے باہر لیجا کر ذاتی ضرورت میں استعمال کرنا گناہ ہے اسی طرح پرمسجد کی ٹینکی کا یانی غیرنمازیوں کواستعمال کرنا اورمحلّه داروں اور دو کا نداروں کوایئے گھر اور دو کان میں لا نادرست نہیں ہے ۔ البتہ مسجد کا نلکا کوخود چلا کریانی بھرنا جائز ہے۔فقط واللہ اعلم

> بنده محمد اسحاق غفر الله له مفتى خيرالمدارس،ملتان DIMM/M/IL

الجواب صحيح بنده عبدالستارعفااللدعنه رئيس دارالافتاءخيرالمدارس،ملتان

التخريج: (١).....لمافي الهندية: متولى المسجد ليس له ان يحمل سواج المسجد الي بيته (جلدا مفي ٢٢٨) وفيه ايضاً: واذا وقف للوضوء لايجوز الشوب منه (عالكيريه،جلد٢،صفحه٣١٥) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

## اگرمسجد کامحراب درمیان میں نہ ہوتو اہام کامحراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے:

ہم نے مسجد کی لمبائی میں دس فٹ دائیں جانب اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے محراب در میان میں نہیں رہا۔ اب دریافت طلب اموریہ ہیں:

- (۱).....موجوده صورت میں محراب میں نماز پڑھنا جائز ہے یانہیں؟
  - (٢) .....کیاموجوده محراب میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟
  - (٣) .....كياموجوده محراب مين نماز بالكل نهيس موتى ؟
- (٣) ......كياموجوده محراب مين نمازير هنادرجات نماز كوهما تابع؟
- (۵).....کیااس محراب گوگرا کرنیامحراب درمیان میں بناناضروری ہے؟

سائل ..... محداسكم، بحكر

العوال

اگریہ محراب آسانی سے درست کیا جاسکتا ہے تو بہتر ہے درنہ ویسے ہی رہنے دیا جائے البتہ اگرامام محراب چھوڑ کرصف کے درمیان میں کھڑا ہوتو یہی صورت بہتر ہے ۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مسلمان مسلما

#### adbeadbeadbe

## مسجد میں گیس کے ہیٹر دائیں بائیں لگائے جائیں یاانسانی قدسے اوپرلگائے جائیں:

موسم سرمامیں ہمارے علاقے ایب آبادی مساجد میں گیس ہیر جلائے جاتے ہیں جن میں سے بعض ہیر قبلہ کی دیوار کی جانب ہوتے ہیں اور دوران نماز جل رہے ہوتے ہیں۔اب جواب طلب بات یہ ہے کہاس صورت میں نماز جائز ہوگی یانہیں؟ اور نماز میں کوئی کراہت لازم آئے گی یانہیں؟ مسائل سست مجمع عبداللہ خان،ا یب آباد سائل سست مجمع عبداللہ خان،ا یب آباد

#### الجوال

مجد میں گیس کے بیٹر جلانے کی بہترصورت بیہ کہ قبلہ کی جانب بیٹر جلانے سے احتراز
کیا جائے ، البت بدرج بم مجبوری بیٹر جلانے میں ایک صورت اختیار کی جائے کہ بیٹر کھڑا ہونے کی
حالت میں نمازی کے قدسے بلندہو۔ من توجہ فی صلاتہ الیٰ تنور فیہ نار تتوقد او کانون
فیہ نار یکرہ ولو توجہ الیٰ قندیل او الیٰ سراج لم یکرہ کذا فی محیط
السر خسی، وھو الاصح، (ہندیہ جلدا صفحہ ۱۰۸۱) مسلسلہ فقط واللہ اعلم
البر خسی، وھو الاصح، (ہندیہ جلدا صفحہ ۱۰۸۱) مسلسلہ فقط واللہ اعلم
بندہ عبدالتارعفا اللہ عنہ
بندہ عبدالتارعفا اللہ عنہ
رئیس دار الاقاء خیر المدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

محلّه کی مسجد میں نماز پڑھنا جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے: محلّه کی مسجد میں نماز پڑھناافضل ہے یا جامع مسجد میں جود وسرے محلے میں واقع ہے؟ سائل ..... محمد خالد، ملتان

التخريج: (۱) .....وفي المراقى: ويكره ان يكون بين يديه (اى المصلى) تنور او كانون فيه جمر لانه يشبه المجوس في حال عبادتهم (مراقي الفلاح، صفح ٣٦٢) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عند)

#### الجوال

محلّہ کی مسجد میں نماز کی اوا نیکی شرعاً افضل ہے بشرطیکہ محلّہ کا امام برعتی، فاسق وغیرہ نہ ہو بصورت ویگر صحح العقیدہ متقی امام کی اقتداء میں نماز اوا کریں۔ درمخار میں ہے: ومسجد حیّه افضل من الجامع (جلدہ، صفحہ ۵۲۲) و فی الشامیة: ومسجد حیّه وان قل جمعه افضل من الجامع وان کثر جمعه (شامیہ، جلداء صفحہ کا درشید بیجدید)

افضل من الجامع وان کثر جمعه (شامیہ، جلداء صفحہ کہ دروان ہوتو اسے چاہیے کہ وہ بلکہ اگر اپنے محلے والی مسجد ویران ہواور اس میں جماعت نہ ہوتی ہوتو اسے چاہیے کہ وہ اسی ویران مجد میں جائے اور اذان دے اگر کوئی نمازی نہ آئے تو اکیلے نماز پڑھے۔

امی ویران مجد میں جائے اور اذان دے اگر کوئی نمازی نہ آئے تو اکیلے نماز پڑھے۔
لما فی الشامیة: لو لم یکن لمسجد منز له مؤذن فانه یذھب الیه ویؤذن فیه ویصلی ولو کان و حدہ لان له حقاً علیه فیؤ دیه (شامیہ، جلد ۲ صفحہ ۱۳۵۵)..... فقط واللہ اعظم مفتی خیر المدارس، ملتان بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، مفتی خیر ا

#### adokadokadok

بدوں کسی وجہ ترجیج کے دوروالی مسجد میں نماز کیلئے جانا پسندیدہ ہیں:

ہمارے محلے میں دومسجدیں ہیں ایک ہمارے گھرکے قریب ہے اور دوسری کچھ فاصلے پر ہے تو کونی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہوگا بعض کا خیال ہے کہ جومسجد دور ہے اس میں جانا چاہیے کیونکہ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے قدم زیادہ ہوں گے اور ثواب زیادہ ہوگا۔

ماکل سیسہ محمداحسن علی پور

الجوال

مسجد بعید میں اگر شرعی وجه ترجیح نہیں اور قریبی مسجد میں کوئی مانع شرعی نہیں تو ایسی صورت

#### addisaddisaddis

کیامسجد کا حجرہ کرایہ پردینا جائز ہے؟

مسجد کی انظامیہ نے ایک شخص کو مسجد کا جمرہ کرایہ پر دیا ہے جو کسی پرائیویٹ کوشی پر چوکی برائیویٹ کوشی پر چوکی دار ہے سارا دن کوشی پر رہتا ہے کھانا وغیرہ ادھرہی کھاتا ہے اس نے مسجد کا انظامیہ کہ میرامخضر ساسامان ہے آپ مجھے مسجد کا حجرہ پانچ سورو پے ماہوار کرایہ پر دیدیں مسجد کی انظامیہ نے جمرہ کرایہ پر دیدیا کہ حجرہ تو ویسے بھی فالی پڑار ہتا ہے، البذا کرایہ پر دینے سے مسجد کی آمدنی کا ایک ذریعہ بن جائے گالیکن مجھے اس سے اختلاف ہے کہ انظامیہ نے ایک فلط قدم اٹھایا ہے۔ شرعاً اس کے بارے میں کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمدافضل، بل برارال،ملتان

#### العوال

بلاضرورت مسجد کا حجرہ کرایہ پر دینا مناسب نہیں کیونکہ مسجد کے احاطہ میں جو حجرے ہوتے ہیں وہ عموماً امام مسجد اور خدام مسجد کے لئے ہوتے ہیں،لہذاان کواسی کام میں لایا جائے تاہم 
> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۰/۲۴/ ۱۳۲۸

#### adosadosados

مسجد کامکان کرایه پردیناجائز ہے:

ہم نے اپنی مجد سے الحق، امام مجد کے لئے مسجد کی آمدنی سے مکان تغیر کرایا گرامام سجد کے جھے مجود یوں کی وجہ سے اس مکان میں بچوں کی رہائش سے گریزاں ہے اس صورت میں انظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ مکان کو کرایہ پرلگایا جائے تا کہ مجد کی آمدنی میں اضافہ ہو۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ مجد کی آمدنی سے بنا ہوا مکان کرایہ پرلگ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں لگ سکتا تو ہے ہوئے مکان کامصرف کیا ہوگا؟

سائل سس انظامیہ مجد قباء ، مسلم کالونی علی یور

#### الجوال

صورت مسئولہ میں مکان کرایہ پر دینا شرعاً جائز ہے۔ اذا وقف دارہ علیٰ الفقراء فالقیم یؤ اجو ھا (لانح) (ہند ہے، جلد۲، صفحہ ۱۸۸۸ ،الباب الخامس)
اس جزئیہ سے معلوم ہوا کہ وقف مکان کا اجارہ جائز ہے لیکن کرایہ مناسب ہونا

عا ہيے۔

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۳/۲/۲۳ه

الجواب سيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خيرالمدارس، ملتان غیرمسلم اگر کرایه کافی زیاده دی تومسلم کرایه دار سے مسجد کی دوکان لے کر غیرمسلم کودینے کا تھم:

ایک قطعه موقوفه ایک فخض (زید) کوکرایه پردیا ہوا ہے جبکه عمروکا مطالبہ ہے کہ بیز مین مجھے کرایه پردیدی جائے میں زید کی بنسبت زیادہ کرایہ اداکروں گا۔کیامتولی کویہ قل ہے کہ زید سے اجارہ ختم کر کے عمروکو دیدے؟ جبکہ "عمرو" غیر مسلم ہے اور" زید" جسکو پہلے سے زمین کرایه پردی ہوئی ہے وہ مسلمان ہے۔

سائل ..... محمداكرم، جنوني

الجوال

اگرغیرسلم اورسلمان کے کراییس تفاوت فاحش ہواورسلمان کرایددارا تا کرایددیے

کے لئے آ مادہ ہیں جتنا غیرسلم دینا چا ہتا ہے تو سلمان سے اجارہ ختم کر کے غیرسلم کودینا ضروری

ہے کیونکہ وقف کی رعایت مقدم ہے۔ لما فی الدر المختار: و کذا یفتی بکل ما هو انفع للوقف فیما اختلف العلماء فیه حتی نقضوا الاجارة عند الزیادة الفاحشة نظراً للوقف وصیانة لحق الله تعالی (درمخارم الثامیہ جلد المشاع احداً فانها لاتنقض وفیه ایضاً: فاذا کانت اجرة دار عشرة مثلاً وزاد اجر مثلها واحداً فانها لاتنقض بخلاف الدرهمین فی الطرفین (شامیہ جلد المشاع)

البته اگرسابقه کراید دارزا کدمقدار دینے کے لئے آمادہ ہوجائے تو پھرسابقه سلم کرایہ دار اولی ہے۔ المستأجر الاول اولی من غیرہ اذا قبل الزیادة ای الزیادة المعتبرة عند الکل. (الدرالخارمع الثامیہ،جلد ۲، صفحہ ۲۱۹)

الحاصل: اگرمعمولی فرق مویازیادتی کومسلم کرایددارسلیم کرلی تو پھروہ قطعہ زمین یا

DIFTY/0/1.

#### ados ados ados

سردی یا گرمی کی وجہ ہے کسی ایک مسجد سے نماز باجماعت کا سلسلہ منقطع کرنا جائز نہیں:

کوہاٹ کے نواح میں پتی نامی گاؤں ہے جس میں محلہ شیخاں میں دومسجد یں ہیں۔ایک
ہوئی ہے جو جامع مسجد ہے۔ دوسری چھوٹی مسجد ہے چھوٹی مسجد میں پانی گرم کرنے کا انتظام ہے اور
چھوٹی مسجد بند ہونے کی وجہ ہے گرم بھی ہے۔ تو سردیوں میں احباب محلّہ چھوٹی مسجد میں نماز پڑھتے
ہیں۔ صرف ظہر کی نماز اور جمعہ بوئی مسجد میں پڑھتے ہیں۔ جبکہ موسم گر ما میں چھوٹی مسجد کو تالالگا دیا
جا تا ہے۔ اور روز مرترہ پانچ نمازیں نیز جمعہ کی نماز بوئی مسجد میں پڑھی جاتی ہیں۔ اب لوگوں کی
خواہش یہ ہے کہ دونوں مسجد میں سارا سال آباد رونی چاہمیں۔ جبکہ پچھا حباب کا اصرارہ ہے کہ اس
طرح اہل محلّہ میں بے اتفاقی ہوجائیگی۔ لہذا دوجگہ جماعت نہیں ہونی چاہیے۔

سأئل .... عبدالحميدكوماني

#### العوال

دونوں مسجدوں کو آبادر کھا جائے کسی بھی مسجد کو تالا لگانا درست نہیں۔ جولوگ بڑی مسجد کے قریب تربیں وہ اس کے قریب بیں وہ بڑی مسجد عیں نماز پڑھ لیا کریں، اور جولوگ چھوٹی مسجد کے قریب تربیں وہ اس میں نماز پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ مسجد کا ان پرخت ہے ۔ اور جمعہ سب لوگ بڑی مسجد میں ادا کر لمیا

التخريج: (١) .....در المرس ع: ومسجد حيّه افضل من الجامع (در المرام المرام في ٥٢٣)

وفى الشامية: بل فى الخانية: لو لم يكن لمسجد منزله منوذن فانه يذهب اليه ويؤذن فيه ويصلى ولو كان وحده، لأن له حقا عليه فيؤديه (شاميه، جلدا، صغي ٥٢٣) (مرتب مفتى محمود الله عفا الله عنه)

کریں، کوئی بھی شخص کسی کو کسی بھی مسجد سے روک نہیں سکتا، نیز لوگوں کے دل اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اگر ہم شریعت کے احکام پورے کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے امید کامل ہے کہ اس کو دلوں کے جوڑنے اور اخوت کا ذریعہ بنائیں گے، اور اگر شریعت کے احکام کی لا پرواہی کریں گے تو خطرہ ہے کہ اتفاق کے اسباب ہوتے ہوئے بھی نااتفاقی ہوجائے۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۷ / ۱۲۸ه

#### adbeadbeadbe

## بری مسجد میں دوصفوں کی مقدار چھوڑ کرنمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے:

مسجد کے حن اور برآ مدہ کا ایک ہی تھم ہے یا الگ الگ ہے بینی اگر کوئی نمازی صحن کی پہلی صف میں کھڑا ہواوراس سے اگلی صف برآ مدہ کی ہوتو برآ مدہ کی اس صف میں اس صحن میں کھڑ ہے ہوئے نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز ہے یانہیں؟

سائل ....عبدالرحن، سمجهآ باد،ملتان

#### الجوال

مسجد کے حن اور برآ مدہ کا تھم ایک ہی ہے، تاہم اگر بڑی مسجد ہو (جس کاکل رقبہ ۲۰ ہاتھ کا ہو) (' تو نمازی کے سامنے سے دوصف چھوڑ کر گذر نا جائز ہے اور اگر چھوٹی مسجد ہوتو نمازی کے سامنے سے

التخريج: (۱)..... قوله في المسجدالكبير، هوان يكون اربعين فاكثر، وقيل ستين فاكثر، والصغير بعكسة (الطحااوي على مراقى الفلاح، صفح ٣٣٣)

(مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

گذرنامطلقاً ناجائز ہے۔(کذافی احسن الفتاوی، جلد۳ مضحه ۴ میم)۔ فقط واللہ اعلم بنده عبدالستار عفا اللہ عنہ رئیس دارالا فناء خیرالمدارس، ملتان رئیس دارالا فناء خیرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

## (۱) برئى يا چھوٹی مسجد میں کوئی شرعی تحدید نہیں:

## (۲) بردی مسجد میں بھی فصل مانع اقتدا نہیں:

مسئلہ نمبر (۱).....اگر مسجد بہت بڑی ہو یا مکان بہت بڑا ہو یا جنگل ہوتو امام اور مقتد یوں کے درمیان دوصفوں کے چھو شخے سے بعد والوں کی اقتداء درست نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر (۲) ....مسجد میں جہاں بھی اقتداء کی جائے نماز ہوجائے گی مندرجہ بالامسائل کی روسے دوسوال قابل دریافت ہیں!

(۱)..... جس بڑی مسجد کا ذکر مسئلہ اولی میں کیا گیا ہے اس کی حد کیا ہے اس میں کم از کم کتنی بڑی مسجد کومسجد کیبیر کہا گیا ہے اور کتنی بڑی مسجد میں دوصف کا فاصلہ چھوڑ نامفسد نماز نہیں؟

(۲) ..... مسئلہ میں مذکورہ مسجد زیادہ سے زیادہ کتنی بڑی ہوکہ اس میں باوجود درمیان میں دوصف کا فاصلہ چھوٹ جانے سے مقتدی کی نماز ہو جائے گی دونوں قتم کی مسجد میں جو فرق ہے اس کی وضاحت مطلوب ہے۔"امدادالفتادیٰ" سے پیچقیق نہ ہوسکی۔

سائل .....اكرام الحق لنذاباز ار، راولينذى

#### (لجو (إب

(۱-۲)....فقہائے کرام سے بڑی مسجد کی کوئی مشخص تعریف منقول نہیں، البتہ جس مقام پر انہوں نے اس مسئلہ کو ذکر کیا ہے تو بڑی مسجد کی مثال بیت المقدس اور جامع مسجد قدیم خوارزم بتلائی ہے مجران دونول مجدول كى پورى تعريف اور تحديد نبيل كى ليكن ان دونول مجدول كے متعلق علامه شائ في في مندرجه ذيل بات نقل كى ہے۔ والمسجد وان كبر لايمنع الفاصل الا في الجامع القديم بخوارزم، فان ربعه كان على اربعة آلاف اسطوانة و جامع القدس الشريف اعنى ما يشتمل على المساجد الثلاثة: الاقضى، والصخرة، والبيضاء، كذا في البزازية (الله) (شاميه، جلد ۲، مفه ۴۰۰)

پس مذکورہ تحدید کے موافق پاکتان بھر میں اس قتم کی کوئی مسجد نہیں۔ نیز عالمگیری میں جب بیجز سُیل جاتا ہے کہ مسجد خواہ کتنی ہی بڑی ہواس میں فاصلہ مانع از اقتداء نہیں ۔اس لئے

معجد میں مطلقا فاصلہ کو افتداء سے مانع نہ کہا جائے ،خواہ صفیں متصل ہوں یا نہ، لہذا اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۳۸۰/۲/۲۱ الجواب سيح بنده عبدالله عفاالله عنه صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

اگرمسجد كارخ قبله عنه كافى مثاموا موتوجهت قبله برنماز برهى جائے:

ایک متحد قبلہ کے رخ سے ہٹ کر تغییر کی گئی ہے کیا اب نماز قبلہ کے رخ کا لحاظ کر کے پڑھی جائے ، یا متحد کی رعایت کی جائے ؟

سائل ..... محمدامین،چشتیاں

التخريج: (۱)..... بندييس ب: والمسجد وان كبر لايمنع الفاصل فيه كذا في الوجيز الكردرى (جلدام في ١٨٨) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عند)

#### الجوال

نماز جہت کعبہ کی طرف پڑھی جاوے مسجد کی دیواروں کی رعایت کرنا جائز نہیں۔اگروہ رخ کعبے دیڑھی تغیر ہو چکی ہوتو اس صورت میں مجد کے اندر رخ کے مطابق لکیریں تھینج کران پرنماز پڑھی جاوےمسجد کی تغمیر کو جا ہے سیدھا کریں یاویسے دینے دیں ان کی مرضی پر ہے لیکن نماز جہت کعبہ ہونی لازم ہے۔ عالمگیریہ میں ہے: ومن کان خارجاً عن مکة فقبلته جهة الكعبة وهو قول عامة المشائخ (منديه، جلدا ، صفح ٢٣) \_..... فقط والله اعلم عبداللهغفراللدله الجواب صحيح الجواب صواب بنده خرمحة المحلي بنده عبدالرحل كامل يوري مفتى خيرالمدارس،ملتان مهتم مدرسه هذا DIMYA/2/10 مدرس مدرسه خيرالمدارس،ملتان

#### addisaddisaddis

جائے نماز پر بنی ہوئی'' بیت اللہ اور مسجد نبوی کی تصویر' کا حکم:

جائے نماز یعنی مصلی پر بنائی گئی خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی تصویر کا کیا تھم ہے یعنی اس کی وہی حرمت اورعزت ہوگی جواصلی کعبہ اورمسجد نبوی کی ہے جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ اس پر بیٹھنا اور یاؤں رکھنا جائزے۔

سائل ..... محمد ياسين رباني ، چوك اعظم (ليه)

تصویر کا تھم اصل والانہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تصاویر اور مجسموں کوبھی گرا دیا جوحضرت ابراہیم علیہ السلام کے بتائے جاتے تھے.عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لمّا قدم مكة ابي ان يدخل البيت وفيه الآلهة (اى: الاصنام) فامربها، فاخرجت، فاخرج صورة ابراهيم واسماعيل فى الديهمامن الازلام. (بخارى شريف، جلد٢، صفح ١٢)

تا ہم روض که پاک اور بیت الله شریف کی تصویر پر پاؤں ندر کھیں اور نہ ہی اس پر بیٹھیں

ادب كا تقاضا يهى ہے۔

بنده محرعيدالله عفااللهعنه

مفتى خير المدارس، ملتان

DIPTO/A/IT

الجواب صحيح

بنده محمراسحاق غفراللدله

مفتی خیرالمدارس،ملتان

adbeadbeadbe



## احكام مصلى العيد والجنازة

## قبرستان كى وقف زمين مي عيد كاه بنانا:

''عیدگاہ بھر'' یہ بل از ۱۹۲۹ء جنازہ گاہ تھی بعد میں اس پرعیدگاہ بنالی گئی ہے ہرسال دریاچ ھتار ہتا ہے اس لئے عیدگاہ کوخطرہ لائق ہو چکا ہے اور اس دفعہ بارش کی وجہ سے اس کی شالی دیوار بالکل بتاہ ہو چکی ہے جن میں بھی کھنڈرات بن گئے ہیں اب اگر اس کو قابل استعال بنا کیں تو ہزاروں روپے کا خرچ ہوگا حالانکہ مخبائش نہیں ہے، نیز نزد یک قبرستان قدیم ہے جس کے ایک حصہ میں ایک قبر کے سواء باقی قبریں منہدم ہیں صرف جگہ ہموار ہے اور لوگوں نے اس میں دفن کرنا کرکے دیا ہے ابر چھوڈ کر کے دیا ہے ابر چھوڈ کر کے دیا ہے اب کیا سابقہ عیدگاہ کو ترک کرکے ایک قبر کوعیدگاہ کی چارد یواری سے باہر چھوڈ کر کے ایک قبر کوعیدگاہ کی چارد یواری سے باہر چھوڈ کر کے ایک قبر کوعیدگاہ کی چارد یواری سے باہر چھوڈ کر کے ایک قبر کوعیدگاہ کی چارد یواری سے باہر چھوڈ کر کے ایک قبر کوعیدگاہ کی چارد یواری سے باہر چھوڈ کر کے ایک قبر کوعیدگاہ کی چارد یواری سے باہر چھوڈ کر

سائل ..... عبدالجيد، مدرسه صديقيه بحكر

الجوارب

پرانی عیدگاه آباد کرنا ضروری ہے قبرستان کی زمین پرنٹ عیدگاه تغیر کرنا جائز نہیں (') فتا مان اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان ناسب ۱۳/۱۲/۱۳ الجواب صحیح عبدالله عفاالله عنه صدرمفتی خیرالمدارس، ملتان

التخويج: (١) .....لما في الهندية: سئل القاضى الامام شمس الائمة محمود الاوزجندى عن مسجد لم يبق (بقيرماشيا كلصفى برطاحة فرماكير)

## مغصوبرز مين كوعيدگاه مين شامل كرنے كاتكم:

ایک امام مجداوران کے دیگر معاون اشخاص نے عیدگاہ میں کچھ رقبہ کے اضافہ کا فیصلہ کیا ہوروہ رقبہ مستماق رحموں کا ہے اور مستماق رحموں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ اس کا رقبہ عیدگاہ میں ملایا جائے پس اگر فریق اول نے زبرد تی مستماق رحموں کا رقبہ عیدگاہ میں ملادیا تو کیا اس میں نماز پڑھنی جائز ہوگی یا نہیں ؟

پڑھنی جائز ہوگی یا نہیں ؟

#### العوال

مستماة رحمول (مالكه) كى اجازت كے بغير بيز مين عيدگاه ميں ملانا درست نہيں أوراليى صورت ميں اس ميں نماز پڑھنا مكروہ تحريم ہے ألى اللہ اللہ اللہ الجواب سجح الجواب سجح بندہ محمد اسحاق غفر الله له بندہ عبد الستار عفا الله عنه بندہ عبد الستار بالتان بندہ عبد الستار عنا بندہ عبد الستار عنا الله عنه بندہ عبد الستار عنا الله عنہ بندہ عبد الستار عنا الله عبد الله عنہ بندہ عبد الستار عنا الله عنہ بندہ عبد الستار عنا الله عنہ بندہ عبد الله ع

له قوم وخرب ما حوله واستغنى الناس عنه هل يجوز جعله مقبرة؟ قال: "لا" وسئل هو ايضاً عن المقبرة في القرئ اذا اندرست ولم يبق فيها اثر الموتى لاالعظم ولا غيره هل يجوز زرعها واستغلالها؟ قال "لا، ولها حكم المقبرة" (بنديه، جلد٢، سفيه ٢٠٠٠)

وفيه ايضاً: ولايجوز تغيير الوقف عن هيئته فلايجعل الدار بستاناً والخان حماماً (النع) (بتديي، جلدا ، مقيه ٢٩٩)

(۱) .....لما في الهندية: ومنها (اى من شرائط الوقف) الملك وقت الوقف (جدام مؤسم) وفيه ايضاً: ولو استحق الوقف بطل (جدام مؤسم)

وفى الشامية: وشرطه شرط سائر التبرعات افاد ان الواقف لابد ان يكون مالكاً له وقت الوقف ملكاً باتاً ولو بسبب فاسد وان لايكون محجوراً عن التصرف حتى لو وقف الغاصب المغصوب لم يصح (جلد٢، مغيره) بسبب فاسد وان لايكون محجوراً عن التصرف حتى لو وقف الغاصب المغصوب لم يصح (جلد٢، مغيره) (٢):....لمافى الدرالمختار: وكذا تكره في اماكن كفوق كعبة وطويق ..... وارض مغصوبة. (جلد٢، مغيره) (مرتب مغيره مغيرالله عقاالله عنه)

## شاملات میں عیدگاہ یا مدرسہ بناناکن شرا تط کے ساتھ درست ہے؟

ایک شہر کے اردگر دیکھ زمین شہر کے لئے بطور شاملات چھوڑی گئی تھی اس میں مسلم وہندو دونوں حق دار سمجھے جاتے تھے جس کلڑا پر کوئی قابض ہو جائے تو وہ کلڑا اس کا ہے خواہ مسلم ہو یا ہندو، گویا یہ وہ شاملات ہیں جس کو وقف کہتے ہیں جو بھی تقسیم نہ ہوگی صرف مکانات کیلئے ہے۔ آیا اس زمین میں عیدگاہ یا مسجد یا مدرسہ عربی قائم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سائل .... عليم محمطيع الله، شجاع آباد

## الجوال

الیی شاملات میں اکثریت لوگوں کی رضاء اور حکومت کی اجازت کے ساتھ مسجد اور

عيدگاه اور مدرسه بنا ناجائز ہے۔.... فقظ والله اعلم

بنده اصغرعلي

نائب مفتى خيرالمدايس، ملتان

DITZO/A/O

الجواب سيح بنده عبدالله غفرالله له

بنده عبدالله عفرالله له صدر مفتی خیرالمدارس، ملتان

#### वर्विक वर्विक वर्विक

## بلاضرورت عيدگاه كاحاطمين مدرسة ائم كرف كاحكم:

ایک خض نے عیدگاہ کے لئے کچھ زمین وقف کی ہے جس پر قبضہ ہوگیا ہے اور عیدگاہ کا احاطہ بن گیا ہے بعد ازاں وقف کنندہ فوت ہوگیا ہے۔ پھر ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ اس عیدگاہ کے احاطہ کے اندر شال کی جانب سے یا جنوب کی جانب سے یا کسی ایک جانب سے دو تین کو شھے بنالیے جا ئیں جو مدرسہ تعلیم القرآن بن جائے اور ان کو ٹھوں میں سے ایک کو ٹھے میں معلم القرآن نر ہائش کریں اور مدرسہ کا سامان ومصاحف وغیرہ رکھے جا ئیں تو کیا تھا ایسا کرنا جا کڑنے یا نہیں ؟ یعنی وقف کنندہ تو فوت ہوگیا، وہ تو فقط عیدگاہ کے لئے زمین دے گیا تھا

اباس کے بعد اہل اسلام اس کے وارثوں کی اجازت سے یابلا اجازت ان کے عیدگاہ کے احاطہ کے اندر کسی جانب میں مدر سِ تعلیم القرآن یا مدر سِ کتب عربیہ کیلئے مکان بنا سکتے ہیں یانبیں؟ سائل سست عبد الغفار، موضع بیٹ سیال، مظفر گڑھ (لاجھو (رب

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۸۸/۲/۱۵

#### adbeadbeadbe

عیدگاه کی زائداز ضرورت زمین میں مدرسه بنانا:

ایک شہر میں ایک وسیع وعریض قطعہ زمین عیدگاہ کے لئے وقف کیا گیا ہے اور اس میں عرصہ دراز سے عیدین کی نماز ادا ہوتی ہے اس قطعہ زمین کا مشرقی حصہ عیدین کے نماز یوں کی

التخريج: (۱).....لمافي الدرالمختار: شرط الواقف كنص الشارع اى في المفهوم والدلالة ووجوب العمل به (طد٢، صغي ٢٦٢، ط: رثيد بيجديد)

وفي الشامية: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (طد٧ مفي٢٨٢)

وفي العالمگيرية: ولايجوز تغيير الوقف عن هيئته فلايجعل الدار بستانا. (جلدا مُعْدِه ٢٩٩)

(مرتب مفتی محمر عبدالله عفاالله عنه)

ضرورت سے زائد ہے اس طیح اس کے اس میں کاشت ہوتی ہے اور متولیوں کی طرف سے وہ جگہ اجارہ پر
دی جاتی ہے اس شہر میں ایک بی جامع مجد ہے جس کے متولی وہ ہیں جوعیدگاہ کے متولی ہیں جامع
مجد کے ملحقہ مکانات میں عرصہ تمیں سال سے ایک مدرسہ عربیہ قائم ہے جس میں در سِ نظامی کی
کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور طلباء کے لئے جگہ کی قلت اور دوسری تکالیف کے پیش نظر اس بات کی
ضرورت محسوں کی جاربی ہے کہ بیہ مدرسہ جامع مجد کے ان مکانات سے کہیں اور نشقل کردیا جائے
اس لئے متولیوں کا بیہ خیال ہے کہ عیدگاہ کا وہ مشرقی حصہ جو، اب تک زیر کاشت رہا ہے ضرورت
سے بھی زائد ہے وہاں اس مدرسہ کی عمارت بنا دی جائے نیز حالت بیہ ہے کہ مدرسہ کیلئے ہر ممکن
کوشش کی گئی ہے مگر کوئی اور جگہ نہیں مل سکی جبکہ عیدگاہ والی جگہ مدرسہ کے لئے موزوں ہے ۔ تو کیا
عیدگاہ کے زائد حصہ میں مدرسہ کی تغییر کی جاسمتی ہے؟ مسئلہ کی توضیح فر ما کرمطمئن فر ما کیں ۔

عیدگاہ کے زائد حصہ میں مدرسہ کی تغییر کی جاسمتی ہے؟ مسئلہ کی توضیح فر ما کرمطمئن فر ما کیں ۔

سائل سے بھی دمفان نے مراسم اس کی جب مسئلہ کی توضیح فر ما کرمطمئن فر ما کیں ۔

سائل ..... محمد رمضان ، مدرسه اشاعت العلوم ، لائل پور ۱۸ م

العوال

عیدگاه کی موقو فدز مین میں مدرسہ کی تغیر جا ترنہیں کیونکہ بھری فقہاء کرام موقو فدز مین کو اس جہت پرصرف کرنالازم ہے جہال اسے وقف کیا گیا ہو ۔ اور موقو فدز مین کوندہ ی پیچنا اور نداس کے بدلے میں اور زمین لینا جا تز ہے۔ ولو کان الوقف مرسلاً لم یذکو فیه شرط الاستبدال لم یکن له ان یبیعها ویستبدل بها وان کانت ارض الوقف سبخة لاینتفع بها کذا فی فتاوی قاضی خان (ہندیہ ،جلد ۲ ،صفح ۱۰۰۱)

اورطويل مت كے لئے اجارہ پردينا بھی جائز نہيں۔فالمختار ان يقضىٰ بالجواز في

التخريج: (۱) .....انهم صرّحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه، جلد٢، صغي ٢٨٣) وفي العالمگيرية: ولايجوز تغيير الوقف عن هيئته فلايجعل الدار بستانا (الع ) (جلد٢، صغي ١٩٥٩) (مرتب مفتي محرعبدالله عفاالله عنه) الضياع في ثلاثِ سنين الا اذا كانت المصلحة في علم الجواز وفي غير الضياع يقضى بعلم الجواز اذا زاد على السنة الواحدة الا اذا كانت المصلحة في الجواز (عالمكيرية جلدا مفيهه)

بنده عبدالله غفرله خادم الافتاء خير المدارس، ملتان ۱۳/۳/۳ سا۳/۳

الجواب سيح خ م مواليا

بنده خیرمحرعفااللدعنه مهتم مدرسه هذا

#### अवेकिक अवेकिक अवेकिक

عیدگاہ کی حفاظت کے لئے عیدگاہ میں مدرسہ قائم کرنا:

اراضی وقف برائے عیدگاہ بایں صورت ہے کہ پچھاراضی (تقریباً دو کنال) قبل ازیں عیدگاہ کے نام تھی اور پچھاراضی (تقریباً ۱۳ کنال) عیدگاہ کانظم ونسق چلانے والی انجمن نے عوامی چند ہے اور عطیات کی رقم سے خرید کرشامل کی ہے اور اس تمام رقبہ کو عیدگاہ کا نام دیا گیا ہے جہاں عیدین کی نماز بھی ہرسال با قاعدگی ہے ہوتی ہے اب فہ کورہ انجمن عیدگاہ کی حفاظت اور اہلیان محلّہ کی سہولت کے لئے عیدگاہ فہ کورہ میں برائے تعلیم قرآن مجید درسگاہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے کیا انجمن ازروئے شرع ایسا کرنے کی مجاز ہے؟ مزید برآن یہ کہ درسگاہ کے علاوہ وہاں کوئی مجد تقییر کی جاسکتی ہے جبکہ مجدکی تقیرالل محلّہ کی ضرورت بھی ہے۔

سائل ..... محمدنواز، كهروژيكا

#### العوال

عیدگاہ کی حفاظت اور آباد کاری کے لئے مسجد یا درسگاہ بنانے کی گنجائش ہے۔ بشرطیکہ عیدگاہ میں تنگی واقع نہ ہولیکن بیرجگہ عیدگاہ کے لئے وقف رہے گی۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس،ملتان مفتی خیر المدارس،ملتان مفتی خیر المدارس،ملتان مفتی خیر المدارس،ملتان

#### addisaddisaddis

آبادی سےدورورانعیدگاه میں مدرسةائم كرنا:

ایک آ دی نے پچھز مین عیدگاہ کے لئے وقف کی پانچ چھد فعداس میں عید کی نماز پڑھی گئی گر وہ جگہ آ بادی سے چارفر لانگ دور ہے اب وہاں لوگ نماز پڑھنے نہیں جاتے عرصہ پندرہ سال سے بے آ باد ہے۔اب مالک اس جگہ کا کیا کرے؟ سائل ..... محمد عارف مشلع رحیم یارخان

الجوال

اس جگه کوئی دینی مدرسه قائم کردیا جائے (۲) ......فقط والله اعلم الجواب صحیح الجواب محیح

نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۰۱/۳/۲۸ه

بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان

التخريج: (١).....عن محمدبن سلمة اذا اقعدالرجل في المسجدخياطاً يخيط فيه، ويحفظ المسجد عن الصبيان والدوابّ لابأس به ..... لان فيه ضرورة (خانيط بامش البنديه، جلدا ، سفر ٢٧)

وفى فتح القدير: الخياط اذاجلس فيه (اى: المسجد)لمصلحة من دفع الصبيان وصيانة المسجد لابأس به للضرورة (جلدام قم٣٩٩)

(٢)......لا يجوز تغيير الوقف عن هيئته فلا يجعل الدار بستاناً ولاالخان حماماً ....... الا اذا جعل الواقف الى الناظر ما يرى فيه مصلحة الوقف (بنديه جلد ٢، صفح ١٩٠٠) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

## عيدگاه كيليخ وقف بلاث ميسكول بنانا جائزنهين:

(۱) .....نعیم ماڈل سکول کوضلع کونسل میانوالی کی طرف سے ایک قطعه اراضی برائے تغییر الاث ہوا عمارت تغییر کی گئی لیکن علاقہ کے ایک بااختیار آ دمی کو بیہ بات پسند نہ تھی وہی پلاٹ وزیراعلی سے منسوخ کروا کرٹا وُن کمیٹی برائے جنازہ گاہ ختقل کروا دیا اور سکول کی عمارت کو گروا دیا۔اب سوال بیہ ہے کہ کسی سکول کو جرا گرا کرو ہاں جنازہ گاہ کی تغییر اور میت کا جنازہ پڑھنا شرعاً جا کڑے یا نہیں جبکہ سکول نہ کور میں دینی و دنیاوی تعلیم ہوتی ہے۔

(۲) ..... پلاٹ فذکورہ ایک گہرے گڑھے پر مشمل تھا جے سکول انظامیہ نے اپنی جیب سے کافی حد تک مجرا بھارت کی تغییراورا بیٹوں کا خرج اس کے علاوہ ہے اور اس بھاری نقصان کی تلافی بھی ندگی گئے۔
(۳) ..... جنازہ گاہ فذکورہ ضد ، حمد ، ہٹ دھری اور بد نیتی سے محض سکول کو صفح ہستی سے مٹانے کیلئے بنائی گئی ہے کیونکہ اگر جنازہ گاہ کی تغییر کا ارادہ ہوتا تو پلاٹ فذکور ایک عرصہ در از سے خالی پڑا تھا اس پر پہلے کیوں جنازہ گاہ نہیں بنائی گئی سکول بن جانے کے بعد اور پھر سکول کو گرا کر الی جگہ جنازہ گاہ تغییر کرنے کا خیال کیوں آیا ، حالانکہ پلاٹ فذکور سے کمحق کافی سرکاری زمین بغیر استعال کے موجودہ ہنازہ گاہ قصبہ کے وسط میں ہے قصبے سے بہر قربرستان میں بھی اس مقصد کے لئے وافرز مین موجودہ جنازہ گاہ قصبہ کے وسط میں ہے قصبے سے باہر قبرستان میں بھی اس مقصد کے لئے وافرز مین موجودہ جنازہ گاہ قصبہ کے وسط میں ہے قصبے سے باہر قبرستان میں بھی اس مقصد کے لئے وافرز مین موجودہ ہے۔

سائل ..... پرسپل تعیم ماول سکول کمرشانی

## العوال

اگر حکومت نے جنازہ گاہ کی تغییر کیلئے اس جگہ کو وقف کر دیا ہے تو بیہ وقف تھیجے ہے اس پر جنازگاہ تغییر کیلئے دوسری سرکاری زمین کا مطالبہ کیا جائے۔فقط واللہ اعلم الجواب تھیجے میں مندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ مندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ مندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

שורור/ר/ום

## عيدگاه مين نماز جنازه پڙھنے کا حكم:

عیدگاہ کے اردگرد خالی جگہ موقو فہ ہونے کے باوجودعیدگاہ کی چار دیواری میں نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

سأكل ..... حافظ عبدالرحيم، تله كتك كيمل بور

## العوال

اما المتخذ لصلوة جنازة او عيد فهو مسجد في حق جواز الاقتداء ..... لا في حق

غيره،به يفتى، نهاية، فحل دخوله لجنب وحائض (درمخار، جلد٢، صفحه٥١٩)

عبارت مذاہے ظاہر ہے کہ عیدگاہ مسجد حقیقی نہیں ، اور کراہت مسجد میں ہے پس عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں۔ پیلیجہ ہامرہے کہ جنازہ گاہ الگ ہونی جاہے۔

شاميين ع: ويؤيد المسئلة ما ذكره العلامة قاسم في رسالته من انه روى "ان

النبي صلى الله عليه وسلم لما نعى النجاشي الى اصحابه خوج فصلى عليه في

المصلّى" (شاميه، جلد ٣، صفحه ١٥٠) ......فقط والله اعلم

بنده عبدالستارعفا اللدعنه

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۲/۶/۲ه الجواب صحيح

عبدالله عفااللهعنه

صدر مفتى خير المدارس، ملتان

#### वर्गेराहरू वर्गेराहरू वर्गेराहरू

وقف عيدگاه من فث بال كميلن كاحكم:

عیدگاہ جھنگ میں لوگ انظامیہ کمیٹی کی سستی کیوجہ سے والی بال اور فٹ بال کھیلتے ہیں اور اس بارے میں کئی دفعہ جھڑ پیں بھی ہوئی ہیں۔ کیا عیدگاہ میں فٹ بال اور والی بال کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟ سائل ..... ممبران عیدگاہ ، انظامیہ ، محلّہ چنداں والہ ، جھنگ صدر

#### العوال

موقوفه عيدگاه من فث بال وغيره كهينا جائز نبيل \_ كيونكه عيدگاه بعض احكام من مجدكاتكم ركتي به حيد الله عند فهو مسجد في ركتي به دلما في الدر المختار: واما المتخذ لصلاة جنازة او عيد فهو مسجد في حق جواز الاقتداء (جلد ۲، صفح ۱۵۱ ما ۱۵ ما المهاجد)

اور جب مبحد میں کھیلنا جائز نہیں تو عیدگاہ میں بھی کسی کھیل کی اجازت نہ ہوگی۔

ففي الشامية: واما مصلَّى العيد ..... يعطى له حكم المسجد في صحة

الاقتداء بالامام ..... ويجنب هذا المكان عما يجنب عنه المساجد

احتياطاً، خانيه واسعاف (جلد٢،صفي١٥٥٠ ط:رشيدبيجديد)

وفي البحر الرائق:ويجنب هذا المكان كما يجنب المسجد احتياطاً (جلده،صفي ١٨٨)

واقف نے بیجکہ جس مقصد کے لئے وقف کی ہے اس میں اسے صرف ہونا جا ہے اس کی

خلاف ورزى شرعاً جائز نبيل - شوط الواقف كنص الشارع اى فى المفهوم والدلالة ووجوب العمل به (درمخار، جلد ٢، صفح ٢٢٣)

انظامیہ کو چاہیے کہ کھیل کا میدان بچوں کے لئے الگ مہیا کریں اور عیدگاہ میں کھیل

فورى بندكرين \_ ..... فقط والله اعلم

بنده محرعبدالله عفاالله عنه

مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲/۲/۳۱۳ ه الجواب سحيح

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فمآء خيرالمدارس، ملتان

#### अवेरिक अवेरिक अवेरिक

عيدگاه كى وقف جكه يردوكانيس بناناتاكم آمدنى حاصل مو:

مارے شہر کی عیدگاہ شہر کے ایک کنارہ پرواقع ہے اور اس کے گرد چارد بواری ہے عیدگاہ

میں سوائے عیدین کے اور کوئی نماز ادانہیں کی جاتی۔ کیا اس عیدگاہ کی بعض زمین پرعیدگاہ کی آمدنی کیلئے دوکا نیں بنا کر کرایہ پر دینا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... انظاميمركزى عيدگاه، خير بورتاميوالي

## الجوال

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۹/۵/۵/۱۹

#### श्रवेक्षश्रवक्षश्रवक्ष

قبرستان كيليّ وقف خالى زمين مس عيدگاه بنانا:

جوز مین خالص قبرستان کے لئے وقف کی گئی ہواور قبری بھی بنائی جارہی ہوں اس زمین کے خالی کونے میں عیدگاہ بناسکتے ہیں یانہیں؟

سائل ..... حافظ عبدالرجيم، تله كتك، كمل بور

التخريج: (١).....لايجوز تغيير الوقف عن هيئته فلايجعل الدار بستاناً والاالخان حماماً (بتديه، جلدا، مني، ١٩٩٥) (مرتب مفتي محرعبدالله عفاالله عنه)

#### العوال

موقو فہ قبرستان کی زمین میں عیدگاہ تغییر کرنا درست نہیں، واقف کی شرا لکا کی رعایت کرنا ضروری ہے <sup>(1)</sup>۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ناسب ۱۳۸۲/۲/۲ الجواب صحیح بنده عبدالله عفالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس ، ملتان

#### addisaddisaddis

آبادی سےدورمسجد کوعیدگاہ کے لئے مقرر کرنے کا حکم:

ہمارے علاقے میں مجد آبادی سے پچھ فاصلے پر ہے اور اہلِ محلّہ کا نماز عید کیلئے علیحدہ عیدگاہ بنانے کا ارادہ ہے۔ اس لئے خیال ہے کہ مسجد چونکہ پچھ دور ہے اس لئے اس کوعید کی نماز کیلئے مخصوص کر دیا جائے بعنی عیدگاہ بنا دیا جائے شریعت کی روشنی میں کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟ کیلئے مخصوص کر دیا جائے بعنی عیدگاہ بنا دیا جائے شریعت کی روشنی میں کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟ اس سے فائدہ میہ ہوگا کہ مسجد قریب ہوجائے گی اور نمازیوں کیلئے مہولت رہے گی۔ سائل سے محمد احمد کمالیہ سائل سے محمد احمد کمالیہ

العوال

مذکورہ تجویز پڑمل کرنے کی شرعاً مخبائش ہے۔(عزیزالفتاوی صفحہ ۱۳۵۸)۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی خیرالمدارس،ملتان معتی خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (۱) .....لما في الدرالمختار: قولهم شرط الواقف كنص الشارع اى في المفهوم والدلالة ووجوب العمل به (جلد۲ مقر۲۲۳)

وفي الشامية: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (جلد٢ بسني ١٨٣) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

## عيدگاه كيلي وقف زين كا دوسرى زين سے تبادله جا ترجين:

ایک آدی نے عدگاہ کے لئے زمین وقف کی تھی اس وقف شدہ زمین میں تقریباً تمیں سال تک نما نوعید ہوتی رہی اور ابھی تک اس عیدگاہ کی زمین کا انقال نہیں ہوا، زمین وقف کرنے والا وفات پا چکا ہے، اب اس کی اولاد مطالبہ کررہی ہے کہ ہم اس عیدگاہ کی زمین کے بدلے سرکاری روڈ کے اوپراور بستی کے بالکل قریب زمین دیتے ہیں، ہم سے نئ جگہ لے اواور سابقہ عیدگاہ کی جگہ ہمیں واپس کردو ہم اس جگہ کو اپنے استعال میں لانا چاہتے ہیں، سابقہ عیدگاہ کے متعلق درج ذیل مسائل ہیں:

- (۱) ....عیدگاه ستی سے کافی دور ہے۔
- (۲).....مرکاری راسته وغیره نبیس جا تا۔
- (m) .....چوٹی سی سڑک ہاب اس کے بند ہونے کا خطرہ ہے۔
- (٣) .....اكربارش آجائے توكى دنوں تك عيدگاه كى طرف جانے كامسكہ ہے۔
  - (۵) .....اوگ عید کی نمازادا کرنے کے لئے فعلوں سے گزر کر جاتے ہیں۔
    - (٢) .....ضعيف العمر لوكون كاجانا مشكل موجاتا ہے۔
- (2) ....سسسسبتی والول کی خواہش ہے کے عید گالہتی کے قریب اور سرکاری سڑک پر ہونی جا ہے۔
- (۸)....سابقہ عیدگاہ کی دیواروں کا نام ونشان باقی نہیں ہے صرف دروازہ باقی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ عیدگاہ ہے۔
  - (٩) ....عيدگاه كى زمين الجمى تك ما لك كے نام ہاس كا انتقال نہيں ہوا۔

ان تمام وجوہات کی بناء پر اگر سابقہ عیدگاہ کی زین مالکِ زیبن کو واپس کر دی جائے اور اس کے متبادل زیبن سے ترب اور سرکاری سڑک کے پاس لے لیس تو کیا مالکِ زیبن سابقہ عیدگاہ کی زمین کو اپنے استعال میں لاسکتا ہے اگر گنجائش ہو، جبکہ اس کی شرط ہے کہ میں نئ عیدگاہ کی

زمین تب دوں گا جب مجھے سابقہ عیدگاہ کی جگہ استعال کرنے کی اجازت ہوم ہربانی فرما کر ہمارا یہ مسئلہ طل فرمائیں۔

سائل ..... ابلیان ہری چند

#### العوال

صورت مستولد على چونكه زين ايك مرتبه عيدگاه كيك وقف به وچكى بهاس كودومرى جگه مثلاً زراعت وغيره على استعال كرناشر عانا جائز بـ قال في البحر و ما اتخذ لصلو ة العيد لايكون مسجداً مطلقاً وانما يعطى له حكم المسجد في صحة الاقتداء بالامام وان كان منفصلاً عن الصفوف واما فيما سوى ذالك فليس له حكم المسجد وقال بعضهم: له حكم المسجد حال اداء الصلوة لاغير وهو والجبانة سواء ويجنب هذا المكان كما يجنب المسجد احتياطاً (الجرالرائق ، جلده ، مسخد)

نیز نماز عید کے علاوہ میں استعال کرنا غرضِ واقف اور تعظیم و تکریم کے بھی خلاف ہے۔ (کذافی امدادامفتین) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم الجواب صحیح بندہ عبدالکیم عفی عنہ بندہ عبدالسیار عفاللہ عنہ بندہ عبدالسیار عبدال

@IMTM/1+/rg

#### addisaddisaddis

## قبرستان میں جنازگاه تغیر کرنا:

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس، ملتان

کیا حدودِ قبرستان میں جنازہ گاہ کی تغییر درست ہے اور کیا اس جنازہ گاہ میں جنازہ پڑھنا درست ہوگا؟ ایک قبرستان (جوقد یم زمانے سے قائم شدہ ہے) کی چاروں طرف کی حدود سرکاری کاغذات میں درج ہیں بیہ جنازہ گاہ ان حدود کے اندر بن رہی ہے، جس جگہ جنازہ گاہ بن رہی ہے ۱۹۵۸ء میں اس جگہ کی قبروں کے اوپر سے جھیل ، سیلاب کا پانی بہتا اور چلتا رہا اور اس قبرستان کی قبروں کی اوپر سے جھیل ، سیلاب کا پانی بہتا اور چلتا رہا اور اس قبرستان کی قبروں کی بالائی زمین کومنہدم کر کے ملیا میٹ کرتا رہا حتی کے کوئی نشان ان قبروں کا ندرہا۔

سائل سست حافظ عبد الرحمٰن ، ملتان

## العوال

جب بیام محقق ہے کہ اراضی طذا قبرستان کے لئے وقف ہے جیبا کہ سوال سے ظاہر ہے اوراس وقت تک اپنی اموات کواس میں فن کرتے رہے ہیں تو ایک صورت میں اس اراضی پر جنازہ گاہ نغیر کرنا درست نہیں ہوگا کیونکہ تا وقتیکہ کہ کسی وقف کا مصرف باتی ہوا سے کسی دوسرے مصرف میں مشخول کرنا درست نہیں۔ شیوط الواقف تحنص الشارع مشہورضا بطہ ہے۔ فقط واللہ اعلم مشخول کرنا درست نہیں۔ شیوط الواقف تحنص الشارع مشہورضا بطہ ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ

نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۹۰/۸/۲۴

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان

#### श्चेक्रिक्रश्चेक्रिक्रश्चेक्रिक

## جنازگاه كيليّ وقف جكه ير بلاضرورت مجدتغيركرنا:

مستاۃ آمنہ ہوہ فتح محرنے اپنی زندگی میں ایک کنال رقبہ وقف برائے جنازگاہ بذریعہ
انقال نمبر ۲۱۳۲ مور خدے ا/جنوری ۱۹۹۳ء کو وقف قطعی کر کے موقع پر قبضہ دیدیا اس کے بعد اہل علاقہ چاردیواری کر کے جنازہ پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ اب پچھلوگ رقبہ فدکورہ پراپنی مسلکی مسجد بنانا چاہتے ہیں جبکہ فدکورہ جنازہ گاہ سے ڈیڑھا کیڑے فاصلے پر مسجد موجود ہے وہاں لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں اور جعہ بھی ہوتا ہے جبکہ اس علاقہ میں کوئی اور جنازہ گاہ نہیں ہے ، جولوگ مسجد بنانا چاہتے ہیں اکثر دور کے رہائش ہیں اور ان کی رہائش گاہوں پر مسجد میں موجود ہیں ، جنازہ گاہ کے خوشت شدہ جگہ پر مسجد بنانے سے اہل علاقہ میں اشتعال پایا جاتا ہے ، کیونکہ بستی طذا اور اس

کاطراف میں دیگر مساجد موجود ہیں اور دوسری جنازہ گاہ چار کلومیٹر دور ہے اور نہ کورہ جنازہ گاہ
کی اہل علاقہ کو اشد ضرورت ہے اس جنازہ گاہ کے ساتھ ایک چھوٹا قبرستان بھی موجود ہے۔
وقف جنازہ گاہ کے کاغذات منسلک ہیں موجودہ صورت میں اس جنازہ گاہ کو مسجد بنانا شرعاً جائز ہے یانہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جو ابتحریر فرمائیں۔
سائل ...... نذیراحمہ، قصبہ مزل

# العوال

برتفذیر صحت واقعہ صورت مسئولہ میں ندکورہ وقف جنازہ گاہ میں معجد تشری بنانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے جس کی مختلف وجوہ ہیں۔

(۱) .....واقف جس مقصد کے لئے وقف کرے اس میں صرف کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ واقف کی تصریح نص شارع کی طرح واجب العمل ہوتی ہے۔علامہ شامی فرماتے ہیں: فان شرائط الواقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع (شامیہ جلد ۲ بصفی ۵۲۷)

وفیہ ایضاً: شرط الواقف کنص الشارع فیجب اتباعه (شامیہ،جلد ۲،صفحه ۲۷)

(۲) .....گل ایک کنال رقبہ بینماز جنازہ کے لئے بھی بمشکل کافی ہوتا ہوگا۔

(۳).....اس جگہ مبحد کی چندال ضرورت بھی نہیں کیونکہ صرف ڈیڑھ ایکڑ کے فاصلے پر مسجد موجود ہے جبکہ قرب وجوار میں کوئی جنازہ گاہ موجود نہیں۔

(٣) .....مريد من نماز جنازه پر هناشرعاً مروه ب-وصلاة الجنازة في المسجد الذي تقام فيه الجماعة مكروهة (بنديه جلدا ،صفحه ١٢٥)

ایک عدیث پاک میں وارد ہے کہ جو محض مجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے کوئی اجزابیں۔ عن ابی هریرة قال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلیٰ علی

جنازة في المسجد فلاشئ له. (ابوداؤدشريف، جلد ٢، صفحه ٩٨)

الحاصل: يهجكه جس مقصد كے لئے واقف نے وقف كى تقى صرف اى استعال ميں لائى

جائه انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة. (شاميه جلد ٢ م في ٢٨٣)

.. فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۲۸/۸/۱۲

#### वर्गेक्षक्रवर्गिक्षक्रविक्र

مسجد کے فنڈ سے جنازگاہ تغیر کرنا کیساہے؟ وقف جنازگاہ کوشادی وغیرہ کیلئے استعال کرنا:

مسجد کے پیپوں سے بنی ہوئی جنازہ گاہ میں گاؤں کے لوگ شادی کے موقع پر مہمان کے مرتب کے موقع پر مہمان کھہراتے ہیں یادیگر کاموں کے لئے اس کواستعال کرتے ہیں (مثلاً دیکیں وغیرہ پکانا) آیا یہ جائز ہے؟ کشہراتے ہیں یائل ..... لقمان، ہارون آباد سائل ..... لقمان، ہارون آباد

## الجوارب

مبحد کی رقم کو جنازہ گاہ پرخرچ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے جن لوگوں نے اس کوخرچ کیا ہے ان پرضان لازم ہے کیونکہ انہوں نے اس رقم کوغیر مصرف میں خرچ کیا ہے وہ اتنی رقم مسجد کے فنڈ میں جمع کرائیں واقف نے جس کام کے لئے جنازہ گاہ کو وقف کیا وہی کام اس میں ہونا چاہیے۔ در مختار میں ہے: مشرط الواقف کنص الشارع (جلد ۲ مسفی ۱۸۳)

شادی کے موقع پرمہمان تھہرا نایا اس کے علاوہ دیگر کا موں کے لئے جنازہ گاہ کا استعمال اس کے مقصد کے خلاف ہے گاؤں کے لوگ مستقل شادی ہال بنائیں۔

المتخذ لصلوة الجنازة حكمه حكم المسجد حتى يجنب ما يجنب المسجد

كذا اختاره الفقية (عالمكيرية، جلدا ،صفحه ٢٥٧).....فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱/۲/۱۳۲۵ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا ف**ناء** خیرالمدارس، ملتان

#### अवेकिक अवेकिक अवेकिक

عندالضرورت جنازگاه مین نماز پڑھنے کی مخبائش ہے:

ایک جنازگاہ جو کہ قبرستان میں واقع ہے اوراس کے علاوہ قریب کوئی مسجد نہیں اور نہ ہی کوئی اور جنازہ اداکرنے کی جگہ ہے۔تو کیا نہ کورہ حالت میں نہ کورہ جنازگاہ میں پانچے وقت نماز ادا کرنے کی ازروئے شریعت اجازت ہے یانہیں؟

(نوٹ) جنازہ گاہ کی چارد بواری ہے اور سامنے سے قبریں دکھائی نہیں دیتی۔

سائل ..... فضل احمد

العوال

جنازگاہ میںعندالضرورت نماز پڑھنے کی مخبائش ہے۔

لما في المراقى: وتكره الصلاة في المقبرة الا ان يكون فيها موضع اعد للصلاة

لانجاسة فيه ولا قدر (مراتي الفلاح، صغير ١٩١)..... فظ والثداعلم

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتى خيرالمدارس، ملتان

بنده عبدالستارعفااللدعنه

miria/a/ia

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس، ملتان

الجواب سيحج

adbisadbisadbis



# ﴿ احكام القابر

# قبر کی زمین کا ذاتی ملک ہونا ضروری نہیں:

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کہاجا تا ہے کہ 'جس جگہ پہمردہ دفن کیا جائے وہ جگہ اس مردہ کی ملکیت ہونی چاہیے' یہ بات درست ہے یانہیں؟ اگر درست ہے تو کسی حوالہ سے نوازیں جین نوازش ہوگی

سائل ..... محمدانور، جهانیاں

العوال

قبر کی زمین کا ما لک ہو ناضروری نہیں ہال سی غیر کی ملکیتی زمین نہ ہوبلکہ وقف شدہ

قبرستان موتواس مين دفنانا درست ب- ثم لا فرق في الا نتفاع في مثل هذه الا شياء

بين الغنى و الفقير حتى جا زللكل النزول في الخان ..... و الد فن في المقبرة

كذا في التبيين، (مندبيجلد ٢، صفح تمبر ٢٧٧)

اورافضل سے کہ صالحین کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ و الا فضل الدفن فی

المقبرة التي فيها قبور الصالحين (مندبيجلدام في نمبر١٢١) - فقط والله اعلم

بنده عبدالحكيم عفى عنه

نائب مفتى خير المدارس، ملتان

01ro/1./ra

الجواب صحيح

بنده عبدالستار عفى عنه

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس، ملتان

adokadokadok

# وقف قبرستان میں قبرے زیادہ جگہ کومشغول کرنا:

قبر پر جارد بواری بغیر حیت کے بنانا ٹھیک ہے یانہیں؟

سائل..... بشيراحد، بلوچستان

## الجوال

بناعلی القبر ممنوع ہے لیکن چار دیواری کو بناعلی القبر قرار دینامشکل ہے۔لہذا گنجائش ہے جبحہ قبر ستان موقو فیہ نہ ہو،ورنہ زائد جگہ کامشغول کرنا چار دیوراری سے جائز نہ ہوگا ۔فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللهعنه

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۲/ ۱/۳۹۳۹ھ الجواب سيح عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok

موقو فه قبرستان میں اپنے خاندان کے افراد کی تدفین کیلئے جگہ مخصوص کرنا سیجے نہیں:

بعض لوگ وقف شدہ قبرستان میں خالی جگہ پرایک قبر بنا کردس قبروں کا تھڑا یا چار دیواری بنالیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیہ جگہ صرف ہمارے خاندان کی اموات کیلئے ہے، دوسرا کوئی مردہ اس جگہ میں فن نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ انکی خواہش ہوتی ہے کہ ہم اس دنیا میں بھی ا کھٹے رہے ہیں اور مرنے کے بعد بھی ا کھٹے رہنا چاہتے ہیں۔ کیا شریعت میں اسطرح کرنے کی اجازت ہے یا نہیں ۔ اور اسطرح کرنے کی اجازت ہے یا نہیں ۔ اور اسطرح کرنے کی اجازت ہے یا نہیں ۔ اور اسطرح کرنے کی اجازت ہے یا

سائل ..... على نواز، دهلى گيٺ ملتان

التخريج: (١)....لما في العالمگيريه: ثم لا فر ق في الا نتفاع في مثل هذه الا شياء بين الغني والفقير حتى جاز للكل النزول في الخان ..... والد فن في المقبرة (جلدنمبر٢،صفح٢٣)

(مرتب مفتی محرعبدالله عفاالله عنه)

## الجوال

قبرستان کیلئے وقف شدہ زمین کا کچھ حصہ اپنے خاندان کیلئے اس طور پرمخض کر لینا کہ کوئی دوسری میت اس میں دفن نہ ہو سکے ایساقبصنہ شرعاً جائز نہیں۔

مفتی خیرالمدارس ملتان ۱۳۲۸/۴/۲۲ھ

## adokadokadok

ا پنی مخصوص قبور کے اردگرد جارد بواری کرنے کا حکم:

تمیں، چالیس قبروں کے اردگر د چار د یواری بناناشر بعت میں جائز ہے یانہیں؟ سائل .... مجمء مرفاروق قریشی ، جنو کی

الجوال

موقو فه قبرستان میں ایباتصرف منع ہے (!) ......فقط واللہ اعلم بندہ عبدالستار عفااللہ عنہ

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۹۹/۲/۱۶ه

التخريج: (١).....لما في العالمگيرية: ثم لا فرق في الا نتفاع في مثل هذه الا شياء بين الغني والفقير حتى جازللكل النزول في الخان والرباط والشرب من السقاية والد فن في المقبرة كذا في التبيين (جلد نبر٢ إسفي ٢٦٦) جازللكل النزول في الخان والرباط والشرب من السقاية والد فن في المقبرة كذا في التبيين (جلد نبر٢ الله عقا الله عنه) (مرتب مفتي محمود الله عقا الله عنه)

# مسجد کی وقف زمین میں قبرستان بنانے کا حکم:

ایک آدمی کے پاس دس ایکڑ زمین تھی اوراس کے کوئی اصول وفروع نہیں تھے۔اوراس آدمی نے وفات سے قبل ساری زمین مسجد کے نام کردی۔اب اہل قربیاس وقف شدہ زمین میں سے دوا یکڑ زمین قبرستان کے طور پراستعال کرنا چاہتے ہیں۔کیا اہل قربیا ایسا کرنے کے مجاز ہیں؟ جبکہ قبرستان کیلئے مطلوبہ زمین کی رقم مسجد کوا داکر دیں۔

سائل ..... محمد عبدالله يوسف، توبه فيك سنگه

# الجوال

مصرف وقف میں تبدیلی جائز نہیں۔لہذااس وقف میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ساری زمین کی آمدنی مصارف مسجد میں صرف کی جائے ۔'' ......فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان سا/۹/۳۱هاه

#### <u> අග්රිය අග්රිය අග්රිය</u>

قبرستان میں اگر چہتد فین بند ہوجائے تب بھی وہ قبرستان ہی رہے گا:

- (۱) ....قبرستان کی زمین کتنے عرصے کے لئے نابقابل استعال ہوتی ہے؟
- (۲) .....کسی کی ملکیت میں بغیرا جازت کے میت کو دفن کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ زمین وقف نہیں کی گئی۔ سائل ..... حافظ عبدالرحمٰن ،ملتان

التخريج: (۱) .....لما في الشاميه: وفي الاسعاف ولا يجوزله ان يفعل الاما شرط وقت العقد ..... وفي فتاوى الشيخ قاسم: و ما كان من شرط معتبر في الوقف فليس للواقف تغييره ولا تخصيصه بعد تقرره ولا سيما بعد الشيخ قاسم: و ما كان من شرط معتبر في الوقف فليس للواقف تغييره ولا تخصيصه بعد تقرره ولا سيما بعد الشيخ قاسم: و ما كان من شرط معتبر في الوقف فليس للواقف تغييره ولا تخصيصه بعد تقرره ولا سيما بعد الحكم (ثاميه جلد المراب في المراب في المراب في الله عنه الله عن

## الجوال

(۱) .....فى العالمگيرية: وسئل هو ايضاً عن المقبرة فى القرى اذا اندرست ولم يبق فيها اثر الموتى لاالعظم و لاغيره هل يجوز زرعها واستغلالها قال "لا،ولها حكم المقبرة" (عالمگيريه، جلد٢، صفحه ٢٠٠٠)

روایت بالا سے معلوم ہوا کہ جوز مین قبرستان کیلئے وقف ہوگئ ہے اس میں لوگ اگر چہ اموات وفی ہوگئ ہے اس میں لوگ اگر چہ اموات وفن نہ کرتے ہوں اور وفن شدہ قبریں مٹ گئ ہوں تب بھی وہ زمین قبرستان کے حکم سے نہیں نکلتی اس کو کاشت کرنا اور کرایہ وغیرہ پر دینا شرعاً جائز نہیں۔

(۲) ..... دوسرے کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر دفن کرنا جائز نہیں اگر اجازت کے بغیر دفن کیا گیا تو سیما لک کی اجازت پر موقوف ہے اگر وہ راضی ہوجائے تو فیھا ورنہ میت اس جگہ سے نکال دی جائے۔لما فی العالم گیریة: میت دفن فی ارض انسان بغیر اذن

مالكها كان المالك بالخيار ان شاء رضى بذالك وان شاء امر باخراج الميت (عالمكيريي، فلدم، صفح ٢٥٢).......فقط والله اعلم

بنده محمد اسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان نامب ۱۲/۹/۱۲

الجواب صحیح محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان

### adokadokadok

قبرستان کی زمین پر قبضه کر کے رہائشی مکانات بنانے کا حکم:

سبتی ''گل شاہ'' میں ایک رقبہ مسجد کے لئے مخصوص تھا اور عرصہ تقریباً ایک صدی سے زیادہ چلا آرہا ہے اس میں مسجد اور قبرستان سنے ہوئے ہیں، مگر اب کچھ لوگ اسی رقبہ میں رہائشی

(۱)....میت کونکالنے کی بجائے مالک زمین کوزراعت وغیرہ میں استعال کی اجازت دیدی جائے۔(مرتب مفتی محمد عبداللہ عفااللہ عنہ)

مکان تغییر کررہے ہیں اور ان میں جانور بھی رکھ رہے ہیں جو کہ مسجد اور قبرستان کی بے حرمتی ہے ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم اس قبرستان اور مسجد کے حصہ دار ہیں۔ آیا کہ وہ اس مخصوص شدہ رقبہ برائے قبرستان ومسجد میں رہائشی مکان بنا سکتے ہیں یانہیں؟

سائل ..... محمد اسحاق بستی خیرشاه، ملتان

# الجوال

مسجد وقبرستان کے لئے وقف شدہ زمین پر قبضہ کرنا ناجا کر ہے اہل علاقہ پرلازم ہے کہ اس جگہ کو خالی کرا کیں۔ لان المقابر وقف من اوقاف المسلمین لدفن موتاهم لایجوز لاحد ان یملکھا (لانخ) (عرة القاری، جلد ۴، مفی کے ۱۲۸ ط: رشید یہ کوئٹہ)۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبدا کیم عنی عنہ بندہ عبدا کیم عنی عنہ نائب مفتی خیر المدارس، ملتان نائب مفتی خیر المدارس، ملتان

## अवेर्वहरू अवेर्वहरू

# قبرستان کی وقف زمین پرگھریامسجد تغمیر کرنا:

سی سرپرست یا ادارے کی منظوری کے بغیر قبرستان کی زمین پریا قبریں مسارکرکے مسجد بنانایا مربر بیانش کے لئے مکان بنانا جائز ہے؟ فتوی عنایت فرما کرمشکور فرما کیں۔ مسجد بنانایا مدرسہ بنانایار ہائش کے لئے مکان بنانا جائز ہے؟ فتوی عنایت فرما کرمشکور فرما کیں۔ سائل ..... رفیق احمسجانی

## الجوال

قبریں مسارکر کے گھر بنانا شرعاً جا تزنہیں ہے ۔ اسی طرح قبرستان کی زمین پرمسجد

بنا نا درست نہیں ہے۔'' بنا نا درست نہیں ہے۔'' بندہ محمداسحاق غفراللّٰدلیہ بندہ محمداسحاق غفراللّٰدلیہ

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۲۲/۸/۲۲هه

### නුවරුදු නුවරුදු නුවරුදු

# قبرستان كيلي وقف زمين مين مسجد بنانا درست نهين:

ایک قبرستان پرانا ہے اوراس میں قبریں بھی موجود ہیں بیز مین قبرستان کے لئے وقف ہے اوراس میں قبریں بیز مین قبرستان کے لئے وقف ہے اورا بھی تک یہاں پرمیتوں کو فن بھی کیا جاتا ہے۔ کیا ان قبروں کو گرا کرمسجد بنانا جائز ہے یانہیں اوراس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... محدنواز ،محلّه مبی شیرخان ،ملتان

الجوال

صورت مسئولہ میں برتقد برصحت واقعہ جب بیز مین قبرستان کے لئے وقف ہے اور انجمی تک لوگ اس میں اموات دفن کرتے ہیں تو ان قبروں کو مسالہ کرکے وہاں مسجد بنانا درست نہیں ('') درست نہیں ''(کذافی فناوی دارالعلوم، جلدا، صفحہ ۱۳۲۱).....فقط واللّٰداعلم

بنده محمداسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان نائب ۱۰/۲۹ الجواب صحیح خیرمجمدعفاالله عنه مهتم خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (١)....انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (شاميه، جلد٢ ، صفح ٢٨٣)

(٢)....لما في الهنديه: وسئل هو ايضاً عن المقبرة في القرى اذا اندرست ولم يبق فيها اثر الموتى لاالعظم ولا غيره هل يجوز زرعها واستغلالها؟ قال"لا، ولها حكم المقبرة" (جلد٢، صفحه ٢٧٠)

(مرتب مفتی محمد عبدالله عفاالله عنه)

# قبرستان كيليّ وقف زمين مين مسجد ومدرسه بنانے كاحكم:

ایک شخص نے پچھ رقبہ قبرستان کے لئے وقف کیا تھا جس میں تین یا چار قبریں بھی ہیں وہاں اب آبادی ہوگئ ہے اور وہاں کے لوگ اب مہدوں کو دفن ہیں کرنے دیتے ، جبکہ واقف زندہ ہے۔ آیا اب وہاں درس یا مسجد تعمیر کی جاسکتی ہے یانہیں؟

سائل .....ميان بشيراحمه، عارف واله، ساهيوال

## الجوال

اگرآ ئندہ بھی اسے بطور مقبرہ استعال کرنے سے مایوسی ہوتو وہاں مسجد ومدرستغمیر کرسکتے ہیں۔

قال ابن القاسم: لو ان مقبرة من مقابر المسلمين عفت فبنى قوم عليها مسجداً لم ار بذلك بأساء وذلك لان المقابر وقف من اوقاف المسلمين لدفن موتاهم لا يجوز لاحد ان يملكها فاذا درست واستغنى عن الدفن فيها جاز صرفها الى المسجد لان المسجد ايضاً وقف من اوقاف المسلمين لا يجوز تملكه لاحد فمعناهما على هذا واحد (امراد الفتاوي جلد المحقيم ٥٤٥عن شرح البخارى للعيني ، جلد الموضيم ٢٦٥عن شرح البخارى المعيني ، جلد الموضيم ٢٦٥عن شرح البخارى المعيني ، جلد الموالة المالي الشاعلم المسلمين المس

محمدانورعفااللهعنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۱/۱۲ و ۱۹/۱۹ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفااللدعنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان

#### adbeadbeadbe

# مسجد ومدرسه کی جگه میں واقف کی قبر بنانا:

الحاج فضل حسین اوران کی بیوہ صاحبہ نے تقریباً دو کنال سے زائد زمین مسجد کے لئے وقف کر دی اور پچھاور زمین لے کروہ بھی وقف کر دی تا کہایک مدرسہ،ایک مسجد اور دومیاں بیوی کی قبرین بن جائیں۔کیاایا کرناجائزے یانہیں؟

سائل ..... الحاج فضل حسين ، راوليندي

(لجو (ب

اگرتو پوری زمین مسجد کے لئے وقف اگر نے کے بعد قبریں بنانے کا کہا ہے تو اب وقف کے بعد آنہیں اس کاحق نہیں۔ اورا گرقبروں والاحصہ وقف ہی نہیں کیااوراس کواپنی قبروں کے لئے مخصوص رکھاتو وہاں قبریں بنانا درست ہے۔ گوعام قبرستان میں تدفیدن اولی ہے۔ فقط واللہ اعلم استحد

احقر العبادمحمدانورعفااللهعنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۲/۳ الجواب سيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خير المدارس ، ملتان رئيس دارالا فياء خير المدارس ، ملتان

## adosadosados

قبرستان کے درختوں کی قیمت مسجد پرخرچ کرنے کی بعض صورتوں میں گنجائش ہے:

ہمارے گاؤں میں ایک قبرستان ہے اس قبرستان میں بے حد گھنے درخت تھے ان درختوں میں موذی جانوروں نے بعض قبرول درختوں میں موذی جانوروں نے ڈیرے جمائے ہوئے تھے ان موذی جانوروں نے بعض قبرول میں سے مردوں کے اعضاء نکالخے شروع کردیئے۔جس پر ہمارے گاؤں کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ بیددرخت کا ف سکتا ہے، کہ بیددرخت کا ف سکتا ہے، کہ بیددرخت کا ف سکتا ہے، لیکن بعد میں فیصلہ ہوا کہ بیددرخت فروخت کردیئے جائیں اور دو تین ہو پاریوں نے ان درختوں کے دین بعد میں فیصلہ ہوا کہ بیددرخت فروخت کردیئے جائیں اور دو تین ہو پاریوں نے ان درختوں کے دین ہو پاریوں کی چارہ یواری اس کے دین کا کے اور ایک ریٹ پر درخت فروخت کردیئے گئے اس قم سے قبرستان کی چارہ یواری اس ہوسکتا تھا اگر ادھر ناکا دغیرہ دلگا ہے اتا تو وہ بھی چوری ہوجا تا اس

التخريج: (۱).....فاذا تم ولزم لايملك اى لايكون مملوكاً لصاحبه (الدرالخارمع الثاميه، جلد ٢ م في ٥٣٩) (مرتب مفتى محمع دالله عفا الله عنه) دوران مسجد کا کام زوروں پرتھا گاؤں کے معززلوگوں نے فیصلہ کیا کہ بیرقم مسجد کے کاموں پرلگا
دی جائے تب ہمارے گاؤں کے امام صاحب میلسی گئے اور وہاں کے مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھا
تو انہوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مشورہ کریں اگرتمہارے گاؤں کے تمام لوگ راضی ہوجا ئیں تو یہ
رقم مسجد کے کاموں پرلگائی جاسکتی ہے ایک دوجمعہ مشورہ ہوا اور فیصلہ مسجد کے حق میں ہوا اور وہ تمام
رقم مسجد کے کاموں پرلگائی گئی۔

سائل ..... نامعلوم

# الجوال

اگر قبرستان میں اس رقم کا کوئی سیح مصرف موجود نہ ہوتو ایسی صورت میں درختوں سے حاصل شدہ رقم مسجد برخرچ کرنے کی گنجائش ہے، بصورت دیگر جا ئرنہیں۔

ہندیہ میں ہے: سئل نجم الدین فی مقبرة فیھا اشجار ھل یجوز صوفھا الیٰ عمارة المسجد؟ قال: "نعم ان لم تکن وقفاً علیٰ وجه آخر" ((لغ ) (ہندیہ جلد ۲، صفحه ۲۵۲)) الحاصل: صورت مسئولہ میں مجدا تظامیہ پرشرعاً اس قم کی واپسی ضروری نہیں ۔ فقط واللہ اعلم الحاصل: صورت مسئولہ میں مجدا تظامیہ پرشرعاً اس قم کی واپسی ضروری نہیں ۔ فقط واللہ اعلم الحاصل الحاصل عمل مفتی خیر اللہ اللہ عنہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

## 206620662066

قبرستان کی زائداز ضرورت آمدنی مسجد میں صرف ہوسکتی ہے:

ایک عورت نے کچھ زمین قبرستان بنانے کے لئے وقف کردی، مگراس میں دو جارسال سے قبریں بنانے کی ضرورت نہیں پیش آئی۔اس لئے اس زمین میں فی الحال کاشت کی جارہی ہے اس کاشت کی آمدنی مسجد پرخرج کی جاسکتی ہے؟ اگربی آمدنی مسجد کے مصارف میں خرج نہ کی

جاسکے تواس آمدنی کا کیا کیا جائے؟

سائل ..... منظوراحد، جهلم

العوال

ندکوره آمدنی کوقبرستان میں صرف کیا جائے مثلاً اگرد یوار بنانے کی حاجت ہوتو وہ بنادی جائے اورا گرقبرستان میں اس کرنے کرنے کی حاجت نہ ہوتو مسجد میں بھی فرج کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ لما فی العالمگیریة: سئل نجم الدین فی مقبرة فیها اشجار هل یجوز صرفها الی عمارة المسجد؟ قال: "نعم ان لم تکن وقفاً علی وجه آخر" قیل له فان تداعت حیطان المقبرة الی الخراب یصرف الیها او الی المسجد؟ قال" الی ماهی وقف علیه" (عالمگیریے، جلد ۲، صفح ۲۷٪) .....فقط والله المخت الجواب یحم خرالدارس، ملتان الجواب یحم خرالدارس، ملتان مجتم خرالدارس، ملتان محتم خوالدارس، ملتان محتم خرالدارس، ملتان محتم خرالدارس م

## addisaddisaddis

قبرستان کے درختوں کو پیچ کر کنواں بنوانا کیساہے؟

کیافر ماتے ہیں مفتیان کرام مسکد طذا کے بارے میں کدایک آدمی نے زمین قبرستان
کیلئے وقف کر دی اس زمین میں درخت بھی ہیں، اب وقف کرنے کے بعد ان درختوں کو کاٹ کر
، ان کی آمدنی سے گاؤں والوں کی سہولت کیلئے کنواں لگانے کا ارادہ ہے۔ کیا وقف کے بعد ان
درختوں کی آمدنی کو استعال کیا جاسکتا ہے؟

سائل ..... عمر فاروق، قاسم بيله ملتان

## الجوال

#### adokadokadok

# قبرستان ہے گھاس وجھاڑیاں وغیرہ کا ٹنا کیساہے؟

(۱).....موقو فہ قبرستان میں بعض اوقات گھاس وغیرہ اگ آتی ہے اگر اس کو کاٹ کر استعال میں نہ لا یا جائے تو خشک ہو کرگل سڑ جاتی ہے اور ضائع ہو جاتی ہے۔لہذا اگر کوئی شخص گھاس کاٹ کر اپنے جانوروں کوڈال دیتو کیا شرعاً اس میں کوئی حرج تونہیں؟

(۲) ....ای طرح قبرستان میں جو کانے دارجھاڑیاں (انگریزی کیکروغیرہ) اُگ آتے ہیں توان کوکوئی شخص اپنے گھریلوایندھن کے لئے کاٹ سکتا ہے؟

سائل ..... محمد ناصر، چوک منڈا

التخريج: (١).....قال في الاسعاف: ويدخل في وقف الارض ما فيها من الشجر والبناء دون الزرع والثمرة كمافي البيع (شاميه،جلد٢،صفي،٢٥٥م رشيدبيجديد)

وفي العالمگيرية: ذكر الخصاف في وقفه اذا وقف الرجل ارضاً في صحته على وجوهٍ سماها ..... فانه يدخل في الوقف البناء والنخيل والاشجار كذا في المحيط (طِدًا اسْفِي٣٢٣)

(مرتب مفتی محمر عبدالله عفاالله عنه)

## الجوال

(۱) .....قبرستان سے خشک گھاس اور خشک شاخیس کا ثنا بلاشبہ درست ہے۔ تر گھاس اور شاخیس کا شخ سے حضرات فقہاء کرام منع کرتے ہیں اس کی ''علت'' مُر دوں کو تر گھاس کی تبیجات سے جونفع ہوتا ہے اس سے محرومی ہے۔ لہذا اس کی روشنی میں قبور کے درمیان یاراستوں پرموجود گھاس کو کا شخ کی اجازت معلوم ہوتی ہے، البتہ قبور کے او پر جو گھاس ہوا سے کا شخ سے احتر از کیا جائے الا یہ کہ وہ بہت زیادہ بڑھ جائے تو ایک صورت میں او پر سے اس کے کا شخ کی گنجائش ہے۔ ویکرہ قطع النبات الوطبة من اعلاہ دون الیابس (کیری صفحہ کا)

وفى العالمگيرية: ويكره قطع الحطب والحشيش من المقبرة، فان كان يابساً لاباس به، (عالمگيريه، جلدا، صفح ١٦٧)

adokadokadok

0/P/A/10

قبرستان كيليّ وقف زمين مين كهيلناشرعاً جائز نهين:

زیدنے دی (۱۰) مرلہ زمین اپنے ذاتی خاندان کے قبرستان کے لئے وقف کی ہے اور اس زمین کے اردگر در ہائش ہے اور اس زمین میں صرف ایک قبر بنی ہے تو یو چھنا ہے ہے کہ اس زمین کو جس پراہمی قبرین ہیں ہنیں کھیل کے لئے یا کسی دینی یا دنیاوی جلسہ کے لئے استعال کرنا درست ہے یا ہمیں ایک مولانا صاحب کا کہنا ہے کہ اس دس مرلہ زمین جوقبرستان کے لئے وقف ہے اس کو کسی دوسرے کسی دوسرے کام کے لئے استعال کرنا قبرستان کے احترام کے منافی ہے لہٰذااس کو کسی بھی دوسرے مصرف میں استعال کرنا جائز ہیں۔

مصرف میں استعال کرنا جائز ہیں۔

سائل سیدوجا ہت الحن

## الجوال

وقف مال ، وقف اشیاء ، وقف زمین صرف انهی مصارف میں استعال کرنا شرعاً ضروری ہے۔ جن مقاصد کے لئے ان کو وقف کیا گیا تھا۔ ان شرائط الواقف معتبر ۃ اذا لم تخالف الشرع (شامیہ ، جلد ۲ صفح ۲۸۲) مراعاۃ غرض الواقفین واجبۃ (شامیہ ، جلد ۲ صفح ۲۸۳) نیز کھیل اور دینی یا دنیاوی جلسہ کرنے کی صورت میں قبور کی بحرمتی ہوگی ، قبور کوروندنا شرعاً ممنوع ہے۔ ویکرہ البحلوس علیٰ القبر ووطؤہ ..... وعن ابی حنیفۃ لایؤطاً القبر الا لضرورة (شامیہ ، جلد ۳ ، صفح ۱۸۳ ، بالبخائز)

نیز ایک مرتبہ کھیل شروع ہوجانے کے بعدرو کنا مسئلہ بن جائے گا،اس لئے اسے کھیل وغیرہ کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۹/۲/۲۹

#### adokadokadok

# عورتوں کا قبرستان میں جانا کیسا ہے؟

عورتوں کو قبروں کی زیارت کے لئے جانا درست ہے یانہیں؟ اگر جائز ہے تو پھراس حدیث یعنی لعن اللّٰہ علیٰ ذائرات القبور کا کیامطلب ہے؟ اس کی ممل وضاحت قرآن و

حدیث کی روشنی میں بیان فر مائیں۔

سائل ..... مولانا قارى محمد يعقوب

# الجوال

قوله: " ولو للنساء" وقيل تحرم عليهن والاصح ان الرخصة ثابتة لهن. بحر، وجزم في شرح المنية بالكراهة لما مرّ في اتباعهن الجنازة وقال الخيرالرملي: ان كان ذالك لتجديد الحزن والبكاء والندب على ما جرت به عادتهن فلاتجوز، وعليه حمل حديث "لعن الله زائرات القبور" وان كان للاعتبار والترحم من غيربكاء والتبرك بزيارة قبور الصالحين فلابأس اذا كن عجائز ويكره اذا كنّ شوابّ كحضور الجماعة في المساجد.وهو توفيق حسن (شاميه، جلاس، صفح ١٤٨) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے زیارت قبور میں علماء کا اختلاف ہے کیکن درست قول بہے کہ اگرزیارت سے مقصود جزع فزع اور نوجہ کرنا ہے تواس وقت عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا درست نہیں ،اورسوال میں ذکر کردہ حدیث ای کے بارہ میں ہے، کیکن اگر قبور کی زیارت سے مقصود عبرت حاصل کرنا اور نیک لوگوں کی قبور کی زیارت سے برکت حاصل کرنا ہے تو بوڑھیوں کے لئے جائز ہا اور جوان عور توں کے لئے مکروہ ہے۔فقط واللہ اعلم بنده محمداسحاق غفراللدله مفتى خيرالمدارس،ملتان שומוץ/ד/ה

### adbeadbeadbe

مسلمانوں کے قبرستان میں غیرمسلم کو دفن کرنے کی اجازت نہیں:

ایک گاؤں میں قبرستان کار قبہ دوا یکڑ ہے جس میں مسلمان اور عیسائی مشتر کہ طور پراپنے

مُر دوں کو دفناتے ہیں عیسائیوں کیلئے علیحدہ کوئی جگہ نہیں ہے، کیا مسلمانوں کے قبرستان میں عیسائی مُر دوں کورکھنا جائز ہے یانہیں؟ اگرنہیں تو پہلے جوعیسائی مُر دے مسلمانوں کے ساتھ رکھے جا چکے ہیں،ان کووہاں سے نکالا جائے یانہ، آئندہ کیلئے کیاصورت اختیار کی جائے؟

سائل ..... حافظ عبدالستارة زاد ،خطيب جامع مسجد ،ميال چنول

## الجوال

کسی کافر کومسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ غیرمسلم کو عذاب، کفر کے سبب یقینی ہے۔ وضغطۃ القبر حق لکن ان کان کافراً فعذابهٔ یدوم الی یوم القیامة. (شامی، جلد۳، صفحه ۴۹، ط: رشید بیجدید)

> بنده محرعبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/۵/۱۸

الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فمآء خیرالمیدارس ،ملتان

#### adokadokadok

قبرستان میں قرآن کریم کی تلاوت جائز ہے:

# عشره محرم میں قبروں کی لیائی کا حکم:

د کیھنے میں آیا ہے کہ عشرہ محرم میں لوگ جوق در جوق قبرستان میں جاتے ہیں اور قبروں کی صرف ماہ محرم میں لیائی ،صفائی اور درستی کرتے ہیں اور بعد میں مسور کی دال قبر پر بھیرتے ہیں ، قرآن مجید قبرستان میں ساتھ لے جاتے ہیں ،اور قبر پر بیٹھ کر تلاوت کرتے ہیں ،کیا قرآن پاک کو قبرستان میں لے جاکر پڑھنا سیجے ہے؟

سائل ..... عبدالعزيز مظفر گڑھ

## الجوال

(۱)....قبروں کی لپائی بے حرمتی سے بچانے کیلئے امر مستحسن ہے،لیکن عشرہ محرم کی شخصیص درست نہیں،شرعاً اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

(٢)....قرآن كريم كى تلاوت قبرستان مين جائز ب- بنديد مين ب: قرأة القرآن عند القبور عند محمد لاتكره ومشائخنا اخذوا بقوله (بنديه جلدا مفحه ١٢١) - فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۱/۱۲ ۱۳۹۱ه

adokadokadok



# ﴿ احكام المدارس

مايتعلق بتعمير المدرسة وتوسيعها

# مدرسه میں سرکاری زمین شامل کرنے کا تھم:

ایک مدرسہ کے ساتھ سرکاری زمین پڑی ہے مدرسہ والوں کوایک مرلہ زمین درکارہے مدرسہ والوں نے جب سرکاری ملاز مین سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو مدرسہ کے لئے ضرورت ہوت مدرسہ میں ایک مرلہ زمین شامل کرلو۔ آیا بیز مین مدرسہ والوں کولینی جائز ہے یانہیں قیمت سے لئے عدرسہ میں ایک مرلہ زمین شامل کرلو۔ آیا بیز مین مدرسہ والوں کولینی جائز ہے یانہیں قیمت سے لئے جیں یابلا قیمت بھی؟ گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ ارشاد فرمائیں۔ سے سائل سیسہ محمد معاویہ مدنی مشالیمار کالونی ملتان سائل سیسہ محمد معاویہ مدنی مشالیمار کالونی ملتان

# الجوال

مدرسہ ایسی جگہ بنانا چاہیے جو کسی مسلمان کی مِلک ہواور اس نے وہ جگہ برائے مدرسہ وقف کی ہویا برائے مدرسہ وہ جگہ خریدی ہواگر ایسی جگہ میسر نہ ہواور سرکاری زمین ہوتو اوّلاً وہ جگہ سرکار سے حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جائے اگر سرکار سے با قاعدہ اجازت نہ ل سکے تو اس تاویل سے کہ سرکاری جگہ سے عوام کو بھی فائدہ حاصل کرنے کاحق ہوتا ہے اور مدرسہ سے عوام کوفائدہ ہوتا ہے اور مدرسہ سے عوام کوفائدہ ہوتا ہو بخل نہیں کرتی اکثر منظوری

دے دیتی ہے تو اس امید پر وہاں مدرسہ جاری کریں کہ سرکا را جازت دیدے گی یا قیمتاً مل جائے گی۔ بعدہ اگر سرکا را جازت دیدے یا قیمتاً مل جائے تو وہ جگہ مدرسہ کے لیے وقف کر سکتے ہیں۔
(فآوی رحیمیہ جلد نمبر ۹ ہفحہ نمبر ۱۳۵) ....... فقط واللہ اعلم بندہ عبد انگلیم عفی عنہ بندہ عبد انگلیم عفی عنہ نائب مفتی خیر المدارس ، ملتان نائب مفتی خیر المدارس ، ملتان نائب مفتی خیر المدارس ، ملتان

#### adokadokadok

اہل اسلام کی مقبوضہ جگہ میں مدرسہ اور دوکا نیس بنانا کیساہے؟ حضرت مولا نامنظور احمد چنیونی کی طرف سے ایک سوال:

ایک رقبہ زمین جو کہ قدیم عرصہ سے ہندوقوم سے مقدمہ کر کے حاصل کیا گیا ہے اس وقت سے وہ مقبوضۂ اہل اسلام ہے۔ اس کے متولی کھو کھر قوم سے چلے آ رہے ہیں، اس کے ایک حصہ میں قبر ہیں تھیں اور ایک حصہ اس کا ویران پڑا تھا جس میں ایک چھوٹی محبداور ججرہ تھا جس میں ایک عالم دین درس و تدریس کی خدمت سرانجام دیتے تھے۔ موجودہ متولی نے ضرورت کی بناپر مسجد کی توسیع کردی۔ اور اس ویران جگہ کو آباد کر کے اس میں مزید چجرے بنا دیئے اور اسے بناپر مسجد کی توسیع کردی۔ اور اس ویران جگہ کو آباد کر کے اس میں مزید چجرے بنا دیئے اور اسے باقاعدہ دینی ادارہ ہے۔ عرصہ ہیں سال سے یوں ہمہ وجوہ خدمت کر رہا ہے۔ متولی فذکور نے اس خالی جگہ دینی ادارہ ہے۔ عرصہ ہیں سال سے یوں ہمہ وجوہ خدمت کر رہا ہے۔ متولی فذکور نے اس خالی جگہ کی چار دیواری بنا کر اسے قبروں سے علیحدہ کرلیا۔ قبروں کی شالی جانب جس طرف شارع عام ہے۔ ایک پچی دیوارتھی۔ جو معلی ایس سیلاب کی نذر ہوگئی۔ اس کے بعدوہ جگہ خالی ویران پڑی متی۔ اس جگہ دین اجائز تھرف شروع کردیا اور سڑک کیما تھ ملحقہ جگہ جو خالی پڑی تھی۔ اس جگہ یہ ناجائز تھرف شروع کردیا اور سرک کیما تھ ملحقہ جگہ جو خالی پڑی تھی۔ اس جگہ کی بنا اشروع کردیں۔ متولی صاحب نے اس جگہ کی

حفاظت اور حرمت کی خاطراس شالی جانب ایک پخته دیوار بنادی۔ اور جوجگه خالی پڑی تھی جس پر پئته دکانیں بنوانا چاہتے ہیں اس جانب بالکل اس جگه کے متصل پہلے چند دوکانیں اس مدرسہ کی موجود ہیں۔ جنگی آمدنی اسی دینی مدرسہ بالکل اس جگه کے متصل پہلے چند دوکانیں اس مدرسہ کی موجود ہیں۔ جنگی آمدنی اسی دینی مدرسہ برخرچ ہوتی رہی ہے۔ اب بعض حضرات متولی فدکور اور اس کے ساتھیوں سے ذاتی اور فرہبی عداوت کی بنا پر ان دوکانوں کے بنانے میں تخل ہیں اور انہوں نے عدالت میں اس کے خلاف مقدمہ دائر کررکھا ہے۔ اب صورت حال ہے ہے کہ عدالت کو شرعی اور دینی نقطہ نگاہ سے درج ذیل امور کی وضاحت مطلوب ہے!

(۱)....متولی مذکور کا خالی جگه میں تصرف کر کے وہاں دینی ادارہ قائم کرنا اور مسجد کی توسیع کرنا کیساہے؟

(٢) .....درسهاوران كى حدود جوكها يكعرصه سے قائم ہو چكى بيں ان كا كيا حكم ہے؟

(۳) ..... متنازعہ جگہ میں دیوار اور دوکا نیں تغیر کرنے کا کیا تھم ہے؟ مدرسہ اور دوکا نات کی تغیر کرنے سے کسی قبر کومنہدم کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی اور نہ ہی بلاضرورت ایسافعل کیا گیا۔ متولی فدکور این اقدام کے جواز میں علامہ عینی کی درج ذیل عبارت پیش کرتا ہے:

فان قلت هل یجوزان تبنی المساجد علی قبو ر المسلمین؟قلت: قال: ابن القاسم لو ان مقبرة من مقابر المسلمین عفت فبنی قوم علیهامسجداً لم اربذلک بأساً (عدة القاری، جلد، م، صفح ۲۲۵، ط: رشیدیه کوئید)

اوراس پر قیاس کرتے ہوئے جبکہ پرانی قبروں کومسمار کر کے مسجد یا کوئی اور عمارت بنانا جائز ہے، تو جو جگہ خالی اور ویران ہواگر چہ اسکے ساتھ قبریں ملحق ہوں۔ وہاں پر دینی مفاد کی خاطر ایسی تغییر بطریق اولی جائز ہونی چاہیے۔ آپ پوری صورت کوسامنے رکھتے ہوئے از روئے شرع واضح فرمائیں کہ متولی فدکور کے اس اقدام کے لیے کوئی وجہ جواز ہوسکتی ہے؟ سائل سست منظور احمد چنیوٹی، پرٹیپل جامعہ عربیہ، چنیوٹ

## الجوارب

(۱)....عینی شرح بخاری میں ہے: قال ابن القاسم : لو ان مقبرة من مقابر المسلمین عفت فبني قوم عليها مسجداً لم ارَبذلك بأساء وذالك لان المقابر وقف من اوقاف المسلمين لدفن موتاهم لايجوز لاحد ان يملكها فاذا درست واستغنى عن الدفن فيهاجاز صرفهاالي المسجدلان المسجدايضا وقف من اوقاف المسلمين لايجوزتملكه لاحد فمعناها على هذا واحد (عدة القارى، جلد م م في ٢٦٥ ط: رشيدي) روایت بالا یے معلوم ہوا کہ متولی مذکور کااس خالی اور ویران جگہ پردینی ادارہ قائم کرنا جائز ہے۔ (۲) ..... بیدرسه وقف علی اسلمین ہے اس کا گرانا جائز نہیں ہے۔ (۳).....اس متناز عدجگہ پر مدرسہ کے مفاد کے لئے دوکا نوں کا بنانا جائز ہے،اور دوکا نیں بھی وقف .. فقط والله اعلم علىٰ المدرسه ہونگی۔.. الجواب سجيح الجواب سيح بنده محمراسحاق غفراللهله نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان محرعبداللدعفااللدعنه خيرمحمه عفااللهعنه DITAY/1/1 صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان مهتم خيرالمدارس،ملتان adokadokadok سودی رقم سے مسجد یا مدرسہ بنانا جائز ہے یا تہیں؟ سود کی رقم سے مدرسہ بنانا یامسجد بنانا جائز ہے یانہیں؟ .....خالدمجمود طاہر ، فورٹ عباس

(لجو (ب

نہیں۔ بلکہ مسجد و مدرسہ کے لیے یاک وطیب مال ہونا جا ہے۔ ان الله طیب لایقبل

الاطيباً ، (مشكوة ، جلدا ، صفح نمبر ٢٢١) ......

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۹/۲/۲

## adokadokadok

مسجد کی توسیع کے لیے خرید کردہ زمین پرمدرستھیر کرنا کیساہے؟

کیا فرماتے ہیں علائے کرام دریں مسئلہ کہ زید نے عرصہ ایک سال سے ساڑھے چار مرلے زمین مجد کی توسیع کے لئے ایک شخص سے ادھار خرید کراس پر قبضہ کرلیا ہمچے طریقہ پر چندہ نہ ملنے کی وجہ سے مسجد کی توسیع روک لی گئی اور اس پرایک جمرہ برائے قیام امام و مدرس تقمیر کیا جس میں مدرس کی رہائش ہے، اب چونکہ اس مجد میں ۳۵/ ۴۸ کے قریب بیجے زرتعلیم ہیں، اس لیے انتظامیہ کا ارادہ ہیہ کہ اس جگہ پر مدرسہ تشکیل دیا جائے، اس طرح زکو ہ سے زمین کی رقم کی بھی ادائی ہوجائے گی۔ شرعا تھم صادر فرمائیں۔

سائل ..... محمر ضياء الله، ناظم جامع مسجد كماليه

## الجوارب

بیز مین معجد کے علم میں نہیں ہے ۔ اس لئے اس پر تغییر مدرسہ درست ہے کیکن اس کی قیمت زکوۃ کاروپیہ تملیک کے بغیر تغییر پر

التخريج: (١)..... ومنها الوقف ولو مسجد الجامع لابد من التلفظ الدال عليه (الا شاه ، صفي ٥٢) وفيه ايضاً: اشترى المتولى بمال الوقف دار اللوقف لا تلحق بالمنازل الموقوفه ويجوزبيعها في الاصح (درئة رباد ٢، صفي ٢٣٨)

(مرتب مفتی محمر عبدالله عفاالله عنه)

صرف كرنا جائز نهيس \_ ..... فقط والله اعلم

بنده محمداسحاق غفرالله له نائب مفتی خبرالمدارس،ملتان ناسب مستی خبرالمدارس،ملتان الجواب صحیح بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان

#### adosadosados

مسجد کے جمرہ کومدرسہ کے لئے استعال کرنا:

آج ہے تقریباً ۰ ک/۰ ۸ سال قبل ایک مسجد تغییر کی گئی اور دس قدم پراس کا حجرہ تغییر کیا گیا ہے۔ ۴۰ سال تک وہ حجرہ امام سجد، مسافر طلبہ، مؤ ذن اور خادم مسجد کی تحویل میں رہا، اوراس کو مسجد کا حجرہ کہا جاتا ہے۔ پھرامام صاحب نے اس حجرہ کے قرب و جوار میں دبنی مدرسہ قائم کیا اور حجرہ کو مدرسہ کے تصرف میں لائے، اب وہ حجرہ مدرسہ کی طرف منسوب ہونے لگا۔ قابل دریافت مجرہ کو مدرسہ کے شرعاً وہ حجرہ مسجد کا ہے یا مدرسہ کا ؟ اگر مدرسہ کی اجوتو وہاں مدرسۃ البنات یا قیام گاہ برائے طلباء بنائی جائے، اور مسجد کا ہوتو مسجد کی دوکا نیس بنائی جائیں، اگر شرعی اجازت ہوتو اس حجرہ کو فروخت کر کے اس کی رقم مسجد کی قبیر پرخرج کردی جائے۔

فروخت کر کے اس کی رقم مسجد کی قبیر پرخرج کردی جائے۔

فروخت کر کے اس کی رقم مسجد کی قبیر پرخرج کردی جائے۔

سائل ..... خليل احمصد يقى ،خادم مدر سيع بيعليم القرآن ،موند كا

## الجوال

اگرید مدرسہ مستقل نہیں ہے بلکہ مسجد کے تابع ہے، تو اس جرے کومدرسہ کی ضروریات میں استعمال کرنے کی گنجائش ہے، کیونکہ مساجد میں محلے کے بچوں کیلئے درسگاہ بنانے کاعرف ہے، اوراگر مدرسہ مسجد سے الگ ہے تو اسے مسجد کے استعمال میں لا یاجائے فروخت نہ کیاجائے۔ فقط واللہ اعلم مدرسہ مسجد سے الگ ہے تو اسے مسجد کے استعمال میں لا یاجائے فروخت نہ کیاجائے۔ فقط واللہ عفا اللہ عنہ مندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مارس ملتان

# مدرسة البنات كيليّ وقف زمين برمدرسة البنين بنانا:

ایک آ دمی نے ۸ کنال اراضی وقف کی ہے اس میں سے ۲ کنال برائے مسجد ۲۰ کنال برائے مسجد ۲۰ کنال برائے مسجد ۲۰ کنال برائے مسجد ۲۰ کنال برائے مدرسہ للبنین اور ۲ کنال مدرسة البنات کے لئے مختص کی الیکن اب مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پرمدرسة البنات کا بنانا اس مقام پرمناسب نظر نہیں آ رہا:

(۱) .... شهر کی آبادی سے فی الحال دور ہے۔

(٢) .....مدرسة البنات، مدرسة البنين اور مسجد كاراسته ايك بى موجاتاب اس ليے بوقتِ آمدورفت "اختلاط مع النساء بالا ژوہام" نقصان سے خالی ہیں۔

(۳) ....مسجداور مدرسلبنین کی عمارت (دارالا قامه جویادارالتعلیم) کامدرسة البنات سے متصل و ملحق ہونا بھی خطرے سے خالی نہیں۔

کیاان وجوہ کی بناء پر مدرسۃ البنات کی جگہ فروخت کر کے رقم دوسری جگہ پر زیرتغیبر مدرسۃ البنات کی تغیبر یا توسیع میں لگائی جاسکتی ہے یاز مین کے بدلے میں زمین لے لیں؟

سائل ..... عبدالرحن تونسوي، دره غازيخان

# الجوال

صورت مسئولہ میں وقف شدہ زمین کوفروخت کرنے کی اجازت نہیں۔البت اگر مدرسة البنات اس جگہ مناسب نہ ہوتو مدرسة البنین بنالیں اور مدرسة البنات کے لئے دوسری جگہ خرید کر وہاں بنالیں۔خلاصہ بیہ کہ اس جگہ کوفروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ وقف ہونے کے بعد بیز مین بندوں کی ملکبت سے نکل کراللہ تعالیٰ کی ملکبت میں چلی گئی ہے۔و عندهما حبس العین علی حکم ملک الله تعالیٰ علی وجه تعود منفعته الیٰ العباد فیلزم و لا یباع و لا یوهب

ولايورث كذا في الهداية (منديه جلد ٢ م صفحه ٣٥٠) ......فقط والله اعلم الجواب صحيح بنده عبد الحكيم عني عنه

بنده عبدالستار عفاالله عنه تائب مفتی خیرالمدارس، ملتان رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان ماستان ۱۳۲۲/٦/۲۵

### adbeadbeadbe

مدرسه كي وقف زمين مين طلباء كيكي مسجد تعمير كرنا:

مدرسہ کیلئے وقف کی گئی زمین پرواقف کے مشورے سے مدرسہ ہی کیلئے مسجد بنائی جاسکتی ہے۔ پانہیں؟ بے بانہیں؟

سائل ..... محمد قاسم متعلم خير المدارس ،ملتان

الجوال

مدرسه کی وقف زمین پر مدرسه کے لئے مسجد بنانے کی گنجائش ہے، کیونکہ وہ ضرور یات

مدرسمين داخل - والذي يبتدأ به من ارتفاع الوقف عمارته، شوط الواقف او

لا، ثم ما هو اقرب الى العمارةواعم للمصلحة كالامام للمسجد، والمدرس

للمدرسة يصرف اليهم الى قدر كفايتهم، ثم السراج، والبساط، كذالك الى

آخر المصالح. (البحرالرائق، جلده، صفحه ٣٥٦)..... فقط والله اعلم

بنده محمرعبدالله عفااللهعنه

الجواب صحيح

مفتى خير المدارس، ملتان

بنده عبدالستارعفااللهعنه

2/11/277116

رئيس دارالافتاء خيرالمدارس،ملتان

addisaddisaddis

# سوال مثل بالا:

(۱) .....ایک دین درسگاہ کے لئے کسی نے ایک قطعہ زمین وقف کیا ہے اور ایک قطعہ عوام الناس کے چندہ سے خریدا گیا ہے تا کہ اس جگہ دین درسگاہ بن جائے چونکہ زمین کافی ہے اس لئے مدرسہ میں طلباء ومدرسین کے لئے مسجد کی ضرورت ہے اور آس پاس کے لوگوں کیلئے بھی ضرورت ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ آس جگہ مجزنہیں بناسکتے کیونکہ بیدمدرسہ کے لئے وقف کی گئی ہے اگر تم اس جگہ مجدنہیں بناسکتے کیونکہ بیدمدرسہ کے لئے وقف کی گئی ہے اگر تم اس جگہ مجدنہیں بناسکتے کیونکہ بیدمدرسہ کے لئے وقف کی گئی ہے اگر تم اس جگہ مجدنہ بیر کرو گواس کی قیمت مدرسہ میں داخل کرو، اور بعض حضرات نے کہا کہ چونکہ بید مجدمدرسہ کے طلباء اور مدرسین کیلئے ہے اس لئے اس کی قیمت داخل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ الہٰ ذااز روئے شریعت اس کا حکم تحریفر مادیں۔

(۲) .....زید نے ایک قطعہ زمین مدرسہ کے لئے وقف کیا اور زید کی زمین کے ساتھ عوام الناس نے چندہ کے دوسرا قطعہ مدرسہ کیلئے خریدا، عوام الناس کے چندہ سے حاصل شدہ زمین مسجد کیلئے موزوں ہے اور زید کی موقو فہ زمین مدرسہ کیلئے ، اب زید کہتا ہے کہ ''میری مدرسہ کیلئے موقو فہ زمین محد کی زمین کے عوض لے اواور مسجد بنا او حالا نکہ وقف کے وقت زید نے تغییر مسجد کے بارے میں کوئی نیت نہیں کی تھی، بلکہ وہ صرف مدرسہ کے لئے تھی۔ کیا بیتا دلہ تھے ہے؟

سائل ..... محمداحمه

# الجوال

(۱) .....زمین موقوف یاخرید شده برائے مدرسه میں طلباء اور اساتذہ کے نماز پڑھنے کیلئے مسجد بنانا جائز ہے۔وہ مسجد مدرسہ کی ہوگی مہتم مدرسه اس مسجد کا متولی ہوگا اس کیلئے مسلمان اگرالگ چندہ دیں تو بہتر ہوگا تا کہ مدرسہ کو فائدہ ہوجائے اور اگرالگ چندہ نیل سکے تو مدرسہ کی اراضی میں ایک قطعہ اس کے لئے مخصوص کر کے مدرسہ کے فنڈِ تغمیر سے مسجد بنائی جائے ، مگرز کو ق وصد قات واجبہ

كاچندة تعمير مسجد پرصرف كرنا جائز نہيں۔

(۲) .....ید دونوں قطعه اراضی (خرید شده وموقوفه) مدرسه کیلئے ہیں ان میں جوجگہ مسجد کے لئے موزوں ہومشورہ کر کے اس میں مسجد بنالی جائے ، باتی جگہ میں درسگاہیں وغیرہ تغییر کریں۔ فقط واللہ اعلم ہومشورہ کر کے اس میں مسجد بنالی جائے ، باتی جگہ میں درسگاہیں وغیرہ تغییر کریں۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبداللہ عفا اللہ عنہ

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۹/۱۲ه

### adbeadbeadbe

مدرسه كيليج وقف كرده كوارثر كوفر وخت كرنا:

محمداسلم نے اپنے ہوئے چار کواٹر جامعہ خیر المدارس کو وقف کردیئے ہیں۔کیا جامعہ خیر المدارس ان چار تغییر شدہ کواٹر و ل کوفر وخت کرسکتا ہے؟ وقف نامہ منسلک ہے۔

سائل ..... قاری محمر حنیف صاحب جالندهری (مهتم خبر المدارس، ملتان)

الجوال

ان وقف شدہ کواٹرز کوفروخت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ جوجگہ وقف ہوجائے وہ بندہ کی ملک سے نکل کراللہ تعالیٰ کی ملک میں چلی جاتی ہے۔

لما في العالمگيرية: وعندهما حبس العين على حكم ملكِ الله تعالىٰ على

وجه تعود منفعتهٔ الى العباد فيلزم ولا يباع ولا يوهب ولا يورث كذا في

الهداية (عالمكيرية، جلدا، صفحه ٣٥٠)...... فقط والله اعلم

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲۲/۱۰/۲۸

الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خيرالمدارس،ملتان

# اگرکوئی مدرس اپنی ذاتی ملکیت سے مدرسہ کی جگہ پررہائشی مکان تغییر کرائے تو آیا مدرسہ اس تغییراور ملبہ کواس سے خرید سکتا ہے؟

ایک دینی ادارہ جو قیام پاکستان کے بعد جالندھر سے ملتان میں آیا اور اس کے لئے متروكه غيرمسلم اوقاف كى عمارت اور ملحقه پلاث الاث ہوئے جس مہتم م ادارہ نے دین كام شروع کردیااوراس کے مکانات رہائشی طور پر قبضہ میں لے لئے اسی دوران ادارہ کے ملازم اورا پنے بیٹے کوالاٹ شدہ مکانات کے قریب رہائش کے لئے مکان تغیر کرنے کی اجازت دیدی، جو کہ انہوں نے اپنے خرچہ پر تغمیر کیا اور رہائش رکھی بعدازاں انہوں نے اپنار ہائشی مکان متاز آباد میں تغمیر کیا اورو ہیں رہائش پذیر ہو گئے ،گرا دارہ میں تغییر شدہ مکان اپنے قبضہ میں رکھا حضرت مہتم صاحب کی وفات کے بعدانہوں نے وہ مکان کرایہ پردیدیا، کرایہ ۲۵ پیسے ماہوارخودوصول کرتے رہے، جب وہ ۱۳۹۱ء میں خود اللہ کو پیارے ہو گئے، تو مکان کا کرایہ بیوہ ہی وصول کرتی رہی، بعض اہل ادارہ نے اعتراض کیا کہ کرایدا دارہ وصول کرے، چنانچہ بیوہ نے درخواست پیش کی کہا دارہ مکان کا قبضہ بھی لے لے اور کرایہ بھی خود وصول کرتارہے، مگر ملبہاور تغمیر کے اخراجات بیوہ کوادا کردے، جیسا کہ سابقہ باور چی عبدالحق نے اس ملحقہ پلاٹ پراپنی رہائش کے لئے باجازت مہتم ادارہ مکان تغمیر کیااور کافی عرصهاس میں رہنے کے بعداس کا ملبها دارہ کوفروخت کر کے قبضها دارہ کو دیدیا ،اور کراہیہ ادارہ وصول کرتا رہا اور اس کے ہم مثل اور بھی کئی اشخاص موجود ہیں جنہوں نے باجازت مہتم صاحب مکانات تغمیر کئے اور اس میں رہائش پذیر ہوئے بعد میں ملبہ مکان ادارہ کوفروخت کر کے قبضه دیدیا، اورا داره خود کرایه وصول کرتار ہا۔ کیاان حوالہ جات کے پیش نظرا دارہ ملازم کے تعمیر شدہ مكان كاقبضه لے كراور ملبخريد كراس كاكرابيخودوصول كرے، تو آيابيجائز ہے يانہيں؟ سائل ..... نامعلوم

## العوال

صورت مذکورہ میں مذکورہ عمارت کی قیمت حافظ رشید احمد مرحوم کے ورثاء کوملنی چاہیے، جبیبا کہ استفتاء میں ذکر کردہ نظائر سے معلوم ہوتا ہے، اور جزئیہ ذیل سے بھی اس کی تائید ہوتی

ے۔ ولاباس ببیع بناء بیوت مکة ویکره بیع ارضها ...... بخلاف البناء لانه خالص ملک الباني (الغ ) (برایه،جلرم،صفحها ۲۵۰۷)

لیکن ملبہ استعال شدہ کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق لگائی جائے گی ملبہ جدید کی نہیں۔
(۲) .....اس قیمت میں سے سفید زمین کا کرایداز وقت استعال تا وقت تھے ملبہ منہا کیا جائے گا،
کیونکہ کرایۂ مکان جو حافظ رشید احمد صاحب اور ان کے ورثاء وصول کرتے رہے وہ وو چیز وں کے
مقابلے میں ہے زمین اور ملب، ملبہ حافظ صاحب مرحوم کا ہے لہذا اس کا کرایہ مرحوم کو ملنا چا ہے اور
حصہ زمین کا کرایہ مدرسہ کاحق ہے، لہذا یہ مقد ار مدرسہ وصول کرے گا۔

(٣) .....لبكى قيمت اورزمين كاكرايد دوتجربه كارعادل اشخاص سے تجويز كراليا جائے۔ يعكم به ذوا عدل منكم (اللاً به)

(۷).....ابتداء سے کرایہ کی تشکیل میں اس بات کومدنظر رکھا جائے جو مدرسہ کے کارکنان اور

مدرسین وملاز مین کیساتھ یہاں مدرسے کاعرف ہے۔ .... فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان

الجواب سيحيح

محمدعبدالله عفاالله عنه صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

ا //۳/۳موساره ا ۱۳۹۳/۳/۲۱

#### adokadokadok

مدرسہ کود وسری جگہ منتقل کرنے کے بعد پہلی جگہ کو کرایہ پردینا کیسا ہے؟ ہم نے تھوڑی سی جگہ قرآن مجید کا مدرسہ بنانے کے لئے وقف کر کے مدرسہ کی شکل میں کام شروع کیا، چندسال بعدوہ جگہ طلباء کے لئے ناکافی ہوگئ پھر ہم نے دوسری جگہذاتی زمین تقریباً م کنال مدرسہ کود ہے کرمدرسہ کی توسیع کی اور کام شروع کردیا ہے،ابوہ پہلی جگہ مدرسہ بلذا کے استعال میں نہیں آ سکتی اس پہلی جگہ کے متعلق سوال بیہ ہے کہ اس کو کرایہ پر دیکر کرایہ کی رقم مدرسہ میں استعال کریں یا کسی استادیا مہتم صاحب کی رہائش گاہ بنا کیں۔شرعی لحاظ ہے اس کا صحیح مستعال بیان فرما کیں ؟

سائل ..... خالد محمود، حافظ كلاته ماؤس سكول بازار، رحيم يارخال

الجوال

پہلی جگہ بھی ہمیشہ وقف ہی رہے گی۔ ہاں اس کو مدرسہ کی جس ضرورت کے لئے چاہیں

استعال كرليس (١) فقط والله اعلم

محمرا نورعفااللدعنه

الجواب سيحيح

مفتى خيرالمدارس،ملتان

بنده عبدالستارعفااللدعنه

@IMIT/1+/rm

رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان

## adokadokadok

مدرسه كي آمدني كيلية ماركيث بناناجائز بيكين اسے فحاشي كااڈانه بنے دياجائے:

''جامعہ اسلامیہ بہاولپور''کی انظامیہ نے تھری سٹار ، فورسٹار ہوٹلز بنانے کی اجازت دی ہے کیا وہ شرعی طور پراس کے مجاز تھے کہ وقف اراضی برائے علوم دیدیہ کواس طرح غیر شرعی کاموں کیلئے اجازت دیں عرصہ آٹھ سال سے بیاڈے چلتے رہے ان کا جوکرا میہ کمائی اس ادارے کے کیلئے اجازت دیں عرصہ آٹھ سال سے بیاڈے چلتے رہے ان کا جوکرا میہ کمائی اس ادارے کے

التخريج: (١)..... اذا وقف دارهٔ على الفقراء فالقيم يؤاجرها (عالمكيريه،جلد٢،صفحه٨١٨) وفي الدرالمختار: ويوجر باجر المثل (جلد٢،صفحه١٢) (مرتب مفتى محم عبدالله عقاالله عنه) طلباءکرام پراورعلماءکرام پرخرچ ہو چکی ہےاں کے بارے میں شرعی تھم کیاہے؟ آئندہ کے لئے ان ہوٹلز کا کیامصرف ہونا چاہیےاورموجودہ انتظامیہاور شور کی جامعہ ہذا کے لئے شرعی تھم کیاہے؟

سائل ..... ڈاکٹرغلام مصطفیٰ،رکن مجلس شوریٰ جامعہ طذا (الجو (رب

وقف جگہ میں مسجد یا مدرسہ کے لئے دو کا نیں وغیرہ بنانا تا کہاں کی آمدنی سے مدرسہ کے اخراجات پورے کئے جائیں ایسی تغمیر کی شرعاً گنجائش ہے۔

لما فی البحر الرائق: ولو کانت الارض متصلة ببیوت المصر یرغب الناس فی استیجار بیوتها و تکون غلة ذالک فوق غلة الزرع و النخل کان للقیم ان یبنی فیها بیوتاً فیؤ اجرها لان الاستغلال بهذا الوجه یکون انفع للفقراء (الغ) (جلده بسفی ۱۳۳۱) وفی العالمگیریة: قیم المسجد لایجوز له ان یبنی حوانیت فی حد المسجد او فی فنائه لان المسجد اذا جعل حانوتاً و سکنا تسقط حرمته (بندیه بلدا بسفی ۱۳۸۹) ان جزئیات سے معلوم بوا کر مجد یا فناء مجد سے خارج دوکا نیس بنانے کی اجازت ہے الیکن ان دوکانوں اور بوٹلوں کوفحائی کامرکز نہ بننے دیا جائے بیا تظامیا ورمجلس شور کی کافرض ہے۔ کیکن ان دوکانوں اور بوٹلوں کوفحائی کامرکز نہ بننے دیا جائے بیا تظامیا ورمجلس شور کی کافرض ہے۔ ندوکانوں اور بوٹلوں کوفحائی کامرکز نہ بننے دیا جائے بیا تظامیا ورمجلس شور کی کافرض ہے۔ ندوکانوں اور بوٹلوں کوفحائی کامرکز نہ بننے دیا جائے بیا تظامیا ورمجلس شور کی کافرض ہے۔ ندوکانوں اور بوٹلوں کوفحائی کامرکز نہ بننے دیا جائے بیا تظامیا ورمجلس شور کی کافرض ہے۔ ندوکانوں اور بوٹلوں کوفحائی کامرکز نہ بننے دیا جائے بیا تظامیا ورمجلس شور کی کافرض ہے۔ ندوکانوں اور بوٹلوں کوفحائی کامرکز نہ بننے دیا جائے بیا تنظامیا اللہ عنا اللہ عنا اللہ عند المخلوں کوفحائی کامرکز نہ بننے دیا جائے کیا تناز کا فیون کی کافر کافرہ کرا بیات کوفرہ کوفرہ کوفرہ کوفرہ کرا بیات کامرکز کافرہ کی گوائش ہے۔ سندہ فیظ واللہ عنا کامرکز کی گوائش ہے۔ سندہ فیظ واللہ عناز کافرہ کوفرہ کی کوفرہ کوفرہ کوفرہ کوفرہ کیا تھوں کی کوفرہ کی کوفرہ کوفرہ کوفرہ کیا تک کوفرہ کوفرہ کی کوفرہ کوفرہ کوفرہ کوفرہ کوفرہ کی کوفرہ کی کوفرہ کی کوفرہ کوفرہ

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان

מו/ה/דדחום

ا جواب بنده عبدالستار مفااللد عنه

رئيس دارالا فتاءخيرالمدارس،ملتان

ados ados ados

# ذاتی رقم سے مدرسہ کیلئے خرید کردہ پلاٹ وقف کے بعد نا قابلِ فروخت ہے:

ایک مولوی صاحب نے مدرسہ کے ساتھ ایک پلاٹ اپنی ذاتی رقم سے ایک لا کھ پچیس ہزاررو پے میں خرید کر مدرسہ کے لئے وقف کر دیا تھا آیا کہ مولوی صاحب اس پلاٹ کوفروخت کر سکتے ہیں بہیں؟ محلّہ کے چندا فراد پلاٹ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جبکہ پلاٹ پر قبضہ کرنے کی صورت میں بیلوگ مولوی کی رقم واپس کرنے کے پابند ہونے یا نہیں؟ جبکہ خرید شدہ پلاٹ خالی پڑا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بتلا کیں کہ اس کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمة عمر، يزمان

# الجوال

اگرمولوی صاحب نے پید پلاٹ خرید کرمدرسہ کیلئے وقف کردیا تھا تواب بیان کی ملکیت سے نکل کراللہ تعالیٰ کی ملک میں چلا گیا ہے۔ اب اس پلاٹ کوفر وخت کرنا مولوی صاحب کیلئے جائز نہیں ہےاورنہ ہی کی اور کواس پر قبضہ کرنا جائز ہے یہ پلاٹ وقف ہی رہےگا۔ چنانچہ ہندیہ میں ہے: وعندھ ما حبس العین علیٰ حکم ملک الله تعالیٰ علیٰ وجه تعود منفعة الیٰ العباد فیلزم و لایباع و لایو هب و لایورث (جلدام شخه ۱۳۵۰) فقط واللہ اعلم البته اس وقف کا پہی شخص متولی ہوگا۔ فقط والجواب شجے بندہ عبد الکیم عفی عنہ البته اس وقف کا پہی شخص متولی ہوگا۔ فقط والجواب شجے

بنده عبدالحکیم عفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۷/۱۴۷

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

التخريج: (١).....وفى الدرالمختار: فاذا تم ولزم لايملک ولايملک، اى:لايقبل التمليک لغيره بالبيع ونحوه((لغ)(الدرالخارمع الثاميه،جلد٢ بسفحه،٥٠)(مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

# مهتم اگرمدرسه کوآبادنه کرے تو کیاواقف زمین واپس لے سکتاہے؟

امی جان نے ۱۹۹۱ء میں مدرسہ 'سیدالمرسلین' کے نام رقبہ ۳۰ مرلہ انقال کرادیا تھااس شرط پر کہاس مدرسہ کوآباد کی الیکن آج تک صرف تین ماہ آباد ہوا ہے اور اس مولا ناصاحب نے تین مدارس کے رقبہ جات اپنے نام کرار کھے ہیں جن میں سے صرف ایک آباد ہے۔ اب ہمارے کہنے پر نہ چھوڑ تا ہے اور نہ آباد کرتا ہے اور دوسرے بزرگوں کے کہنے پر بھی نہ چھوڑ تا ہے نہ واپس کرتا ہے۔ اب آپ صاحبان ہمارامسکا حل فرما کیں:

- (۱) ..... كياجم والس لے سكتے بيں؟
- (٢)..... يا يول ہي غير آبادر ہے پر خاموش رہيں؟
- (٣)....اگرمم شرع صورت بروایس لے سکتے ہیں تو کیا کرنا جاہے؟
- (٣).....اگروه مولا ناصاحب واپس نه دے تو واقعی ای جان کوثو اب ملتارہے گا؟
- (۵).....اگرمولا ناصاحب واپس دیدے تو کیااس جگہ کوفر وخت کر کے دوسرا مدرسہ چلا سکتے ہیں؟
  - (٢) ..... بم شرع صورت میں مدرسہ واپس لے کرکسی اور مولا ناصاحب کو ہتم بناسکتے ہیں؟

سائل ..... حافظ محرسليم ولدغلام محدارا ئيس، دُيره غازيخال

## الجوال

یداراضی مدرسہ کے نام وقف ہوگئ ہے۔اب اس کا نہ واپس کرنا جائز ہے اور نہ ہی بیچنا (۱) مہتم صاحب پراہل محلّہ کی طرف سے دباؤڈ الا جائے کہاس کو آباد کرےاوراہل محلّہ

التخريج: (۱) ..... فاذا تم ولزم لايملك (اى لا يكون مملو كألصاحبه) ولايملك اى: لايقبل التمليك لغير به بالبيع و نحوه لاستحالة تمليك الخارج عن ملكه (الدرالتخارع الثاميه، جلد ٢، صفح ١٥٠٠)

(مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

adokadokadok

غيرة بادمدرسه كى زمين كوفروخت كركيسى دوسر مدرسه كووه رقم وينا:

زید نے اپنی مملوکہ زمین میں سے ایک حصہ ایک دین عربی مدرسہ کے لئے وقف کیا تھا اور پچھ دیر تک اس جگہ پرتعلیم ہوتی رہی ، لیکن اب کافی عرصہ سے نہ تو وہاں قرآن پاک کی تعلیم ہوتی ہے اور نہ ہی عمارت اور درسگاہ باتی رہی ہے بلکہ سب گر کر تباہ ہوگئ ہے اور نہ ہی پھرآئندہ وہاں درسگاہ تعمیر ہونے اور از سرنو مدرسہ قائم ہونے کی امید ہے۔ اگر زیداسی قطعہ زمین کوفر وخت کر کے اس کی رقم کسی دوسرے عربی مدرسہ کو دید ہے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ کاغذات میں ابھی تک وہ قطعہ زمین اس کی رقم کسی دوسرے عربی مدرسہ کو دید ہے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ کاغذات میں ابھی تک وہ قطعہ زمین اسی زید کی ملکیت ہے۔

الجوال

موقوفه زمین کی بیج وشراء کی شرعاً اجازت نہیں۔حضرت عمر نے اپنی ایک زمین وقف کرنے کا ارادہ کیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: تصدق باصلها لایباع ولایورث ولایوهب (بدایه،جلد۲،صفحه ۱۵)

علاقہ والوں پرلازم ہے کہوہ اس کی تغییراور آباد کاری کیلئے ہرممکن کوشش کریں۔ ......فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۱/۴/۱۱ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاللّه عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس،ملتان

## مدرسه کی زمین میں مدرس کا اپنے لئے سبزی کاشت کرنا:

## مدرسہ کے درختوں سے شاخیس کاٹ کرجلانا کیسا ہے؟

کیا مدرس کے لیے مدرسہ کی اشیاء مثلًا درختوں کی لکڑیاں یااسی طرح مدرسہ میں سبزی اگا کراستعال کرنا درست ہے؟ جبکہ وہ تنخواہ بھی لیتا ہواور مہتم کی طرف سے اجازت ہو۔ سائل ..... محدنواز ،سلطان گھی ملز، ملتان

## الجوال

مدرسه کی انتظامیه کی اجازت کے ساتھ بیرچیزیں مدرس استعمال کرسکتا ہے۔فقط واللّٰداعلم الجواب صحیح الجواب میں

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۰۳/۹/۲ه بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

## مدرس كيلية مدرسه كا كمره استعال كرنے كا حكم:

دیہات میں ایک مدرسہ کے لیے دو کمرے درسگاہ سے طور پر بنائے گئے مقامی بچے دونوں کمروں میں پچھ عرصہ پڑھتے رہے اب بچوں کی تعداد کی کمی کے باعث ایک کمرہ فارغ پڑا ہے۔مدرسہ کے مدرس جو کہ ناظم مدرسہ بھی ہیں۔اس فارغ کمرہ کو بطور ذاتی رہائش استعمال کر رہے ہیں اس نیت سے کہ جب بچے زیادہ ہوجا کیں گے فارغ کردونگا۔

بدر ہائش مجبوری کی وجہ سے ہے اور وہ بہ ہے کہ خاندان براہے مزیدا تظام کی قدرت

التخريج: (١).....تجوز الزياده من القاضى على معلوم الامام اذاكان لايكفيه وكان عالما تقياً (الدرالخار، جلد ٢، صفح ١٦٩) (مرتب مفتى محمو عبدالله عفاالله عنه) نہیں۔ آیا بطور رہائش استعال کرنا مذکورہ صورت میں جائز ہے یانہیں۔ جبکہ ایک شخص کہتا ہے کہ یہ جائز نہیں۔

سائل .....هافظ محمد رمضان، چک نمبر/۲۳ بهاولنگر جمو (ر

مدرس عندالضرورت مدرسے کا مکان یا کمرہ رہائش کے لیے استعال کرسکتا ہے شرعاً اسکی

تنجائش ہے۔....فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/ ۱/۱۳/۱۳ الجواب سيح بنده محمد التحق غفرالله له مفتی خيرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

مدرسه کی آمدنی کیلئے مدرسه میں ویکن اسٹینڈ بنانا:

کیافر ماتے ہیں علائے دین ومفتیان شرع متین دریں مئلہ ایک صاحب نے مدرسہ
کے لیے پچھڑ مین وقف کردی اور زمین موقو فہ میں مبجد اور مدرسے قبیر کیا گیا جو کہ آٹھ کمروں پر شمتل
ہے۔جس میں سے دو کمرے واقف صاحب نے خود تعمیر کرائے دو کمرے عوام الناس نے اور باقی
چار کمرے متولی مدرسہ نے تعمیر کرائے۔ الجمد اللہ مدرسہ میں دین متین کی تعلیم عرصہ میں سال سے
جاری ہے جس میں قرآن مجید کی تعلیم کے علاوہ درجہ کتب بھی جاری ہے اب اس مدرسہ کے نشظمین مدرسہ کے پچھ حصہ مدرسہ کے لیے خرج ہو
مدرسہ کے پچھ حصہ میں ویگن اسٹینڈ بنانا چاہتے ہیں جس کی آمدنی کا پچھ حصہ مدرسہ کے لیے خرج ہو
گا۔ویگن اسٹینڈ کے قیام کی وجہ سے مدرسہ میں درج ذیل پریشانیاں عیاں نظر آتی ہیں۔
گا۔ویگن اسٹینڈ بنانے کی وجہ سے مدرسہ میں درج ذیل پریشانیاں عیاں نظر آتی ہیں۔
(۱) ۔۔۔۔ ویگن اسٹینڈ بنانے کی وجہ سے مسجد میں آنے کے لیے جو متبادل راستہ تجویز کیا گیا ہے اس

خصوصاً بارش کے دنوں میں وہ راستہ بہت خراب ہوجا تا ہے۔

(٢) .....ويكن استيندكي وجه م مجد مين آنے والے نمازيوں كوتكليف موتى ہوات ميں حرن

كاقوى انديشه ہاورنماز جمعه اورنماز پنجگانه ميں خلل واقع ہوگا۔ آياان حالات ميں مدرسه كي حدود

میں ویکن اسٹینڈ بنانے کی گنجائش ہے؟ دلائل کی روشنی میں جواب عنایت فر مائیں۔

سائل ..... غلام احد مدرسه جامعة محمود بيعيد گاه چونی زيريں

الجوال

منتظمین کابیتصرف (ویگن اسٹینڈ بنانا) جبکہ تعلیم میں خلل کا باعث ہے اور نمازیوں کی قلت کا اندیشہ ہے درسے نہیں ہے لہٰ دامنتظمین پرلازم ہے کہ اس طرح کے تصرف سے اجتناب

فرماوير\_.... فقط والله اعلم

بنده محمد آلحق غفرالله له

مفتی خیرالمدارس،ملتان

ח/ד/דוחום

الجواب صحيح

بنده عبدالستارعفاالتدعنه

مفتى خيرالمدارس،ملتان

अवेरिक्ष अवेरिक्ष अवेरिक्ष



## ما يتعلق بوظائف المدرسين

## عمره یا حج کیلئے جانے والا مدرس إن ایام کی شخواہ کامستحق ہوگایانہیں؟

ایک شخص اپنی والدہ محتر مہ کے ساتھ عمرہ کے لئے جانا جا ہتا ہے اور وہ مدرس بھی ہے۔ کیا وہ عمرہ کے دنوں کی تنخواہ مدرسہ سے لے سکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... حاجی فیض بخش، بو ہڑ گیٹ، ملتان

الجوال

نہیں لے سکتا۔ البتہ جور خصتیں دوران سال ملازم کو لینے کاحق ہے ان میں عمرے کیلئے جائے تو استحقاقی رخصت کے ایام کی تنخواہ ملے گی۔ اورزائدایام کی نہیں ملے گی۔ فقط واللّٰداعلم استحقاقی رخصت کے ایام کی تنخواہ ملے گی۔ اورزائدایام کی نہیں ملے گی۔ فقط واللّٰداعلم الجواب صحیح بندہ عبدالستار عفااللّٰد عنہ

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۹۳/۲/۱۳ه ا جواب محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (۱) .....لما في الشامية: اذا غاب عن المدرسة فاما ان يخرج من المصر او لا فان خرج مسيرة سفر ثم رجع ليس له طلب ما مضى هن معلومه بل يسقط و كذا لو سافر لحج او نحوه (شاميه بلد المقرام) وفيه ايضاً: ان المدرس ونحوه اذا اصابه عذر من مرض او حج بحيث لايمكنه المباشرة لايستحق المعلوم (شاميه بلد المقرام المعلوم (شاميه بلد المقرام المعلوم (شاميه بلد المعلوم الم

 <sup>(</sup>۲) .....وهل یاخذ ایام البطالة كعید و رمضان؟ لم اره، وینبغی الحاقهٔ ببطالة القاضی واختلفوا فیها،
 (بقیمائیدا گلصفی پلاده فرمائی)

## جومدرس رمضان میں جے کے لئے چلاجائے وہ سات شوال تک تنخواہ کامستحق ہوگا یانہیں؟

زیدگی مدرسه هذا سے سالاندامتحان کے بعد سے افتتاح تعلیم یعنی چھ یا سات شوال تک سالاندرخصت منظور ہے زیدا پنی رخصتوں کے درمیان جج کے لئے چلا گیا اور محرم میں آکرا پنے کام میں لگ گیا۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ شوال کے شروع میں سات دن کے بعد مدرسہ هذا میں تعلیم شروع ہوئی۔ سات دن جن میں زید بھی تمام مدرسین کے ساتھ تھا جیسے تمام مدرسین ان ایام کی تخواہ کے شخواہ کے شہیں؟

سائل ..... بنده رحيم بخش، رئيس شعبهٔ تجويد وقر أت خير المدارس، ملتان (الجو (رب

صورت مسئوله میں زیدایا م مذکورہ کی تنخواہوں کا مستحق ہے کیونکہ مدرسہ کی جانب سے ان ایا م
کی عام رخصت ہوتی ہے لہذا ان کی تنخواہ وضع کرنا ضابطہ رخصت کے خلاف ہوگا۔ فقط واللہ اعلم
الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

نائب مفتی خیر المدارس، ملتان

ئب مسی جبرالمدارس،مکتان ۱۳۹۳/۱/۲۴ه محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان

والاصح انه ياخذ لانها للاستراحة اشباه من قاعدة "العادة محكمة" (الدرالتخار، جلد ٢، صفحه ٥٥٠ ط، رشيد بيجديد) وفي الشامية: فحيث كانت البطالة معروفة في يوم الثلاثاء والجمعة وفي رمضان والعيدين يحل الاخذ (شاميه، جلد ٢، صفحه ١٥٥)

(۱).....وهل ياخذ ايام البطالة كعيد و رمضان؟ لم اره، وينبغى الحاقة ببطالة القاضى واختلفوا فيها، والاصح انه ياخذ لانها للاستراحة، اشباه من قاعدة "العادة محكمة "(الدرالتخار، جلدلا بسفي و ١٥٥) وفي الشامية: فحيث كانت البطالة معروفة في يوم الثلاثاء والجمعة وفي رمضان والعيدين يحل الاخذ (ثاميه، جلدلا بسفي ا ١٥٥)

(مرتب مفتی محمد عبدالله عفاالله عنه)

## تبلیغ کے چلہ پر جانے والا مدرس تنخواہ کامستحق ہے یانہیں؟

ایک مدرسہ کے مہتم صاحب مدرسہ کے کسی ایک استاد کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ آپ مدرسہ کی جانب سے بلیغی جماعت میں جاستے ہیں یاحکما کہتے ہیں کہ جائیں آپ کی تخواہ مدرسہ کی جانب سے بدستور جاری رہے گی۔اب مہتم صاحب کی یہ اجازت یا تھم دوحال سے خالی نہیں ، مجلس شوری کے مشورہ سے ہوگا یا بدول مشورہ کے ، ہرصورت میں شرعی تھم بیان فرماویں کہ تخواہ جائز بھی شوری کے مشورہ سے ہوگا یا بدول مشورہ کے ، ہرصورت میں شرعی تھم بیان فرماویں کہ تخواہ جائز بھی جاوے گی؟ اگر جائز ہے تو کیوں؟ چندہ دینے والے چندہ دیتے ہی اسی لئے ہیں کہ مدرسہ میں بدر لیس قرآن یا کتب کا کام ہور ہا ہے نہ کہ بلیغی جماعت کے لئے ،خصوصاً جبکہ چندہ دینے والوں میں سے اکثر افراد تبین تو کیوں؟ کیا یہ بلیغی میں سے اکثر افراد تبین تو کیوں؟ کیا یہ بلیغی سلمہ بقائے دین کا ذریعے نہیں مثل تدریس کے ، نیز لوگوں کی بھلائی اس میں ہے۔مسلمہ کے ہر سلمہ بہلو پرمحققاندا نداز سے بالنفصیل روشی ڈالیس۔

سائل ..... خدا بخش، مدرس مدرسه خدام القرآن، ملتان (الجو (ار

بہتر تو یہی ہے کہ پڑھائی کے دوران مہتم صاحب کی مدرس کو پورے چلے کیلئے نہ جیجیں لیکن اگر پڑھائی کوحرج نہیں ہوتا تو پھراس مدرس کی تنخواہ مدرسہ کے فنڈ سے نہیں دینی چاہیے۔''
مدرس اپنے ذاتی خرچہ پرجائے۔اگروہ اس طرح کرنے پرآ مادہ نہ ہوتو مہتم صاحب کسی سے خاص
اس کی مدد کے لئے چندہ کریں پھراس چندہ سے اس مدرس کو بمقد ارتخواہ یا کم وبیش دیدیں اوراگریہ صورت بھی نہیں ہوسکتی تو اگر شور کی طرف سے مہتم کو مدرسہ کے فنڈ میں ایسا تصرف کرنے کی

التخريج: (١) ..... لمافى الشامية: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (جلد٢ ، صفح ٢٨٣) وفيه ايضاً: ان المدرس ونحوه اذا اصابه عذر من مرض او حج بحيث لايمكنه المباشرة لايستحق المعلوم (ثاميه جلد٢ ، صفح ٢٣٣ ، ط: رثيد بيجديد) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

بنده محمداسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۶/۲/۲ الجواب صحیح خیرمحمدعفااللّٰدعنه مهتمم مدرسه خیرالمدارس،ملتان

#### adbeadbeadbe

جومعلّمه بغيراطلاع حج ياعمره پر چلي گئي وه تنخواه کې مستحق نه هوگي :

ہارے مدرسہ میں بچوں کی قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم کے لئے ایک قاربیصادبرکھی ہوئی ہیں جب کدان کی ایک جوان بیٹی بھی ان کے ساتھ دہائش پذیر ہے جو کہ کالج میں پڑھتی ہے، قاربی صادبہ خود مطلقہ ہیں، دمضان المبارک سے ایک دوروز قبل قاربیصادبہ نے بتلایا کہ وہ کل یا پرسوں عمرہ کے لئے بیٹی کے ساتھ جارہ ہی ہے اور بیان کا اچا تک پروگرام بن گیا ہے۔ ان کے جانے کے بعد بچیوں سے معلوم ہوا کہ قاربیصادبہ جج کر کے آئیں گی ہم نے سمجھا کہ بچیاں عمرہ کو جج سمجھ رہی ہیں لیکن دمضان المبارک کے بعد اطلاع ملی کہ قاربیصادبہ والی جے کے لئے رک گئی ہیں۔ ابسوال بیہ کہ قاربیصادبہ کا بغیر اجازت عمرہ کے لئے وان اور وہاں غیر قانونی طور پر جج کے لئے رک گئی ہیں۔ ابسوال بیہ کہ قاربیصادبہ کا بغیر اجازت عمرہ کے لئے وانا اور وہاں غیر قانونی طور پر جج کے لئے رک جانا جوان بچی کے ساتھ اور بغیر محرموں کے ساتھ قیام کرنا اور ان کے ساتھ جج کرنا اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سائل ..... محدانور ممبرمجلس شوري، وباژي

<sup>(</sup>١)....والمعروف عرفاً كالمشروط شرطاً (الاشاه والظائر صفحه ٩٩) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

#### الجوال

مدرسہ والوں کواطلاع دیے بغیراتی کمی چھٹی کرنا درست نہیں۔ اس طرح بغیر محرم کے ان کاسفر پرجانا شرعاً حرام ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر عورت کے ساتھ محرم نہ ہوتو اس پر ج فرض ہی نہیں ہوتا ۔ قال فی البدائع فی شر ائط فرضیة الحج: فاما الذی یخص النساء فشرطان: احدهما: ان یکون معها زوجها او محرم لها فان لم یوجد احدهما لایجب علیها الحج (بدائع ،جلد ۲۹ صفح ۱۹۹ مطرشید یکوئٹ) وعن النّبی صلی اللّه علیه وسلّم: الا لاتحجن امراة الا و معها محرم (کذا فی البذل ،جلد ۳ صفح ۱۹۹ می سنتی مفتل واللہ اعلم بندہ عبد الحدم نائب مفتی غیر المدارس ، ملتان بندہ عبد الحدم منتی خیر المدارس ، ملتان نائب مفتی خیر المدارس ، ملتان

#### صورت مسئوله میں وہ تنخواہ کی شرعاً حقدار نہیں۔

فان خرج مسيرة سفر ثم رجع ليس له طلب ما مضى من معلومه بل يسقط، وكذا لو سافر لحج ونحوه (شاميه، جلد ٢، صفحه ١٨) ...... فقط والجواب سيح بنده محمد عبدالله عفا الله عنه مفتى خير الله عفا الله عنه مفتى خير المدارس، ملتان

#### addisaddisaddis

مرشین کوشعبان ورمضان کی تنخواه دینا جبکه انہوں نے ان دومہینوں میں کا منہیں کیا: مسلسل بیار مدرس یا ملازم تنخواه کا استحقاق رکھتا ہے یانہیں؟

(۱).....جارے دینی مدارس میں جو مدرسین یا ملاز مین کو چھٹیاں ایک ماہ یا کم وہیش ملتی ہیں اور ان کی تنخواہ با قاعدہ دی جاتی ہے۔اس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔اشکال میہ ہے کہ جمارے ہاں اکثر و بیشتریهی صدقات وزکو ق کی رقوم ہی استعال کی جاتی ہیں جبکہ کام نہ کیا ہوتو تنخواہ وغیرہ میں ایسی رقوم خرچ کرنا کس طرح جائز ہے؟

(۲)....مسلسل بیاری کی حالت میں مدرسین یا ملازم تنخواہ لینے کامستحق ہے یانہیں؟ آپ کے ہاں اس کا ضابطہ کیا ہے؟

(۳) .....شعبان سے لے کرشوال تک جو ہمارے مدارس میں چھٹیاں ملتی ہیں ان کی تخواہیں با قاعدہ دی جاتی ہیں، حالا نکہ اندازاً دو ماہ مسلسل مدرس نے کام نہیں کیا اس کی کیا صورت ہے؟ مفصل جواب سے مطلع فرماویں۔

سائل ..... سراج دین، مدرسه رئیمیه کلورکوث، میانوالی (الجو (ر

(۱-۲-۲) ......ظاہراً پیسوال چندہ کے متعلق ہے سواصل پیہ کہ ایسے اموال میں کسی تصرف کا جواز وعدم جواز چندہ دہندگان کے اذن ورضاء پرموقوف ہے اور مدرسہ کامہتم ان چندہ دہندگان کا وکیل ہوتا ہے اور وکیل کوجس تصرف کا اذن دیا گیا ہے وہ تصرف اس وکیل کے لئے جائز ہے پس جس مہتم نے مدرسین کومقرر کیا ہے اگر اس مہتم کو چندہ دہندگان نے اس صورت کے متعلق پس جس مہتم نے مدرسین کومقرر کیا ہے اگر اس مہتم کو چندہ دہندگان نے اس صورت کے متعلق کچھا ختیارات دیدیئے ہیں اور مہتم نے ان مدرسین وملاز مین سے ان اختیارات کے موافق پچھ شرائط مے کو افق تخواہ دینا جائز ہے "اورا گر صراحة اختیارات وشرائط مقرر نہیں ہوئے ہیں تو ان مدرسہ کے قواعد مدوّن ومعروف ہیں تو وہ بھی مثل مشروط کے ہو نگے ۔" اورا گر متروط کے ہو نگے ۔" اورا گر متروط کے ہو نگے ۔" اورا گر متروف ہیں اور نہ معروف ومدوّن تو دوسرے مدارس اسلامیہ میں جومعروف ہیں ان کی

التخريج: (١) ..... في الدر المختار: شرط الواقف كنص الشارع (جلد٢ ، صفح ٢٦٢)

<sup>(</sup>٢).....المعروف عرفاً كالمشروط شرعاً (الإشاه صفحه ٩٩) (مرتب مفتى محمر عبدالله عفا الله عنه)

اتباع کی جائے گی۔ ( کذافی امدادالفتاویٰ،جلد۳،صفحہ۳۴۷)

ہمارے مدرسہ'' خیرالمدارس'' کا ضابطہ بیہ ہے کہ تعطیلات رمضان کی تنخواہ بھی دیتے ہیں اورا یک ماہ کی بیاری بھی ہاتنخواہ شاز ہوتی ہے۔

اس تفصیل میں آپ کے تمام سوالوں کا جواب آگیا ہے۔ فقط واللہ اعلم الجواب سے کے تمام سوالوں کا جواب آگیا ہے۔ فقط واللہ اللہ للہ الجواب سے کے تمام سوالوں کا جواب سے کے تمام سوالوں کا جواب سے کے تمام سال سالہ کا سے مہتم خیر المدارس، ملتان مہتم خیر المدارس، ملتان سالہ کے ۱۳۸۲/۱۳ھ

adbeadbeadbe

(۱) جمعه اور رمضان کی تعطیلات کی تنخواه کامدرس مستحق ہے:

(۲) اگر جعرات اور ہفتہ کی غیر حاضری کی ہوتو جمعہ کے دن کی تنخواہ کا کیا حکم ہے؟

(۱) ..... مدارسِ اسلامیہ کے مدرسین کو ما ورمضان کی تعطیلات کی شخواہ دینی چاہیے کہ بیں؟

(۲).....جمعه کے روز کی تنخواہ کاٹ سکتے ہیں یانہیں بالفرض اگر کوئی مدرس جمعرات کو مدرسہ نہ حاضر ہوااور ہفتہ کو بھی نہ آیا تو پھر جمعہ کے روز کی تنخواہ کاٹ سکتے ہیں؟

سائل ..... عبدالمجيد ڈاکيا، ڈونگه بونگه، بہاوکنگر

## الجوال

(۱) .....رمضان كالتعطيلات كانتخواه مدرسين كودين چا جي، تمام مدارس اسلاميه كاعرف يهى جدلما في الدر المختار: وهل ياخذ ايام البطالة كعيد و رمضان؟ لم اره، وينبغى الحاقة ببطالة القاضى واختلفوا فيها، والاصح انه ياخذ لانها للاستراحة. اشباه من قاعدة "العادة محكمة" (الدرالخار، جلد ٢، صفح ٥٠)

وفي الشامية: قال الفقيه ابو الليث ومن ياخذ الاجر من طلبة العلم في يوم

لادرس فیه ارجو ان یکون جائزاً، وفیه ایضاً: قلت هذا ظاهر فیما اذا قدر لکل یوم درس فیه مبلغاً، اما لو قال: یعطی المدرس کل یوم کذا، فینبغی ان یعطی لیوم البطالة المتعارفة بقرینة ما ذکره فی مقابله من البناء علی العرف، فحیث کانت البطالة معروفة فی یوم الثلاثاء والجمعة وفی رمضان والعیدین، یحل الاحذ و کذا لو بطل فی یوم غیر معتاد لتحریر درس (الغ) (شامی،جلدا ،صفحاک) ان دونوں روایتوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جمعہ کے روز کی تنخواہ بھی کا نا جا تزنہیں، البتا اگر درس نے رخصت لئے بغیر جمعرات اور ہفتہ کے دن کی غیر حاضری کی ہے تو پھران مینوں رئوں کی اجرت کا مستحق نہ ہوگا۔

دنوں کی اجرت کا مستحق نہ ہوگا۔

معین مفتی خیر المدارس، ملتان میرمفتی خیر المدارس، ملتان عبراللہ عند مقتر المدارس، ملتان میرمفتی خیر المدارس، ملتان میرمفتی خیر المدارس، ملتان میرمفتی خیر المدارس، ملتان میرمفتی خیر المدارس، ملتان

adokadokadok

استحقاقی چھٹیاں دینے میں مهتممین حضرات بخل نہ کریں:

ایک آدمی و بنی ادارہ میں بحثیت مدرس کام کررہا ہے اوراس کے کام سے انظامیہ بھی مطمئن ہے لیکن بامر مجبوری مدارس کے قوانین کے تحت اس مدرس کورخصت کرنے کا اختیار ہے یا نہیں ؟ نیز وہ مدرس رخصت لینا چاہتا ہے ایک یا دودن کی تواس میں آیا کسی حدیث یا قرآن یا فقہی اقوال سے یا کسی قانون کے تحت اس کورو کا جاسکتا ہے۔ اگر روکا جاسکتا ہوتو وہ حوالہ بصورت قرآن یا حدیث یا فقہی کی عدیث یا فقہی کے دورا گرنہیں روکا جاسکتا تو وضاحت فرمادیں۔

سائل ..... احمرحسن ، كوث چنهه

الجوال

مدارس کے عام قانون کے مطابق مدرس بوقتِ ضرورت رخصتِ اتفاقیہ لینے کا حقدار ہے

اس قانون کے تحت مدرس منظور شدہ چھٹیاں لینے کا حقدار ہے۔انتظامیہ کو چاہیے کہ بوقتِ ضرورت مدرس کوچھٹی دیدے (۱)

بندہ عبدالحکیم عفی عنہ نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان سا/ / ۱/۳۸ھ الجواب صحیح بنده محمداسحاق غفرالله له مفتی خبرالمدارس،ملتا**ن** 

#### adokadokadok

مدرس کی تقرری۲ شوال کو ہوئی حاضری • اشوال کو دی اور تدریس ۲۶ شوال کو شروع ہوئی ،تو تنخواہ کس تاریخ سے دی جائے؟

ایک شخص کی تقرری ایک مدرسہ میں تدریس کیلئے ۳/۲ شوال المکرم کو ہوئی اور مہتم صاحب سے وعدہ یہ ہوا کہ مدرس ۱ اشوال سے قبل آپ کے مدرسہ میں تدریبی فرائض سرانجام دینے کیلئے پہنچ جائے گا، چنا نچہ وہ دس شوال کو مدرسہ میں پہنچ گیا، کیکن نہ مدرسہ میں کوئی تعلیمی انتظام اور نہ ہی مہتم صاحب کی حاضری، مدرس نے ۱۵ تاریخ تک مہتم صاحب کا انتظار کیا، آخر کارنا امید ہوکروا پس چلے گئے پھر مہتم صاحب جا کرمدرس کو لے آئے اور ۲۷ شوال کو مدرس نے اپنا تدریبی کام سنجالا۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ آیا شوال کی مکمل تخواہ جو کہ ۲۰۰۰ دو پے بنتی ہے از روئے شریعت سے مدرس مہتم صاحب سے وصول کرسکتا ہے یا نہیں اگر مکمل وصول نہیں کرسکتا تو ۱۵ دن کی یاصرف پائے دن کی ( جینے دن اس نے تعلیمی کام کیا ہے ) لے سکتا ہے یابالکل ہی نہیں لے دن کی یاصرف پائے دن کی ( جینے دن اس نے تعلیمی کام کیا ہے ) لے سکتا ہے یابالکل ہی نہیں لے مکتا ؟ مہر بانی فرما کر جواب دے کرتسلی فرما دویں۔

سائل ..... محمر حبيب الله، مدرس فيض القرآن، وْ رِه عَازِيخان

التخريج: (١)..... فحيث كانت البطالة معروفة في يوم الثلاثاء والجمعة وفي رمضان والعيدين يحل الاخذ وكذا لو بطل في يوم غير معتاد (شاميه، جلد ٢، صفح ا ٥٥) (مرتب مفتى محم عبدالله عقاالله عنه)

#### العوال

## صورت مسئولہ میں • اشوال سے تخواہ دی جائے کیونکہ حاضری اس تاریخ کو ہے۔

وفي الحموى سئل المصنف عمن لم يدرس لعدم وجود الطلبة فهل يستحق

المعلوم؟ أجاب: ان فرّغ نفسه للتدريس بأن حضر المدرسة المعينة لتدريسه

استحق المعلوم (شاميه، جلد ٢، صفحه ٥٥) ......فقط والله اعلم

بنده محمرعبداللهعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۲/۲/۷هاه

#### **අප්රිය** අප්රිය අප්රිය

مہتم اگر شعبان ورمضان میں مدرسہ کے کاموں میں مشغول رہے تو کیاد بگرمہینوں میں رخصت لینے کامستحق ہے؟

مدرسہ کامہتم تعلیمی سال کے دوران تبلیغ میں ' چلہ' لگا تا ہے جبکہ سالانہ تعطیلات بھی ہوتی ہیں ان میں بھی وفت لگایا جاسکتا ہے ، مگرمہتم کی طرف سے بیدعذر ہوتا ہے کہ چھٹیوں میں لوگ مدرسہ کا تعاون کرتے ہیں میرا حاضر رہنا اس عرصہ میں ضروری ہے۔سوال بیہ ہے کمہتم کے لئے اس عرصہ میں شخواہ لینا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... محديليين، چوك اعظم

#### الجوال

اگرمہتم صاحب سالانہ تعطیلات میں مدرسہ کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں چھٹی نہیں کرتے سالانہ منظور شدہ چھٹیاں لے کر دوران سال چلہ لگاتے ہیں یا اپنی دوسری ضرورت میں وفت صرف کرتے ہیں۔تو شرعاً اس کی گنجائش ہونی چاہیے بشرطیکہ تعلیمی نظام میں خلل واقع نہ ہو، بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۵/۹/۲

#### adbeadbeadbe

## جج برجانے والے مدرس کوذ والحبہ کی چھٹیوں کی تنخواہ ملے گی یانہیں؟

(۱) .....بندہ نے تین ذوالحجہ سے سات تک پانچ یوم کی رخصت کی اور بیخیال کر کے کہ اگر جج کی منظوری ہوگئ تو جج پر خلا جاؤں گا اور درخواست دے کر چلا گیا تھا، جس میں ۹ اذوالحجہ سے (یعنی جس دن سے عیدالاضح کی تعطیلات کے بعد تعلیم شروع ہوتی ہے) دس دن کی مزید رخصت کی تھی غرضیکہ درمیان میں جو ۹ یوم کی عام تعطیلات ہوتی ہیں ان ایام کی تنخواہ لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ غرضیکہ درمیان میں جو ۹ یوم کی عام تعطیلات ہوتی ہیں ان ایام کی تنخواہ لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ کی سال رمضان میں جج کے لئے گیا تھا اور محرم میں واپسی ہوئی تھی ۔ اس سال کی عیدالاضح کی رخصتوں کے بارے میں کیا تھم ہے؟

(٣)....اس سے دوسال قبل مسلسل ذوالقعدہ کے آخری ایام تک تعلیم کا کام کر کے چند یوم جج کے لئے گیاتھا،اوران میں ہی عیدالاضحیٰ کی رصتیں آتی ہیں،اس کے بارے میں کیاتھم ہے؟ غرض چار سال میں تین طرح جانا ہوا ہرا یک کا تھم بیان فر ما کرعنداللہ ما جور ہوں۔

سائل .....حضرت اقدس مولانا قاری رحیم بخش صاحب صدر شعبه تجویدالقرآن خیر المدارس ،ملتان

#### الجوال

(۱)....صورت مسئولہ میں پانچ یوم کی رخصت جو لی گئ ہے وہ ختم ہو گئ ہے اور اس کے بعد جو تعطیلات خود مدرسہ سے ل گئیں پھر جب ۱۹ ذوالحجہ کو حاضری دین تھی ، تو دوسری درخواستِ رخصت کے منظور ہو جانے کی وجہ سے چھٹیوں کی تنخواہ کا استحقاق ثابت ہونا چاہیے۔للہذاحسبِ عرف مدرسہ چھٹیوں کی تنخواہ لینا جائز ہے۔

(۲).....رمضان شریف میں جانے والے مدرس کو جبکہ وہ محرم میں حاضر ہوانعطیلات عیدالاضحیٰ کا استحقاق نہیں ہے۔

(۳)....اس صورت میں تغطیلات کے ایام کا استحقاق نہیں ہے۔ ۔ ۔ ۔ . فقط واللہ اعلم عبداللہ عفااللہ عنہ صدر مفتی خیر المدارس، ملتان صدر مفتی خیر المدارس، ملتان

adokadokadok

تعطیلات میں کسی دوسری جگہ درس قر آن شروع کرنے سے چھٹیوں کی تنخواہ کا استحقاق ختم نہیں ہوتا:

(۱).....اگر ایک مدرسہ سے ایک مدرس سبکدوش ہو جائے قبل از تغطیلاتِ سالانہ (مثلاً جمادی الاولی یا ثانیہ میں) پھر دوسرے مدرسہ کیساتھ عقد کرے۔ آیا اس مدرس کا اس دوسرے مدرسہ پر اس سال کی تغطیلات کا تنخواہ ہوتا ہے یانہیں؟ دلائل سے واضح کر کے ہم کوممنون فرماویں۔

(۲).....اگر مدرس اپنی خوشی سے مدرسہ کو استعفیٰ دیدیں تو اس مدرس کا تنخواہِ رجب اس مدرسہ پر واجب ہوتا ہے یا کنہیں؟ جبکہ رجب سے پہلے چلا گیا ہو۔

(۳).....اگرایک مدرس بدوں اجازتِ مدرسه ایامِ تعطیلات میں دوسری جگہ بے تنخواہ درس شروع کریں تو کیااس مدرس کیلئے مدرسه پرتغطیلات کا تنخواہ لازم ہے؟

سائل ..... مولوی محدز مان ، جامعه مدینهٔ العلوم ، میرعلی شاه شالی وز برستان

التخريج: (٢١)..... أن المدرس ونحوم اذا اصابه عذر من موض او حج بحيث لايمكنه المباشرة لايستحق المعلوم (شاميه، جلد ٢ ، صفح ١٣٢٢ ، ط: رشيد بيجديد) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

#### الجوال

(۱).....اگر مدرسه والے جواب دیں تو عام مدارس کے قاعدہ کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے اوراگر مدرس صاحب خود جواب دیں تو پھر تنخواہ نہیں دی جاتی (۱)

(٢) .....نبيل\_(لفسخ الاجارة)

(۳) ..... تغطیلات ہی میں دوسری جگہ کام کرتے ہیں توانگو تخواہ دی جائے۔فقط واللہ اعلم بندہ عبدالحکیم فلی عنہ نائب مفتی خیر المدارس ،ملتان نائب مفتی خیر المدارس ،ملتان مائیس ملتان

#### adbeadbeadbe

## مدرس كى عليحد كى كى صورت ميں شعبان ورمضان كى تنخواہ كا تھم:

(۱)....مروجه دینی مدارس میں جب کوئی مدرس سال کے اختیام پر بعنی شعبان میں اپنا معاہدہ ختم کردے بعنی استعفٰی دیدہے تو شعبان اور رمضان کی تنخواہ کا حقد ارہے یانہیں؟

(۲)....صورت مذکورہ میں اگرمہتم مدرس کوفارغ کردے تومہتم کے ذمہ دوماہ مذکورہ کی تنخواہ واجب الا داء ہے یانہیں؟

سائل ....خليل الرحمٰن ممتازآ بادملتان

#### الجوال

اگرمدرس خوداستعفیٰ دید ہے تورمضان المبارک کی تخواہ کامستحق نہیں ہوگااورا گرمدرسہ والے مدرس کوالگ کردیں تورمضان المبارک کی تخواہ دے کرالگ کیا جائے۔ شعبان المعظم کی تنخواہ ہر حالت

التخريج: (۱).....والمعروف عرفاً كالمشروط شرطاً (الاشاه والظائر ، مفحه ۹۹) وكذا في "آئينه آئين وقواعد خير المدارس ملتان "(صفحه ۱۸) میں مدرس کو ملے گی ۔ مدرسہ 'خیرالمدارس' ملتان کا بھی یہی اصول ہے۔ فقط واللہ اللہ اللہ بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ملتان

#### adosadosados

مدرس کے متعفی ہونے یا مدرسہ کی طرف سے فارغ کرنے پر رمضان کی تنخواہ کا استحقاق ہے یانہیں؟

آج کل مدارس عربیہ میں جو عام اصول جاری ہے کہ مدرس کو اواخرِ رجب یا اوائلِ شعبان مدرسہ سے فارغ کردیا جاتا ہے اوران دونوں مہینوں کی تنخواہ نہیں دی جاتی یا مدرس خود متعفی ہوتا ہے تو دارالا ہتمام کی جانب سے ان دومہینوں کی تنخواہ نہیں ملتی ۔ آپ بتا کیں کہ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے کہ ان دومہینوں کی تنخواہ مدرس لے سکتا ہے یانہیں ؟ خصوصاً ابتدا سال میں یہ بات طے ہوئی ہے ، مثلاً مہتم صاحب نے کہا کہ ہم آپ کو ایک سال کے لئے رکھیں گے اس سال ہم دیکھیں گے اس سال ہم ویکھیں گے اگر مفاد معلوم ہوا تو ہم رکھیں گے وگر نہیں ۔ اب اگر منجانب اہتمام یا منجانب مدرس فراغت کی صورت پیدا ہو جائے تو بقیہ مہینوں کی تنخواہ لینے کا کیا مسکلہ ہے جبکہ منجانب اہتمام ایسے احوال پیدا کیے جاتے ہیں کہ تنگ آکر مدرس خود چھوڑ دے۔

سائل ..... محمد اسحاق، حبيب آباد طاهروالي، احمد پورشرقيه (لجو (رب

ہارے مدرسہ اور اکثر مدارس کا ضابطہ سے کہ جو مدرس تغلیمی سال پورا کر کے

(۱).....شاید بیتھم اس وقت کا ہے جب امتحانات شعبان کے وسط میں ہوتے تھے۔للبذار جب میں ازخود مستعفی ہونے والا مدرس شعبان کی تخواہ کا حقدار نہ ہوگا۔فقط ہندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ ازخو دمستعفی ہو جائے تو وہ بقیہ سال کی تنخواہ کامستحق نہیں ہوگا ،البتہ جس مدرس کوکسی خاص مصلحت یا عدم ضرورت کی وجہ ہے فارغ کیا جائے تو وہ رمضان المبارک کی تنخواہ کامستحق ہوگا (آئینہ،آئین وقواعد خیرالمدارس ملتان صفحہ ۱۸)

صورت مسئولہ میں جب مدرس نے تعلیمی سال مکمل کرلیا ہے اور علیحد گی مدرسہ کی طرف سے کی جارہی ہے تو ایا متعطیل کی تنخواہ دینی جاہیے بالخصوص جب کہ معاہدہ بھی سال کا ہے،اگر علیحدہ کرنے کا تمام تر ذمہ دار مدرسہ ہے مدرس کا کوئی عمل اس کا سبب نہیں تو دیائة رمضان کی تنخواہ لینادیناجائز ہے۔ گو بظاہر استعفیٰ مدرس کی جانب سے پیش ہو۔ نوٹ واضح رہے کہ ہمارے مدرسہ میں تغلیمی سال وسط شعبان میں ختم ہو جاتا ہے تعلیمی میال کے دوران علیحد گی کی صورت پیش آئے تو .فقط واللّداعلم اس کیلئے ضابطہ اور ہے۔....

> محدانورعفااللدعنه نائب مفتى خيرالمدارس، ملتان

m149/4/49

الجواب صحيح

بنده عبدالستارعفااللهعنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

(۱)اگر مدرس خودمستعفی ہوتو شعبان ورمضان کی تنخواہ کامستحق نہیں:

(۲) نے مدرسہ میں حاضری ہے بل تنخواہ لینا:

#### (m) ماہ شوال میں مدرس کا جواب دینا کیساہے؟

(۱)....ایک مخص تقریباً ہیں سال ہے ایک دینی مدرسہ میں عربی مدرس ہے ابتعلیمی سال کے اختنام پر مدرسہ کے مہتم کواپنا استعفیٰ پیش کر کے کسی دوسرے مدرسہ میں جانا چاہتا ہے تو کیا اس صورت میں وہ ایام تعطیلات کی تنخواہ وصول کرسکتا ہے یانہیں؟

(۲).....اگر دوسرے مدرسہ کے مہتم سے پہلے میشرط طے کرلی جائے کہاگر پہلے مدرسہ سے ایام

تغطیلات کی تخواہ نہ ملی تو پھرآپ کو بیدذ مہداری قبول کرنا ہوگی اور وہ ہتم اس شرط کو قبول کر لے تو کیا شرعاً بیجا سُزہے؟

(۳).....اگر پہلے مدرسہ میں خاموثی ہے ایام تغطیلات کی تنخواہ وصول کر لے اور شوال کی ابتدا میں مدرسہ کے ہمتم کو جواب دیدیا جائے کہتم اپناا نظام کرلوتو کیا شرعاً اس کی گنجائش ہے؟ سائل ..... مولوی عطاء الرحمٰن ، دار العلوم مدنیہ بہاولپور

#### الجوال

(۱۲) ......المازمت نتم كر لين كے بعد استحقاق اجرت نبيس رہتا - وهل ياخذ ايام البطالة كعيد و رمضان؟ لم اره، وينبغى الحاقة ببطالة القاضى، واختلفوا فيها، والاصح انه ياخذ لانها للاستواحة اشباه من قاعدة "العادة محكمة" (الدرالمخار، جلدا ، صفح ، ۵۵) مستعنى بون كي صورت ميں اسے استراحت قرار نبيس دے سكتے اور نه بي اس استراحت كاسابقه مدرسہ كوكوئى فائدہ ہے - نيز اجارہ فتم ہوجانے كے بعدا سخقاق اجرت نبيس ، وتا ۔ دوسر به مدرسہ سے بھى بدول عاضرى شخواه وصول كرنا درست نبيس ۔ اس كى بجائے مشاہر به ميں اضافى كى كوئى مناسب صورت ، ونى چاہيے ۔ دوسر بيا يك قتم كا دهوكا ہے جو الل علم كے اخلاق سے بعيد ہے ۔ اس صورت ميں ديائة شعبان رمضان كى شخواه والداعلم بنده محم عبداللہ عفااللہ عنہ بنده محم عبداللہ عفااللہ عنہ منابر به منابر به بات بنده محم عبداللہ عفااللہ عنہ منابر به بات اللہ عنان بنده محم عبداللہ عفااللہ عنہ منابر به بات بنده محم عبداللہ عفااللہ عنہ منابر به بات بات مفتی خیرالمدارس ، ملتان به منابر به باتان به بنده محم عبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیرالمدارس ، ملتان به منابر به بات بات بات بات بینده محم عبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیرالمدارس ، ملتان به بنده محم عبداللہ عنان به بات بات بات بات بات به بینده به بینده بین

#### adosadosados

# مدرس کوشعبان ورمضان کی پیشگی تخواہ دینے کے بارے میں حضرت اقدس مولا نامفتی جمیل احمد صاحب تھانویؓ کے ایک ارسال کردہ استفتاء کامحققانہ جواب:

بعض دین مدرسوں میں اس کامعمول ہے کہ تعطیلات کی شخواہ پہلے دیتے ہیں جا ہے ملازم و مدرس بعد تعطیلات کام پرآئے یا نہ آئے اس طرزعمل میں کچھ شبہ معلوم ہوتا ہے۔اس لئے سوال ہے کہ اگر مدرس بعد میں نہ آئے تو اس کیلئے وہ شخواہ حلال ہے یانہیں یا پہلے سے استعفیٰ دید ہے تو مہتم کا دینا اور اس کالینا جائز ہے یانہیں؟ شبہ کا مبنیٰ یہ عبارتیں ہیں۔

(۱) ..... سوال: عربی مدارس میں رمضان شریف کی تعطیلات ہوتی ہیں تو اس کی تخواہ کا بلامعاوضہ ہونا تو ظاہر ہے، باتی وقت بھی مدرس اپناوقت مدرسہ میں محبوس نہیں رکھتا تو اس کی وقت بھی مدرس اپناوقت مدرسہ میں محبوس نہیں رکھتا تو اس کی وجہ سے تخواہ لینا اس کو کیسے درست ہے اگر مدرسہ کامہتم کسی مدرس کوشعبان کی ۹۲ تاریخ کو ملازمت سے علیحدہ کر دی تو یہ مدرس رمضان کی تخواہ کا مستحق ہے یا نہیں؟ مدرس مدرسہ میں بحال رہتے ہوئے رمضان کی تعطیل میں رمضان کی تخواہ کا کب مستحق ہو جائے یا تتم شعبان پر؟

جواب: "تخواہ تو ایام عمل ہی کی ہے گر تعطیل کا زمانہ جعا ایام عمل کے ساتھ ملحق ہوتا ہے تا کہ استراحت کر کے ایام عمل عمل عمل کر سکے "اس سے سب اجزاء کا جواب نکل آیا، اول کا بیرکہ "بیحکماً بلا معاوضہ کام کے نہیں " دوسر ہے کا بیرکہ "شعبان کے ختم پر نکل آیا، اول کا بیرکہ "بیحکماً بلا معاوضہ کام کے نہیں " دوسر ہے کا بیرکہ تخواہ سے شخواہ نہ ملے گی اور عدم عزل میں رمضان کے ختم پر تخواہ ملے گی بشرطیکہ شوال میں بھی کام کیا ہو۔" (امداد الفتاوی ،جلد ۳ مسفیہ ۳۲۸)

٢ .....ورمختار كتاب الوقف مي ب: وهل ياخذ ايام البطالة كعيد و رمضان؟ لم اره، وينبغى الحاقة ببطالة القاضى، واختلفوا فيها، والاصح انه ياخذ لانها للاستراحة اشباه من قاعدة "العادة محكمة" (الدرالمخار، جلد ٢ ، صفح ٥٠٠)

شاى من بكر قال في الاشباه: وقد اختلفوا في اخذ القاضى ما رتب له في بيت المال في يوم بطالته، فقال في المحيط: انه ياخذ لانه يستريح لليوم الثاني وقيل لا اه(شاميه، جلده، صفحه ٥٤٠)

استراحت للیوم الثانی سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر یوم ٹانی کا کام کرنا ہوتو استراحت للیوم الثانی ٹابت ہوتی ہے ورنہ نہیں ، تو تعطیلات مابعد کے تابع ہیں اوراجیر خاص میں گومل کی قید نہیں گرا جرت تو بعد تسلیم نفس ہوگی اس لئے اس طرح بھی بعداز تسلیم نفس نخواہ کا مستحق ہوگا ، اگر تسلیم حقیقی یا حکمی رہے لیکن علت استراحت للیوم الثانی میں عمل یوم الثانی شرط ہوگا ، اوراجیر خاص کے احوال میں عمل لیوم الثانی شرط نہیں ، تسلیم نفس کافی ہے ، یعنی تمیں رمضان کو کوئی اگر استعفیٰ دید ہو استراحت کی علت پر تنخواہ کا مستحق نہیں ہوگا اور اجیر کے معاملہ پر مستحق معلوم ہوتا ہے۔ العادة محکمة میں یہ بھی داخل ہوسکتا ہے یانہیں ؟ کہ مثلاً ان بعض مدارس کا خواہ ایک ہو یا چند یا اس کے نواح کے کی کامعمول بھی یہی ہے کہ تعطیل ماقبل کے تابع ہے تو تنخواہ پہلے دی جائے۔ کواراح کے کل کامعمول بھی یہی ہے کہ تعطیل ماقبل کے تابع ہے تو تنخواہ پہلے دی جائے۔ کا الاہور کے معاملہ خواہ معاشر فید، لاہور کے معاملہ خواہ عداشر فید، لاہور سائل ..... جمیل احمد خاشو فید، لاہور سائل ..... جمیل احمد خاشو فید، لاہور

## الجوال

صورت مسئولہ میں جوقو اعدان عبارت سے متنبط ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔

- (۱).....جو مدرس ازخود ۲۹ شعبان كواستعفى ديدے وه رمضان شريف كى تنخواه كامستحق نه ہوگا۔ لعدم العلة و هي الاستراحة للعمل مرة ثانية۔
  - (٢) .....جومرس تمين رمضان كواستعفى ديد عده مستحق تنخواه نه موكار لعدم العلة المذكورة.
- (۳) .....مهتم کو پیشگی تنخواه دینا از مال وقف جائز نه ہوگا، کیونکہ جب بیاحتمال ہے کہ مدرس بعد از رمضان شاید حاضر نه ہوتو پھر پیشگی تنخواه دی ہوئی واپس لینامشکل ہوگا۔
- (۴) ..... مهتم ازخود کی مدرس کومعزول کرتا ہے تو اس صورت میں رمضان کی تنخواہ دینی جا ہے،

کیونکہ مدرس کا ارادہ اورعزم آئندہ سال تعلیم کا تھامہتم نے اپنے مصالح کی بناء پر الگ کردیا ہے تو اس صورت میں اس کا استحقاق باقی رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم عبداللہ عفا اللہ عنہ خادم اللہ عفا اللہ عنہ خادم الافقاء خیر المدارس، ملتان خادم الافقاء خیر المدارس، ملتان خادم الافقاء خیر المدارس، ملتان ملتان

adbeadbeadbe

اگرمہتم کسی مدرس کوشعبان کے آخر میں معزول کردیے تو وہ رمضان کی تنخواہ کا مستحق ہے یا ہمیں؟ جامعہ قاسم العلوم ملتان اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے متضا دفتو وں میں محا کمہ:
دومتضا دفتو ہے مزید تحقق کیلئے آپ کی خدمت میں ارسال ہیں ان میں سے کونسا سیجے ہے؟

دومصاد تو حرید می سید اپ ماهدست بین ارسان بین ان بین سید واسای ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مہتم صاحب نے ایک مدرس
کوشعبان کی ۱۹ تاریخ کو مدرسہ سے معزول کر دیا اور رمضان شریف کی سالانہ دستوری تعطیل کی

تنخواہ دینے سے انکار کرتا ہے۔ آیا اس صورت میں مہتم صاحب کو تعطیل رمضان کی تنخواہ دین لازم
ہوگی یانہیں ؟

موگی یانہیں ؟

(ازدارالافاءقاسم العلوم ملتان)

اگرمدرسہ نے مدرس کوفارغ کردیا ہے تو قاعدہ کے تحت رمضان المبارک کی تنخواہ دیکرفارغ کرنا چاہیے، مدرسہ 'قاسم العلوم' اور'' خیرالمدارس'' کا یہی اصول ہے۔ فقط واللّٰداعلم و و مندہ محمد اسحاق غفر اللّٰدلہ بندہ محمد اسحاق غفر اللّٰدلہ

نائب مفتی قاسم العلوم ملتان نا کب مفتی قاسم العلوم ملتان

(لجو (ر) (از دارالا فناء دارالعلوم کراچی) تخواہ تو ایام عمل کی ہونی جا ہیے، گر تعطیل کا زمانہ تبعاً ایام عمل کے ساتھ ملحق کر دیا جاتا ہے تا کہ استراحت کر کے ایام عمل میں عمل کیا جاسکے الیکن جب شعبان کے ختم پرمعزول کر دیا گیا تو ایسی صورت میں ایام تعطیل کا زماندایام عمل کے ساتھ کمحق نہ ہوگا۔ لہذا صورت مسئولہ میں مہتم صاحب پر رمضان کی تعطیل کی تنخواہ دینی لازم نہیں ہے۔ (مثلہ فی امدادالفتاوی جلد ۳۴۸ سفحہ ۳۴۸)۔

...... فقط والله اعلم

احقر محد عبدالواحد دارالا فتأء دارالعلوم کراچی نمبر ۱۳ ۱۱/۲۸

الجواب سيحيح احقر محمر تقى عثانى عفى عنه ۱۲۸/۱۱/۲۸

(ازدارالافاء خيرالمدارس ملتان)

حضرت اقدس تھانویؒ کی امدادالفتاویٰ میں جوتحریہ ہے اسکا خلاصہ یہ ہے'' کہ اصل تو اعتباران شرائط کا ہے جو بوقت اجارہ ہاہم طے کرلی جائیں اگر شرائط نہ طے کی جائیں، کیکن مدرسہ کے قواعد مدون ومعروف ہیں تو وہ بھی مثل مشروط کے ہیں اورا گرنہ مصرح و نہ معروف ہیں تو دوسر سے مدارس اسلامیہ میں جومعروف ہیں ان کی اتباع کی جائے۔'' (امدادالفتاویٰ، جلد ۳ مصفحہ ۲۳۷)

محمدانورعفی عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۱/۱۰۰۱ه

الجواب سيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس، ملتان

addisaddisaddis

## استعفیٰ دینے کے وقت سے استعفیٰ منظور ہونے تک مدرس تنخواہ کا حقدار ہے جبکہ کام کرنا بند نہ کیا ہو:

ایک مدرس ۱۵ سال سے ایک مدرسہ میں پڑھارہا تھا اس نے مؤرخہ ۱۱/اکوبر ۱۹۳ہء میں بڑھا رہا تھا اس نے مؤرخہ ۱۱/اکوبر ۱۹۳ہء میں ہو طابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۹۳۳ء کو اپنا استعفیٰ مہتم کو پیش کر دیا اور پھر مہتم صاحب نے ۵/نومبر سے ۱۹۷۰ء بمطابق ۹ شوال المکر م ۱۹۳۳ء کو اس مدرس کا استعفیٰ منظور کیا اور ۱۵/ اکتوبر سے لے کر ۵/نومبر تک وہ مدرس مدرسہ میں با قاعدہ طور پراپ فرائض انجام دیتارہا۔ تو کیا مذکورہ بالاصورت میں وہ مدرس مدرسہ کے قواعدہ ضوابط کی روسے اپنی کارکردگی کی شخواہ لینے کا مستحق ہے یانہیں؟

سائل ..... محمد يليين، خادم مدرسة قاسم العلوم، جز انواله

## الجوال

#### adokadokadok

بیار یامعندور مدرس کومدرسه کے فنڈ سے وظیفہ یا پنشن دینا:

ایک عالم دین ایک ہی مدرسہ میں ۲۷ سال تک قرآن پاک پڑھاتے رہے ہیں اس دوران وہ سخت بیار ہو گئے۔ان کااس شخواہ کے علاوہ کوئی بھی ذریعہ آمدن نہیں ہےاوراہل علاقہ بھی

التخريج: (١).....يجب الاجر باستيفاء المنافع (عالىكيريه،جلد، صفحة ٣١٣) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عند)

ع ہے ہیں کہ تھیک ہوکر یہاں پڑھا کیں توان کی بیاری کے ایام میں کیا مدرسہ کے چندہ اور فنڈ والی رقم سے ان کا وظیفہ جاری رکھا جاسکتا ہے یانہیں؟

(۲) .....دوسرامسکندیہ ہے کہ ایک عالم یا قاری صاحب اپنی زندگی میں ایک ہی مدرسہ میں پڑھاتے رہے اور پھر بڑھانے کے قابل ندرہے اور ان کامستقل کوئی ذریعہ کہ اور بھی ہیں ہوتھانے کے قابل ندرہے اور ان کامستقل کوئی ذریعہ کا مدن بھی نہیں تو کیا آنہیں بھی مدرسہ کی رقم سے وظیفہ جاری کیا جاسکتا ہے یانہیں؟ قرآن سنت کی رشنی میں جواب دے کرعنداللہ ما جورہوں۔

سائل ..... فياض احمر عثاني، ناظم ما منامه "الخير" ملتان (لاجو (رب

(۱) .....اس میں مدارس کے عرف پڑمل ہوگا مدارس میں جتنے دن کی سال میں دخصت ہوتی ہے استے
دن کی شخواہ مدرس فدکور کو چندہ میں سے دینا جائز ہے ۔ ان ایام سے زائد کی شخواہ مدرسہ کے عام چندہ
سے دینا درست نہیں ۔اس کے لئے ایک الگ فنڈ جمع کیا جائے اہل علاقہ و دیگر مخیر حضرات اس میں
عطیات جمع کروائیں پھراس سے اس مدرس کو تاصحت شخواہ دی جائے تو ایسا کرنا شرعاً جائز ہے ۔
عطیات بمع کروائیں پھراس سے اس مدرس کو تاصحت شخواہ دی جائے تو ایسا کرنا شرعاً جائز ہے ۔
(۲) .....ان کے لئے بھی الگ فنڈ جمع کیا جائے مدرسہ کے عام چندہ سے ان کو وظیفہ دینا جائز نہیں ۔....
فقط واللہ اعلم
بندہ عبد انکیم عفی عنہ
بندہ عبد انکیم عفی عنہ
نائب مفتی خیر المدارس ،ملتان

التخريج: (۱)....فى الدرالمختار: امام يترك الامامة لزيارة اقربائه فى الرساتيق اسبوعاً او نحوه او لمصيبة او لاستراحة لابأس به ومثله عفو فى العادة والشرع (الدرالتخار،جلد ۲، صفح ۱۳، ط،رشيد بيجديد)
مستقل يالمى رخصت كاحكم اس معتلف هوگار (مرتب مقتى محم عبدالله عفاالله عنه)

## مدرسه کےمعذور ملازم کو پنشن دینے کا حکم:

مدارس کے عمومی چندہ کو بیت المال پر قیاس کرنامحل نظر ہے:

ایک شخص مدرسه کا ملازم اور خادم ہے وہ بڑھاپے کی وجہ سے عاجز ہو جائے تو کیا اس کو پنشن دینا جائز ہے؟ جبکہ مدرسہ میں زیادہ تر''عشر، زکوۃ اورصد قات' ہوتے ہیں نیزیہ بھی واضح فرما کیں کہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں ایسے ہوتا تھایانہیں؟

سائل ..... دارالافتاءنصرة العلوم، گوجرانواله

الجوال

بنده عبدالستار عفالله عنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،مکتان ۱۲/۵/۵/۱۹ه

الجواب صحیح بنده محمداسحات غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان

adokadokadok

مدرسہ کے فنڈ سے مدرسہ کے سابق مہتم کی بیوہ کو پچھد بنا جائز ہے یانہیں؟ علم طب پڑھنے والا جبکہ اسے دینی کتب بھی پڑھائی جاتی ہوں مدرسہ سے امداد لے سکتا ہے یانہیں؟

(۱) ....فقیر ایک دینی ادارہ کا بااختیار مہتم ہے اور صدرمدرس بھی ہے چونکہ میرا مشغلہ

معاثی 'طبّ' ہے لہذا جولڑکا مجھ سے دین کتب پڑھنے آتا ہے تو میں اس کو طبق کتب بھی ساتھ پڑھا تا ہوں تا کہ 'فنِ طِبّ' سے بھی اس کو مناسبت تامّہ حاصل ہوجائے ، اور جولڑکا محض' فن طِبّ' پڑھتا ہے اس کو دین کتا ہیں اس کی استعداد کے موافق لازمی طور پر پڑھایا کرتا ہوں ۔ طلبہ کا قیام وطعام مدرسہ میں ہوتا ہے اور باقی ضروریات' مطبّ' سے پوری کی جاتی ہیں۔ اس میں شرعاً کوئی مضا لَقَد تونہیں؟

(۲) .....میرے مدرسہ کے سر پرست اور بانی میرے والدمحتر م تھے، میں ان کو با قاعدہ ماہانہ مشاہرہ دیا کرتا تھا۔ ان کے فوت ہوجانے کے بعد میں حسب استطاعت ان کی نیابت کر رہا ہوں چونکہ میں صاحب نصاب اور ثروت ہوں مدرسہ سے پھونیس لیتا۔ البتہ اپنی والدہ محتر مہکو مدرسہ کے فنڈ سے کچھ نہ کچھ دیتا رہتا ہوں ، والدصاحب کی شخواہ کا چوتھا حصہ ان پرصرف کرتا ہوں اور مدرسہ کی مالی حیثیت بھی درست ہے۔ یمل شرعا کیسا ہے؟

(۳) .....درسه کی رقم نیک یاکسی دیانتدار آدمی کے ہاں رکھ دیتا ہوں نداپنی تجارتی ضروریات میں خرچ کرتا ہوں اور نہ ہی کی کوقرض دیتا ہوں ،البتہ بعض اوقات مدرسه کی ضروریات پراپناذاتی پیسه صرف کر دیتا ہوں بعد میں مدرسه کے فنڈ سے نکلوالیتا ہوں۔ شرعاً یہ کیسا ہے؟

سائل ..... حكيم خليل احمد سيقي مهتم مدرسة عليم الدين مظفر كره

#### الجوال

(١)....كوئي مضا كقنهين \_

(۲) .....درسہ کے فنڈ سے بیے خدمت درست نہیں، البتہ اگر آپ کی والدہ ماجدہ مدرسہ میں کوئی خدمت انجام دے رہی ہوں، مثلاً بچیوں کوقر آن پاک پڑھاتی ہوں یا طلباء کا کھانا پکاتی ہوں وغیرہ، تو پھراس کے لئے با قاعدہ تنخواہ مدرسہ سے طے کر سکتے ہیں۔ یا خودا پنی پچھنخواہ مقرر کرلیں، وہ خودنہ لیں بلکہ والدہ محتر مہ کودیدیا کریں۔

فقظ والثداعكم الجواب سيجح بنده محمد اسحاق غفر اللدليه نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان بنده عبدالستارعفااللهعنه DIMAL/1-/17 مفتى خيرالمدارس،ملتان

addisaddisaddis

کیامهتم صاحب گذشته کارکردگی کی بناء پرسفارت واجتمام کاالا وُنس وصول کرسکتاہے

مدریے کی مجلس شوری اہل علم برشتمل ہونی جا ہے:

ایک مہتم صاحب کی عجیب مثال ہے جو قابل غور ہے کہ "مہتم نے اراکین مدرسہ کو مغالطه دے کر ۲۷ سال ۲ ماه کا الا وئس" ، ۳۰ ہزار رویے "منظور کروالیا چنانچه ارا کین مجلس نے اپنی جہالت اور نا دانی سے بیالا وُنس منظور کر دیا اور مہتم نے شیر ما در کی طرح مدرسہ کا بیر مال ہضم کرلیا۔ اب سوال بیہ ہے کہ بموجب احکام شریعت اراکین مدرسہ کو بیرت حاصل تھا کہ گذشتہ مدت بطور الاؤنس منظور كريس كيابير قم تجق مدرسه واپس لى جائے گى يانبيں؟ سائل كو بتلايا گيا كه بيالاؤنس سفارت اورا ہتمام کا تھا۔ آیا یہ ہتم صاحب اہتمام کے لائق ہے یانہیں؟ اور کیا یہ رقم یعنی ہضم شدہ واپس مدرسہ کودی جائے گی یانہیں؟

سائل .....سيدعبدالرحن شاه

(لعمو (ك

مٰدکورہ کجلسِ شوریٰ اتنی کثیررقم بطورالا ونس منظور کرنے کی مجازنہیں کیونکہ بیدمدارس عربیہ کے اصول متعارفہ کے خلاف ہے اور نہ ہی زیداس تمام عرصہ کا الاؤنس کامستحق ہے کیونکہ یہی امورتو

التخريج: (١).....ان الناظراذاانفق من مال نفسه على عمارة الوقف ليرجع في غلته له الرجوع ديانة (شاميه، جلد٢، صفحه٧٤)

وفيه ايضاً: لوكان في يده شي فاشترئ للوقف من مال نفسه ينبغي ان يرجع ولو بلاامر فاص (شاميه، جلد٢ ،صفحه ٧٤٤) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

اغراض ومقاصدا ہتمام ہیں ان کے لئے جدا گانہ الاؤنس کا کوئی جواز نہیں ('کلہذا بیرقم مدرسہ کے خزانہ میں واپس کرنا ضروری ہے اور بیرذ مہ داری سب ارا کین شوریٰ پر ہے ممبرانِ مجلسِ شوریٰ کو دیانتدار ہونے کے ساتھ ساتھ ذوعلم ہونا بھی ضروری ہے۔ ۔۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم الجواب صحيح برتقذ رصحتِ واقعہ جواب درست ہے محمد انور عفا اللہ عنہ

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتى خيرالمدارس، ملتان 01mg1/2/10

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان مفتی خیرالمدارس،ملتان

مجرعبداللدعفااللدعنه

addisaddisaddis

تنخواہ کے رسیدی مکٹ کی قیمت کس کے ذمہ ہے مدرسہ کے یامدرس کے؟

جس وقت مدرس کی تقرری ہورہی تھی اس وقت اس بات کونہیں کھولا گیا کہ نخوا ہ کے رسیدی ٹکٹ کس کے ذمہ ہو نگے۔اب مدرسہ کے ہمہتم صاحب مدرس سے رسیدی ٹکٹ مانگتے ہیں۔ توشرعاً کس کے ذمہ ہونا چاہیے؟

سائل ..... مولوی محمدالیاس

قانون وعرف یہی ہے کہ رسیدی ٹکٹ وصول کنندہ کے ذمہ ہوتا ہے۔

والمعروف كالمشروط (اشاه صفحه ٩٩) ..... فقط والتَّداعلم

بنده محمرا نورعفااللدعنه نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان DIM92/4/r

الجواب صحيح بنده عبدالستارعفااللهعنه مفتی خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (١).....لما في الدرالمختار: ليس للقاضي ان يقرّر وظيفة في الوقف بغير شرط الواقف (يعنى وظيفة حادثة لم يشرطها الواقف) ولايحل للمقرر الاجذ (الدرالخارمع الثامي، جلد٢، صفح ٢٦٨) وفي الشامية: أن المتولى ليس له أن يزيد للامام (جلد٢ صفح ١٤٠) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

## تنخواه میں مقدار کاعدم تعین عقد کے لئے مفسد ہے گا:

میں ایک دینی مدرسہ کے کتب کے شعبہ میں مدرس ہوں میری تقرری کے وقت مدیرِ مدرسہ نے میری تنخواہ'' ۲۴٬۰۰ رویے'' مقرر کی ( ظاہر ہے کہ موجودہ حالات کے مطابق بیہ وظیفہ بہت قلیل ہے)اور میں نے اسے قبول کر کے تدریس شروع کردی لیکن عین تقرری کے وقت مدیر مدرسہ نے کہا میری استطاعت تو صرف اتن تنخواہ دینے کی ہی ہے،البتہ آپ مدرسہ کے نام پر چندہ جمع کریں جاہے وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہووہ چندہ رسید کاٹ کرآپ کو تنخواہ کی مدمیں دے دوں گامیں نے کہا کہ درست ہے چنانچہ مجھے ایک ایسافخص مل گیا جو ہر ماہ مدرسہ کو ایک ہزار روپے چندہ دے گا تو میں نے اس سلسلہ میں مدیر مدرسہ سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا تھیک ہے وہ ایک ہزار رویے آپ مدرسہ کی رسید کٹا کر اینے پاس رکھ لیں۔ایک مولا ناصاحب کہتے ہیں کہ بیا جارہ فاسدہ ہے دریافت طلب امریہ ہے کہ میرا بیمعامله مدیر مدرسه کے ساتھ جائز ہے یانہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہےتو فبہااور اگر جواب نفی میں ہےتواس کے جواز کااگر کوئی حیلہ ہوتواس کوبھی واضح طور پر بیان فرمائیں۔

سائل ..... طارق محمود بن عبدالعزيز كهر ل

#### الجوال

صورت مسئولہ میں آپ کا مذکورہ معاملہ جائز نہیں ، البتہ ان پیپوں کو ہتم صاحب کے حواله كردين اوروه آپ كواس كى تمليك كرواكر آپ كودىدىن توشرعاً جائز ہوگا۔

وحيلة التكفين بها التصدق على الفقير ثم هو يكفن فيكون الثواب فقظ والثداعكم لهما (الدرالمخار،جلد٣،صفحه٢٢)....

محمة عثان عفي عنه معين مفتى خيرالمدارس،ملتان 21/1/ATTIG

الجواب سيح بنده محمراسحاق غفرالله لبه مفتى خيرالمدارس،ملتان

اگررسیدوالی مقدار متعین ہےتو پھر مذکورہ حیلہ کارگر ہوگا،بصورت دیگرعقد فاسد ہوگا۔

امّا شرائط الصحة (اى صحة الاجارة) فمنها رضاء المتعاقدين ..... ومنها ان تكون الاجرة معلومة (عالمگيريه، جلرم، صفح اام)

وفيه ايضاً: الفساد قد يكون لجهالة قدرالعمل بان لايعين محل العمل .....وقد يكون لجهالة البدل (بنديه جلام بصفح ٣٣٩) ......فقط والجواب صحح بكون لجهالة البدل (بنديه جلام بصفح ٣٣٩) ...........فقط والجواب مفتى خيرالله عفاالله عنه مفتى خيرالمدارس ، ملتان

#### adokadokadok

## مدرس کی تنخواہ رو کناشر عاظلم ہے، ایام خدمت کی کل تنخواہ کا استحقاق ہے:

ایک مدرس (ہدایت اللہ) ایک مدرسہ ضیاء القرآن میں ایک سال اور چودہ دن تک پڑھا تا رہا جب اس کوسلسل چار ماہ تک تنخواہ نہ ملی تو اس نے مہتم '' قاری بشیراحد'' کو کہا کہ'' اگر آئندہ سال چودہ شوال تک تنخواہ نہ ملی تو میری طرف ہے استعفیٰ ہوگا'' جبکہ مہتم مدرسہ کے پییوں سے ذاتی پلاٹ خرید تا رہا اور مدرس کو تنخواہ نہیں دی۔ اب مہتم کا بیا کہنا ہے کہ مدرس نے ہمارے ساتھ آئندہ سال کے معاہدہ میں خلاف ورزی کی ہے میں اس وجہ سے اس کو گذشتہ ماہ کی تنخواہ نہیں دیتا۔ اب آپ بتا ئیں کہ بیدرس گذشتہ سال کے چار ماہ کی بقیۃ تنخواہ اور دوسرے سال کے چودہ دن کی تنخواہ لینے کا حقد ارہے یا نہیں؟

سائل ..... بدایت الله

#### الجوال

برتقذ برصحتِ واقعه صورت مسئوله میں چودہ شوال تک کی تنخواہ کی ادائیگی شرعاً لازم ہے کیونکہ وہ چودہ تاریخ تک مدرسہ میں حاضرر ہلاورمفق ضہ کام سرانجام دیتار ہا۔

ثم الاجرة تستحق بأحد معان ثلاثة : اما بشرط التعجيل او بالتعجيل او باستيفاء

المعقود عليه فاذا وجد احد هذه الاشياء الثلاثة فانه يملكها..... يجب الاجرة باستيفاء المنافع (النو) (منديه، جلدم، صفح ١٣٠٠)

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۳۲۳/۱۲/۶ الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فياء خيرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

تحريراً حاضري نہيں لگوائي اس وجهت يخواه كاشا:

مهمهم صاحب نے مدرس پرشرط عائد کی کہ وہ روزانہ تحریراً اطلاع دےگا۔مدرس پڑھا تا رہالیکن تحریری اطلاع نہیں دی۔ جب ماہ شوال ختم ہوا تو اس نے تنخواہ مانگی۔تو اس نے کہا کہم نے ''تحریراً''اطلاع نہیں دی۔اس لیے نخواہ نہیں۔اب وہ نخواہ کا حقدار ہے یانہیں؟

سائل ..... محمد دین،اشرفی کتب خانه، کو ہائی بازار، روالپنڈی

الجوارب

صورت مسئوله میں برتقد رصحت واقعه مدرس کواگر بإضابطه الگنہیں کیا گیا تھا۔تومحض

حاضری کی تحریری عدم اطلاع کی بنا پر ملازمت سے معزول کرنا درست نہیں ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ بقول مدرس کے کہ وہ باقاعدہ حاضر ہوتار ہاہے جبکہ واقعہ بھی ایسا ہی ہے۔اس لیے وہ تنخواہ کا مستحق ہے۔

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان نائب ۱۳۹۳/۱۰/۱۸ الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خبرالمدارس،ملتان

#### addisaddisaddis

اگرمدرس مستقل ایک وقت ناغه کریے تواس کی تنخواہ منہا کرنے کی اجازت ہے:

ایک مدرس کا ایک مدرس کا ایک مدرسه میں تقر رہوا مدرس سال بھراپی وسعت کے مطابق کام کرتار ہا شعبان کا مہینہ بھی پڑھایا، شعبان کے آخر میں مدرس کو ایسی مجبوری لاحق ہوگئ کہ اگر پہلے وقت کلاس میں ہوتا ہے تو دوسرے وقت نہیں ہوتا یا دوسرے وقت ہوتا ہے تو پہلے وقت نہیں ہوتا، ایسی حالت میں مہتم نے مدرس کو جواب دے دیا، بایں طور کہ مدرس کا کھانا بینا بند کر دیا، کلاس چھین کی اور مدرسہ سے روک دیا، حالا نکہ سالا نہ امتحان میں اس مدرس کی کلاس کا نتیجہ بھی اچھا آیا ہے۔ کیا ایسی صورت میں مدرس رمضان المیارک کی نخواہ کا حقد ارہے یا نہیں؟

سائل ..... محرفهم بستى خداداد، ملتان

الجوال

اگرآئنده سال بھی پڑھانا ہوتو حب معاہدہ رمضان کی تنخواہ دی جائے۔البتہ مدرس کا بیہ معمول بنالینا کیمستقل طور پرایک وفت ناغہ کرنا بلاا جازت ورخصت درست نہیں مہتم صاحب

التخريج: (١).....يجب الاجرة باستيفاء المنافع (منديه،جلدم،صفح ٢١٣) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

#### addisaddisaddis

اساتذه كى تنخوا مول ميں تفاوت كى شرعى حيثيت:

اکثر مدارس میں اساتذہ کرام کی تخواہ میں تفاوت پایا جاتا ہے، مثلاً کوئی استاد ہزرگ ہے شخ الحدیث ہے تو اس کی تخواہ زیادہ ہوتی ہے بنسبت دوسر ہے اساتذہ کے، حالا نکہ وہ سبق بھی کم پڑھاتا ہے، ایک مدرس چھ چھ سبق پڑھاتا ہے اس کی تخواہ کم ہوتی ہے، جبکہ ایک مدرس دویا تین سبق پڑھاتا ہے اس کی تخواہ کی موتی ہے، جبکہ ایک مدرس دویا تین سبق پڑھاتا ہے کیا شرعاً اس تفاوت کا کوئی جواز ہے؟ باوجود یکہ تمام اساتذہ ایک ہی طرح اخلاص کے ساتھ کام کریں اسی طرح بعض اوقات جس مدرس کو تخواہ زیادہ دی جاتی ہے وہ اتنا ضرورت مند نہیں جتنا کم تخواہ والا ضرورت مند ہوتا ہے۔

سائل ....عمران الحق رشيدى

#### (لجو (ب

علم، تجربه اورطريقة تعليم كاعدكى تفاوت كى بنياد بين حضرت عمر فاروق رضى الله تعالى عنه عطايا كي تقسيم مين بعض وجوه كى بنا پر تفاوت فر مايا كرتے تھے۔ چنا نچه درمخار مين بعطي بقدر الحاجة و الفقه و الفضل و في الشامية: و كان عمر رضى الله تعالى عنه يعطيهم على قدر الحاجة و الفقه و الفضل، و الاخذ بهذا في زماننا احسن فتعتبر الامور الثلاثة اله اى: فله ان يعطى الاحوج اكثر من غير الاحوج، و كذا الافقه و الافضل اكثر من التخريج: (ا) الله تعالى المدرس و نحوه اذا اصابه عذر من مرض او حج بحيث لايمكنه المباشرة لايستحق المعلوم (ثاميه بطدا بم في عبرالله عفاالله عنه)

غيرهما، وظاهره انه لاتراعى الحاجة في الافقه والافضل، والا فلا فائدة في ذكرهما، ويؤيده ان عمر رضى الله تعالىٰ عنه كان يعطى من له زيادة فضيلة من علم او نحو ذالك اكثر من غيره (شاميه، جلد ۲، صفحه ۳۳۹)

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/۸/۱۸ه

#### adokadokadok

مدرس یاسفیرکو چنده کایا نجوال حصد دینا کیساہے؟ حسن کارکردگی پرمدرس کوانعام دینا:

استحقاقی چھٹیاں نہ کرنے پر مدرس کوان کااضافی معاوضہ دینا:

(۱) ..... ' جامعہ رحیمیہ ' جھنگ صدر کے مہتم صاحب کسی ایک مدرس کوان کی چھٹی کے ایام میں چندہ کی وصولی کے لئے ایسی جگہ بھیج دیتے تھے جہاں ان کا اثر ورسوخ ہوتا ،اور واپسی پر حاصل شدہ رقم کا پانچواں حصہ جس میں ان کا سفر خرج بھی تھا دیدیا کرتے تھے۔

(۲)....بعض مدرسین تعلیم قرآن سے استحقاقی چھٹی کیکر چندہ وصول کر کے اس میں سے بھی یانچواں حصہ وصول کرلیا کرتے۔

( m ).....بعض مرتبه تهم صاحب خود بلاکسی شرط کسی مدرس کوبطور انعام دیدیتے۔

(۷).....ایک اصول بیجمی تھا کہ جن اساتذہ نے استحقاقی چھٹیاں نہ لیں ان کے ان ایام کا تنخواہ کے اعتبار سے معاوضہ دیدیا کرتے جس سے وہ چھٹی کم از کم لیتے۔

(۵) ..... چونکہ جامعہ ہم صاحب کی ذاتی گرانی میں ہے،اس لئے آپ کسی ملازم کواس کی

کارکردگی پرمشاہرہ سے زیادہ دیدیا کرتے۔کیا مندرجہ بالاصورتیں درست ہیں یانہیں؟اگر نہیں تو کیا حیلہ ہے؟ سائل ..... محم عبدالحلیم،صدرجمعیت علاءاسلام، جھنگ صدر (لجمور کرب

پہلی دونوں صور تیں ناجائز ہیں، یعنی سفارت کا ممل' علی میں مایحصل یاعلی الربع والثثث' ناجائز اور اجارہ فاسد ہے ۔ اسی طرح بعض مدرسین قرآن کار خصتِ استحقاقی میں ربع یاخس پر چندہ وصول کرنا بیصورت بھی ناجائز ہے کیونکہ قفیز طحان میں داخل ہے۔

(۳) .....البتہ مہتم کسی مدرس کواس کی حسن کارکردگی پر جبکہ بیکارکردگی تعلیمی امور میں ہویا چندہ کی وصولی کے سلسلہ میں ہو حوصلہ افزائی کے لئے انعام دے اُن اختیارات کے حجے استعال کے تحت جو اس کو مجلس عاملہ یا شوری یاسر پرستِ مدرسہ سے حاصل ہیں توبیہ جائز ہوگا۔

(۳) .....مدرسہ کی شور کی یا مجلس عاملہ نے کچھ استحقاقی رخصتیں مدرسین کے لئے طے کی ہوئی ہیں،
اور کوئی مدرس مہتم کے ایماء یا منظوری سے مدرسہ کی مصلحت کے لئے اپنی استحقاقی رخصتیں ترک کر
دیتا ہے، مثلاً طالبعلموں کے اسباق کی دوہرائی یا کسی مدرسہ کی اعانت یا دیگر مشاغل مدرسہ کے ہجوم
کی وجہ سے مہتم اس کی استحقاقی رخصتیں کلیۂ یا بعضاً مدرسہ کے استعمال میں لئے آتا ہے، تو ایسی
صورتوں میں مدرس ایا م تعطیل کی زائد تخواہ کا مستحق ہوگا اور بغیر مہتم کی منظوری کے ازخود استحقاقی
رخصتوں کے ترک پرزائد تخواہ کا مستحق نہ ہوگا "...... فقط واللہ اعلم

عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۸/۵/۱۸

التخريج:(١).....في الدرالمختار: فكل ما افسدالبيع يفسدها(الاجارة)كجهالة مأجور او اجرة او مدة او عمل(الزم) (جلره مُفحد، ۲۷)

<sup>(</sup>٢).....في الشامية: فعلم انه تجوز الزيادة اذا كان يتعطل المسجد بدونها (شاميه، جلد٢، صفح ١٦٩٨) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

# اگرمہتم تبدیل ہوجائے تو تنخواہ وغیرہ کامطالبہ نے مہتم سے ہوگا:

ایک شخص ایک مدرسہ عربیہ کامہتم ہے، اس نے ابتداء سال سے ایک مدرس مقرر کیا ہے جس کی تخواہ ماہانہ میں روپے قرار پائی۔ اور مدرس فدکور کو ماہ گذر نے پر تخواہ دیدی جاتی ۔ بیسلسلہ چلتار ہالیکن دس (۱۰) شعبان المعظم کو مہتم صاحب کو برطرف کر دیا گیا اور مدرس فدکور کو شعبان کے پندرہ ایا م اور رمضان المبارک کی تخواہ بھی نہیں دی گئی۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ آیا وہ مدرس صاحب جو کہ شور کی کے مشور سے کے ساتھ مدرسہ میں مقرر کئے گئے تھے، سابقہ مہتم سے شعبان المعظم کے پندرہ یوم اور رمضان المبارک کی تخواہ کا مطالبہ کر سے ہیں یا جدید ہم صاحب سے مطالبہ کر سے بین یا جدید ہم صاحب سے مطالبہ کر ہیں۔ اسکی شری حیثیت واضح فرما کیں۔

سائل .....محمداحمهلتان

العوال

adokadokadok

بدوں کسی شرعی وجہ یا خیانت کے ناظم کومعزول کرنا خلاف شرع ہے:

ہم نے ایک مدرسہ شروع کیااس عزم سے کہ شوری ہمارے مسلک کے مرکزی اداکین پر بنی ہوگ۔ خالد کو متوجہ کیا گیا کہ سر دست استاد، تعلیم وطلبہ وغیرہ کا انتظام زید کرے گا صرف کرایہ مکان" پچیس روپے" کا انتظام خالد کے ذمہ ہوگا۔ یہ معاہدہ ہوا کہ یہ مدرسہ اشر فی مسلک کا ہوگا قوانین وہی ہوں گے جو" خیر المدارس" اور" جامعہ اشر فیہ" کے ہیں مہتم آیک ثالث کو بنائیں گے بو کہ زید کا شاگر دہووہ پھر خواہ زید ہی کو ہمتم بنادے، چنانچہ عارضی طور پر ثالث کے آنے تک خالد کو ہمتم بنایا گیا،

اورزیدکوناظم مکر ثالث کے آنے پر خالد نے اپنامعاہدہ پورانہیں کیا، بلکہ اراکین میں سے ایک صاحب سے رابطہ قائم کر کے اندرونی طور پر بغیر مشورہ اراکین مدرسہ کیلئے زمین خرید کر اپنے نام کرالی اور کاغذات میں ازخودمتولی واحد بن گیا۔ یدسے کی ذاتی رجمش کی بناء پر بلاجرم بلا اصول بلانوٹس زید کی تخواہ بند کردی اٹھارہ ذیقعدہ کو جب تحقیق کی گئی تو پہتہ چلا کہ زیدکو برطرف کردیا گیا ہے۔

اب سوال بیہ ہے کہ برطرفی شرعی طور پر کیا حیثیت رکھتی ہے، زید کتنے ماہ کی تخواہ کامستحق ہے؟ اگر زید کتنے ماہ کی تخواہ کامستحق ہے؟ اگر زید کوئی جدید مدرسہ بنائے تو اس میں سابقہ مدرسہ کی کچھاشیاء جو اس کے پاس ہوں وہ استعمال کرسکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... محمد صادق، خطیب جامع مسجد عبدالعزیز، راولپنڈی (لاجو (رب

صورت مسئولہ میں بقول سائل جبکہ بلا جرم، بلا اصول، بلانوٹس، زید کی تخواہ خالد نے بند
کردی ہے اور سابقہ معاہدات کی خلاف ورزی کی ہے تو اس صورت میں زید شوال و ذیقعدہ کے
اٹھارہ ایام کی تخواہ کامستحق ہے ۔ اور خالد کی برطر فی بھی غلط قرار دی جائے گی ۔ باتی رہا، نیا
مدرسہ قائم کرنا تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں جبکہ کام کرنے والوں کا مقصد صرف اخلاص کے
ساتھ خدمتِ وین ہواور کسی مدرسہ کا اضرار یا لڑائی وجھگڑ ااور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود نہ

التخريج: (١) ..... يجب الاجر باستيفاء المنافع (بنديه، جلدم ، مفيه ١١١)

<sup>(</sup>۲)....قال في البحر: واستفيد من عدم صحة عزل الناظر بلا جنحة عدمها لصاحب وظيفة في وقف بغير جنحة وعدم اهلية، واستدل على ذالك بمسئالة غيبة المتعلم، من انه لا توخذ حجرته ووظيفته على حالها اذا كانت غيبته ثلاثة اشهر، فهذا مع الغيبة، فكيف مع الحضرة والمباشرة؟ (ثاميه جلده مفي ٥٨٦) وفيه ايضاً: وقدمنا عن البحرحكم عزل القاضى لمدرس ونحوم وهو انه لايجوز الابجنحة وعدم اهلية (ثاميه جلده مفي ١٥٣) (مرتب مفتي محموم دالله عنا الله عنه عنه الله عنه عنه الله ع

ہواور سابقہ مدرسہ کی چیزوں کا استعال اس تنقیع کے بعد عرض کیا جائے گا جبکہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ مدرسہ کے سابقہ ممبروں کی اکثریت زید کے ساتھ ہے یا خالد کے ساتھ ۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنه سندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنه صدر مفتی خیر المدارس ، ملتان صدر مفتی خیر المدارس ، ملتان

#### adbeadbeadbe

#### مدرسہ کے باور چی کے متعلق مختلف سوالوں کے جوابات:

(۱) .....باور چی اجیر خاص ہے یا مشترک؟ بصورت اجیر خاص بلحاظِ عرف مدارس کتنے گھنٹے کام کا ملازم ہے؟ اور کیا وقت کی تعیین یعنی آمدور فت کا وقت متعین کرنا ضروری ہے یا باور چی کی صوابدید پر ہے کہ مقررہ وقت پر طعام کے لحاظ سے خود دیکھ لے۔

(۲) ..... یہ جے آ کرکام کرکے چلا جاتا ہے اور پھر دو پہر کو پھر شام کوائی طرح اس آ مدورفت کی وجہ سے ہم نے دن کی تین اوقات میں تفصیل کی ہے۔ سوال بیہ ہے کہ تینوں میں سے ہر وقت مستقل حاضر ہوگا یا پورے دن کی حاضری کیلئے صرف سے کو آ ناکافی ہے کیونکہ اجیر خاص میں تو صرف سلیم فضل سے استحقاق اجرت ہوجا تا ہے، اور وہ صبح ہوگیا بقیہ دواوقات نہ آئے ۔ تو پھرائی کی ایک فرع بیر ہے کہ ہم نے کسی دن ایک وقت کی غیر حاضری پر نصف یوم اور دو وقت کی غیر حاضری پر نصف یوم اور دو وقت کی غیر حاضری پر پورے دن کی اجرت وضع کرنے کی جوشر طرکھی ہے وہ درست سے یانہیں؟

(٣)....کسی دن دوغیرحاضریاں اورایک حاضری ہوتو یہ کسی شار میں آتی ہے یانہیں؟

(۴) .....اجیرخاص ہونے کی صورت میں کھانا کے یانہ کے مقررہ وقت پراس کا موجود ہونا ضروری ہے یا نہیں مثلاً جمعہ کے روز دن کو چاول کیتے ہیں جودونوں وقت کے لئے کافی ہوتے ہیں رات کو پکانے کا کام نہیں مثلاً جمعہ کے روز دن کو چاول ہے ہیں جودونوں وقت کے لئے کافی ہوتے ہیں رات کو پکانے کا کام نہیں صرف چند تھالیاں دھونا ہے تو باور چی پرلازم ہے کہ رات کو بھی رہے یانہیں؟ اسی طرح مثلاً

د عوت کا تیار کھانا آ جائے تب بھی کھانے کا کام نہیں ہوتا وقت پرموجود گی ضروری ہے یانہیں؟ (۵).....رخصت اتفاقی واستحقاقی کی تقسیم درست ہے یانہیں۔ نیز عرف مدارس میں اتفاقی رخصت کی حد کیا ہے؟

سائل ..... محد بدرعالم، جامع مسجد "نور" محلّه مهر پوره انگ (الجو (رب

(۱)..... ندکورہ باور چی اجیر خاص ہے اگر بید ذمہ داری سے ہر وقت حاضر ہوکر کام کرے تو وقت کا تعین ضروری نہیں بصورتِ دیگر تعیین کر لینی ضروری ہے۔

(۲).....ایک دن کی اجرت کوتین حصوں پرتقسیم کیا جائے گااور بیمجموعه ایک دن کی حاضری شار ہوگی اگر کسی ایک وقت حاضر نه ہوتو ایک دن کی تنخواہ کا تہائی حصہ وضع کرلیا جائےگا۔

(۳).....ایک دن میں دو وقت کی غیر حاضری کی صورت میں ایک دن کی تنخواہ کا دو تہائی حصہ وضع کرلیا جائے۔

(۴).....اگر مدرسه والول کی اجازت سے اس نے اس دن چھٹی کرلی تو کوئی حرج نہیں اگر برتن صاف کرنااس کی ذمہ داری ہوتو اس وقت میں بھی اس کو پابند کیا جاسکتا ہے۔

(۵).....فرکورہ تقسیم درست ہے تاہم اتفاقی رخصتیں استحقاقی رخصتوں سے منہا ہونگی۔اس سلسلہ میں کوئی مستقل حد متعین نہیں۔اس بارے میں مدارس کامعمول مختلف ہے۔فقط واللہ اعلم

بنده محرعبداللدعفاللدعنه

مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۸/۵/۱۳۳۱ھ الجواب سيح بنده عبدالستار عفااللدعنه

رئيس دارالا فياء خيرالمدارس،ملتان

#### addisados addis

# مايتعلق باوقاف المدرسة

# ایک مدرسہ کے فنڈ سے دوسرے مدرسہ کا تعاون کرنا:

ایک شخص می عبدالرحمان دینی ادارہ میں بحثیت ناظم و نائب مہتم کافی عرصہ سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔اب وہ کسی مجبوری کی بناء پراس ادارہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔
(۱) ......آیا فدکورہ شخص کواس دینی مدرسہ کے فنڈ سے مالی تعاون لینے کا یا ثالثین کے کہنے پر مہتم صاحب کو دینے کا شرعی حق ہے یانہیں جبکہ فدکورہ مستعفی ناظم مہتم صاحب دورانِ خدمت اپناما ہانہ مشاہرہ بھی وصول کرتے رہے ہیں۔

(۲).....فرکورہ مستعفی نائب مہتم وناظم صاحب اپنا دوسرا ادارہ (دینی) قائم کرنے کیلئے موجودہ مدرسہ کے فنڈ سے کسی شم کے مالی مطالبہ کے حقدار ہیں یانہیں؟

(٣).....کیا ثالثوں کومسلحۃ بیاختیار ہے کہ وہ مہتم صاحب کو مذکورہ مخص کے ساتھ اپنے ادارے کے فنڈ سے مالی تعاون کرنے پرمجبور کریں۔

سائل ..... شنراد،ملتان

الجوال

مہتم صاحب مدرسہ کے فنڈ سے نہ سٹی عبدالرحمٰن سابقہ ناظم کی مالی امداد کرنے کے شرعاً مجاز ہیں۔اور نہ ہی اس مدرسہ کے فنڈ سے سابق ناظم عبدالرحمٰن کے نئے مدرسہ کا تعاون کر سکتے

التخريج: (١).....ليس للقاضى ان يقرر وظيفة فى الوقف بغير شرط الواقف، و لا يحل للمقرر الاخذ (الدرالخار، جلد ٢، صفى ١٦٨) (مرتب مفتى محمود الله عفا الله عنه)

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، مکتان ۱۹/۱/۱۹ه

#### addisaddisaddis

# ا بک مدرسه کا چنده دوسرے مدرسه برخرج کرنابا جازت چنده د مندگان درست ہے:

ہارے گاؤں کے مولوی صاحب نے گاؤں سے چندا یکڑ کے فاصلے پڑایک پرانی خستہ حال معجد (جس کے متولی صاحبزادگان،عبدالحکیم میں ہیں) کوآباد کیا،اوراس کی تعمیر کی کوشش کی ، جمعہ کو جاری کیا ،اور ایک دین درسگاہ قائم کی۔عرصہ ڈیڑھ سال تک اسکیے بغیر کسی معاوضے کے سب کام سرانجام دیتے رہے۔ بعدازیں اس مولوی صاحب نے ایک دوسر مے شخص'' عمرو'' کوبھی اپنے ساتھ بطور''معاون'' ملالیا دونوں إدھراُ دھر سے چندہ لاتے رہے اور مدرسہ کے اخراجات پورے کرتے رہے۔ بدسمتی سے ان دونوں کے درمیان نااتفاقی ہوگئی۔مولوی صاحب دوسرا مدرس ركهنا حاجة تنے اور "عمرو" يہلے كو برقرار ركهنا حاجة تنے نوبت بائي جارسيد كه مولوي صاحب نے دوسرے مدرس کومقرر کرلیا اور''عمرو''صاحب مخالفت کی آ گ کو تیز کرتے ہوئے متولیان کے پاس عبدالحکیم مہنچے اور گاؤں والوں کی اور مولوی صاحب کی شکایت کی اور کہا کہ گاؤں کے مہاجر تمہاری مسجد پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور مسجد کے مالک آپ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے عمرو کے ساتھ اتفاق کیا۔مولوی صاحب نے مسجد کوچھوڑ دیا اور اینے مقتدی اور مدرس کواور طلباء کو لے کر گاؤں کی مسجد میں کام شروع کر دیا اور جورقم مولوی صاحب کے پاس مدرسہ کی تھی انہوں نے اس

جگہ آ کر مدرسہ کے اخراجات (عمارت، مدرس اورطلباء) پرخرج کر دی اور کہا کہ''میں نے اپنا مدرسہ منتقل کرلیا ہے اور وہ رقم مجھے یہاں خرچ کرنا جائز ہے'' دریا فت طلب امریہ ہے کہ مولوی صاحب کا یہ خیال عندالشرع کہاں تک جائز ہے؟

سائل ..... مولوى عطاء الله ، كوث اسلام كبير والا

الجوال

مولوی صاحب کے پاس جورقم مدرسہ کی تھی اس کا استعال چندہ دہندگان کی اجازت سے دوسرے مدرسہ کے طلباءاور مدرسین پرخرج کرنا جائز ہے۔....فقط واللہ اعلم لیا صحم

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خبر المدارس، ملتان

DIPAA/r/rr

الجواب صحيح خير محمد عفاللدعنه مه ...

مهتم خيرالمدارس،ملتان

#### अवेर्वक्रअवेर्वक्र

مختلف ناموں سے بننے والے مدارس کی جمع شدہ رقم اسی جگہ پر بننے والے نئے مدرسہ میں دی جاسکتی ہے:

ایک آدی نے اپنے اہل محلّہ کے مشورہ سے "تعلیم القرآن" کے نام پرایک دینی ادارہ مورخہ ۱۱/ ۱/ ۱۹۸۹ء میں قائم کیا اور اس نام سے رسیدی کا پیاں بھی چھپوالیں ،اور احباب سے چندہ کے سلسلے میں ملنا شروع کر دیا اس کے بعد اس مدرسہ میں بچوں کی تعلیم کی خاطر ایک حافظ صاحب کو مقرر کیا۔ اس مدرسہ کے فنڈ میں مبلغ ۱۳۰۰ ۱۳۱ رو پے جمع ہو گئے پھر بیا دارہ دیو بندی بر یلوی مسلک کی وجہ سے فساد کا شکار ہو گیا جس کی وجہ سے جمع کیا ہوا چندہ کچھ عرصہ کے لئے روک بر یلوی مسلک کی وجہ سے فساد کا شکار ہو گیا جس کی وجہ سے جمع کیا ہوا چندہ کچھ عرصہ کے لئے روک بر یکی عبد ایک آ دی کو اہل محلّہ نے اپنی طرف سے محمل اختیار دے دیا کہ آ پ کی طریقہ سے اس مدرسہ کو آباد کریں۔ چنا نچہ وہ آ دمی اس مدرسہ میں آگیا اور با قاعدہ کا پیاں بھی نئی

چپوالیں اور مدرسہ کا نام بھی تبدیل کر کے " ترتیل القرآن" رکھ دیا۔ اور ایک رسید کی کا پی مورخدا/ ۸/۱۹۹۹ء سے میرے پاس بھیج دی تھی چنانچاس نے دوبارہ احباب سے ایک دینی جذب کے تحت مانا ملانا شروع کر دیاحتی کہ مبلغ ۱۹۵۰۵۵ اوو ہے جمع کر لئے اور جمع شدہ رقم میں سے ۱۹۵۰/۱۰۰ کرو پے مدرسہ پرخرج بھی کردیئاس کے بعد پنہ چلا کہ بیتو سارا کام ہی غلط چاتار ہا، کیونکہ مسجد کے ساتھ ملحقہ زمین جس پر مدرسہ قائم تھاوہ ساری کی ساری مسجد کے نام پروقف ہے چنانچہ ہم نے سوچا کہ جمع شدہ رقم کا کیا کیا جائے ؟ طے یہ ہوا کہ مدرسہ کے نام سے زمین خرید لیس ترکز کار ہم نے مورخہ ۱۸/۱۹۹۹ء کواڑھائی کنال کی زمین کا کھڑا بالکل مجد کے قریب خرید لیا، اور مدرسہ کی نام "خرکار ہم نے مورخہ ۱۹۸/ ۱۹۹۹ء کواڑھائی کنال کی زمین کا کھڑا بالکل مجد کے قریب خرید لیا، اور مدرسہ کی اور شریسہ کی القرآن "کا جمع کیا ہوارو پیداس نئی جگہ پرخرج ہوسکتا میں مدرسہ تعلیم القرآن "اور مدرسہ نے تام سے خریدی گئی ہے۔

سائل ..... مولانا قاری خالد محمود صاحب عربی مدرس مدل سکول جہلم (الجو (رب

DIMIZ/A/IT

صورت مسئوله مين اگر واقعی مدرسة تعليم القرآن اور ترتيل القرآن ختم هو گه بين ـ تواكي حالت مين ان مدرسول کی جمع شده رقم مدرسه سيدناه مير معاوية پرلگانے کی گنجائش ہے۔ لما في الدر المختار: و كذا الرباط والبئر اذا لم ينتفع بهما فيصرف وقف المسجد والرباط والبئر والحوض الى اقرب مسجد او رباط او بئر او حوض الله المدر المختار، جلد ۲ ، صفح المدر المختار، جلد ۲ ، صفح المدر المختار ، حدم المدر منتان مفتی خير المدارس ، ملتان

अवेर्धक अवेर्धक अवेर्धक

جومدرسكمل طور پرختم موجائے اور آئندہ بھی چلنے کی امیدنہ مواس کے جمع شدہ چندہ كا حكم:

ہاری بہتی میں قرآن کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا گیا ہے اور پچھ عرصہ تک وہ چتار ہا اور اس دوران مدرسہ کے لئے مختلف افراد سے چندہ بھی کیا جاتار ہا۔ اب پچھ عرصہ سے مدرسہ ختم ہو چکا ہے نہ تو درسگاہ باتی رہی اور نہ ہی آئندہ از سرنو جاری ہونے کی امید ہے اور اس کے جمع شدہ چندہ میں سے پچھ رقم باقی ہے۔ کیا وہ رقم کسی دوسرے قرآنی مکتب اور دینی عربی مدرسہ میں دی جاسکتی ہے؟

سائل ..... محد شفیق،ملتان

الجوال

دی جاسکتی ہے ۔ .... فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱/۴/۱۰ه

#### adosadosados

اگرمدرسهاوراس کی شاخ کاانظام الگ الگ کردیا جائے تو مدرسه کی اشیاءان میں کیسے تقسیم ہوں گی؟

زیدنے دین مدرسہ کی بنیادر کھی اور آمدنی مدرسہ اور مسجد کی مشتر کہ رکھی اور زید فوت ہو چکا ہے۔ اس کے دو بیٹے ہیں انہوں نے اپنے والد کے مزار پراس مدرسہ کی شاخ کھولی، اور دونوں مدرسہ کی آمدنی تقریباً پانچ سال مشتر کہ رہی۔ اب ان دونوں بھائیوں نے مدرسہ علیحدہ علیحدہ کیاہے۔ اب کیاسابقہ مشتر کہ مدرسہ ومسجد کی جائیداد نقدی واسباب مثلاً مسجد کے پیکر، تیائیاں،

التخريج: (۱).....وكذا الرباط والبئر اذالم ينتفع بهما فيصرف وقف المسجد والرباط والبئر والحوض الى اقرب مسجد او رباط او بئر او حوض اليه (درمخار،جلد۲،صفحها۵۵) (مرتب مفتى محرعبدالله عقاالله عنه) بسترے، چار پائیاں جو پہلے مدرسہ میں طلبہ کی ضرورت کیلئے تھے اور غیر منقولہ جائیداد بھی مسجد کی ہے۔ ہے عمر واور بکر دونوں بھائی اپنے اپنے مدرسہ کیلئے تقسیم کر سکتے ہیں؟

سائل ..... حافظ گل محمد، جلال بور پیرواله

## الجوال

جو جائیدا داوراسباب مسجداور سابقه مدرسه کائے مدرسه کے بنانے سے پہلے کا ہے وہ قابل تقسیم نہیں۔ وہ اشیاءاور جائیداد سابقه مسجداور مدرسه کی ہے، البتہ جدید مدرسہ کو جب سے سابقه مدرسے کی شاخ بنالیا گیا اور ان دونوں کی آمدنی مشترک کردی گئی، پھر جو جائیداد واشیاء مشترک کہ تیارہ و کی ہے ان میں تقسیم جاری ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خبر المدارس، ملتان ناسب ملتان ۱۳۹۳/۸/۱۵

الجواب سيح محمد عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خبرالمدارس،ملتان

#### adokadokadok

مدرسه کا بیسه بینک میں رکھنا کیساہے؟

مدرسہ کی رقم بینک میں داخل کی جاتی ہے اور بینک اس رقم سے اپنا سودی کاروبار چلاتا ہے، حسب طلب مدرسہ کو اصل رقم واپس کی جاتی ہے اگر کوئی شخص بطور قرضِ حسنہ مدرسہ کی رقم لیلے اور اس سے تجارت کرے اور منافع خودر کھے اور حسب طلب اصل رقم مدرسہ کو واپس کر دے۔ یہ شرعاً کیسا ہے؟

سائل ..... نیازمحد، نائب مهتم مدرسه جامع العلوم عیدگاه بهاوکنگر (لاجو (رب

في العالمگيرية: اراد المتولى ان يقرض ما فضل من غلة الوقف ذكر في وصايا فتاوي ابي الليث رجوت ان يكون ذالك واسعاً اذا كان ذالك اصلح واجري للغلة من امساك الغلة (عالمكيرية،جلد٢،صفحه٩٩)

روایت بالا سے معلوم ہوا کہ مدرسہ کا روپ یہ بطور قرضِ حسنہ دینا جائز ہے جبکہ قرض لینے

والا دينداراورامين مو\_..... فقط والله اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان نامب ۱/۳۰ بینک میں گومخطور ہے مگر رقم محفوظ ہے، قرض گوامین کے پاس ہومگر موت وزندگی ساتھ ہیں اس لئے اندیشہ ضیاع کا ہے۔والجواب سیجے

بنده خيرمحرعفااللهعنه

مهتم خيرالمدارس،ملتان

adokadokadok

مدرسہ کی رقم میں سے پچھرقم کسی غریب کودینا کیساہے؟

ایک شخص نے انگلینڈ سے کچھر قم بھیجی کہ بید مدرسہ کو دیدیں، اس رقم سے میں نے نصف رقم مدرسہ کو بھیج دی اور نہ بھی کسی سے رقم مدرسہ کو بھیج دی اور نہ بھی کسی سے سوال کرتا ہے بلکہ بھوکارہ کر گزر بسر کر لیتا ہے۔ کیا میں نے بیٹھیک کیا یا غلط؟ اگر غلط کیا تو مجھے اب کیا کرنا ہوگا؟ اس کے بارے میں فرماویں۔

سائل ..... عبدالرشيد

العوال

آپکوابیانہیں کرنا چاہیے تھا، بلکہ مدرسہ میں ہی کل رقم دینی چاہیے تھی ، تاہم آ دھی رقم جو غریب اور مستحق کودی گئی ہے وہ دینے والے کی طرف سے ادا ہو جائے گی ، بشر طیکہ معلوم ہونے پر

التخريج: (١).....و ان اقرض الوصى ضمن لانه لايقدرعلى الاستخراج. اى: ليس للوصى ان يقرض .....لان الحفظ و الضمان و ان كاناموجودين بالاقراض لكن مخافة التوى مانعة لعدم قدرته على الاستخراج لانه ليس كل قاض يعدل و لا كل بينة تعدل (بدايم عاهيجها، جلر٣، صفح ١٨٣) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

adokadokadok

مدرسه كيليّ وقف زمين كي آمدني سے مدرسه كي مسجد بھي تعمير نہيں ہوسكتى:

ایک مخص نے مدرسہ بنانے کیلئے دوا کرڑ زمین وقف کی اس کے پچھ حصہ پر طلباء کیلئے
رہائٹی کمرے اور مدرس کیلئے مکان بنایا گیا، بعد از ال واقف کے مشورے سے ہی اس وقف شدہ
زمین کے ایک حصہ پر مسجد بنانے کیلئے بنیاد ڈالی گئی اور بقیہ زمین پر فصل کاشت کی گئی۔ آیا اس
وقف شدہ زمین کی آمدنی مدرسہ کے لئے بنائی جانے والی مسجد پر خرچ کی جاسکتی ہے یانہیں؟ جبکہ
کاشت کے لئے پانی کا انتظام زکو ق عشروغیرہ کی رقوم سے کیا گیا ہے۔

سأئل ..... محمد قاسم بھکروی متعلم خیرالمدارس،ملتان

الجوال

واقف نے جس نوع کی تعیین کی ہے زمین کی آمدنی اس نوع پرخرج کی جائے ، مجداس سے تعمیر نہ کی جائے۔ مسجداس سے تعمیر نہ کی جائے۔ لما فی الدر المختار: شرط الواقف کنص الشارع ای فی المفہوم والدلالة ووجوب العمل به، (جلد ۲، صفح ۲۲۲، ط:رشید بیجدید)

و فی الشامیة: انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفین واجبة، (جلد،۲،صفی ۱۸۳) زکوق وعشر کی رقم مدرسه کی زمین کی آباد کاری پرجمی خرچ نہیں ہوسکتی۔

كما في الهندية: ولايجوز ان يبني بالزكواة المسجد وكذا القناطر والسقايات

واصلاح الطرقات وكل مالا تمليك فيه، (جلدا، صفحه ۱۸۸) فقط والله الله عنه الجواب صحيح بنده محمد عبدالله عفاالله عنه بنده عبدالله عفاالله عنه بنده عبدالتارعفا الله عنه مفتی خير المدارس، ملتان بنده عبدالتارعفا الله عنه ركيس دار الافتاء خير المدارس، ملتان ملتان مالتان ملتان ملتان

adbeadbeadbe

كياصدقه كا گوشت مهتم يا ناظم ليسكتا هي؟ جبكه وه مستحق بهي مون: كياشهري بي مدرسه مين آنے والاصدقه كا گوشت كھاسكتے بين؟

(۱) ..... مہتم مدرسہ اگر مستحق زکوۃ ہے تو وہ مدرسہ میں آنے والے صدقہ کے گوشت ہے اپنے لئے لئے کے سکتا ہے یانہیں؟ اگر نہیں لے سکتا تو اب تک یعنی ایک دوسال جو لیتے رہے ہیں اس کا کیا تھم ہے؟ (۲) ..... باہر سے آنے والا صدقہ کا گوشت مسافر طلباء کے لئے ہوتا ہے تو کیا شہری طلباء جن کی روئی مدرسہ سے جاری نہیں، کھا سکتے ہیں یانہیں؟

سائل ..... محمة عديل،ساهيوال

## الجوال

(۱).....مہتم صرف ان سہولیات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جوتقرری کے وقت مدرسہ کی طرف سے طے شدہ ہیں، مثلاً تنخواہ، رہائش وغیرہ اور جن کی شوری نے اجازت دی ہے ان کے علاوہ نہ وہ صدقات واجبہ سے لے سکتا ہے اور نہ ہی گوشت وغیرہ سے لے سکتا ہے ۔اگر لے گا تو اس کی قیمت اداکرنا ہوگی اور جواب تک لیا ہے اس کی قیمت اداکر ہے۔

(٢) ..... باہر سے آنے والاصدقہ کا گوشت مسافرطلباء کے لئے ہوتا ہے البتہ شہری طلباء میں سے جو

التخريج: (١)..... وللوكيل بدفع الزكاة ان يدفعها الى ولد نفسه كبيراً كان او صغيراً والى امرأته اذا كانوا محاويج والايجوز ان يمسك لنفسه شيئاً (الحرالرائق جلام، صفحه ٣٦٩) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه) بنده عبدالستار عفااللدعنه رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۸۲۳/۲/۱۵

#### adbeadbeadbe

## مدرسين اورملاز مين كوقيمتاً گوشت فروخت كرنا:

مسئلہ بیہ ہے کہ مدرسہ کے اندر جوصد قے کے بکرے آتے ہیں بازار کے اندر گوشت کی قیمت ۱۵۰ دو پے کلواستادوں کو دیتے قیمت ۱۵۰ دو پے کلواستادوں کو دیتے ہیں۔ اس کی شرع صورت بیان کریں اور اس کی کتنی مقدار کم کی جاستی ہے تحریر فرماویں؟ بیں۔ اس کی شرع صورت بیان کریں اور اس کی کتنی مقدار کم کی جاستی ہے تحریر فرماویں؟ سائل سستہ محمد امجد ڈیرہ غازی خان

## الجوارب

جو بکرے زندہ مدرسہ میں آئیں اور طلباء تعطیلات کی وجہ سے موجود نہ ہوں تو ان کی حفاظت کی جائے یہاں تک کہ طلباء آجائیں۔

اوراگرذئ شدہ بکرے مدرسے میں آئیں اور سنجالنے کا انظام نہ ہواور گوشت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتو پھرالی صورت میں شرع طریقے پر تملیک کے بعد کم نرخ پر مدرسین و ملاز مین کو دینے کی گنجائش ہے کیونکہ بہت سے ادارے اپنے ملاز مین کوسار اسال کم نرخ پر اشیائے خور دونوش مہیا کرتے ہیں اس عرف کی وجہ سے مدارس کے ملاز مین کے لئے بھی اس کی گنجائش ہونی چاہیے بالحضوص جبکہ مدرسہ میں آنے والا گوشت اتنا عمدہ اور معیاری بھی نہیں ہوتا۔

adokadokadok

(۱) مدرسه کے مطبخ سے قیمتاً کھانالینا جبکہ مقررہ قیمت کم ہو:

(٢) مدرسه مين آنے والا پھل اساتذ و كرام كو كھلانا:

(m) مدرسہ کے فنڈ سے طلباء یا اساتذہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنا:

(٧٧) مدرسه كيليّ وقف كي كن اشياء ذاتي ضرورت كيليّ استعال كرنا:

(۵) مدرسه کا گوشت کم قیمت پراسا تذه کوفروخت کرنا:

(۱) ..... میں ایک دینی مدرسہ میں شعبہ کتب کا مدرس ہوں اور مدرسہ ہی سے قیمتاً کھا تا ہوں اور مدرسہ ہی سے قیمتاً کھا تا ہوں اور مدرسہ ہیں ہم صاحب کی اجازت سے جمع کروا تا ہوں ، جبکہ کھا نا ۵۰ اروپے طعام کی قیمت مدرسہ میں ہم ہم صاحب کی اجازت سے جمع کروا تا ہوں ، جبکہ کھا نا ۵۰ اروپے سے زیادہ قیمت کا بنتا ہے نیز اس کھانے میں صدقے کی ہر یاں ، بکروں وغیرہ کا گوشت وغیرہ قیمتاً کھا نا درست ہے؟ نیز اسا تذہ کے لئے جو سالن طلباء ہی کے سالن سے آتا ہے وہ طلباء کے جھے (فی کس کے حساب سے) زیادہ ہوتا ہے۔ آیا یہ تمام باتیں ہمارے لئے جائز ہیں؟

(۲) .....جو کھانا اور پھل وغیرہ ہاہر کے لوگ بھیجتے ہیں تو اس میں سے جو اساتذہ مدرسہ سے کھانا نہیں کھاتے اور جو کھاتے ہیں سب کے لئے کھانا جائز ہے یانہیں؟ جبکہ کھانا اور پھل وغیرہ بھیجنے والے کی نیت کاعلم نہیں ہوتا کہ وہ کھانا صرف طلباء کیلئے ہے یا عملہ کیلئے بھی۔ نیز بسااوقات ہاہر سے آئی ہوئی چیز اتنی تھوڑی ہوتی ہے کہ تمام طلباء میں تقسیم نہیں ہوسکتی تومہتم صاحب وہ چیز اسا مذہ کو

کھلا دیتے ہیں۔کیابیددرست ہے؟

(٣) .....مدرسه میں کوئی مہمان آتا ہے خواہ طالب علم کا یا اساتذہ کا ہویا دونوں کا مشترک ہوا ورپھر معاونِ مدرسه ہویا نہیں؟ نیز معاونِ مدرسه ہویا نہ ہوتو اس کی ضیافت مدرسہ کے فنڈ سے ہوتی ہے۔ توبید درست ہے یا نہیں؟ نیز اس ضیافت میں کوئی دوسرااستاد بھی شریک ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(۴).....درسه کی موٹرسائیل یا گاڑی کوئی استادیا طالبعلم اپنے ذاتی استعال میں بھی لاسکتا ہے؟

(۵).....مدرسه میں آیا ہوا گوشت طلباء کے لئے کافی مقدار میں ہویا کم ہویا درمیانی حالت میں ہو اساتذہ کے لئے وہ گوشت بازار سے کم قیمت پریابرابر قیمت پرخریدنا کیسا ہے؟

سائل ..... افتخاراحمد، مدرس جامعهمجمودیه، او کاژه

## الجوال

(۱-۲-۳) مدرسه کا کھانا اور کھل وغیرہ بدول تملیک کے مدرسین اور ملاز مین کے لئے جائز نہیں ہے۔ کیونکہ مدارس کاعمومی چندہ اور کھانے کی اشیاء عموماً زکوۃ کی مدسے ہوتی ہیں اور زکوۃ کی ادائیگی کے لئے تملیکِ فقیر ضروری ہے۔ لما فی العالمگیریۃ: ولایجوز ان یکفن بھا میت ولایقضی بھا دین المیت (ہندیہ، جلدا، صفحہ ۱۸۸)

البتة تمليكِ شرعى كے بعدمہتم اورمتولى كى اجازت سے معاوضہ كے ساتھ لينا درست ہے۔

لما فى الدرالمختار: وحيلة التكفين بها التصدق على الفقير ثم هو يكفن فيكون الثواب لهما، وكذا فى تعمير المسجد، وتمامه فى حيل الاشباة (الدرالمخار، جلد ٢٠٠٣) هما، وكذا فى تعمير المسجد، وتمامه فى حيل الاشباة (الدرالمخار، جلد ٣٠) مجلس شورى يامهتم اگرييضابطه بنادين كه مدرسه كاتمام عمله اپنا پيٹرول ڈال كرگاڑى ذاتى استعال مين لاسكتے بين تواس وقت اس كى اجازت ہوگى كين بهتريہ ہے كه گاڑى ذكوة كى بجائے عطيات سے خريدى جائے اور طريق بالا پرعمل كياجائے۔

(۵)....ایام تعطیلات میں مدرسه میں اگر گوشت زیادہ ہواور بازار میں فروخت کرنا مدرسه کی

مصلحت کے خلاف ہوتو جامعہ کی انظامیہ کے مشورہ پر مدرسہ کے ملاز مین کو کم قیمت پر گوشت دینے

گر گنجائش ہے تا کہ ضائع نہ ہو۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

بندہ محمد اسحاتی غفر اللہ لہ لہ محمد اسحاتی غفر اللہ لہ محمد اسحات محمد الستار عفا اللہ عنہ محمد الستار عفا اللہ عنہ محمد السحاد سرکیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان محمد کیس دار الافقاء خیر المدارس، ملتان محمد کا محمد السحاد سے محمد س

#### adokadokadok

كيامدرسه كى گاڑى مہتم ذاتى ضروريات ميں استعال كرسكتا ہے؟

ایک مدرسہ کامہتم ہونے کے ناطے سے اس کومدرسہ کی گاڑی کہاں تک استعال کرنے کی اجازت ہے۔ آیا پنی ذات کے لئے کس حد تک استعال کی اجازت ہے؟ اگر اجازت نہیں ہے تو بیصورت کے معاونین کی فوتگی یا خوشی پرمدرسہ کی گاڑی لے جائے اورشر یک خوشی یا غنی ہوتو یہذاتی استعال ہوگایانہیں، پھراس کی اجازت ہے یانہیں؟

سائل ..... قارى محمدز بيرصاحب

#### العوال

مدرسہ کی گاڑی ہرائی جگہ شرعاً استعال کرنا جائز ہے جس میں مدرسہ کا مفادہ والہذا اہم معاونین کی تعزیت اور نماز جنازہ میں شرکت کے لئے گاڑی استعال کرنے کی گنجائش ہے، البتہ خوشی وغیرہ کی تعزیب میں پڑول مہتم صاحب اپناخر چ کریں یہی تھم ذاتی ضروریات کا ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ منتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

#### adokadokadok

## (۱) مرسه كے مطبخ سے اساتذه كاروثيال پكوانا:

#### (۲) طلباء سے بھینس وغیرہ کی خدمت لینا:

#### (٣) مدرسه کے فنڈ سے اخبار جاری کرانا:

(۱) ..... ہمارے ہاں ایک مدرسہ ہے جس میں مقیم طلباء کی تعدادہ کے انظامیہ نے انظامیہ نے ان کے ناشتے اور دووقت کے کھانے کے لئے باور چی رکھا ہوا ہے اور ہمارے مدرسہ کے تین استاداس باور چی سے اپنے گھرکی روٹیاں دو پہراوررات کو پکواتے ہیں حالانکہ باور چی بھی مدرسہ کا ملازم ہے اور بید سے اپنے گھرکی روٹیاں دو بھی مدرسہ کا ہے۔ آیا ساتذہ کاروٹی پکوانا جائز ہے یا ہیں؟ ایندھن بھی مدرسہ کے دواسا تذہ کے اپنی بھی ہوئی ہیں اوران کا جارہ اور بھوسہ وغیرہ تمام کام

(۲).....مدرسہ کے دواسا تذہ نے اپنی جیسیس رکھی ہوئی ہیں اور ان کا چارہ اور بھوسہ وغیرہ تمام کام طلباء سے کرواتے ہیں۔کیابیان کیلئے جائز ہے؟

(۳) .....کیامدرسه کے فنڈ سے روز اندا خبار کا اجراء جائز ہے؟ جبکه مدرسدا کثر مقروض رہتا ہے۔ سائل ..... ظہور احمد

#### الجوال

(۱).....مدرسہ کے تندورے اساتذہ کرام کا گھریلو روٹیاں پکوانا انتظامیہ کی اجازت سے بلا

معاوضه جائز ب- في الدر المختار: وتجوز الزيادة من القاضى على معلوم الامام اذا كان لايكفيه وكان عالماً تقياً (الدرالخار، جلد٢، صفحه ٢٦٩)

(۲)....نغلیمی اوقات میں بھینسوں کی خدمت جائز نہیں اور خارجی اوقات میں اگر کوئی طالب علم بخوشی اساتذہ کی خدمت کرے اس پر اہل مدرسہ کواعتر اض نہیں ہونا جا ہے البتۃ استاد کو جا ہے کہ ایسے طالب علم کی کچھ خدمت کر دیا کریں تا کہ قرآن کا معاوضہ نہ بن جائے۔

(٣) ....مقروض مدرسه مين اخبار جارى نه كياجائ ـ.... فقط والله الله الله

بنده محمر عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۸/۱۲هاه الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

# اگر شہری بچوں کو مدرسہ سے امداد نہیں دی جاتی تومہتم صاحب کے جو بچے مدرسہ میں پڑھتے ہیں ان کوبھی امداد نہ دی جائے:

زید کا اپنامدرسہ ہے اس میں مسافر طلباء اور زید کے اپنے بچے پڑھتے ہیں جس طرح عام طالب علموں کی ضروریات کامدرسہ فیل ہوتا ہے کیازید کے لڑکوں کو بھی مراعات وضروریات مدرسہ سے دی جاسکتی ہے یانہیں؟ حالانکہ زید مسکین وغریب بھی نہیں۔

سائل ..... محمدعامر

## الجوال

ضرورت نہ ہونے کی صورت میں بہتریہ ہے کہ نہ لیں اور اگر لینا چاہیں تو جتنا ایک مقامی طالب علم کو مدرسہ کی طرف ہے دیا جاتا ہے اتنا لینے کی گنجائش ہے مہتم مال مدرسہ کا امین ہوتا ہے ما لک نہیں محض اہتمام کی بناء پراس کے بیٹے مال لینے کے مجاز نہیں اور اجازت صرف ان بچول کیلئے ہے جو با قاعدہ طالب علم ہوں۔ نیز غنی کے نابالغ بچول کوصد قات واجبہ دینا جائز نہیں (''کو سے وقت اس مسئلہ کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ نیز اگر مقامی طلبہ کو امداد نہیں دی جاتی تو مہتم کے لڑکول کو بھی نہ دی جائے۔ سے انتہا والٹداعلم

محمرانورعفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان نائب ملتان ۱۲۸/۱۱/۲۸ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان

#### adbeadbeadbe

التخريج: (١) .....و المانع ان الطفل يعد غنياً بغنى ابيه (شاميه، جلدا مفيه ٣٥٠) (مرتب مفتى محرعبد الله عما الله عنه الته

# مہتم کے بچے جو باضابطہ طالب علم ہوں مدرسہ سے کھانا لے سکتے ہیں: مہمان نوازی عطیات کی رقم سے ہوئی جا ہے:

مہتم یاس کے بچے جو مدرسہ میں پڑھتے ہیں یا جومہمان مدرسہ میں آئے وہ مدرسہ کا کھانا کھاسکتا ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری را ہنمائی فرمائیں۔
کھانا کھاسکتا ہے یانہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری را ہنمائی فرمائیں۔
سائل ..... محمدانورشاہ ولدشاہ نواز، چک ۲۳۲ وہاڑی

العوال

مہتم کے بیج اگر باضابطہ طالب علم ہوں تو دوسر سے طلباء کی بقدر کھا سکتے ہیں ۔ مہمانوں کے لئے الگ فنڈ جمع کیا جائے جو کہ عطیات وغیرہ سے ہو۔ ۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبد کہ کیم عفی عنہ بندہ عبد کہ کیم عفی عنہ نائب مفتی خیر المدارس، ملتان نائب مفتی خیر المدارس، ملتان ملتان سے الا الم

#### adbeadbeadbe

مدرسه کے عمومی چندہ سے عوام الناس کی دعوت کرنا:

التخريج: (١)..... أن طالب العلم (الشرعى) يجوز له اخذ الزكاة ولو غنياً اذا فرّغ نفسه لافادة العلم واستفادته لعجزه عن الكسب (الدرالتار،جلد مقيم ٣٣٥) (مرتب مفتى محم عبدالله عقاالله عن الكسب (الدرالتار، جلد مقيم ٣٣٥)

## العوال

مدرسہ کے پیپوں سے عوام الناس کی دعوت کرنا جائز نہیں ہے (اکھفرت تھا نوی فرماتے ہیں کہ عام چندہ دینے والے زیادہ تربیہ بھے کرمدارس کو چندہ دیتے ہیں کہ ہماری رقم تعلیم کے کام میں صرف ہوگی، اس سے طلبہ کو کھانا دیا جائے گا وغیرہ، اور اسی کو زیادہ ثواب سمجھتے ہیں اور اگر ان کومعلوم ہوجائے کہاس سے جلسہ کے مہمانوں کو کھانا کھلا یا جائے گا جن میں سے بہت سارے امراء اورخوشحال بھی ہوتے ہیں تو شاید بعض لوگ اس اطلاع کے بعد چندہ نہ دیں۔اس لئے میرے نزدیک عام رقوم سے جلسہ کے اخراجات میں صرف کرنا شبہ سے خالی نہیں اور شبہ بھی قوی ہے۔ (وعظ المستى بالصدى والمغفرة مصفحه ٣٠)..... . فقط والله اعلم بنده عبدالحكيم عفى عنه نائب مفتى خيرالمدارس،ملتان

mirr/s/ir

#### addisaddisaddis

مدرسہ کے مال سے اساتذ و کرام کی دعوت کرنا:

كيام تتم صاحب كى اجازت سے مدرسہ كے مال سے اساتذہ كرام كى دعوت كرنا جائز ہے؟ سائل ..... عمران الحق رشيدي مساميوال

ا گرمبھی بھاراسا تذہ کے لئے دعوت کردی جائے اورزکوۃ کے مال سے نہ ہو بلکہ دوسرے

التخريج: (١).....انهم صوحوا بان مواعاة غوض الواقفين واجبة (شاميه، جلد٢ ، صفح ٢٨٣) (مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

مال یعنی عطیہ وغیرہ سے ہوتو اس کی گنجائش ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم الجواب سیح الجواب سیح بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

# (۱)عموی چندہ سے مہمان نوازی کرنااور مہتم کامہمانوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہونا:

## (٢) سفيركيليّ اجرت كے طور پر چنده كا حصه مقرركرنا:

(۱) ..... مدرسہ کے مہتم اور مدرسین جو مختلف شہروں سے مدرسہ کے لئے چندہ کرکے لے آتے ہیں پھران کو مدرسہ سے دس فیصدیا آٹھ فیصد حق الخدمت دیا جا تا ہے اور مدرسہ کا مفاد بھی اس صورت میں زیادہ ہے کیونکہ چندہ کرنے والے حق الخدمت کی وجہ سے زیادہ محنت کرتے ہیں ، بخلاف اس صورت کے کہان کی تخواہ بڑھادی جائے تو وہ اتنی محنت نہیں کریں گے۔دریا فت طلب امریہ ہے کہ چندہ کرنے والوں کے لئے بیچق الخدمت لینا جائز ہے یا نہیں ؟

(۲) .....درسه میں جومہمان آتے ہیں ان کی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔تو کیا مدرسہ کامہتم مہمانوں کے ساتھ کھا سکتا ہے یانہیں؟ اگر نہ کھائے گا تو مہمانوں کو ناگواری ہوگی۔اگر دونوں سوالوں کا جواب عدم جواز ہوتو متبادل صورت کیا ہوگی؟

سائل ..... محدز بير، خادم طلبه مدرسها شرف المدارس ، كبير واله

التخويج: (۱)....عالمگيرييش ب: فاما التطوع فيجوز الصوف اليهم كذا في الكافي (عالمگيريه، جلدا صفحه ۱۸۹) (مرتب مفتي محم عبدالله عفاالله عند)

#### الجوال

(۱)....اس کے لئے علیحدہ فنڈ قائم کیا جائے ، مدرسہ کے عمومی چندہ سے اکرام نہ کیا جائے ۔ اور پھرمہتم صاحب بھی ساتھ کھالیں تو اس کی گنجائش ہے۔

(۲)....کمیشن پر چنده کرنا شرعاً جا ئزنہیں۔ بیاجارہ دووجہ سے جا ئزنہیں۔

پہلی وجہے: اجرت من العمل ہونے کی وجہ سے یعنی اسی چندہ میں سے اجرت دی جارہی ہے اور بیہ قفیز الطحان کی طرح ناجا تزہے ۔

دوسری وجه : عجز عن العمل: یعنی اجر کو چنده وصول کرنے پر قدرت نہیں، جب تک کوئی دے گانہیں میدوسول نہیں کرسکتا (۳) لہذا میصورت جائز نہیں۔ (کذافی احسن الفتاوی، جلدے، سفحہ ۲۷۷)

اس کی جائز صورت رہے کہ سفیر کی تنخواہ مقرر کر لی جاوے۔اگروہ زیادہ محنت کرے تو

.... فقط والله اعلم بنده عبدالحكيم عفى عنه

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۴/۵/۲۳ اس کوبلانعیین کچھانعام دیدیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ الجواب سچچ بندہ عبدالستار عفااللہ عنہ رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس،ملتان رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (١) ..... انهم صوحوا بان مواعاة غوض الواقفين واجبة (شاميه، جلد٢ ، صفح ٢٨٢)

(٢)..... صورة قفيز الطحان ان يستأجر الرجل من آخر ثوراً ليطحن به الحنطة على ان يكون لصاحبها قفيز من دقيقها او ثلثه او ما اشبه ذالك فذالك فاسد (بتديه اجاره أصل ثالث ، جلدم ، صفح ٢٠٠٠)

(٣) ..... تيرى ود.: جهالت في الاجرة ، يعني اجرت مجهول بي بعى چنده وصول هو سكى المجمى كم موكا بهى زياده موكاد البذا اجرت كم مجهول مون كي وجد باجاره فاسد بهد ففي العالم گيرية و اما شرائط الصحة (اى صحة الاجارة) فمنها رضا المتعاقدين ومنها ان تكون الاجرة معلومة (منديه مبلام سفحاله) وفيه ايضاً: الفساد قد تكون لجهالة قدر العمل بان لا يعين محل العمل ....وقد يكون لجهالة البدل (الغ) (منديه مجلام مفحه ١٣٩٩) ومرتب مفتى محمد العمل .....وقد يكون لجهالة البدل (الغ) (مرتب مفتى محمود التعمل التدعنه)

#### مدرس كامدرسه ميس آنے والى تمام چيزوں سے اپنا حصه تكالنا:

## مدرس كااين مهمانوں كے كھانے وغيرہ كاخرچ مدرسه سے لينا:

ایک مدرس جبکہ وہ تخواہ مدرسہ سے لیتا ہے پھراپنا کھانا اور بچوں کا کھانا کھمل طور پرنمک مرج تک اور آئے کی بیائی تک مدرسہ سے لیتا ہے جبکہ مکان اور بجل کا بل بھی مدرسہ کے ذمہ ہے۔ علاوہ ازیں مدرس کے مہمانوں کا کھمل خرج مدرسہ کے ذمہ ہے اگر صدقہ کا مال یا کوئی اور چیز مثلاً گوشت وغیرہ یا دودھ وغیرہ طلباء کے لئے آجائے تو ان میں سے اپنے بیوی بچوں کا حصہ بھی مثلاً گوشت وغیرہ یا دودھ وغیرہ طلباء کے لئے آجائے تو ان میں سے اپنے بیوی بچوں کا حصہ بھی کا ان ہے نہ ملنے پر ناراض بھی ہوتا ہے۔ کیا از روئے شریعت بیسب بچھ جائز ہے کہ مدرس کو تخواہ اور مکان کے علاوہ ہمہ سہولیا سے زندگی میسر کی جائیں یانہیں؟ نیزمہتم صاحب تخواہ اور مکان کے علاوہ نہ کورہوں گے یا علاوہ نہ کورہ والا تمام سہولیا ت مدرسہ کی طرف سے مدرس کومیسر کریں تو عنداللہ ما جورہوں گے یا خبیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

سائل .....ها فظ محمر عمر ، فاضل پورضلع راجن پور

## الجواب

ز کو ق عشر وصدقات واجبہ سے مدرس کو براہ راست تنخواہ وینا شرعاً جائز نہیں ،اوراس مد میں آنے والی اشیاء سے مدرس کا اپنا بیوی بچوں کے لئے حصہ نکالنا جائز نہیں۔ کیونکہ زکو ق کی تعریف میں بیشرط ہے کہ وہ کی منفعت کے بدلے میں نہ ہو۔ مع قطع المنفعة عن الملک من کل وجه (الدرالحقار،جلد ۳،صفحہ ۲۰)

ای طرح کھانے اور مہمانوں کے اخراجات وغیرہ کو تخواہ کا حصہ بنانا شرعاً جائز نہیں اس صورت میں اجارہ فاسدہ وکل اجارہ فیہا رزق او علف فہی فاسدہ (ہندیہ جلدیم صفحہ ۱۳۸۲) الحاصل: حضرت مہتم صاحب کی اس قدر فیاضی مدرسہ کے وقف مال کے شرعی اصول کے الحاصل: حضرت مہتم صاحب کی اس قدر فیاضی مدرسہ کے وقف مال کے شرعی اصول کے

خلاف ہے۔.... فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خبرالمدارس،ملتان

פורדם/וד/ד.

الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس ،ملتان

addisaddisaddis

مدرسه کی تعمیر،اسا تذہ کی تنخوا ہیں اور بجلی کے بل زکوۃ وعشر کی رقم سے ادا کرنا جائز ہے:

عشر کی رقم مدرسہ کے تعمیراتی کاموں میں خرچ کی جاسکتی ہے یانہیں؟

سائل ..... عبداِ تحكيم ساجد، روهيلانوالي، مظفر گره

الجوال

بدول تملیکِ شرعی ز کو ة وعشر کی رقم تغمیرات، بحلی کابل،اسا تذه کی تنخواه وغیره پرخرچ کرنا

شرعاً جائز نہیں - ہندیہ میں ہے۔ لایجوز ان یبنی بالزکوة المسجد .... والحج

والجهاد وكل مالاتمليك فيه (الغ) (منديه، جلدا مفحه ١٨٨)

البتة تملیک ِشرعی کے بعد مذکورہ مصارف پرخرچ کرنے کی گنجائش ہے۔

لما في المراقى: حيلة التكفين بها التصدق على فقير ثم هو يكفن فيكون

الثواب لهما (الطحطاوي على مراقى الفلاح، صفحه ا٧٢)...... فقط والله اعلم

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتى خيرالمدارس، ملتان

DIMMA/A/IT

adokadokadok

B

# (۱) تملیک کی شرعی حیثیت:

## (۲) تملیکِ شرعی کی ایک عمدہ صورت:

# (٣) بائی پاس رقم اوراس کے استعال کا حکم:

## (۴) مدرس كواضا في خدمت يرمعاوضه دينا:

(۱)....ز کو ق کی تملیک کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۲) ..... جملیک کی کون کون کی صور تیں جائز ہیں اور کونی ناجائز ہیں؟ تا کہ ان سے بچاجا سکے۔ابھی تک ہم تملیک دوطرح سے کروار ہے تھے، پہلی یہ کہ ایک غریب ساتھی غیر طالب علم غیر مالکِ نصاب کوز کو ق کی رقم دیتے تھے پھر وہ خود ہی کہے بغیر وہ رقم ہمہ کر دیتا تھا، پھر وہ رقم ہم ضروریات مدرسہ میں خرچ کر دیتے تھے،اور دوسرا تملیک کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ کی مستحق طالب علم کوز کو ق کی رقم دید ہے پھر کسی دوسرے وقت میں وہ اپنی مرضی سے وہ رقم ہدیہ کر دیتا کہ آپ طلباء کی جس ضرورت میں چاہیں خرچ کر دیں۔ پوچھنا ہے کہ ان دوصورتوں میں سے کونی تھے ہا گرکوئی بھی صحیح نہیں ہے تو مامضلی کی تلافی کی کیا صورت ہوگی؟

(۳) .....مسکلہ سے پہلے بطور تمہید کے آپ کو پچھ ہا تیں بتا دوں پہلی ہے کہ میں نے اور میر سے والد صاحب نے بازار میں ایک مختصری شور کی بنائی ہوئی ہے میں مہتم ہوں اور والد صاحب شور کی کے امیر ہیں ایک ساتھی صدر ہیں اور ایک سیکرٹری ہیں شور کی میں یہ بات طے ہے کہ ہر ماہ کے شروع میں مشورہ کریں گے، لیکن بعض ساتھیوں کی عدم التفات اور دنیوی مصروفیات کی وجہ سے مشورہ اکثر پانچ یا چھ ماہ تک موقوف رہتا ہے۔ اب بعض امور فوری طے کرنے کے ہوتے ہیں اگر مشورے کا انتظار کیا جائے تو کا فی خلل واقع ہوتا ہے اس لئے میں نے پچھ تملیکِ شرعی زکو ق،صد قات، عطیات کی اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ جب کہ اکثر قم بینک میں موجود ہے جس کا اکا وَنٹ نمبر میر سے اور صدرصاحب کے نام ہوئی ہے۔ جو چیز مدرسہ کیلئے خرید نی ہو پہلے مشورہ ہوتا ہے چھ بینک سے رقم نکلوائی جاتی ہے جورقم بینک کے ہے۔ جو چیز مدرسہ کیلئے خرید نی ہو پہلے مشورہ ہوتا ہے پھر بینک سے رقم نکلوائی جاتی ہے جورقم بینک کے

علاوہ میرے پاس ہے اس کا نام بائی پاس رقم ہے بیر قم اس لئے الگر کھی ہے کہ شور کا میں بعض رفقاء کو مدرسہ کی بعض ضرور بات ہیں مثلاً جزیئر اگر نہ ہوتو شام کی بڑھائی مدرسہ کی بعض ضرور بات ہیں مثلاً جزیئر اگر نہ ہوتو شام کی بڑھائی میں فلل ہوگا یا وظا نف میں بقد رضر ورت اضافہ وغیرہ امور ہیں تو اس بائی پاس رقم ہے ہم اپنی یعنی مدرسہ کی ضرورت پوری کر لینے ہیں اور شور کی والوں کو نہیں بتاتے ۔ کیونکہ اگر مشور ہے کا انتظار کریں تو بہت نقصان ہوتا ہے، ای طرح تقمیر اتی کام چل رہا ہے، این ہو ، بجری، ریت وغیرہ کی ضروریات وقتی طور پر پوری کر لینے ہیں پھر اس کو حساب کے رجشر میں لکھ لیتے ہیں تا کہ شک وشبہ سے بچا جائے جن ضروریات کا ان کوشعور نہیں اور وہ وہ اور تا ہیں تو وہ کھتے نہیں ہیں بلکہ ایسے ہی بائی پاس رقم سے ضروریات کان کوشعور نہیں اور وہ واقعہ ضرورت ہیں تو وہ کھتے نہیں ہیں بلکہ ایسے ہی بائی پاس رقم سے ضرورت پوری کر لیتے ہیں اور اس رقم کو پوری امانت داری سے صرف ضروریات مدرسہ میں ہی لگایا جا تا ہے۔ اب دریافت طلب امر سے ہے کہ بیر قم شور کی والوں سے چھپا کر مدرسے کی ضروریات میں خلل سے نیجنے کے لئے صرف امیر صاحب (والد صاحب) کی اجازت سے صرف کرنا جائز ہے یا خلل سے نیجنے کے لئے صرف امیر صاحب (والد صاحب) کی اجازت سے صرف کرنا جائز ہے یا خبیں ؟ اگر نہیں تو اس خرائی اور خلل اور بے انظامی سے بیخے کا کیا حل ہے؟

(۷) .....ایک مدرس جس کومیں نے ناظم مطبخ و ناظم دارالا قامہ مقرر کیا ہوا ہے اس کوشوریٰ کی طرف سے طے شدہ وظیفہ کے علاوہ بائی پاس رقم میں سے نظامت کا وظیفہ دینا صحیح ہے یانہیں؟ جبکہ شوریٰ والے اس کوضروری نہ مجھیں۔

سائل ..... محمداحسان شاكر،خادم مدرسة عربيه صدافت الاسلام، گوجرانواله (الجو (ر

(۱)....عندالضرورت حیله تملیک اختیار کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

ان الحیلة ان یتصدق علی الفقیر ثم یامره بفعل هذه الاشیاء قوله: "ثم یامره "ویکون له ثواب الزکاة وللفقیر ثواب هذه القرب (الدرالخارمع الثامیه جلد استخیر است الله ثواب الذکاة وللفقیر ثواب هذه القرب (الدرالخارمع الثامیه جلد استخیر الله میری ملک (۲) ..... ذکوره دونول صورتول مین تملیک موجائے گی بشرطیک فقیر بھی سیجھتا ہوکہ بیرتم میری ملک

ہے اور میں واپس کرنے یا نہ کرنے میں مختار ہوں۔ حیلہ تملیک کی بہترین صورت یہ ہے کہ مثلاً نظم صاحب ذاتی رقم دس ہزار کسی فقیر کوبطور قرض دیدیں فقیر قبضہ کرنے کے بعد وہ رقم اپنی طرف سے مدرسہ میں دیدے اس کے بعد ناظم صاحب زکوۃ کی رقم فقیر کودیدیں جب فقیر قبضہ کرلے تو اس سے مدرسہ میں دیدے اس کے بعد ناظم صاحب زکوۃ کی رقم سے اپنا قرضہ اداکرے، ناظم کی رقم بھی اس سے قرضے کی واپسی کا مطالبہ کیا جائے فقیر زکوۃ کی رقم سے اپنا قرضہ اداکرے، ناظم کی رقم بھی ان کول گئی فقیر کو تقدر کو تھیں کی رقم بھی دس ہزار پہنچ گئے۔

(٣) ..... آپ کا ندکورہ طریق کاراصولی طور پردرست نہیں کیونکہ اگر بائی پاس والی رقم کاعلم اہل شور کا کوہو گیاتو وہ آپ کو خائن قرار دیں گے۔اس کاحل ہیہ ہے کہ آپ شور کی میں ایسے علاء کوشامل کریں جو مدارس کے نظام اور ضروریات کو سیجھنے والے ہوں اور علاء کی اکثریت ہوتا کہ کسی جائز خرج یا منصوبہ میں وہ لوگ رکا وٹ نہ بن سکیس۔ سال میں ایک یا دومر تبہشور کی کا خوب بھر پور انداز میں اجلاس ہوسابقہ سال کی کارکردگی پیش کی جائے اور آئندہ سال کے منصوبوں کی شور کی سے منظوری کی جائے ، اور مناسب مقدار قم مدرسہ کے دفتر میں اپنے استعمال کے لئے منظور کرالیں۔اس صورت میں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوگی۔ آنے والی ہرنی رقم تملیک کے بعد پہلے مراسہ کے اکا وَنٹ میں جمع ہونی چا ہے اور پھر عندالفتر ورت بینک سے نکلوالی جائے۔

(٣).....اكر ناظم مطبخ ، ناظم دارالا قامه كاوظيفه كم محسوس موتومهتم صاحب كواضافي كي شرعاً گنجائش

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/ ۱/۱۳۲۴ه الجواب صحيح

بنده عبدالستارعفااللدعنه

رئيس دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان

adokadokadok

# كياحيله تمليك كے ذريع معطين كى زكوة ادا ہوجائے گى؟

محلے کے پچھ دمیوں نے مل کر مجدو مدرسہ کا انظام چلا گئے کے لئے ایک کمیٹی بنار کھی ہے اس مدرسہ میں علاقے کے بچے اور بچیاں کثیر تعداد میں پڑھتے ہیں ان بچوں کو قرآن پاک پڑھانے کے لئے کمیٹی والوں نے دو(۲) قاری صاحبان اورا یک قاریہ صاحبہ کا انظام کررکھا ہے مدرسہ ومجد کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے مدرسہ کے اخراجات کو لورا کرنے کے لئے ایک غریب آدی جو کہ مزدوری کما کرا ہے بچوں کا پیٹ پالٹا ہے اور دنیاوی عیش وعشرت سے نفرت کرنے والا ہے وہ مدرسہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک غریب آدی میروکرتا کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کسی دوست احباب سے قرض کی رقم لے کرمدرسہ کی کمیٹی کے سپر دکرتا ہے۔ اب مدرسہ کی کمیٹی کے حضرات مل جمل کرمخیز حضرات سے زکو ہ کی رقم ، قربانی کی کھالوں کی رقم اکسی کر کے موجودہ مقروض آدی کی ملکیت کردیتے ہیں اور بیآ دی دوست احباب سے لیا ہوا قرض واپس کرتا ہے۔ یا یہ کہ یہی رقم مسافر طلباء کی ملکیت کردیتے ہیں طلباء کمیٹی کے حضرات کو وکسی بنا کررقم مدرسہ کے اخراجات کو پوار کرنے کے لئے کمیٹی کے حواہ لے کردیتے ہیں۔ کیا اس طرح کرنے سے مخیز مدرسہ کے از واداء ہو جائے گی؟ قرآن وسنت کی روثنی میں جواب دیں؟

سائل ..... قارى محرّ ظفرا قبال

## العوال

پہلاطریقہ درست ہے۔حضرت تھانویؒ نے''امدادالفتادیٰ' میں اسی حیلہ کو بہتر قرار دیا ہے۔ اس طرح کرنے سے مخیر حضرات کی زکو ۃ اداء ہوجائے گی۔فقط داللہ اعلم بندہ عبدالحکیم عفی عنہ بندہ عبدالحکیم عنی ملتان نائب مفتی خیر المدارس ،ملتان نائب مفتی خیر المدارس ،ملتان

adokadokadok

# (۱) مدرسہ کے لئے علماء کی مختصر عمیشی ضروری ہے:

# (٢) صدقه وغيره كے گوشت سے كچھ حصه گھر مين استعمال كرنے كاحكم:

(۱) ... ... احقر نے بچیوں کا ایک دینی مدرسہ ' جامعہ عائشہ صدیقہ' چندسالوں سے شروع کررکھا ہے جامعہ کی آمدن زیادہ تر بچیوں کی داخلہ فیس اور ماہانہ فیس ہوتی ہے۔ فیس اور زکو ق وصدقات کی جو رقم جمع ہوتی ہے اس سے بچیوں کی خوردونوش کا انتظام معلّمات کے اخراجات، سوئی گیس و بجلی کے بلل اور پچھر قم فاضل ہوتو بچیوں کے علاج معالج پرخرچ ہوجاتی ہے۔ اگر جمع شدہ رقم فاضل ہوتو جامعہ ہی کے لئے محفوظ رکھی جاتی ہے اور کمی کی صورت میں اپنے وسائل سے کی پوری کی جاتی ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی ہرطرح کے انتظامات اور نگرانی کی خدمت دن رات انجام دیتے ہیں، جامعہ اور بچیوں کی جملہ ضروریات فراہم کرتے ہیں لیکن لوگ جوگوشت دیتے ہیں ہم اس میں سے گھر میں بھی پکا لیتے ہیں جبکہ مالی اعتبار سے بھی احقر صاحب نصاب ہوتا ہے اور بھی نہیں۔ دریا فت طلب امریہ ہے کہ بچیوں کی فیس والی رقم سے جو فاضل ہوہم اپنی ضروریات برخرج کر سکتے ہیں یا نہیں؟ امریہ ہے کہ بچیوں کی فیس والی رقم سے جو فاضل ہوہم اپنی ضروریات برخرج کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جامعہ کے مکمل انتظامات کے لئے آنے والا گوشت ہم گھر میں پکا سکتے ہیں یا نہیں؟ جامعہ کے مکمل انتظامات احقر کے سرد ہیں کوئی نتظم کمیٹی نہیں ہے۔

سائل ..... عبدالمعبود،راوليندى

#### الاوال

(۱) ..... چندعلماء كى مختصرى كميثى مونى چا ہے ۔ حق الخدمت كے طور پر معاوضہ لينے كى شرعاً اجازت ہے۔ ومشائخ بلخ جوز و الاستيجار علىٰ تعليم القرآن (منديه، جلد م، صفحه ٢٥٨٨) وفى الشامية: وافتىٰ المتأخرون بجوازه (الاجرة) على التعليم والاذان والامامة. (جلد ٢، صفحه ٢٣٨)

(٢).....گوشت وغيره جو چيز مدرسه مين آئے أسے مدرسه مين بھی تمليک کے بغير استعال نه کيا

جائے، کیونکہ سب بچیاں مستحق اور مصرف نہیں ہوتیں اور دینے والا نذر وغیرہ کی نیت سے بھی دیتا ہے۔گھرکے لئے جتنا گوشت لیا جائے وہ تنخواہ سے منہا کرادیں۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ مفتی خیر المدارس،ملتان مفتی خیر المدارس،ملتان

#### adokadokadok

مهتم صاحب مقروض اورمستحقِ زكوة بهون توكياه ه خود كوتمليك كرسكتے بين؟

کیامہتم مدرسہ کے لئے زکوۃ کی بذات ِخود تملیک کر کے اپنا قرض ادا کرنا سیجے ہے یا نہیں؟ مہتم کا خود تملیک کر نا اور اللہ قرض ادا کرنا دونوں کی وضاحت فرما کیں، نیز صورت مذکورہ میں زکوۃ ادا ہوجائے گی یانہیں؟ ازروئے شریعت وضاحت فرما کرعنداللہ ما جورہوں۔
میں زکوۃ ادا ہوجائے گی یانہیں؟ ازروئے شریعت وضاحت فرما کرعنداللہ ما جورہوں۔
سائل سیائل سید

## الجوال

مہتم مالک کی طرف سے وکیل ہوتا ہے اور وکیل اپنی ذات پر رقم خرچ نہیں کرسکتا الا یہ کہاسے ہرجگہ خرچ کرنے کی مکمل اجازت دیدی جائے۔

ورمخار ميں ہے: وللوكيل ان يدفع لولدہ الفقير و زوجته لالنفسه الا اذا قال ربُّها ضعها حيث شئت (الر) (الدرالخار،جلد۳،صفح،۲۲۳)

لبذامهتم صاحب كا اپنا قرض ا تارنا جائز نهيں اگرمهتم صاحب كوغريب طلباء كا وكيل قرار ديا جائے تو اس صورت ميں معطبى كى زكوة ادا ہوجائے گى۔ چنانچ شامى ميں ہے: لانه كلما قبض شيأ ملكوه و صار خالطا ما لهم بعضهم ببعض و و قع الزكو اقال الدافع (شاميه، جلد ۳، صفح ۲۲۳)

البتة بهتم صاحب پر مذکوره رقم کی ضمان واجب ہے۔....فقط واللہ اعلم البحث ملاء اللہ عفا اللہ عفا اللہ عفا اللہ عفا اللہ عفا اللہ عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ، ملتان منتان ملتان منتان ملتان منتان منت

adokadokadok

(۱) اگرمہتم ،صاحبِ نصاب نہ ہوتو اس کی وصولی تملیک بن جائے گی یانہیں؟

(۲) مدرسہ کے سفیر کی وصولی ہے تملیک متحقق ہوتی ہے یانہیں؟

(m)ز کو ة میں ملنے والے نوٹوں کی تبدیلی کا حکم:

(۱) .....مدرسه کامهتم جوصاحب نصاب نہیں بلکه اکثر مقروض رہتا ہے مدرسہ کے چندہ میں زکو ۃ ،
عشرہ چرم قربانی کی مدات ہے آنے والی رقوم وصول کرنے کے بعد تملیک کی نیت سے اپنی مِلک
میں لے کر پھر مدرسہ کوعطیہ دیدے تو بہتملیک ہوجائیگی یانہیں ؟ اور زکو ۃ وغیرہ دینے والوں کی
زکو ۃ ادا ہوجائے گی یانہیں؟

(۲) .....درسه کاسفیر جو که مدرسه کی طرف سے چندہ وغیرہ جمع کرنے پر ما مور ہے، گر ہے صاحب نصاب، وہ دوران سفر عوام الناس سے زکوۃ اور عشر کی مدات سے چندہ لے کراپی مِلک کر کے دورانِ سفر ہی (جبکہ وہ شرعی مسافت پرغریب الوطن ہے) مدرسہ کو عطیہ وخیرات و مدیہ کر دے تو کیااس طرح سان رقوم کی تملیک ہوجائے گی؟ پھرا نہی رقوم سے وہ سفیر سفر کی اخراجات پورے کرسکتا ہے یا نہیں؟ سے ان رقوم کی تملیک ہوجائے گی؟ پھرا نہی رقوم سے وہ سفیر سفر کی اخراجات پورے کرسکتا ہے یا نہیں؟ (۳) .....مدرسہ کے چندہ میں زکوۃ وعشر کی مدات میں سے وصول ہونے والے مخصوص نوٹوں ہی کی تملیک ضروری ہے ؟ نوٹ اگر تبدیل ہوجائیں اور دوسر نوٹ تملیک میں دیئے جائیں آو شرعاً کیا ہے؟ ضروری ہے تو مدرسہ میں بذر بعد ڈاک یا بینک آنے والے نوٹوں کی کیا صورت ہوگی؟

سائل .....غلام قادر

#### الجوال

(۱-۲) ..... مهتم اورسفیر بظاہر مالک کے وکیل بین اور وکیل اپنی ذات پراسے خرج نہیں کرسکتا البت البت اللہ علیہ اللہ کے وکیل بین اور وکیل اپنی ذات پراسے خرج نہیں کرسکتا البت اللہ بین بیوی بچوں سے تملیک کرواسکتا ہے جبکہ وہ فقیر ہوں۔ وللو کیل ان یدفع لولدہ الفقیر وزوجته لالنفسه الا اذا قال ربُّها ضعها حیث شئت (الدرالمخار،جلد مصفح ۲۲۲)

اس لئے خود تملیک کرنے کی بجائے کسی دوسرے نقیر سے تملیک کے بعد مدرسہ کی ضروریات پرخرج کیا جائے۔ البتہ بعض حضرات نے مہتم صاحب کوطلباء کا دکیل قرار دیکرمہتم کے قضہ ہی کوتملیک شامیم کیا ہے۔ لیکن احتیاط پہلی صورت میں ہے۔

(۳-۳) .....جھوٹے نوٹوں کوسنجالنامشکل ہوتو عندالضرورت بڑےنوٹوں میں تبدیلی کی گنجائش ہے۔البتہ بہترصورت بیہ ہے کہاسی رقم کی تملیک کرائی جائے۔....فقط واللہ اعلم

بنده محرعبدالله عفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۹/۱۱/۱۹ ه

adokadokadok

غريب شخص كے قريب البلوغ الركے كى تمليك سے ذكوۃ ادا ہوجائے گى:

مال زكوة سے مدرسه كا قرض بھى بدول تمليكِ فقيراداكرنا جائز نہيں:

- (۱)....ز كوة اورعشر مدرسه كى كونى مدمين استعال ہوسكتے ہيں۔
- (٢).....مدرسه كے تعمیراتی كام میں اگرز كوة اورعشر كافند خرچ كرنا موتواس كی كیاصورت ہے؟
  - (m) .....وه طلباء جونابالغ بين، ان پرزكوة كاپيية خرچ موسكتا بيانېين؟
- (۴) .....مدرسہ کے مقروض ہونے کی صورت میں زکوۃ یاعشر کے فنڈ سے قرضہ ادا کیا جاسکتا ہے؟ اگر کیا جاسکتا ہے تو اس کی کیا صورت ہے؟

سائل ..... محد عمر بھٹی

## الجوال

(۱)....ز کو ۃ اورعشر کافنڈ حیلہ تملیک کے بعد مدرسہ کے جس کام میں جا ہیں صرف کر سکتے ہیں۔

(٢) ....اس طرح مدرسه كے تعمیراتی كاموں میں بھی حیله تملیک كے ساتھ زكوۃ اورعشر كافندخرج

كركت بي چنانچ ورمخار ميں ہے: وحيلة التكفين بھا التصدق على الفقير ثم هو

يكفن فيكون الثواب لهما وكذا في تعمير المسجد (جلد٣، صفح ٢٢٧)

(٣) ....قريب البلوغ نابالغ طلباء كوزكوة دينے سے زكوة ادا ہوجائے گى۔ ہندىيە يسى بے: ولو

قبض الصغیر وهو مراهق جاز و كذا لوكان یعقل القبض بان كان لایرمی ولایخدع عنه (بندیه،جلدا،صفحه۱۹)

(۴) بسسدرسہ کے مقروض ہونیکی صورت میں زکوۃ اور عشر کے فنڈ سے حیلہ کملیک کے بعد ادائیگئ قرض ہوسکتی ہے۔( فقاوی محمود بیہ،جلد۱۳م،صفحہ۱۰۱)......فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللهعنه

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۲۷ مهماره

#### addisaddisaddis

(۱) بغیرحیلهٔ تملیک خرج کی گئی زکوة کی رقم شرعاز کوة ہے یانہیں؟

(۲) تملیک شرعی کے بعد ز کو ۃ والی رقم سے تنخواہ لینا جائز ہے:

(m) چرم قربانی اور صدقات واجبه کاایک ہی حکم ہے:

(۱) .....(الف) کیا مدارس میں جمع ہونے والے فنڈ میں زکوۃ عشر وفطرانہ دینے والے لوگوں کا وجوب ادا ہوجا تا ہے یانہیں؟ اور فنڈ کی رقم خواہ کتنی ہوجائے درست ہے یااس کوکوئی مقدار متعین ہے؟ (ب) .....کیا بیہ فنڈ بغیر کسی حیلہ تملیک کے تنخواہ ، تغیرات ، اخراجاتِ مطبخ پرخرج کرنے سے

یا مہتم صاحبان جواپی صوابدید پرکرتے ہیں از جانب ادا کنندگان زکو ۃ ادا ہوجاتی ہے یا کسی حیلہ کی ضرورت ہے تا کسی حیلہ کی ضرورت ہے تو کیسے کیا جاوے؟

(۲).....اگر کوئی مدرس اس رقم سے تنخواہ وصول نہ کرےاور بلا تنخواہ بھی تعلیم دینے کی طاقت نہ ہوتو کیا یہ تعلیم کاسلسلہ چھوڑ کر دوسرامشغلہ اختیار کرے تو عنداللہ مجرم تو نہ ہوگا؟

(۳).....چرم قربانی ہے حاصل ہونے والے فنڈ کا حکم بھی زکو ۃ وعشر والا ہے یانہیں؟ سائل ..... احسن امین

#### الجوال

(۱).....(الف)صدقات واجبہ سے جمع ہونے والا چندہ جب تک کسی مستحق کی مِلک میں نہیں پنچے گامعطی سے وجوب ساقط نہ ہوگا۔

(ب) .....بلاتملیکِ شرعی ان کااستعال عمارات میں درست نہیں مطبخ میں پکنے والا کھاناا گرصرف فقیر طلباء کو دیا جاتا ہوتو وہاں مذکورہ صدقات کااستعال درست ہے مگر بہتریہ ہے کہ یہاں بھی بعداز تملیک استعمال کیا جائے۔

(۲) ..... بعداز تملیک تو اس قم کوتنخواه میں لینے میں کوئی اشکال نہیں اور خالی عن الشبہات معاوضہ تو شاید ہی کہیں میسر ہو،اگر مدرسہ والے ایسے مدرس کے لئے عام عطیات سے تنخواہ کا بندوبست کر دیں تو بہتر ہے محض اس وجہ سے دینی خدمت کوترک کرنا درست نہیں۔

(m) ..... چرم ہائے قربانی کوفروخت کرنے کے بعدان کی قیمت واجب التصدق ہے (") لہذاوہ

التخريج: (۱).....فان بِيع اللحم او الجلد به اى بمستهلك او بدراهم تصدق بثمنه (درم قار، جلده ، صفح هم التدعنه)

دیگرصدقات واجبہ کے حکم میں ہے۔

فاذاتمولته بالبيع وجب التصدق (اردادالفتاوي، جلدم، صفح ٢٥١٧) \_ فقط والله اعلم

بنده محمدا نورعفااللهعنه

الجواب صحيح

نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۲۴هماره

بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خبرالمدارس، ملتان

addisaddisaddis

نذر کاجانور معطی کی اجازت سے فروخت کرنے کی اجازت ہے جبکہ وہ رقم طلباء کے کھانے پرخرج ہو:

ہارے ہاں گاؤں میں چھوٹے مدرسے ہوتے ہیں کی مدرسہ میں ہیں طلباء کی میں چیس اور کی میں تمیں طلباء ہوتے ہیں ، بیدارس زکو ۃ اور صدقات سے چلتے ہیں ، بعض عور تیں ایسا کرتی ہیں کہ کوئی بیار ہوگیا یا کوئی مصیبت آگئ تو وہ جانور مان لیتی ہیں اگر ٹھیک ہوگئے تو یہ جانور صدقہ دیں گی۔اب اگر صدقہ کا جانور مدرسہ میں دیدی ہیں اور مدرسہ میں تقریباً ہیں بیج ہیں جو کہ مدرسہ سے کھانا کھاتے ہیں ،اب اس جانور کو ذکر کیا جائے تو ہیں بیج ایک مہینہ بھی نہیں کھاسکتے ، تو مدرسہ کے نتظم یہ خیال کرتے ہیں کہ اس جانور کو نیج دیتے ہیں اور اس سے جورو پ ملیں گے وہ بیجوں کے کھانے کا اس طرح ایک ہفتے کی بجائے ایک مہینے کے کھانے کا ملیں گے وہ بیجوں کے کھانے کا اس طرح ایک ہفتے کی بجائے ایک مہینے کے کھانے کا جائز ہے ؟ کیونکہ آ دھا گوشت ضائع ہونے سے نیج جائے تو اس صورت میں کیا اس جانور کو بیچنا جائز ہے؟ کیونکہ آ دھا گوشت ضائع ہونے سے نیج جائے تو اس صورت میں کیا اس جانور کو بیچنا جائز ہے؟ کیونکہ آ دھا گوشت ضائع ہونے کا اجتمال ہے۔

سائل ..... مولوى حفيظ الرحمٰن، مدرسها شاعت العلوم، آزاد كشمير

الجوال

معطی کی اجازت ہے اگر جانور کھلانے کی بجائے بچے دیا جائے تو جائز ہوگا،جس طرح کہ کوئی چیز آ دمی متعین کردے کہ میں صدقہ میں فلاں چیز دوں گا،مگراس نے وہ متعین چیز تبدیل کر adbeadbeadbe

مدرسه کی گندم ادھار فروخت نہ کی جائے:

ایک مدرسہ ہے اس کا چندہ کچھ گندم اور کچھ نفتری لیا گیا ہے اور گندم مدرسہ کے خرج سے
زائد ہے اور اس کو مدرسہ کا خادم بیچنا چا ہتا ہے اور لینے والاغریب آ دمی ہے اور اس کے پاس پیسے
فی الحال موجود نہیں ہیں اور وہ کچھ دنوں کی مہلت لینا چا ہتا ہے نیز یہ کہ مدرسہ کے پیسے بھی کئی دنوں
کیلئے اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق شرعی فتوی کیا ہے؟

سائل ..... غلام قاور بمظفر كره

الجوارب

الله الكرمدرسه كے خرچ سے زائد ہے تو اس كو بيچنا جائز ہے بشرطيكہ وہ رقم مدرسه پر ہى خرچ ہو، كيان احتياط اس ميں ہے كہ اس كوادھار فروخت نه كيا جائے بلكہ نقد پييوں پر بيچا جائے، كيونكہ اس ميں ضائع ہونے كا احتمال ہے اس طرح مدرسه كى رقم قرض پر دینا یا خود استعمال كرنا بھى جائز نہيں () سندیں اللہ اللہ اللہ اللہ علم جائز نہيں \_ فقط واللہ اعلم

بنده اصغرعلی غفرالله که نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۷۵/۱۰/۴ الجواب صحیح بنده خیرمحمدعفاالله عنه مهتم خیرالمدارس،ملتان

لما في البحر الرائق: ليس للمتولى ايداع مال الوقف ....و لا اقراضه فلو اقرضه ضمن. (جلده صفحاه)

## مدرسه کی جمع شده گندم فلورملز والوں کوبطور قرض دینا:

ایک مدرسه کی انظامیه مسافر طلباء کیلئے عوام الناس سے گندم اکھی کر کے فلور مل کی انظامیہ کے ہاں بطور قرض جمع کرادی ہے جبکہ وقت کا تعین نہیں ہوتا، جتنا وزن گندم کا ہوتا ہے اتنا وزن آٹا ضرورت کے وقت ادارہ اٹھا تارہتا ہے، اس گندم سے سوجی اور میدہ بھی نہیں نکالا جاتا، آٹا کی پیائی گندم کی صفائی وغیرہ کی اجرت بھی دینی مدرستہ جھے کرنہیں لی جاتی ۔ کیا فہ کورہ بالاصورت میں کوئی اشکال تونہیں؟

سائل ..... عمر صديق

## الجوال

#### addisaddisaddis

# حاشيه كى وجه سے مدرسه كى كتاب كوائي كتاب سے تبديل كرنا:

ایک کتاب جو کہ میری مملوکہ ہے لیکن اس پر کوئی حاشیہ وغیرہ ہیں ہے۔ اب میں اس کتاب کو مدرسہ کی ایک کتاب کی مدرسہ کی ایک کتاب کے بدلے میں تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے یا ہیں؟
سائل سننہ گل نواز ، مدرسہ عربیہ

## الجوال

صورت مسئولہ میں مدرسہ کی کتاب لینا جائز نہیں۔ سی کتب خانہ سے اس مطبع کی

#### adokadokadok

## مدرس كالجمع شده روشيال بكرى كود النا:

ایک گاؤں میں ایک مدرسہ بنا ہوا ہے جہاں طالب علم حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور نتیوں وقت روٹیاں، دودھاور دیگر چیزیں گھروں سے مانگ کرلاتے ہیں اساتذہ کرام بھی کھاتے ہیں ۔کیابیجائزہے؟
کھاتے ہیں بچ بھی اور قاری صاحب کی بکریاں بھی یہی روٹیاں کھاتی ہیں۔کیابیجائزہے؟
سائل ..... محمر عمران

(الجمو (اب اگر قاری صاحب ضرورت سے زائد بچے کھیج کھڑ ہے بکریوں کو کھلا دیتا ہے تواس کی گنجائش ہے لیکن بکریوں کو کھلانے کے لئے روٹیاں اس طرح جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ عبدالستار عفااللہ عنہ رئیس دارالا فقاء خیرالمدارس، ملتان

التخريج: (١).....الذي تحصل من كلامه انه اذا وقف كتباً وعين موضعها فان وقفها على اهل ذالك الموضع لم يجز نقلها منه لالهم ولالغيرهم (شاميه، جلد٢، صفح الا)

وفي الهندية: ليس للقيم ولاية الاستبدال الا ان ينص له ذالك (جلد ٢، صفح ١٠٠٠) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

# مدرسه کی خورد برد کی ہوئی رقم کا شرعی حل:

## الجوال

ندکوره رقم کا اندازه کر کے فقیر طلباء پرصدقہ کردی جائے فقیر طلباء کی تعیین جناب مہتم صاحب کے ذریعے ہوجائے ، رقم خودا پنے ہاتھ سے دی جائے ۔ اندازه کرتے وقت بی خیال کیا جائے کہ میری طرف سے کچھ ذاکدر قم اگر چہ چلی جائے کیکن میرے ذمہ میں باتی نہ رہے ، کی دوسرے مدرسہ کے طلباء کو دینے کی بھی گنجائش ہے۔ والسبیل فی المعاصی رقھ و ذالک ھنا برد المأحوذ ان تمکن من رقہ بأن عرف صاحبہ وبالتصدق به ان لم یعرفه (ہندیہ ، جلد ۵، صفحہ ۳۳۹)

الحاصل: اندازه كركرةم طلباء پرصدقه كردى جائے جبكه معطى حضرات كاعلم نه ہو۔ فان لم يعرفوا اربابه تصدقوا به (منديه، جلده، صفحه ۳۸۳) ...... فقط والله اعلم

> بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۰/ ۱/۳۲۴ ه

الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فتآء خيرالمدارس ،ملتان

#### adbeadbeadbe

# مسجد یا مدرسه کی رقم بغیر تعدی کے اگر ضائع ہوجائے تو ناظم وغیرہ پر ضمان نہیں:

زیدایک مدرسہ کا محاسب ہے یومیہ خرج کیلئے اس کے پاس دواڑھائی سورو پیہ بھی رہتا ہے' کارِقضاء' ایک دن مقفل کمرہ اورڈ میس سے پونے دوسو یااس سے کم وہیش رو پیہ چوری ہوگیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ مدرسہ کا رو پیہ محاسب کے پاس امانت رہتا ہے یا قرض؟ اور اب یہ مسروقہ رو پییشرعا کس کا گم ہوا، اور کس کو دینا ہوگا، محاسب، ہمتم یا مجلس شور کا کو دینا ہوگا یا مدرسہ ہی کا گم ہوا؟ شرعی حیثیت بیان فرما کیں۔

تنقيح:

(۱).....کیا ڈیکس کوبھی قفل لگایا گیا تھا؟ اگرنہیں تو کیا اس بناء پر کہ کمرہ کومقفل کرنا کافی ہے یا ڈیکس کومقفل کرنا بھول گئے تھے؟

(۲) .....عام طور پرڈیکس میں رقم نہیں رکھی جاتی محرر نے اپنی رقم ڈیکس میں کس وجہ سے رکھی۔کیااس سے پہلے بھی آپ کے ہاں ڈیکس میں رقم رکھنے کا طریقہ ہے یا صرف وقتی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک دومرتبہ ڈیکس میں رقم رکھ کر کمرہ کومقفل کیا جاتا ہے؟ بہرحال آپ کے ہاں رقم کی حفاظت کرنے کا کیااصول ہے؟ اس کا جواب پہنچنے پرفتو کا تحریر کیا جائے گا۔

(از دارالا فتاء خيرالمدارس،ملتان)

## جواب تنقيح ازسائل:

## الجوال

صورت مسكوله مين برتقذير صحت واقعه محرر نے جب كره مقفل كرديا ہے تو اب اس كل طرف ہے كوئى تعدى نہيں ہوئى اس لئے اس رقم كى چورى ہوجانے ہے اس پرضان نہيں آ يُكا۔ كمايفهم من العالمگيرية: سئل عن مودع وضع الوديعة فى حجرته فى خان وفيه صحن لاقوام فربط سللة بابها بحبلها ولم يقفله ولم يغلقه وخرج فسرقت الوديعة هل يضمن؟ قال ان عدّ شدِّ هذا الربط فى مثل هذا الموضع توثيقاً لم يضمن وان عد اغفا لا ضمن، كذا فى فتاوى النسفى (جلرم، صفحه ٢٣٣) ..... فقط والله المم الخواب على بنده محمد التحاق غفر الله له بنده عبد الله عفا الله عنه بنده محمد التحاق غفر الله له صدرمفتى فيرالمدارس، ملتان صدرمفتى فيرالمدارس، ملتان صدرمفتى فيرالمدارس، ملتان

## مدرسه کی کتب برطلباء کالکھنا خلاف ادب ہے:

## مدرسه کی کتب پر لکھنے والے طلباء سے صان کی وصولی کرنا:

مدرسہ کے کتب خانہ سے طلباء کو پڑھنے کیلئے عاربۂ کتب دی جاتی ہیں اوران پر تاکیدی چٹ گی ہوتی ہے کہ ان کو خراب نہیں کرنالیکن بعض طلباء ان کتب پر حاشیہ، نوٹ اور مثالیں وغیرہ نقل کرتے رہتے ہیں اس نیت سے کہ آخر سال میں مدرسہ کوئٹ کتب خرید کر دیدیں گے یا اس کی قیمت دیدیں گے اور یہ کتب اپنے لکھے ہوئے حاشیوں کی وجہ سے دوسر ہے طلباء کے لئے نا قابل استعال ہوجاتی ہیں۔ تو کیا اس صورت میں طلباء پر کوئی ضان ہے یا نہیں، نیز ان کا یم لم جا کرنے یا نہیں؟ نیز ان کا یم لم جا کرنے یا نہیں؟ نیز ان کی کتب سے مدرسہ کی وقف کردہ کتب کو بدلنا جا کرنے یا نہیں؟

سائل ..... محدامجد

## الجوال

> بنده محمداسحاق غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان ۲۳/ ۱/۲۳۱ه

التخريج: (١) .....لما في الهندية: ولو كان الوقف مرسلاً لم يذكر فيه شرط الاستبدال لم يكن له ان يبيعها ويستبدل بها (جلد منفرام منفرام )

(مرتب مفتی محمد عبدالله عفاالله عنه)

# جس مدرسه میں مسافرطلباء یا طالبات نه ہوں اس مدرسه والوں کا زکوۃ عشرو چرم قربانی جمع کرنا کیساہے؟

ہارے مدرسہ کی زمین کی شخص نے وقف کی تھی جس پرہم نے اپنے عزیز وا قارب سے
پیدے اکھے کرکے مدرستھیر کیا جس میں لڑکیاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت حاصل کرتی
ہیں کی لڑکی سے کوئی پیسہ وغیرہ نہیں لیتے ،ان بچوں کو پڑھانے کیلئے دوحا فظرائر کیاں بھی رکھی ہوئی
ہیں جن کوہم مبلغ بچیس سور پے ماہوار بطور خدمت ادا کرتے ہیں اور لڑکیاں بھی ڈیری فارم ،
فاروق پور، قاسم بیلہ، چوک شہیداں وغیرہ دوردور سے آتی ہیں بچیوں کو سپارے اور قرآن پاک
کو ہاتھ لگانے کے لئے صابن وغیرہ بھی مدرسہ کے فنڈ سے لاکر دیتے ہیں اس کے علاوہ بچلی کابل،
سوئی گیس کابل بھی مدرسہ ادا کرتا ہے، کچھ چندہ اکھا کرتے ہیں اس کے علاوہ بچھ پانچ یا چھ ہزار ک
کھالیں بچ کرمدر سے کاخر چہ پورا کرتے ہیں، پھر بھی اخراجات پورے نہیں ہوتے کوئی آمدن کا
سلسنہیں ہے کیا ہم کھالیں یاز کو ق سے مدرسہ کو چلا سکتے ہیں؟

سائل ..... محمد انورخان ،خادم مسجد ومدرسه، ربلو يرود ملتان

## الجوال

#### adokadokadok

# جن مدارس میں مسافر بیے موجود نہیں ان کوز کو ۃ وعشر دینا جائز ہے:

- (۱)....عشر کی گندم اور رقم کس کس پرخرچ کرنی چاہیے۔کیامدارس عربیہ کے اندرعشر کی گندم خرچ کر سکتے ہیں یانہیں؟
- (۲).....دارس عربیہ کے مہتم صاحب بعض اوقات عشر کی گندم اور رقم مسجداور مدرسہ کی عمارت اور اُسا تذہ کی تنخواہ پرخرج کردیتے ہیں۔کیابیہ جائز ہے یانہیں؟
  - (٣) .....تمليكي صورت گندم عشر مين جائز به يانهين ، اگر بوتو كيه به؟
- ، (۷) ..... جن مدارس عربیه میں مسافر طلباء نہیں ہیں ان کے اندر عشر کی گندم وینا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ اس دور میں لوگ عطیات نہیں دیتے بمشکل عشر، زکو ۃ وغیرہ دیتے ہیں اس کی صورت بتا کیں کہاس کومدارس عربیہ میں کس طرح خرج کیا جائے؟

سائل ..... الله بخش موضع امير پورميلسي (و ہاڑي)

## الجوال

ز کو ہ وعشر کا بہترین مصرف مدارس کے غریب الدیار طلباء ہیں ان پرخرچ کرنے ہیں ادائیگی فرض کے ساتھ اشاعت دین بھی ہے۔ لیکن ارباب انظام پر لازم ہے کہ تملیک شری کے بغیر زکو ہ وعشر کو استعال نہ کریں، کیونکہ بعض طلباء خود صاحب نصاب ہوتے ہیں اور بعض طلباء فرد صاحب نصاب ہوتے ہیں اور بعض طلباء فرد سالغ ) والد کے تابع ہونے کی وجہ سے غنی شار ہوتے ہیں۔ بدوں تملیک شری زکو ہ وعشر کی رقم نغیر یا تخواہ کی مد میں استعال نہیں ہو سکتی۔ ہندیہ میں ہے: لا یہ جوز ان یبنی بالزکو ہ المسجد و کندا القناطر سے والحج و المجھاد و کل مالا تملیک فیہ (ہندیہ جلدا ہ ضحہ ۱۸۸) جن مدارس میں مسافر طلبا نہیں ہیں کین انہوں نے تعلیم وتر بیت کا عمدہ انتظام کردکھ ہے۔ اور جن مدارس میں مسافر طلبا نہیں ہیں کین انہوں نے تعلیم وتر بیت کا عمدہ انتظام کردکھ ہے۔ اور مدرسہ چلانے کے لئے کوئی اور ذریعہ آمدنی نہیں ہے توان کو بھی زکو ہ وعشر تملیک شری کے بعد خرج کرنی مدرسہ چلانے کے لئے کوئی اور ذریعہ آمدنی نہیں ہے توان کو بھی زکو ہ وعشر تملیک شری کے بعد خرج کرنی

عابی تملیک بھی شرعی ہو محض حیلہ نہ ہو۔اس کا طریقہ بالمشافہ معلوم کریں۔فقط واللہ اعلم الجواب سے علیہ المشافہ معلوم کریں۔فقط واللہ اعظم الجواب سے علیہ الجواب سے علیہ اللہ عفا اللہ عنہ منتان منت

#### adbeadbeadbe

مدرسه كے سفيركيلئے چندہ ميں حصه مقرركرنا:

ایک مدرسہ کاسفیر ہے جو مہتم مدرسہ کے ساتھ بیا مگریمنٹ (معاہدہ) کرکے کام کرتا ہے کہ وہ جتنا بھی چندہ اکٹھا کرے گااس کا نصف لے گا۔ آیا شرعاً اس کی گنجائش ہے یانہیں؟ اس طرح چوتھا حصہ یا دسوال حصہ طے کرنا کیسا ہے؟

سائل ..... محمرغ ي-ع ي

الجوال

مورت مؤلد میں بیاجرت کی جہالت کی بناء پرا بارہ فاسدہ ہاں گئے بیعقد ناجائز ہے،
ہاں اگر سفیر کی تنخواہ مقرر کردی جائے خواہ چندہ ہو یا نہ ہوتو بیصورت جائز ہوگی آفظ واللہ اعلم
بندہ عبدا ککیم عفی عنہ
بندہ عبدا ککیم عفی عنہ
نائب مفتی خیر المدارس، ملتان
نائب مفتی خیر المدارس، ملتان

التخريج: (۱) ..... شرائط الصحة (اى صحة الاجارة) فمنها رضاء المتعاقدين ..... ومنها ان تكون الاجرة معلومة (عالمكيريه، جلدم، صفحاام) وفيه ايضاً: الفساد قد يكون لجهالة قدر العمل بان لايعين محل العمل ..... وقد يكون لجهالة البدل (منديه، جلدم، صفحه ٢٠٠٩)

(مرتب مفتى محرعبدالله عفاالله عنه)

## لاؤۋاسپىكرىرىدرسەكىلئے چندەكرنا:

(۱).....مدرسة ربيد حفظ القرآن بستی جليل گاؤں کی آبادی سے تقريباً دو کلوميٹر کے فاصلے پرواقع ہے اس لئے علاقہ کے لوگوں کا تعاون بہت کم ہے چنانچہ اب کئی دنوں سے مدرسہ طذا والوں نے مدرسہ کے اور سے علاقہ کے لوگوں کا تعاون بہت کم ہے چنانچہ اب کئی دنوں سے مدرسہ طذا والوں نے مدرسہ کے گیٹ پر جوشارع عام پر ہے اپنیکرر کھ دیا ہے اور طلباء تلاوت وغیرہ کرتے رہتے ہیں اس طرح کچھ نہ نہ جھ چندہ ہوجا تا ہے۔ آیا یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

(۲).....اگر بیصورت ناجائز ہے تو پھر علاقہ کے لوگوں سے تعاون حاصل کرنے کی کیا صورت اختیار کی جائے کیسے ان کوراغب کیا جائے؟ کیونکہ مدرسی غریب ہے۔

سائل ..... محمصدیق،قادر بورراوال

## الجوال

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۲۱/۵/۲۸ه

#### adokadokadok

یسماندہ علاقہ میں چندہ کے لئے اسپیکر پر مسلسل اعلانات کرنا کیساہے؟

ایک نہایت ہی بسماندہ علاقہ ہے اور آج کل عوام الناس خصوصاً صاحب ثروت لوگوں کی نظر میں دین کی وقعت و محبت ختم ہو چکی ہے کوشش بسیار کے باوجود کا میابی حاصل نہیں ہوسکی کہ بشماندہ علاقے کے بیچے اور بچیاں زیور تعلیم قرآن سے آراستہ ہوسکیں۔ جس کیلئے جامع مسجد "نمرہ" و مدرسہ ہذا (تعلیم القرآن) کا منصوبہ مل میں لایا گیا ہے لیکن مالی وسائل اور مہنگائی کی

شدت کی وجہ سے مایوں کن حالاًت ہیں اورادارہ ومبحد کیلئے سخت ضرورت ہے۔ بایں صورت منتظمین جامع مسجد و مدرسہ لا وَڈ الپیکر بازار میں لگا کراور بینروغیرہ لگا کرمروجہ چندہ ازروئے شریعت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ہیں یا نہیں؟

سائل ..... عبدالرؤوف، خادم مدرسة علیم القرآن، توہنسه شریف

الجوال

"بینز"اور" اشتهار" کی حد تک تو کوئی حرج نہیں ،اسپیکر لگا کرمستقل مانگنا شروع کر دینا

درست نہیں۔ ......فقط والله اعلم

بنده محمدا نورعفاالله عنه

مفتى خيرالمدارس،ملتان

בו/וד/ודחום

adokadokadok

اگرکوئی شاملات دِه پرناجائز قبطنه کرکاس کی قیمت مدرسه میں جمع کروائے تواس کا کیاتھم ہے؟

کسی شخص نے شاملات دہ (اجتماعی زمین) پرناجائز قبطنه کیا،اور وہ شخص اس زمین کو فروخت کرکے بچھرقم وین مدرسہ کو دینا چاہتا ہے، کیاشر عامدرسہ والوں کولیناجائز ہے یانہیں؟

مائل ..... فریدالحق سائل ..... فریدالحق

الجوال

اگراس مخص نے بیز مین ناجائز فروخت کی ہے تواس کی قیمت کو مدرسہ کے لئے قبول نہ کیا جائے۔ لقولہ تعالیٰ: یاایھا الذین آمنوا لاتا تکلوا اموالکم بینکم بالباطل فقط واللہ اعلم بندہ عبدالستار عفااللہ عنہ

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۴۲۱/۵/۲۳ ه

التخريج: (١) بمسجد بنى على سور المدينة قالوا لايصلى فيه لان السور حق العامة (خادية على بامش البنديه ، جلدا صفح ١٢) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عند)

## ا گرمهتم کا خائن ہونامحقق ہوجائے تواسے چندہ نہ دیا جائے:

## الجوال

(۱)..... جب مدرسه قائم نہیں رہا تو سفیر صاحب کو جاہیے کہ موجودہ رقم چندہ دہندگان کو واپس کردے،اگر بیاشکال ہے کہ کیامعلوم بیرقم کس کی ہے تو اس کےمعلوم کرنے کا طریقہ بیہ ہے کہ آ خرمیں چندہ دہندہ سے پیچھے کو واپس کرنا شروع کردے تو جہاں تک پہنچ جائے پہنچ جائے ، کیونکہ بہتو ظاہر بات ہے کہ بقیدر تم ہے تو آخر والوں کی ہوگی باتی آخر والوں کا پیتہ چل سکتا ہے اور اگر واپس کرنے کی کوئی صورت نہ بن سکتی ہوتو رقم کسی دوسرے مدرسہ میں دیدی جائے۔(۱) (٢)..... جب مهتم خائن ہے تو طالب علم مذکور وصول شدہ چندہ اس مہتم کونہ دے بلکہ اس رقم کا . فقظ واللّٰداعكم بھی وہی حکم ہے جواو پر لکھا گیاہے بنده اصغرعلى غفرله الجواب صحيح الجواب صحيح معين مفتى خيرالمدارس،ملتان عبداللهعفااللهعنه بنده خيرمحمه عفااللدعنه 01/2/1/2/10 مهتم خيرالمدارس،ملتان مفتى خيرالمدارس،ملتان

التخريج: (١) ..... فان لم يعرفو ااربابه تصدقوا به (منديه، جلده، صفحه ٣٢٩) (مرتب مفتى محم عبدالله عفاالله عنه)

## شرمسارکرکے چندہ وصول کرنا:

(۱).....مبحدیادی مدرسہ کے لئے زور دیکراور شرمسار کر کے چندہ وصول کرنا جائز ہے یانہیں؟ (۲).....اور اگر کوئی زور دینے کی وجہ سے اور شرمسار ہونے کی وجہ سے با دِل نخواستہ مسجدیا دین مدرسہ کے لئے چندہ دیتا ہے تو کیااس کواس چندہ دینے پراجروثواب ملے گایانہیں؟

سائل ..... محمداشرف، وہاڑی

## الجوال

(۱) .....مجد یا کسی دین مدرسه کے لئے شرمسار کر کے چندہ وصول کرنا شرعاً جائز نہیں۔ صرف ترغیب دی جائے۔ کیونکہ طیب خاطر (خوش دلی) کے بغیر کسی کا مال لینا شرعاً حلال نہیں۔ قال دسول الله صلی الله علیه وسلم "الا لایحل مال امر ع الا بطیب نفس منه" (مشکوة شریف، جلدا ، صفحه ۲۵۵)

(۲).....عطى كونفس اجرتو ملے گاتا بهم خوش دلى والا درجه حاصل نه يموگا ـ فقط والله اعلم الجواب سيح بنده محمد عبدالله عفالله عنه بنده عبدالله عفالله عنه بنده عبدالله عنه الله عنه مفتی خير المدارس، ملتان بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فتاء خير المدارس، ملتان ملتان ماتان ماتان

#### adosadosados

مشتر كەكاروبارىيں يىتىم اور بالغول كابھى حصە ہوتۇمدارس كى خدمت كرنے كاحكم:

تین ہوائیوں کا ایک ساتھ کاروبار ہےان میں ایک درمیانہ بھائی ذمہ دارتھا،تمام لین دین وہی کرتا تھا،اس نے اپنی زندگی میں دارالعلوم الحسیبیہ کے ہمتم صاحب کو پانچ سورو پے بطور خیرات دینے کا وعدہ کیا تھالیکن ادائیگی سے قبل اس کی وفات ہوگئی پھران کا کاروباراسی طرح مشترک رہا، تو ان کا دوسرا بھائی ذمہ دار بن گیا اس نے دارالعلوم کووہ پانچ سورو پے بھی اور تین سو
ز کو ق کی مدسے جو پہلے بھی دیا کرتے تھے ادا کیے ادر اس وفات پانے والے شخص کا ایک لڑکا بالغ
ہوہ اپنے چوں کے ساتھ کاروبار میں حصہ لیتا ہے اس شخص کے ایک یا دولڑ کے نابالغ بھی ہیں کیا
ہے وہ اپنے چو دارالعلوم کو اداکی گئی ہے جائز تھی یا نہیں؟ اگر ناجائز تھی تو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی
ہے؟ کیا دارالعلوم کو بیرقم واپس کرنا ہوگی؟

سائل ..... احمد من مدرس دارالعلوم حسنيه شهداد بور، سانگره (الجو (رب

@1197/17/10

#### addisaddisaddis

صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

التخريج: (۱).....واما شرائطة فمنها العقل والبلوغ فلايصع الوقف من الصبى (بنديه بجلدا بسفي ٢٥٢) (٢).....واما شرائط وجوبها.....ومنها العقل والبلوغ فليس الزكوة على صبى (عالمكيريه بجلدا بسفي ١٤١٢) (مرتب مفتى محم عبدالله عفا الله عنه)

# مدرسہ کا حساب مکمل ہوجانے کے بعد جورقم نی جائے اس کا کیا کریں؟

زید کے پاس معجد و مدرسہ کا حساب کتاب تھا، حساب کمل طور پر بے باک کر دیتا ہے گر کچھ رقم زید کے پاس باقی رہ جاتی ہے زید کچھ عرصہ تک سوچتار ہا کہ مجھ سے آمدخرج میں شاید کوئی بھول چوک نہ ہوگئ ہو۔ آخر کارزید ہے بچھتا ہے کہ آمد وخرج میں کوئی کمی نظر نہیں آتی ، البعة شبہ ضرور ہوجا تا ہے۔ آیا اب باقی ماندہ رقم کوس مصرف میں استعال کیا جائے؟

سائل ..... ماسٹر محمد علی مختصیل شور کوٹ جھنگ

## الجوال

بیرقم اس مسجداور مدرسه میں دیدی جائے اس سے دل کی کھٹک جاتی رہیگی اور نیت کرے کہاگر بیمسجداور مدرسہ کی نہ بھی ہوتو بھی میں بطور امداداتن رقم مسجد کواوراتن رقم مدرسہ کو دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس، مکتان ناسب ۱۳۸۸/۱/۲۴ الجواب سيح بنده عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خيرالمدارس، ملتان

#### adosadosados

# مدرسہ کے پییوں کواپنے پییوں کے ساتھ مخلوط کرنا کیساہے؟

ایک آ دمی کے پاس مدرسہ کی رقم جمع رہتی ہے جنتی مقدار ہووہ اپنی کا پی میں درج کرکے رکھتا ہے آ مدوخرج دونوں لکھتا ہے لیکن مدرسہ کے نوٹوں کوجدانہیں رکھتا ہے خرچ کے نوٹوں میں ملا دیتا ہے لیکن مدرسہ کو بوقتِ ضرورت اپنی جیب سے دیتا ہے۔ آ یا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ دیتا ہے لیکن مدرسہ کو بوقتِ ضرورت اپنی جیب سے دیتا ہے۔ آ یا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ سائل ..... عبدالباسط

(الجو (اب اصل بیہ ہے کہ مدرسہ کی رقم الگ تھیلی میں رکھی جائے اسی میں جمع کرے اور خرج کرے اپنے مال کے ساتھ نہ ملائے۔ بندہ عبدالتار عفا اللہ عنہ مفتی خیرالمدارس ، ملتان

#### addisaddisaddis



# همسائل شتی

# دین تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات سے فیس وصول کرنا کیساہے؟

اگر مدرسہ کی ضروریات زکوۃ وصدقات اور چرم ہائے قربانی سے پوری نہ ہوتی ہوں تو بچوں پران کے والدین کے مشورے سے اور ان کی رضامندی سے ماہانہ چندہ کی صورت میں فیس وصول کرنا جائز ہے یانہیں؟

سائل ..... محديليين، خادم مدرسة ممانية عليم القرآن، ملتان كينك (الجو (رب

بچوں سے ماہانہ چندہ وصول کرنایا ماہوارفیس وصول کرناجائز ہے کیونکہ ہمارے ہال مدارس میں لغت ،صرف ،نحو، بلاغت اور منطق بھی پڑھائی جاتی ہے ان پرمعاوضہ وصول کرناشر عاجائز ہے۔ لما فی الهندیة: ویجوز الاستیجارعلی تعلیم اللّغة والادب بالاجماع (جلدم ،صفح ۱۳۸۸) بلکہ حضرات مشائح بلخ حمیم اللّہ خورات مشائح بلخ حمیم اللّه جوزوا الاستیجارعلی تعلیم کو جائز قرار دیا ہے۔ ومشائح بلخ رحمهم الله جوزوا الاستیجارعلی تعلیم القرآن وی کذا جو از الاستیجار علی تعلیم الفقه و نحوه، و المختار للفتوی فی زماننا قول هؤلاء (مندیہ ،جلدم ،صفح ۱۳۸۸)

وفی الشامیة: وافتیٰ المتأخرون بجوازہ علی التعلیم والاذان والامامة. (جلد ۲ صفحه ۲۳۳) لہٰزا چندہ یا فیس لینے کی شرعاً گنجائش ہے بلکہ لوگ چونکہ سوال کواگر چہ دین کی خاطر ہو معيوب مجهجة بين اس كئة شايد فيس والى صورت مستحسن موسسة فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۳/۵/۲۸ الجواب صحیح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمیدارس ،ملتان

#### adbeadbeadbe

حدودشرعیه میں رہتے ہوئے استادتاً دیب کاشرعاً مجازہے:

اکثر مدارس میں جہاں طلباء کرام کوقر آن مجید حفظ کرایاجا تاہے، وہاں بچوں کوقر آن مجید درست نہ پڑھنے پر ماراجا تا ہے احادیث میں جہاں مارنے کا تھم ہے وہ فرائض اوانہ کرنے پر ہے اور قرآن مجید کا حفظ یاد کرنا فرض نہیں ہے بندہ کو بعض احباب نے کہا ہے کہ ہم نے علماء سے سنا ہے کہ جید کا حفظ یاد کرنا فرض نہیں ہے بندہ کو بعض احباب نے کہا ہے کہ ہم نے علماء سے سنا ہے کہ بیچے نماز پڑھنے کا کیا تھم ہے؟

سائل ..... محمدعابد

## العوال

صورت مسئولہ میں نماز درست ہے باقی حدود شرع کی پابندی کرتے ہوئے بچوں کو معمولی مارنے کی گنجائش ہے،حضرت عکرمہ (مولی ابن عباس ) کوحضرت عبداللہ بن عباس بیڑیاں پہنا دیا کرتے تھے۔عن عکرمة قال:کان ابن عباس یضع فی رجلی الکبل علی تعلیم القرآن والفقه (میزان الاعتدال،جلد۲،صفحه ۲۰۹)

البتة حدے زیادہ مارنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

لما في الشامية: والمعلم يضربه بحكم الملك بتمليك ابيه لمصلحة الولد هذا اذا لم يكن الضرب فاحشاً (الغ ) (جلد ٢، صفح ١٢٥)..... فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۲/۴/۲ الجواب صحيح بنده عبدالستار عفاالله عنه رئيس دارالا فيآء خيرالمدارس، ملتان

# ہفتہ وارچھٹی جمعہ کو ہونی جا ہیے یا اتو ارکو؟

ایک مدرس مدرسهٔ میں اتوار کوچھٹی کرتا ہے اور جمعہ کو پڑھا تا ہے۔ آیا جمعہ کی چھٹی شریعت میں ہے؟ اگر جمعہ کی چھٹی شریعت میں ہے تو قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں تا کہ مسئلہ کھل کرسا منے آئے۔

(نوٹ) واضح رہے کہ مدرس کی نیت صرف بچوں کا فائدہ ہے کیونکہ حکومت کی طرف سے اتوار کی چھٹی ہے اور ہے بھی اتوار کی جھٹی ہے اور ہے بھی اتوار کو مدرسہ میں پڑھنے کے لئے نہیں آتے صرف اس لئے جمعہ کو پڑھائی ہوتی ہے اور اتوار کی چھٹی ہوتی ہے اگر اتوار کی چھٹی جائز نہیں تو قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔ سائل سنت کی روشنی میں جواب دیں۔ سائل سنت کی افظ محمد ایوب عابد، مدرسہ تعلیم القرآن بھکر

## الجوال

اللہ جل شانہ نے انسانوں کوعبادت کے لئے ایک دن مختص کرنے کا ارشاد فر مایا، اور اس دن کی تعیین خورنہیں فر مائی، یہودیوں نے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصار کی نے اتوار کا دن مقرر کیا، جبکہ منشا خدادندی جمعة المبارک کے بارے میں تھی۔ چنا نچہ صدیث ابو ہریرہ جو بخاری و مسلم میں ہے اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے: ثم هذا یو مهم الذی فوض علیهم یعنی یوم الجمعة فاختلوا فیه فهدانا الله له والناس لنا فیه تبع، الیهود غدا و النصاری بعد غد (مشکوة شریف، جلدا، صفحہ ۱۱۱)

ال يركش ككت بيلك: قال بعض المحققين من ائمتنا اى فرض الله على عباده ان يجتمعوا يوماً ويعظموا فيه خالقهم بالطاعة لكن لم يبين لهم بل امرهم ان يستخرجوه بافكارهم ويعينوه باجتهادهم (عاشيم شكوة شريف، جلدا، صفحه ١١٩)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن عبادت کا دن ہے اس میں اپنے کا موں سے فراغت حاصل کر کے اسے عبادت میں گزارا جائے اور کچھ وفت اجتماعی عبادت کے لئے بھی ہونا ع ہے اور بیمعاملہ اپنے کاروبار واہتغال کے ساتھ نہیں ہوسکتا، اس لئے جمعہ کی رخصت کا کہا جاتا ہے، اور بین طاہر ہے کہ جمعہ کے روز الی تعلیم مشکل ہے جیسی عام دنوں میں ہوتی ہے۔ نیز جمعہ کے چھناص معمولات بھی ہیں۔

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خبرالمدارس، ملتان ۴۲۲/۲/۱۴ ه

#### adbeadbeadbe

مدارس میں نو اور دس محرم کی چھٹی کا حکم:

بعض مدارس میں نو اور دس محرم کو تعطیل کر دی جاتی ہے اور بیکہا جاتا ہے کہ ان دنوں میں چونکہ روز ہ مسنون ہے اس لئے ان دنوں میں چھٹی مناسب ہے جبکہ بعض مدارس والے کہتے ہیں کہ ان دنوں میں چھٹی کرنے سے اہل تشیع اور اہل بدعت کی موافقت اور ان سے مشابہت لازم آتی ہے اس لئے چھٹی ہیں کرتے ۔ ان میں سے کون تی رائے درست ہے؟

آتی ہے اس لئے چھٹی ہیں کرتے ۔ ان میں سے کون تی رائے درست ہے؟
سائل سست عطاء اللہ بستی کھو کھر ال ملتان

## الجوال

دس محرم کاروز ہ اور اس کی فضیلت حدیث پاک سے ثابت ہے۔

چنانچ مشکوة شریف میں ہے: عن ابن عباس قال ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتحری صیام یوم فضله علی غیره الا هذا الیوم یوم عاشوراء وهذا الشهر یعنی شهر رمضان (جلدا، صفح ۱۵۸)

اجتناب الازم ہے۔ لقو له عليه السلام: من تشبه بقوم فهو منهم (ابوداؤدشريف، جلدام بي في ١٠٠٠) اجتناب الازم ہے۔ لقو له عليه السلام: من تشبه بقوم فهو منهم (ابوداؤدشريف، جلدام بي بي الادم بي بير ١٠٥٤) ولقو له عليه السلام: من كثر سواد قوم فهو منهم (كزائمتال، جلره بي بيتى تحصوصيات شيخ عبدالحق محدث دہلوگ نے "ماثبت بالسنة " بيل اس تاريخ كى بہتى خصوصيات اور بدعات كوجمع فرمايا ہے مجمله الن كے بيہ كه فى نفیم حضرت حمین كی شہادت كاذكرمباح ہمنوع نہيں كين يوم عاشوراء بيل خصوصيت نے ذكركرنا تحتبہ بالروافض كى وجہ سے ممنوع ہے۔ سئل عن ذكر مقتل الحسين في يوم عاشوراء يجوز ام لا؟ قال "لا" ، لان ذالك من شعار الروافض . باقى نواوروس تاريخ كوروزه ركھ كرفحطيل كرنااوراس كاسببروزه كوفر اردينا محض حيلہ ہے، ذوالحجہ كے نو دنوں بيل بھى روز دركا ثبوت ہے، پندرہ شعبان كو بھى روز ہ ركھنے كا حكم ہے اورشوال كے ذوالحجہ كے نو دنول ميں بھى روز ہ مراہ بيل ايام بيض كروزول كا ثبوت بھى ہے، اور پيراور جعرات كے جوروزول كا ثبوت بھى ہے، اور پيراور جعرات كے دوزول كا ثبوت بھى ہے، اور پيراور جعرات كروزول كا ثبوت بھى ہے، اور پيراور جعرات كے دوزول كا ثبوت بھى ہے، اور پيراور جعرات كروزول كا ثبوت بھى ہے، اور پيراور جعرات كروزول كا ثبوت بھى ہے۔ كہال كہال تك چھٹى كروزول كا ثبوت بھى ہے، اور پيراور جعرات كروزول كا ثبوت بھى ہے۔ كہال كہال تك چھٹى كروزول كا ثبوت بھى ہے، اور پيراور جعرات ك

الحاصل: اگر مدرسه والے بچوں کی نگرانی ان تاریخوں میں اچھےانداز میں کرسکیں تو ہرگز چھٹی نہ کریں......فقط واللہ اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۰/۱۱/ ۱۳۲۵ه

addisaddisaddis

(۱) تعلیم کے اوقات میں مدرس کا مطالعہ کرنا:

(۲) دوسرے بچوں سے منزل یاسبقی سنوانا:

(m) بچوں سے ذاتی خدمت لینے کے بارے میں حکم شرعی:

( ۴ ) بچوں کی درسگاہ میں بیوی کو بٹھا نا مناسب نہیں:

بندہ نے ایک مدرسہ جومدرسہ سیدنازیدبن ثابت کے نام سےموسوم ہے قرآن کی تعلیم کا

آغاز کیا ہے اس کی مکمل صورت حال عرض کرتا ہے۔ بندہ طلباء اور طالبات سے حب حیثیت فیس لیتا ہے بعنی پچھ بچوں کی فیس بالکل نہیں اور پچھ کی تقریباً ۳۵ روپے سے لیکر ۲۵۰ روپے تک ہے، اس کا ٹائم ضبح آٹھ ہجے سے لیکر دو پہر ساڑھے بارہ بج تک اور پھر دو بجے سے لے کرنماز عصر تک ہے لیکن ختی کرنے کے باوجود بلکہ والدین کو بار بار کہنے کے باوجود آٹھ بجے ایک یا دو بچوں کے علاوہ کوئی بچہ بھی نہیں پہنچتا بلکہ تقریباً دس بجے تک تمام بچے پہنچتے ہیں پھر آنے کے بعد سبق وغیرہ گھرسے یا دکر کے نہیں آتے بالا قلیل سبق یا دکر کے آتے ہیں ،سبق یا دکر تے کرتے تقریباً گیارہ نئے جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات بارہ بھی نئے جاتے ہیں پھر سبقی منزل یا دکرتے ہیں جبکہ بندہ نے سوا کی خاتم میں اگر پچھ دیر بچوں کو جھٹی نہ دیں تو بچوں کے والدین خود کہتے ہیں کہ چھٹی نائم پر دیا کریں وغیرہ۔

اب در يافت طلب اموريه بين!

(۱) ....جس وقت طلباء اپناسبق یاد کرتے ہیں بندہ اپناذاتی کام مثلاً مطالعہ کرسکتا ہے یانہیں؟

(۲) .....طلباء سبقی اور منزل کے لئے دیر ہے آتے ہیں ظاہر ہے کہ بندہ سب کاسبق نہیں سکتا کیونکہ بعد میں ٹائم بالکل نہیں ہوتا اس لئے کسی ایک بیچے کاسبق سن کراس کے ذمہ دوسرے طالب علم کاسبق لگانا پڑھیک ہے یانہیں؟

(۳) .....طلباء اور طالبات سے ذاتی کام کرواسکتے ہیں یانہیں؟ جبکہ والدین کو بھی علم ہوتا ہے کہ استاد کام کرواتے ہیں۔

(۴) .....دورانِ تعلیم بنده کسی مجبوری کی حالت میں یا کسی اور کام کے سلسلے میں مدرسہ سے ہا ہرا یک وقت کے لئے یا ایک دن کیلئے یا اس سے کم وزیادہ وقت کیلئے جاسکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ بندہ کی عدم موجودگی میں کلاس میں بندہ کی اہلیہ بیٹھتی ہے اور طلباء وطالبات کا سبق سنتی ہے۔

مذكوره تمام سوالات كاجواب تسلى بخش عنايت فرماي \_

سائل ..... قارى محدامير غفراللدله

## الجوال

(۱) ..... بچوں کی تعلیمی حالت آپ نے خود بتادی تعلیمی اوقات میں اگر آپ نے مطالعہ شروع کردیا تو تعلیمی حالت مزید بگر جائے گی درجہ قرآن میں استاد بچوں پر ہروقت مسلط رہے تو بچھکام ہوتا ہے۔
(۲) ..... بچوں سے منزل وغیرہ سنوانے کی اجازت ہے لیکن میں معمول نہ بنایا جائے بچوں کے کام میں ایک ترتیب ہونی چاہیے بھی سبقی سورۃ خود س لی اور بھی سبقی پارہ خود س لیا بھی منزل خود س لی این بھی دوسروں سے سنانے کے بعد اس میں سے خود بھی سنایا۔

(۳)....اصل بیہ ہے کہ ذاتی کام بچوں سے نہ لیاجائے تاہم بچے کا کام ممل کرانے کے بعد اپناذاتی
کام تھوڑ ابہت کرانے کی گنجائش ہے کام بھی ہوشیار بچوں سے لیاجائے اور پیرخدمت تعلیم پر بھی اثر
انداز نہیں ہونی جاہیے۔

(۳) ..... مدرسه کی طےشدہ رخصتوں کی حد تک رخصت لینے کی اجازت ہے، لیکن بعد میں تعلیم کا معقول انتظام ہونا چاہیے، بچوں کی درسگاہ میں بیوی کا بیٹھنا مناسب نہیں۔فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ منتی خیرالمدارس،ملتان منتی خیرالمدارس،ملتان اللہ ۱۳۲۳/۱۱

#### adbeadbeadbe

## خارجی اوقات میں دوسرے ادارہ میں تدریس کرنا:

ایک شخص ایک دین مدرسه میں ۲ گھنٹے کام کرنے کا ملازم ہے وہ ان چھے گھنٹوں کے علاوہ دو گھنٹے کی دوسرے مدرسه میں ملازمت کر لیتا ہے تو مدرسہ والے اس کو برخواست کر دیتے ہیں۔ دونوں میں کون مجرم یا ظالم ہے۔ شرعاً کیا تھم ہے؟

سائل ....ج، كۇهى نمبر ۵ گول**ۇنگ** روۋلا مور

## الجوال

اگرنوکری کے اوقات معین ہیں تو دوسرے اوقات میں مدرس کو اپناکام یا دوسرے ادارہ میں ملازمت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس سے پہلے مدرسہ کے فرائضِ منصی میں خلل واقع نہ ہوتا ہو، اورا گرنوکری کے اوقات متعین نہیں ہیں تو بلاا جازت ِمہتم اپناکام یا دوسرے کا کام کرنا جائز نہیں۔ وائر نہیں۔ (کذافی امدادالفتاوی، جلد ۳۵ مسفیہ ۳۵)

محمراسحاق غفرالله له نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۲/۲/۱۷ه الجواب صحیح بنده خیرمجمه عفاالله عنه مهتمم خیرالمدارس،ملتان

#### adosadosados

مہتم صاحب کی وفات کے بعدان کی اہلیہ کو ہتمہ بنانا:

کیادین ادارہ کی مہتمہ عورت محض مرحوم کی اہلیہ ہونے کی حیثیت سے بن سکتی ہے؟ سائل ..... حافظ محمد صادق ،کوٹ فرید، سر گودھا (الجو (ر

ا الهمام سردكرن كامدار ليافت واستعداد پر مونا چاہي، قرابت كومدار بنانا شرعاً غلط علم المشامية: وكذا تولية العاجز لان المقصود لا يحصل به ويستوى فيه

التخريج: (۱).....وليس للخاص ان يعمل لغيره ولو عمل نقص من اجرته بقدر ما عمل (الدرالخمار،جلده بصفح ١١٨) (مرتب مفتى محمود الله عفا الله عند)

الذكر والانشى (جلد ٢، صفح ٥٨٨)

للبذاصورت مسئوله میں عورت مهتممه نہیں بن سکتی۔..... فقط واللہ اعلم بند ومجمع عبداللہ عفااللہ

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۰۹/۲/۳۰ه

#### adokadokadok

خائن مہتم کوعلیحدہ کرنا شرعاً واجب ہے:

(۱) ۔۔۔۔ ایک شخص جوتقریباً ہیں سال سے مدرسہ کامہتم کہلوا تا ہے مہتم بھی باضابطہ کسی شوریٰ کے بنانے سے نہیں بلکہ اپنی مرضی سے۔

(۲) ....اس پورے عرصے میں کسی بھی شور کی یاذ مہدار جماعت کو مدرسہ کی آمدن اور اخراجات کے بارے میں بھی حساب نہیں دیتا ، دو چار مرتبہ کے علاوہ شور کی کا اجلاس نہیں بلایا۔

- (۳) ..... بینک اکاؤنٹ بھی اس کے اپنے نام پر ہے باوجود پوچھنے کے بھی یہبیں بتلایا کہ کتنی رقم اکاؤنٹ میں جمع ہے۔
- (۳) ..... مدرسہ کی ضروریات تعمیر، مدرسین وعملہ کی شخواہیں، بل وغیرہ، طلباء کے قیام وطعام، علاج معالجہ، رمضان المبارک یا بنگامی صورت حال میں تحصیلِ چندہ طلباء کے ورثاءاور آنے والے علاء کی ضیافت تکمیلِ حفظ قرآن کی تقریب سے متعلق دعوت ناموں کی اشاعت، حضرات علاء کرام کے حق الحذمت، باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کا قیام و طعام، تقریباً ایک سواسی طلباء کی دیگر ضروریات سے اسے عملاً کوئی سروکار نہیں ٹیلی فون کے بل بھی مدرسین اپنی جیب سے اداکرتے ہیں سارے کام صدر مدرس اوران کے ماتحت مدرسین کوسرانجام دینے پڑتے ہیں ایسے تحض کے متعلق دریافت طلب اموریہ ہیں!
  - (۱) ..... كيا بهى خوا مان مدرسهاس كومعزول كرنے كے حقدار بيں؟

(۲) ..... مدرسہ کے مقیم طلباء کی شدید ضرورت کے باوجود مدرسہ کی عمارت کے کسی حصہ کواپنی ذاتی یا تجارتی کتب سے بلا معاوضہ مشغول رکھنا ایسے مخص پراس کا معاوضہ دینا ضروری ہے یا نہیں؟
(۳) ..... کیا اپنے ذاتی ملاز مین کو مدرسہ میں قیام وطعام کی بلا معاوضہ اجازت دینا اسے شرعاً رواہے؟
(۳) ..... مدرسہ کے بہی خواہان ، مدرسہ کے مفاد کے پیش نظر اگر دیا نتدار لوگوں پر مشتمل کمیٹی بنالیس تو وہ شرعاً گنہگار تو نہ ہو نگے ؟

سائل .... مفتى فقيرالله،سر كودها

الجوال

جسمتولی یامهتم کی خیانت ثابت ہوجائے وہ ستحق عزل ہوجاتا ہم عزل کا اختیار مجلس شوری یا قاضی کو ہوگا، مدرسین یا دیگر عملے کو بیا اختیار نہیں: وینزع وجوباً، بزازیة لو الواقف ، درر، فغیر ہ اولی غیر ما مون او عاجزاً او ظهر به فسق کشرب خمر ونحوہ، فتح .....وان شرط عدم نزعه (الدرالخار،جلد۲،صفح ۵۸۳ ۵۸۳)

وفي الشامية: أذا كان للوقف متول من جهة الواقف أو من جهة غير من القضاة

لايملك القاضي نصب متول آخر بلاسبب موجب لذالك وهو ظهور خيانة

الاول او شيئ آخر (شاميه،جلد٢،صفحه ٥٨٦)...... فقط والله اعلم

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۳۲۳/۸/۱۳ عزل واجب ہے۔والجواب صحیح

بنده عبدالستار عفاالله عنه رئیس دارالا فتاء خیرالمدارس،ملتان

adokadokadok

(۱) مدرسه کی زمین حکومت بااوقاف کے قبضہ کے خوف سے سی معتمد شخص کے نام کروانا:

(۲) مدرسة البنات ميں مردسزاد بسكتا ہے يانہيں؟

(۱) ..... مدرسہ کے پیپوں سے مدرسہ کیلئے زمین خرید کرکسی آ دمی کے نام کرادی جائے تا کہ اوقاف

والےاس پر قبضہ نہ کر لیں۔ کیا بیجا تزہے؟

(۲) ..... مدرسة البنات میں اگر کوئی طالبہ استانیوں کے ڈرانے اور دھمکانے کے باوجود شرارتوں سے بازنہ آئے تو کیا مدرسہ کا ذمہ دار پردہ کا لحاظ کرتے ہوئے اس کوسزا وے سکتا ہے یانہیں؟ سے بازنہ آئے تو کیا مدرسہ کا ذمہ دار پردہ کا لحاظ کرتے ہوئے اس کوسزا و سکتا ہے یانہیں؟ سائل ..... محمد نعیم اقبال

العوال

(۱)..... جائز تو ہے لیکن کسی ایسے آ دمی کے نام کرانی چاہیے جس پر کممل اعتماد ہواوراس سے لکھوالیا جائے کہ میرے مرنے کے بعد میراث شارنہ ہوگی ، بلکہ بیدرسہ کی مملوک ہے میری مملوک نہیں۔ (۲)..... مدرسہ کا ذمہ دارخود سز انہیں دے سکتا بلکہ عورتوں کے ذریعے سے کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے وہ شرارتوں سے باز آ جائے .....فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللدعنه

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۹/۱۲/۱۹ه

#### addeaddeaddea

جامعات للبنات ميس طالبات كي آمدورفت:

مستورات کے بلیغی جماعت میں جانے کے بارے میں دارالعلوم دیو بنداورسہار نپور
کے مفتی محمود حسن کے فقاوی محمود بیجلہ ۱۳ میں جواز بڑی تفصیل سے لکھا ہے اور حضرت اقدس مولانا
محمہ یوسف لدھیانو گئے آپ کے مسائل اوران کاحل جلد کے ۸ میں جواز کا فتو کی ہے بلکہ اس فعل
کی تحسین کی ہے، اور جامعہ تھانیہ اکوڑہ خٹک سے اس کے جواز پر ایک مستقل کتاب طبع ہوئی ہے،
جس پرمولانا سمیج الحق صاحب سمیت کئی اہم علماء کے علاوہ مفتی فرید صاحب کا فتو کی اور تقد یق
بھی ہے، اس کے علاوہ دیگر علماء کرام نے بھی اس کام کی تحسین فرمائی ہے، اس کے باوجود بعض
حضرات عدم جواز کی بات کرتے ہیں حالانکہ ان کے اشکالات کا جواب اکوڑہ خٹک والی کتاب میں

تفصیل ہے آ چکا ہے جبکہ عورتوں کیلئے سفر جج ،سفر عمرہ ،سفر علاج ،سفر ملاقات ،سفر شادی اور سفر غلی محرم کے ساتھ باپردہ پرسب متفق ہیں ، اور نیز کالج یو نیورسٹیوں اور موجودہ جامعات للبنات میں آ مدورفت سب ای میں داخل ہیں ، اور جبکہ ایک ادار ہُ بنات کا اہتمام میرے سپرد ہے۔ کیا بنات کا روزانہ آنا جانا ممنوع ہے جبکہ ان کے ساتھ تحارم بھی نہیں ہوتے صرف مدرسہ کی گاڑی اور ڈرائیور ہوتا ہے۔ کیا مدرسہ کی گاڑی اور ڈرائیور ہوتا ہے۔ کیا مدرسے کی گاڑی اور ڈرائیوں ، وتا ہے۔ کیا مدرسے کی گاڑی اور ڈرائیوں ، وتا ہے۔ کیا مدرسے بند کرد یے جائیں ؟

سائل ..... عبدالغني طارق

## الجوال

پردے کی انتہائی سخت پابندی کرتے ہوئے تعلیم نسوال کوجاری رکھا جائے۔اصل بیہ کہ معلمات بھی خواتین ہوں، یا کہ مررسیدہ علماء بیصرف درجہ مجبوری کیلئے ہے۔فقط واللہ اعلم معلمات بھی خواتین ہوں، یا کہ مررسیدہ علماء بیصرف درجہ مجبوری کیلئے ہے۔فقط واللہ اعلم معلمات بھی خواتین ہوں، یا کہ مرسیدہ علماء بیصرف درجہ مجبوری کیلئے ہے۔فقط واللہ اللہ عنہ معلمات بندہ عبدالتار عفا اللہ عنہ

رئیس دارالافتاء خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۱۰هاه

#### adokadokadok

# لر کیوں کودین تعلیم سے آراستہ کرنا:

کیا عورتوں کا دینی مدارس میں پڑھنا جائز ہے جبکہ روزم ہ کے بے شار اردگرد کے واقعات سامنے ہیں کہ سکول وکالج تو در کنار مدارس دینیہ کی طالبات کے بھی وہ وہ کارنا ہے سامنے آتے ہیں کہ اللہ کی پناہ سارادن گھر کی چارد یواری میں محصور۔واللہ اعلم کیا کیا مشغولیات رکھتی ہیں۔ سائل سیعبدالرحمٰن سمجہ آبادماتان سائل سیعبدالرحمٰن سمجہ آبادماتان

## العوال

مولانا اشرف علی تھانوی "اصلاحِ معاملہ بتعلیم نسوال "میں فرماتے ہیں کہ" بہی تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مردوں میں علاء کا پایا جانا مستورات کی ضروریات دیدیہ کیلئے کافی و وافی نہیں۔ توان کی (عورتوں کی) عام (دینی) احتیاج رفع کرنے کی بجزاس کے کوئی صورت نہیں کہ پھھ عورتیں کہ پھھ عورتیں ہوگا ہوں اور عام مستورات ان سے اپنے دین کی ہرتئم کی تحقیقات کرلیا کریں، پس کچھ عورتوں کوبطریق متعارف دین کی تعلیم دیناواجب ہوا'' (بہثتی زیور ضمیمہ حصداوّل ،صفحہ ۱۸)

بنده محمد عبدالله عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس،مکتان ۱۲/۲۸ مهراه

adbeadbeadbe

الركيوں كوسكول وكالج كى تعليم دلانا كيساہے؟

عورتوں کوسکول وکالج کاعلم کم از کم کتنا حاصل کرنا چاہیے؟

سأئل ....عبدالرحمٰن، سمجه آبادملتان

## الجوال

مولا نااشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں''بہرحال بیعلوم جن کالقب تعلیم جدیدہ ہے ورتوں
کیلئے ہرگزز بیانہیں۔' (بہشتی زیور ہمیمہ حصداوّل صفحہ ۱۸).....فقط واللہ اعلم
بندہ محمد عبداللہ عفااللہ عنہ
مفتی خیراللہ دارس ،ملتان
مفتی خیراللہ دارس ،ملتان

#### adokadokadok

قرآن كريم كي تعليم غلط دلواني سے نددلوانا بہتر ہے:

ہمارے گھر میں چک والوں کی چھوٹی بچیاں قرآن مجید کی تعلیم کیلئے آتی ہیں،اور سے
سلسلہ کافی عرصہ سے جاری ہے، گر بدشمتی سے پڑھانے والوں کا اپنا قرآن مجید سے جاری ہے، گر بدشمتی سے پڑھانے والوں کا اپنا قرآن مجید سے جالکل واقفیت نہیں
علطیاں ہیں کہ جن کی وجہ سے معنوں میں تبدیلی آ جاتی ہے قرات کے قواعد سے بالکل واقفیت نہیں
قرآن کی غلط تعلیم سے بھی ڈرلگتا ہے اور بند کرنے سے بھی، دریں صورت مطلع فرما کرممنون فرماویں
کہ پیسلسلہ بند کرادیا جائے یا جاری رہے، کافی کوشش کے باوجود ابھی تک غلطیاں دورنہیں ہو سکیں۔
سائل سست مجمد انور، چگ / 34، چشتیاں

## الجوال

# (۱) مدرسه کی د کانوں کا ایڈوانس (سکیورٹی) لینے کا حکم:

## (٢) گذشته مدت کے کرایہ میں اضافہ درست نہیں:

## (m) عدالتی اخراجات مدعیٰ علیہ سے وصول کرنا:

ایک دینی مدرسه کی کچھ دوکا نیس ہیں جو کرایہ پر دے رکھی ہیں۔کرایہ بڑھانے کی بابت کچھ دوکا نداروں نے جھڑا کیا اور کرایہ بڑھانے سے انکار کردیا، مدرسه فدکورہ نے بے دخلی کا دعویٰ دائر کیا تقریباً ڈیڑھ سال تک مقدمہ چاتا رہا ابھی عدالت سے کوئی فیصلہ ہیں ہوا تھا کہ مدعیٰ علیہ نے صلح کی پیش کش کی تو مدرسہ کی طرف سے مندرجہ ذیل شرائط عائد کی گئیں!

(۱) .....ایک ہزاررو پیایڈوانس مدرسہ کے پاس جمع کروایا جائے۔

(۲) .....کرایه میں زیادتی کم جنوری و عواء میں دی جاوے، جبکہ فیصلہ صلح مئی و عیم میں ہور ہا ہے کیونکہ دیگر کرایہ داروں کا کرایہ کم جنوری و عیم کو (شروع سال سے) بڑھایا گیاہے۔

(m) ..... مقدمه پر جوخر چه مواب وه مدعیٰ علیه ادا کرے۔

مندرجه بالاشرا يُطشرعاً جائز ہيں يانہيں؟

سائل ..... مولا نامحمر شریف صاحب دامت بر کاتھم مہتم جامعہ خیر المدارس، ملتان

## الجوارب

(۱) .....طلح کیلئے ادارہ کی طرف سے مذکورہ شرائط عائد کرنا درست نہیں ہے۔ پہلی شرط میں (یعنی ایک ہزاررہ ہے جمع کروائیں) صفقتین فی صفقة لازم آتا ہے۔اوراس سے آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحة منع فرمایا ہے۔

التخريج: (١)....في حاشية الهداية: روراه احمد في مسنده عن عبدالله بن مسعه دُ قال. بهي النبي صلى الله عليه وسلم عن صفقتين في صفقة (برايه، جلر٣، صفح ٢٣) (مرتب مفن محرعبدالله عن صفقتين في صفقة (برايه، جلر٣، صفح ٢٣)

الدادالفتاوی بین بین استم کی شرط عائد کرنے کو ناجائز لکھا ہے فرماتے ہیں کہ 'اگراس پیشکی روپید بین قرض کی تاویل کی جائے اول تو شرط قرض باطل ہے '( ( الح ) ) .....کراید کی زیادتی کی جنوری سے جراً الازم کرنا بھی درست نہیں۔ متولی کو یہ افتیار ہے کہ اگر کراید بہت ہی کم جوتو اس اجارہ کوفنخ کردے اگر کراید دارمناسب کراید دینے پر رضا مند نہ ہوں کیکن با قاعدہ فنخ سے پہلے وہی اجرت لازم ہوگی جو طے شدہ ہے۔ کراید دارا اظا قا اس زیادتی کو قبول کر لیت و درست ہے اور انہیں مناسب بھی بہی ہے۔ و مَن تَطَوَّعُ خَیراً فَهُو خَیراً فَهُو خَیراً لَهُ ( اللّالِهِ ) والدلیل علیٰ ماقلنا مافی الشامیة: وان کانت الزیادة اجر المثل .... فیفسخھا المتولی، فان امتنع فالقاضی، ٹم یؤ جرھا ممن زاد: فان کانت داراً او حانوتاً او المتولی، فان امتنع فالقاضی، ٹم یؤ جرھا ممن زاد: فان کانت داراً او حانوتاً او ارضاً فارغة عرضها المستأجر فان قبلها فھو احق ولزمه الزیادة من وقت قبولها

(٣) ....... واجر هذه الصحيفة اللتى يكتب فيها دعوى المدعى وشهادة الشهود ان رأى القاضى ان يطلب ذالك من المدعى فله ذالك والا جعله فى بيت المال، وسئل بعضهم اجرة السجل على من؟ فقال على المدعى وقال برهان الدين: "على المدعى عليه" وقال قاضيخان: "على من استاجر الكاتب، وان لم يستأجره احد فعلى الذى اخذ السجل" ..... واما الذى يسمى صاحب المجلس والجلواز وهو الذى نصبه القاضى حتى يقعد الناس بين يديه صاحب المجلس والجلواز وهو الذى نصبه القاضى حتى يقعد الناس بين يديه فانه ياخذ من المدعى شيئاً لانه يعمل له (بنديه، جلرم، صفح ۵۲۹)

ندکورہ جزئیات سے ظاہر ہے کہ عدالت کے ابتدائی ضروری اخراجات اور کاغذات کی

تحریر وخرید کے اخراجات مدعی کے ذمہ ہیں۔ باقی ماندہ اخراجات کے بارے میں کوئی صریح جزئیہ

فقط قوله فقط اي لامن اول المدة اشباه بل الواجب من اولها الى وقت الفسخ

الاجوالمسمّى (الدرالخارمع الشاميه، جلده ،صفحه ۳۰،۳۰، ط: رَشيديه جديد)

نہیں ملا،لہٰذا بلاثبوت مدعیٰ علیہ پرڈال دینا درست نہیں۔بعض اکابر کے فناویٰ میں مدعیٰ علیہ متمرد سے صان لینے کا جوجواز مذکور ہے اگر تو اس سے مراد ما ذکر ناہ بالدلیل کے علاوہ ہے تو گنجائش ہے ورنہ بظاہرتر جیح اکابر کے اکابرکوہونی چاہیے،جبکہ ان کا قول موافق قیاس بھی ہے۔

شامير شي م: والحاصل: ان الصحيح ان اجرة المشخص بمعنى الملازم على

المدعى وبمعنى الرسول المحضر على المدعيٰ عليه لو تمرد بمعنى امتنع عن

الحضور، والا فعلى المدعى (شاميه، جلد ٨، صفحه ٥٦) \_ فقط والله اعلم

فقیرمحمدانورعفااللهعنه نائبمفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۲/۵/۱۸هساه الجواب سجح بنده عبدالستار عفاالله عنه مفتی خیرالمدارس، ملتان

#### adokadokadok

مدرسه کی طرف سے طلباء کے مہمانوں کی تین دن میزبانی میں شرعی ، انتظامی اور تعلیمی قباحتیں:

مدت سے مدرسہ عربیہ "مفتاح العلوم" وین کی ہرشم کی ضروریات کی کفالت کررہاہے۔
اگر طلباء کے مہمان آئیں تو تین یوم تک طلباء کے طعام کی مدسے ان کو بھی طعام دیا جاتا ہے تاکہ
طلباء کو مہمان نوازی میں تکلیف نہ ہو۔ قابل دریافت امریہ ہے کہ مدرسہ کا پیمل جائز ہے یانہیں؟
سائل سست مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم، حیدرآباد

## الجوال

طلباء کا کھانا اگر مدِ زکوۃ ہے دیا جاتا ہے تو مہمانوں کا کھانا دینے میں بی قباحت ہے کہ ہرمہمان کا کھانا دینے میں بی قباحت ہے کہ ہرمہمان کا مستحقی زکوۃ ہونا ضروری نہیں بلکہ غیر مستحقین پرخرج کرنے میں خیانت کے علاوہ بی خرابی بھی ہے کہ اصل مالکان کی زکوۃ کی ادائیگی مشکل ہوگی ، اور

اہل مدرسہاس کے ذمہ دار ہونے اور اگر طعام مذکور مدِ عطیہ سے ہوتو مطعمین کواس کاعلم اور اس بررضا مند ہونا ضروری ہے بدول ان کی رضا مندی کے بیتصرف درست نہ ہوگا۔ (۲)

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس، ملتان ۱۲/۱/۱۳ه الجواب صحیح عبدالله عفاالله عنه صدر مفتی خیرالمدارس ، ملتان

#### addisaddisaddis

زبانی مسکدہتانے کی اجرت لینا شرعاً جائز جیس ، البتہ جوفتو کاتحریری دیا جائے اس کی فیس لینے کی اجازت ہے:

ایک بہت بڑی دیں درسگاہ ہے جس میں بینیوں ملازم دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں،اورایک مدرس کو ہتم ادارہ نے افتاء کا کام سپر دکیا ہوا ہے اور جب تعلیمی سال کی ابتداء ہوئی تو تقسیم اسباق کے وقت اس مدرس کو چھ گھنٹوں میں سے ایک گھنٹہ فتو کی نویسی کیلئے دیا گیا ہے،اور افتاء کا ماہانہ الاونس بھی مدرسہ کی جانب سے دیا جاتا ہے۔ چندسال سے جناب مفتی صاحب فی

التخريج: (۱)....في الدر المختار: اى مصرف الزكوة و العشر ........ هو فقير وهو من له ادنى شنى وفي الشامية: ولان الفقر شرط في جميع الاصناف الا العامل و المكاتب و ابن السبيل (جلام، مؤسم الاستاف) (۲)....في الشامية: "ان شرائط الواقف معتبرة اذالم تخالف الشرع" وهو مالك فله ان يجعل ماله حيث شاء مالم يكن معصية وله ان يخص صنفاً من الفقراء (جلد ٢، صفحا ٥) (مرتب مفتى محمولا الله عنه)

فتوئ ٢٠ روپ فیس بھی مستفتی صاحب ہے وصول فر مار ہے ہیں۔ (بلاا جازت مِهتم صاحب)

اب امر مسئول ہے ہے کہ مفتی کیلئے الا وُنس فتو کی نو سی و فدکورہ فیس کل یا نصف لینا جائز
ہے یانہیں اگر جواب فی میں ہے تو مفتی صاحب نے جوز تر کثیرا پی ذات کیلئے جمع کیا ہوا ہے مدرسہ
کو واپس لینا چاہیے یانہیں؟ نیز عدم جواز کی شکل میں مہتم مدرسہ اس کام کو بدستور سابقہ نہج پر مستقبل
میں چندمہینوں کیلئے جاری رکھ سکتا ہے یانہیں؟

سائل ..... مولوی محمد اساعیل، امام مسجد محلّه کچی ڈگی، بہاولنگر (النجو (ر

مفتی کیلئے فتوی لکھنے پرفیس حاصل کرنا جائز ہے۔لیکن صورت مسئولہ میں شخص مذکور کو جبکہ مدرسہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے تو اب اس کیلئے بیہ حاصل کردہ فیس اپنے مفاد میں استعمال کرنا جائز نہیں۔مفتی صاحب پرلازم ہے کہ بیہ وصول کردہ فیس مدرسہ میں جمع فرماویں،اور آئندہ کیلئے بھی اگرفیس وصول کریں تو اہل مدرسہ کودے دیا کریں۔۔۔۔۔۔فقط واللہ اعلم

بنده محمد اسحاق غفر الله له نائب مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۹/۵/۱۳۸

واضح رہے کہ زبانی مسلم بتانے پرفیس لینا جائز نہیں البتہ تحریر کرنے پر جواز ہے، لیکن اولی نہ لینا ہے۔ درمخار میں ہے: کالمفتی فانه یستحق الاجر المثل علی کتابة الفتویٰ لان الواجب علیه الجواب باللسان دون الکتابة بالبنان ومع هذاالکف اولی (الدرالمخار،جلده، صفح ۱۵۵).....والجواب بنده عبدالله عفاالله عنه صدرمفتی فیرالددارس، ملتان صدرمفتی فیرالددارس، ملتان

adokadokadok

## مدرسه کے طلباء کامسجد کی بجائیمدرسه میں باجماعت نماز اداکرنا:

(۱).....ایک مدرسہ ہے جس میں مسجد نہیں ہے طلباء حفظ قرآن وناظرہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں کیااس مدرسہ میں بغیراذان دیئے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

(۲) ..... مسجد کامؤذن چارنمازی باجماعت پڑھتاہے گرضج کی نمازگھر میں پڑھتاہے اور عذریہ پیش کرتا ہے کہ میں پڑھتاہے اور عذریہ پیش کرتا ہے کہ میں نے گھر کے افراد کواٹھانا ہوتا ہے۔ کیاالیسے محص کومؤذن مقرر کرنا جائز ہے یانہیں؟ سائل ..... علی نواز

## الجوال

(۱) ......کلّه کی متجد میں اذان ہونے کے بعد اگر یہ لوگ جماعت کرواتے ہیں تو اذان دیئے بغیر فماز پڑھ سکتے ہیں البتہ اذان وینا افضل ہے۔ و لایکرہ تر کھما لمن یصلی فی المصر اذا وجد فی المحلة و لافرق بین الواحد والجماعة هکذا فی التبیین، والافضل ان یصلی بالاذان والاقامة کذا فی التمر تاشی. (ہندیہ، جلدا، صفح ۵۳)

(۲) ..... جب مؤذن صاحب کو اذان کیلئے رکھا گیا ہے تو ان پر شرعاً لازم ہے کہ ہراذان کے وقت اذان بھی دیں اور جماعت کے ساتھ نماز بھی پڑھیں۔ وینبغی ان یکون مواظباً علی الاذان محکذا فی البدائع والتتار خانیه (ہندیہ، جلدا، صفح ۵۳)

DIMTA/1/1A

بنده حمد الشحاق عفر الندله مفتی خیر المدارس، ملتان

## درسگاهون میں بچون کا قرآن پاک کی طرف پشت کرنا:

(۱) ....قرآن مجید کی درسگاہوں میں اکثر تعداد کثیر ہوتی ہے سبق سبقی اور منزل ساتے وقت طلبہ ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھے ہوتے ہیں یا کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے پاس قرآن مجید بھی ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں قرآن کو پشت ہوجاتی ہے۔

(۲).....کثیر تعداد کے پیش نظر کئی صفوں میں طلباء کو آگے پیچھے بٹھایا جاتا ہے جہاں لاز ما پشت ہوتی ہے کیا یہ بات بالکل ناجائز ہے یا مجبوراً گنجائش ہے؟

سائل ..... مولوی ابو بمرصدیق، جامعه نعمانیه، کمالیه (لهجو (رب

طلباء کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں تپائی کی اگلی جانب تختیاں لگائی جا ئیں جوآڑ بن جائیں اور قرآن مجید کو براہ راست پیٹھ نہ ہو۔ (خیرالفتاوی جلدا ہصفحہ ۲۶۱)۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی خیرالمدارس ، ملتان مفتی خیرالمدارس ، ملتان

#### adosadosados

## مدارس کے بارے میں مختلف سوالات کا حکم شرعی:

(۱) .....الله تعالی نے اپنے لطف وکرم اور احسان کے ساتھ ایک مدرسہ میں خدمت کا موقع عنایت فرمایا ہے جس میں قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا انظام بھی ہے۔ پرائمری تا میٹرک وغیرہ جن کی ایک فیس مقرر کی ہوئی ہے۔ اس کی آمدنی وخرچ اور مدرسہ کی آمدنی وخرچ ، کیا مشتر کہ ہونا چاہیے یا علیحدہ علیحدہ ؟ یعنی سکول کی حاصل کردہ آمدنی سے سکول کا خرچ کر کے باقی ماندہ رقم مدرسہ کو دیدی جائے ؟

(۲)....اس مدرسہ کے نظم کے تحت کسی اور جگہ دوسرے نام سے اس مدرسہ کی شاخ بنائی جارہی

ہے۔کیااس کی آمدنی وخرج بھی مشتر کہ ہوگایا علیحدہ علیحدہ؟

(٣).....مدرسہ کے مال کے خرچ کرنے کی جس قدراحتیاط ہونی چاہیے کیاسکول کی آمدنی کے خرچ کی احتیاط ہونی چاہیے کیاسکول کی آمدنی کے خرچ کی احتیاط بھی اسی قدر ہونی چاہیے؟ واضح رہے کہ سکول کا بیدنظام پہلے میراذاتی تھا پھر میں نے مدرسہ کو دیدیا۔

(٧) .....كيابيحاصل كرده آمدني ميرى ائني موگى جويس نے مدرسكودى يا كمدرسكى ملكيت موگى؟

(۵) ..... کیااس مشتر که آمدنی سے مدرسہ وسکول کیلئے کمپیوٹرخر بداجاسکتا ہے؟

(۱)....کیاکسی استاد، استانی یا کسی اور کے ساتھ بیہ معاملہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنا کمپیوٹر لا کریہاں رکھے اور اس کی آمدنی وہ خودر کھے اور مدرسہ کو بحلی کاخرچ ، انداز أطے شدہ ماہانہ دیدیا کرے۔

(ے) .....کیاکسی استادیا استانی کواس شرط پررکھا جاسکتا ہے کہ''وہ فلال کلاس کو پڑھائے اوراس کلاس کی آمدنی جتنی بھی ہوگی وہ اس کی شخواہ ہوگی ، جب کلاس کی معتدبہ تعداد ہو جائے تووہ اپنی مرضی سے مدرسہ کو ماہانہ کچھ دیدے۔''

(۸).....درسه کی کسی استانی یا استاد کو مدرسه کا مکان بطور ر ہائش دیا جا سکتا ہے؟ یا مدرسه میں ر ہائش دی جاسکتی ہے؟

(٩) .....کیاکسی استادیا استانی کوبجلی،گیس وغیره کی سہولت مدرسه کی طرف ہے دی جاسکتی ہے؟

(۱۰)....کوئی معلم یا معلّمہ جو بغیر تنخواہ کے پڑھاتے ہوں اگر بھی ان پرمشکل وقت آئے یا شادی ، عیدوغیرہ کے موقع بران کی مالی امداد بصورت تحفہ یا نفذی کی جاسکتی ہے؟

(۱۱)....معلّمین کو بوقتِ فراغت تخواه کے علاوہ اضافی "امداد" دی جاسکتی ہے؟

(۱۲).....ایک معلم یا معلّمہ نے بغیر تنخواہ کے پڑھانا شروع کیا بعد میں انہوں نے تنخواہ کا مطالبہ کیا کہاب ان کے مالی حالات الچھے ہیں ہیں لہٰذااب انہیں تنخواہ دی جائے ، نیز پچھلی مدت کی تنخواہ بھی دی جائے تو کیااب پچھلی مدت کی تنخواہ کا بھی انکاحق بنتا ہے؟

(۱۳)....معلّمین،معلّمات، منتظمین اورمنتظمات کا تنخواه لینا جائز ہے یامحض گنجائش ہے؟

(۱۴) .....مدرسه اورسکول کیلئے ایک مکان کچھ فاصلے پر کرایہ پرلیا ہوا ہے اس مدرسہ کے ہمسائے اپنامکان اس شرط پر کرایہ پر دینے کیلئے تیار ہیں کتھیر کیلئے بطور ایڈوانس قم دیں اس میں ان کویہ فائدہ ہے کہ سارا کام اکٹھا ہوجائے گا آیا ایڈوانس دینا جائز ہے یانہیں؟

(۱۵) ......ہم میاں بیوی کواللہ پاک نے مدرسہ کی خدمت کیلئے قبول کیا ہوا ہے ہم مدرسہ سے پہنہیں لیتے بعض اوقات ہمیں مدرسہ میں رہائش اختیار کرنی پڑتی ہے تو مدرسہ کواستعال کرتے ہیں (عنسل خانہ، عمارت ، بیلی ،گیس وغیرہ) تو کیا شرعاً ہماراایبا کرنا جا کڑے جبکہ مدرسہ کا مکان ہماراا پناوقف کیا ہوا ہے اور اس کی تعمیر میں لوگوں کے عطیات بھی شامل ہیں گھر والوں کے زیوراور پلاٹ وغیرہ نے کر بھی اس میں شامل کیا گیا ہے اور میں نے اپنی ذاتی آ مدنی اور جمع یونجی بھی شامل کی ہے۔

(۱۲) ..... مدرسہ سے تنخواہ دیتے وقت معلمین کے مقرر کردہ چھٹیوں سے زیادہ چھٹیاں کرنے پر تنخواہ کا ٹنی چاہیے یانہیں، جن دنوں میں انہوں نے کا منہیں کیاان دنوں کی تنخواہ دینی چاہیے یانہیں؟ کا ٹنی چاہیے یانہیں، جن دنوں میں انہوں نے کا منہیں کیاان دنوں کی تنخواہ دینی چاہیے یانہیں؟ (کا) .....مدرسہ کے مال سے رسائل، جرائد، اخبارات، پروگرام اور تحاکف وغیرہ کا خرچہ کیا جاسکتا ہے یانہیں اور ای طرح سکول کی آمدنی ہے؟

(۱۸) ....بعض جگہوں پر تنخواہ کا نظام نہیں بلکہ وہاں اساتذہ کرام کوایک مدت کے بعد پچھرقم دیدی جاتی ہے۔ توشرعاً کون سانظام زیادہ بہتر ہے؟ نیز اس دور میں کیا تنخواہ پر کام کرنا مناسب ہے یا بغیر تنخواہ کے؟

سائل ..... قيصر شنراد، مدرسه فاطمة الزهراء، بيرون دبلي گيث، ملتان (الجو (رب

(۱)....سکول اور مدرسه کی آمدنی الگ الگ رکھی جائے عندالضرورت زائد از ضرورت سکول کی آمدنی کومدرسه میں خرچ کرلیا جائے۔

- (٢)....اس شاخ كاحباب كتاب الكركهاجائ
- (٣).....جب سكول مدرسه كابن گيا توو بى احتياط ركھنى چاہيے، البتة تمليك وغير ه كافرق رہے گا۔
  - (٣) ..... بظاہر بيآ مدنى مدرسەكى ملك ہے۔
  - (۵)..... سکول کی آمدنی سے عندالضرورت کمپیوٹرخریدنے کی گنجائش ہے۔
    - (٢) ..... مدرسه ياسكول كواس كاكيامفاد موگا؟
    - (۷)....اجرت کے مجہول ہونے کی بناء پر مذکورہ اجارہ فاسد ہے۔
- (٨) ..... بلامعاوضه يا كم اجرت پرمدرسه كي طرف ہے معلّم يامعلّمه كور ہائش دينے كي گنجائش ہے۔
  - (٩)....ا يك حدمقرركردينا درست ب-
  - (۱۰).... شرعی ضابطہ کے اعتبار سے جائز نہیں۔
- (۱۱) .....اگرمدرسکسی ملازم کوفارغ کرے توایک تنخواہ ساتھ دینے کا اہلِ مدارس کے ہال عرف ہے۔
- (۱۲)....سابقة تنخواه کا مطالبه کرنایا اسے دینا جائز نہیں ، کیونکہ حصول اجرمقصود تھا وہ حاصل ہو چکا آئندہ کیلئے تنخواہ مقرر کردی جائے۔
- (٣).....حضرات متأخرین نے درس وتد ریس وغیرہ پرعندالضرورت اجرت لینے کی اجازت
- دى ہے جبكہ متقد مين نے منع كيا ہے۔ ومشائخ بلخ جوزوا الاستيجار على تعليم القرآن (بنديه، جلدم، صفحہ ٣٣٨، كتاب الاجاره)
- وفى الشامية: ثم ان المتقدمين منعوااخذالاجرة على الطاعات. وافتى المتأخرون بجوازه على التعليم والاذان والامامة. (ثاميه، جلد٢، صفحه ٢٣٩)
- (۱۴) ..... بدایک شم کا اقراض ہے، جبکہ متولی مہتم مدرسدگی رقم کسی کوبطور قرض کے نہیں دے سکتا۔
- ليس للمتولى ايداع مال الوقف والمسجد فلو اقرضه ضمن (البحرالرائق،جلده، صفحام)
  - (۱۵)....صورت مسئوله میں مدرسه کی اشیاء سے انتفاع کی اجازت ہے۔
- (١٦)....مدارس کے عرف کے مطابق معتد بہ چھٹیاں ہونی جامییں ان چھٹیوں کے علاوہ
- (بلامض) جو چھٹیاں ہوں ان پر کوتی ہونی چاہیے۔بخلاف غیرهما (ای غیر یوم
- الجمعة ويوم الثلاثاء) من ايام الاسبوع حيث لايحل له اخذ الاجر عن يوم لم

يدرس فيه مطلقاً سواءٌ قدر له اجر كل يوم او لا (شاميه، جلد ٢ ، صفحه ١٥٥)

(۱۷)....سکول کی آمدنی سے دفتر کی ضرورت کیلئے ایک آ دھ اخبار خریدنے کی گنجائش ہے۔

(۱۸) .... تنخواہ والا نظام بہتر ہے۔اس دور میں خدمت کا معاوضہ اداء کرنا ہی بہتر ہے۔فقط واللہ اعلم

بنده محرعبداللهعفااللهعنه

مفتی خیرالمدارس، ملتان ۲۲۰/۱/۲۳ الجواب سيحيح

بنده محمداسحاق غفرالله له مفتی خیرالمدارس،ملتان

بلاميٹرمسجدومدرسه میں بحلی کااستعال کرنا:

ایک مولوی صاحب جو کہ کسی مدرسہ کے مہتم ہیں انہوں نے مدرسہ کا میٹر نہیں لگوایا اور حکومت کی بجلی بلامیٹر اور بلا اجازتِ حکومت استعال کرتے ہیں اور موٹر بھی لگوائی ہوئی ہے جس کے ذریعے سے پانی نکالتے ہیں اور اسی پانی سے مدرسہ کے طلباء اور نمازی وضوء کرتے ہیں اور اسی طرح سیجھے وغیرہ بھی لگوائے ہوئے ہیں جو نمازی اور طلباء استعال کرتے ہیں۔ دریا فت طلب امر یہ ہے کہ آیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ سائل ..... خادم حسین

الجوال

مهتم صاحب پرلازم ہے کہ مدرسہ میں بجلی استعال کرنے کیلئے فوراً میٹر حاصل کرے اور حکومت سے اجازت حاصل کئے بغیر بجلی کا استعال حرام اور ناجا کڑے ۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس، ملتان مفتی خیر المدارس، ملتان

طے شدہ شرط کے برخلاف مدرس کومعزول کرنا درست نہیں:

ایک مدرسه کا قانون ہے کہ جب کسی مدرس کوعلیحدہ کرنا ہو یا مدرس خودعلیحدہ ہونا چاہے تو

معزولی مدرسه والوں کی جائز ہے جس میں نہ تو اپنی شرائط کی پابندی ہے اور نہ ہی دین معلم کی عزت سمجھی جاتی ہے۔ سمجھی جاتی ہے۔ (الحمد (ارب

بنده عبدالستار عفاالله عنه نائب مفتی خیرالمدارس،ملتان ۱۳۸۲/۱/۱۳ الجواب صحیح بنده عبدالله عفاالله عنه صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

ٹیلی فون اور بجل کے محکموں کی ملی بھگت ہے میٹر بند کرانا یا محکمہ ٹیلی فون کا وقت کم لکھنا کیسا

### ہے؟ جبکہ بیمعاملہ مدرسہ کا ہو:

ہارے مدرسہ میں ٹیلیفون لگ چکا ہے اب جب کہیں فون کرتے ہیں اور کال کرتے ہیں تو آیریٹرصاحب ہمارے ساتھ بایں صورت تعاون کرتے ہیں کہ کال کابل بہت کم بنالیتے ہیں یعنی وقت کم درج کردیتے ہیں۔کیااییا تعاون مدرسہ کے ساتھ جائز ہے یانہیں؟ (۲)....ای طرح بجلی کا معاملہ ہے، مگراس میں بیہوتا ہے کہ میٹر کو بند کر لیتے ہیں کچھ وفت کیلئے حچوڑ کر چلا لیتے ہیں تا کہ کچھٹر چہ ہوجائے باقی مہینہ بجلی مفت میں آ جائے اس طرح بجلی کا استعمال شرعاً جائز ہے یانہیں؟ سائل ..... محمر

صورت مسئولہ میں بید دونو ں فعل خیانت اور بددیانتی پرمبنی ہیں ہرگز ہرگز جا ئزنہیں ہیں۔ اہل مدرسہاورکلرک وغیرہ دونوں مجرم ہیں اس خیانت سے محکمہ کا جتنا نقصان کیا گیا،اس کی ضمان واجب ہے،اوراس کے ساتھ تو بہ،استغفار بھی لازم ہے۔....فقط واللہ اعلم

بنده عبدالستارعفااللهعنه مفتى خيرالمدارس،ملتان 01mgr/y/1r

الجواب سيحج محرعيداللدعفااللدعنه صدرمفتی خیرالمدارس،ملتان

addisaddisaddis

لمستناك